

مختار عشق

بر درمی خانہ عشق اے ملک بیچ گو
کاندراں جا طینت آدم مخمومی کهنسند

مؤلفہ

محمد حسین ایل کیل کو جہانوالہ

DATA ENTERED

۲۹۷۶۰۶
۱۷۶۷۱

۱۷۶۷۱

اردو پریس ۸۸ میکلوڈ روڈ لاہور میں باہتمام چھپدی
علی محمد منجبر زیور طباعت سے آراستہ ہوا۔

DATA ENTERED

اعتذار

کتاب ہذا کے پروف دیکھنے پر کافی سے زیادہ دیدہ ریزی اور کاوش سے کام لیا گیا لیکن بائیں ہمہ اکثر غلطیاں رہ گئی ہیں جن میں زیادہ تر غلطیاں نقاط یا زیروں وغیرہ کے رہ جانے کی ہیں۔ لہذا البصداوب التماس ہے کہ جو صاحب پڑھیں۔ وہ غلطیاں درست فرمائیں اور موٹفت کو فی سبیل اللہ معاف کر دیں۔

ب

يا صاحب الجمال ويا سيد البشر
من وجهك المنيرة نورا نور القمر
لا يمكن الشفاء كما كان حقت
بعد اذ خدا بزرگ توئی قصه مختصر

بلغ العبد العجز
كشف الله لي بحالهم
صنعت جميع خصالم
صلوا عليهم وآلهم

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ قَرَابَتِي وَسَكَنِي

گر تو حدیثِ نفیہک نفسی شنیدہ
 دانی کہ ارتضے ست ہمہ علین اصطفیٰ

اگر نیک بچم کز منے حسن طلب کرد
برینت سمنده آمده و صبر عویب کرد
چوں کمال سرکار نه باندخت برستی
غارت گری کوفه و بندا و صلب کرد
خباں که ز خوبی جو گل و لاله نمودند
نازای همدر ازیر قدم کرد بحیب کرد
دادی خبر سے اسے شہ جہاں کہ معالی
در یاد تو القادر و قادر برینت کرد

چوں تو کردی ذات پیرے راستبول
ہم خدا سے در تو آمد ہم رسول

ایک مدت سے آرزو دل میں چٹکیاں لیتی تھی کہ حضرت قبلہ و کعبہ
قطبِ زمانہ سرتاجِ عاشقان چوہدری محمد امانت خاں رئیسِ اعظم بیگم پور
جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور کے وہ گرامی قدرِ مکتوبات جو اس عاجز راہم
الحروف کے پاس آتے رہے ایک جا کر کے شائع کراؤں۔ یہ جملہ گرامی
نامجات محض عشق اور فقر کی تعلیم ہیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی بات ہی
نہیں۔ تاہم طرزِ ادا انکشافِ حالات۔ اور طریقہٴ نپید و نصح اس قدر چھوٹا
ہے کہ آج تک دیکھنے سننے میں نہیں آیا۔ میں نے پراسٹیوٹ تحریریں
حذف کر دی ہیں۔

میری پہلی دفعہ بارہابی حضور اقدس کی خدمت میں جون ۱۹۲۵ء
کے آخر میں ہوئی جب حضور کو جرانوالہ میں اتفاقاً میرے ایک عزیز
کے ہاں تشریف فرما تھے۔ بس نگاہ سے نگاہ ملتے ہی سہ

آن دل کہ رم نمودے از خبر و جواناں
دیرینہ سال پیرے بردش بیک نگاہے

زماں بعد جولائی کے مہینہ میں میں خود ان کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔
جہاں تک یاد پڑتا ہے بھنور نے از خود فرمایا۔ کہ خسرو کا شعر یاد ہے۔

بیک آمدن ربودی دل و دین و جان خسرو
چہ نشود اگر بدبسیاں دوسر بار خواہی آمد

بس پھر کیا تھا نظر کی کیا اثر نے دم بھر میں یہ کیفیت پیدا کر دی اور بار بار میری
زبان پر یہ شعر آتا رہا ہے۔

حاصل عسر فذتے سر بایسے کر دم
شادم از زندگی خویش کہ کاسے کر دم

اس کے بعد ۱۹۳۸ء ستمبر تک ہر ماہ ڈیڑھ ماہ بعد دو چار دن کے ایسے خدمت
افس میں پہنچ کر قدم بوسی کرتا اور نہایت مہربانی اور ذرہ نوازی سے حضور والا
سال میں ایک دفعہ یعنی ماہ مئی و اکتوبر میں قریباً ہفتہ بھر کے لئے
گو جرانوالہ تشریف فرما ہوتے۔ خط و کتابت اس عاجز کے ساتھ بکثرت رہی
اور میرا و طیرہ یہ رہا کہ حضور کے ہاتھ کا تحریب کہ وہ کوئی خط بلکہ لفافہ کا ایڈریس
بھی ضائع نہیں ہونے دیا۔ حتیٰ کہ حضور والا ۲۷ دسمبر ۱۹۳۸ء کو بعارضہ انفورنزا
بیمار ہوئے۔ اور ۹ جنوری ۱۹۳۹ء کو صبح ۶ بجے کے قریب وصال ہو گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون -

میں ۲۳ دسمبر ۱۹۳۷ء کو حاضر خدمت عالیہ ہوا تو ۲۵ کو مجھے انفلوینزا ہو گیا۔ جس کے باعث ۲۷ تاریخ صبح جب حضور والا جالندھر تشریف لائے تو مجھے بحالت بیماری جالندھر اسپتیشن پر اتار دیا۔ میں گھر پہنچ گیا تو حضور کی نسبت معلوم ہوا کہ ۲۷ کو ہی وہ جالندھر بیمار ہو گئے۔ حتیٰ کہ ۹ تاریخ کو دیپہر کے قریب تار ملا کہ محفل عشق ویران ہو گئی اور وہ شاہ سوار میدان عشق و محبت اپنا آخری سانس بھی معشوق کے نام پر لیتا ہوا اعلیٰ علیتین کی طرف پرواز کر گیا۔ میری حالت ناگفتہ بہ تھی اور کھڑا ہونا بھی دشوار تھا اس صدمہ جانکاہ سے گزرنا جو کچھ گزرا۔ تیسرے روز زیارت عالم خواب میں ہوئی تو ارشاد فرمایا کہ ۱۳ تاریخ کو تم کو آرام ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مگر میں بوجہ انتہائی کمزوری کہیں فروری کے ماہ میں جیٹ پالہ تشریف پہنچنے کے قابل ہوا اور تا قیام پاکستان سابق کی طرح ماہ و پٹھہ ماہ بعد مراد اقدس پر ہاضمی دینا رہا۔ کیونکہ حضور اقدس کا یہی حکم تھا جیٹ پالہ تشریف میں جملہ احباب حضور والا کا عرس تشریف ۹ اکتوبر کو ہر سال کرتے رہے۔ پاکستان بننے کے بعد اسی تاریخ کو عرس تشریف واقم الحروف کے مکان پر ہوتا ہے۔

دسمبر ۱۹۳۹ء میں جب میں مراد تشریف کی زیارت کے لئے معہ اہلیہ کے حاضر ہوا۔ تو صبح کے وقت جب خدمت اقدس میں ہم دونوں موجود

تھے۔ کہ اچانک حضورِ اقدس نے ہم دونوں کو اپنے بازوؤں میں بھینچ لیا۔
 اور ساتھ ہی مجھے اپنے اندر ایک تلخ سی شے اترتی ہوئی معلوم ہوئی۔
 رات کو جب ہم دونوں مزارِ شریف کی پائنتی کی طرف جو کمرہ محض اپنی رہائش
 کے لئے میں نے بنوایا تھا۔ اس میں شبِ باش تھے۔ مسیحی محمد علی عرف مندھ
 حضور کا خدمت گار ہمارے پاس تھا۔ ٹھیک رات کے بارہ بجے مجھ پر
 شدید کھانسی کا حملہ ہوا۔ جس سے میں تڑپ کر اٹھا۔ فی الفور سخت حملہ دم
 کا ہوا۔ جس سے دم ٹوٹ گیا۔ اور میں تڑپنے لگ گیا۔ اسی وقت حکم دیا۔
 کہ ہمارے کمرہ میں چلے آؤ۔ حسبِ الحکم ہم اسی وقت کمرہ میں چلے گئے۔ مگر شدت
 مرض ترقی کرتی گئی۔ چار پانی کی پٹی پکڑ کر میں کھڑا رہا۔ دم اوپر کا اوپر نیچے کا نیچے
 تھا۔ اس وقت حضور کی خدمت میں فریاد کی گئی تو جواب آیا۔ کہ آج صبح یہ چیز تم کو
 دی گئی تھی۔ جب روحانیت کا ترکہ تم کو دے رہا ہوں۔ تو یہ کس کو دوں۔ یہ بھی
 تم کو ہی ملے گا۔ ہم کو یہ مرض حضورِ غوث پاک رضی اللہ عنہ نے تکمیلِ فقر کے شرفِ کبیت
 کے طور پر عطا فرمایا تھا۔ ہم اسے ہمارے سپرد کرتے ہیں۔ اس وقت ایک بہت بڑا
 جمِ غفیر فقرائے کابلین کا فضا میں کھڑا یہ تماشا دیکھ لیا تھا۔ اور ہر طرف مبارک باد کا
 شور تھا۔ غرضیکہ رات کئی صبح کو سردارِ کبیر سنگھ صاحب ایڈووکیٹ جالندھر سے
 تشریف لائے اور میری حالت دیکھ کر جالندھر چلنے پر زور دیا۔ جب حضور کی خدمتِ عالیہ
 میں عرض کیا گیا تو فرمایا کہ یہ چیز یہاں سے عطا ہوئی ہے۔ کہیں جا کر بھی نہیں مل سکتی

چنانچہ میں نے جالندھر جانے سے انکار کر لیا۔ اور حسب پروگرام پورے پانچ دن
 اسی حالت میں جینڈیا لہ تشریف میں گزارے۔ واپسی پر حسب جینڈیا لہ تشریف کی
 حدود سے باہر نکلا۔ تو دمہ کوئی نہ رہا۔ چنانچہ ایک سال بھر ہی حال رہا۔ کہ حسب
 وہاں حاضر ہوتا تو دمہ کا شدید حملہ ہو جاتا۔ اور ناقیام ہی حال رہتا۔ واپسی پر پھر صحت
 ہو جاتی۔ باوجود اس کے میں نے اپنا حاضر ہونا مہینہ دو مہینہ کے بعد برابر جاری
 رکھا۔ حتیٰ کہ دمہ کا حملہ یہاں اور وہاں یکساں ہو گیا۔ اگرچہ اس کی تکلیف جان کنڈن
 سے کم نہیں۔ مگر یہ یاد کر کے کہ یہ چیز صرف بچہ کو عطا کی گئی ہے۔ اور کسی کے نصیب
 نہیں۔ فخر محسوس کرتا ہوں۔

زخمِ دلِ منظرِ مبادا بہ شود ہشیا دباش
 کہیں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں

الراحمۃ -
 بگفتا میر نام من پیش دوست
 کہ حقیقت است ذکر من آنجا کہ دوست

حضور والا کے والد محترم کا نام چوہدری شادوی خاں مرحوم تھا۔ آپ
 راجپوت خاندان سے تھے اور حضور والا والدین کے اکلوتے بیٹے تھے
 اور کوئی بھائی بہن نہ تھا۔ اس زمانہ میں میٹرک تک تعلیم پائی۔ خاندان
 متمول تھا اور زمیندار بہت سا تھا۔ حضور والا کے بچپن کے وقت ایک
 بزرگ حضرت سید محمد معظّم شاہ صاحب راولپنڈی سے آکر جنڈیا لہ تشریف میں
 فروکش ہوئے اور مسجد غربی میں قیام فرمایا۔ بچوں کو درس دیتے تھے اور مسجد
 کے ساتھ ایک کچا سا حجرہ بنا ہوا تھا اس میں رہائش رکھتے تھے۔ حضرت
 شاہ صاحب کی خدمت حضور والا کے والد محترم جناب چوہدری شادوی خاں
 مرحوم و منقور دت العمر کرتے رہے۔ آپ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
 عاشق تھے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ
 یہ جو تمہارا لڑکا ہے اسے زیادہ تعلیم مت دو۔ یہ کسی اور طرف جانے والا
 ہے۔ چنانچہ حضور والا گاؤں میں رہنے لگے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
 کے وصال کے بعد حضور والا نے سن بلوغ کو پہنچ کر فقر کی تعلیم کی
 طرف رجوع فرمایا تو کوئی اصلی اہل حال ملنا مشکل ہو گیا۔ سمحت تلاش کی
 اکثر گھر سے بھی لاپتہ ہو کر تلاش یار میں نکل جایا کرتے تھے۔ ایک

دن تنگ آکر حضور بعد از شریف کی طرف منہ کر کے سمت بستہ کھڑے ہو گئے۔ زار زار روتے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے۔

کجائی لے شہ جیلاں کجائی

زحالی من جنیں غافل چرانی

اتنا قیام فرمایا کہ بیہوش ہو کر گر گئے۔ اسی وقت حضور عوث پاک رضی اللہ عنہ، شریف لائے اور پیار کر کے فرمایا کہ پیر کوٹ میں حضرت غلام محمد شاہ صاحب اصلی اہل حال ہیں۔ ان سے رجوع کرو اور گھبراؤ نہیں تم ہمارے بیٹے ہو۔ فرط مسرت سے حضور ہوش میں آگئے۔ اسی وقت حضرت غلام محمد شاہ صاحب کی خدمت میں بذریعہ خط بیعت کی۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت قبول فرما کر ایک ذکر تحریر فرمایا۔ کہ فی الحال یہ شروع کرو۔

حضور والا نے چند روز عمل کیا تو جسم اور قلب کے پر خچے اڑ گئے اور عشق نے زور مارا تو حضور والا نے ایک عریضہ مستمکراً تمام احوال حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لکھا انہوں نے جواب میں تحریر فرمایا کہ فوراً میرے پاس پہنچو چنانچہ راہ کی صعوبتیں اٹھاتے ہوئے حضور والا پیر کوٹ شریف جو جھنگ کے قریب واقع ہے پہنچے اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری دی۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کو ہمراہ لے کر حضرت بعد القادری جیلانی ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے فراد شریف پر حاضر ہوئے اور بعد مراقبہ

حضور والا کو سینے سے لگا کر فرمایا کہ تم کو مبارک ہو حضرت بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے
 تم کو اپنی غلامی میں قبول فرما کر حکم دیا ہے کہ جو کچھ سہارا فیض تمہارے پاس ہے
 اس کو دے دو۔ اور ہم کو تم کو مبارک دیتے ہیں کہ یہ ایک شہباز ہے جو تمہارے
 حال میں بھینسا ہے اس کی اچھی طرح تربیت کرو۔ چنانچہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ
 نے ایسا ہی کیا لیکن ابھی تعلیم ادا ہو رہی تھی کہ آپ کا وصال ہو گیا اور پھر ایک دفعہ
 حضور والا کو تلاش مرد کامل میں سرگرداں ہونا پڑا۔ بہت جستجو کی اور اکثر مقامات
 پر گئے۔ مگر کہیں تسلی نہ ہوئی۔ بالآخر اشارہ غیبی ہوا کہ فلاں شہر میں جاؤ۔ تمہارا
 مقصد حل ہو گا۔ اس شہر کا نام راقم الحروف کو بھول گیا، چنانچہ حضور والا وہاں
 پہنچے اور شہر کے دروازہ بیرونی کے قریب ایک چوہا رہ کر ایہ پر لیا جس کے نیچے
 ایک نانباتی کی دوکان تھی۔ شام کے وقت حضور والا قبرستان میں تشریف
 لے گئے۔ اور تمام رات سرگرداں رہے۔ صبح کے قریب واپس آگئے۔
 دوسری رات بھی اسی طرح گزری۔ تیسری رات کو اُدھی رات کے قریب
 جب چاند طلوع ہوا تو آپ کو دور سے ایک قبر سے ایک کالا سا آدمی باہر آتا
 نظر پڑا۔ حضور والا دبے پاؤں جوتے اتار کر آہستہ آہستہ وہاں پہنچے۔ آخر یہ
 خیال کر کے کہ

یا جان رسد بجانان یا جان زتن بر آید

بے خوف ہو کر پشت کی طرف سے اس شخص کو لپٹ گئے۔ اس مرد حق نے بغیر کسی

تال کے فرمایا کہ چوہدری سامنے آ جاؤ میں تم کو تعلیم دینے کی خاطر خراساں سے بھیجا گیا ہوں۔ چنانچہ آپ سامنے آئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں کئی ماہ سے بھوکا ہوں سرد خشتوں کے پتے کھا کر رنگ سبز ہو گیا ہے۔ کل اسی وقت مجھے پلاؤ اور گوشت لا کر کھلانا پھر بات کریں گے۔ چنانچہ دوسری رات حضور والا نے ایک مچھولا پلاؤ کا اور ایک گوشت کا پکوا یا اور مزدور کے سر پر اکھٹوا کر قبرستان کے کنارے پر رکھ کر مزدور رخصت کر دیا اور آگے خود اٹھا کر ان بزرگ کی خدمت میں پیش کیا وہ کھاتے کھاتے سب کچھ کھا گئے دونوں مچھولے خالی کر دیئے اور فرمایا کہ بہت مزہ آیا ہے کل پھر لاؤ۔ تعمیل کی گئی۔ پھر حکم ہوا کل پھر لاؤ۔ پھر تعمیل کی گئی تو کھا کر فرمایا کہ تمہارا حصہ ایک مرد حق کے پاس ہے جو تمہارے ہی گاؤں میں مدفون ہیں۔ ان کا نام نامی حضرت محمد معظم رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ میں تم کو عالم ثانی میں ارواح سے ملاقات کا طریق تعلیم کر دیتا ہوں۔ تم اپنے گاؤں جاؤ اور تعلیم حاصل کرو۔ چنانچہ وہ طریق بنا کر اپنے سامنے کئی قبروں پر عمل کر آیا۔ جس وقت حضور والا اس پر جاوی ہو گئے تو فرمایا لو بھیجی اب رخصت ہیں واپس جاؤں گا اب میری تمہاری ملاقات نہیں ہوگی حضور والا ان کو رخصت کر کے واپس ہوئے۔ اور گھر پہنچ کر حضور مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی جہاں سے سلسلہ تعلیم شروع ہوا، چنانچہ کئی سال میں حضور نے وہاں سے مکمل تعلیم حاصل کر لی۔ فرمایا کرتے تھے کہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ خاص ہستی ہیں ان کو ہمیشہ حضور

کے نام سے یاد فرماتے اور جب کبھی اُن کے مزار شریف کے پاس سے گزرتے تو ماتحہ پڑھتے۔

یہ ہے محقر سا خاکہ حضور والا کی ابتدائی زندگی کا۔ جب ۱۹۲۵ء میں حضور والا گوجرانوالہ تشریف لائے تو مجھے فرمایا کہ آج کل میں حضور سرور کائنات صلعم کے براہِ راست زیرِ تعلیم ہوں۔ بہر حال آپ نے اکثر رفیقانِ کاملین سے فیض حاصل کیا۔ اور بالآخر ختم المرسلین کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ فارسی میں علامہ زماں تھے اور لاتعداد کتب آپ کے کتب خانہ میں تھیں۔ مثنوی شریف مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ سے خاص شفقت تھا اور بالعموم ہر روز ہر وقت زیرِ نظر رہتی تھی۔ فرمایا کرتے تھے مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے کمال کیا ہے اور جس طرح فقر اور عشق کو انہوں نے بیان فرمایا ہے یہ انہی کا حصہ تھا۔ حضور والا کا مبادک تذکرہ شروع کر کے دل میں جذبات گونا گوں موجزن ہو گئے ہیں۔ اور اُن کے جذبے کی حالت دگر گوں ہو رہی ہے زیادہ کیا عرض کروں وہ وقت آ گیا ہے کہ

خبر زنجیر عشق سن نہ جنوں رہا نہ پری رہی

نہ ہی تو رہا نہ ہی میں رہا جو رہی سو بھیری رہی

کون لکھے اور کس کا حال لکھے ہم قلم شکست و ہم کا غدورید

بہ بچم بیچ مضمون بہ زلب بستن نمی آید خموشی معنی دارد کہ در گفستنی نمی آید

اُن کے مکتوبات گرامی اُن کی پاک زندگی پر کافی سے زیادہ روشنی ڈال رہے ہیں۔ حضور والا کا مزار شریف اپنی کوٹھی کے وسیع صحن کے وسط میں واقع ہے۔ تاریخ وصال حسبِ ذیل ہے۔

دنیائے عشق ہو گئی ویران سرسبز	وا حسرتا کہ قبضہ علم ہوئے جدا
آنکھوں میں اشک ٹپس جگر پر لیون آہ	دل میں تھا اک تلاطم رنج و الم پاپا
ڈھارس بندھا کے عشق یہ بولا کہ بیخبر	کیوں اس قدر ہے محو غم و نالہ بکا
زندہ ہیں اور زندہ جاوید ہیں یہ لوگ	مرنے کہاں ہیں منزل عرفاں کے راہ نا
لے مصرعہ اخیر سے تاریخ ارتحال	مستی مٹا کے عشق میں کر اور میم و ما

ہرگز نمیر و آنکہ عشق زندہ شد عشق

نبت است بر جریدہ عالم دوام ما

اس مجموعہ کے ساتھ حضور والا کا ایک فوٹو شائع ہو رہا ہے۔ اور دو فوٹو

مزار مقدس کے اندرونی حصہ کے

بزمینے کونساں کہت پائے تو بود

سالما سجدہ گہ صاحب نظر اں خواہد بود

التوقف
گز نام و نشان من پر سجدہ گہ قاصد

آوارہ و مجنون نے رسوا میر بازار سے

گرچه بالا است ذات پاک احمد
 که بدو هیچ سلسله نرسد
 لیک اندر دقت ارشاد
 دست در دست راهنمایان داد

سلسلہٴ بیعت

حضرت قطب الاقطاب شیخنا حاج میرزا محمد امانت خان

رسالت مآب مژگانات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم

حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

حضرت امام موسیٰ علی رضا رضی اللہ عنہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سمری سفلی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ عبید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ عبدالعزیز تمیمی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ ابی افضل عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ ابوالفتح مظفر طوسی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ ابوالحسن منہجاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ ابوسعد مبارک مخدومی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید عبدالغفار گیلانی عونت الاعظم رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سید عبدالغفار گیلانی عونت الاعظم رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سید شمس الدین ابی صالح رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت خواجہ ثروت الدین رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ بدر الدین حسین رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ عبدالباسط رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ سعید اللہ رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سید عبدالغفار گیلانی ثانی پیر کوئی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سید پیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ علاء الدین علی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت ابوالعباس شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ ابوالوفار شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ ثروت الدین رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ سید یارین بعداوی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سید مبارک شاہ رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سید غلام محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت چوہدری محمد امانت خان رحمۃ اللہ علیہ

ایک ضروری عرضداشت

یہ مکتوبات محض عشق اور فقر کے جوش سے لبریز ہیں جو صاحبِ فقر سے محبت نہ رکھتے ہوں۔ خدا کے لئے وہ ان کو نہ پڑھیں۔ ورنہ انکار اور اعتراض سے وہ کفر و ضلال کے گڑھے میں گر جائیں گے۔

۷

کاشہ شود آں کس کہ بہ انکار درآمد روزخیاں شد

نه غرض کسی سے واسطہ مجھے کام اپنے ہی کام سے
تیرے ذکر سے تیرے فکر سے تیری یاد سے تیرے نام سے



نام تو در درونم و یاد تو بر زبان
باشیر در درون شد و با جان بدر شود

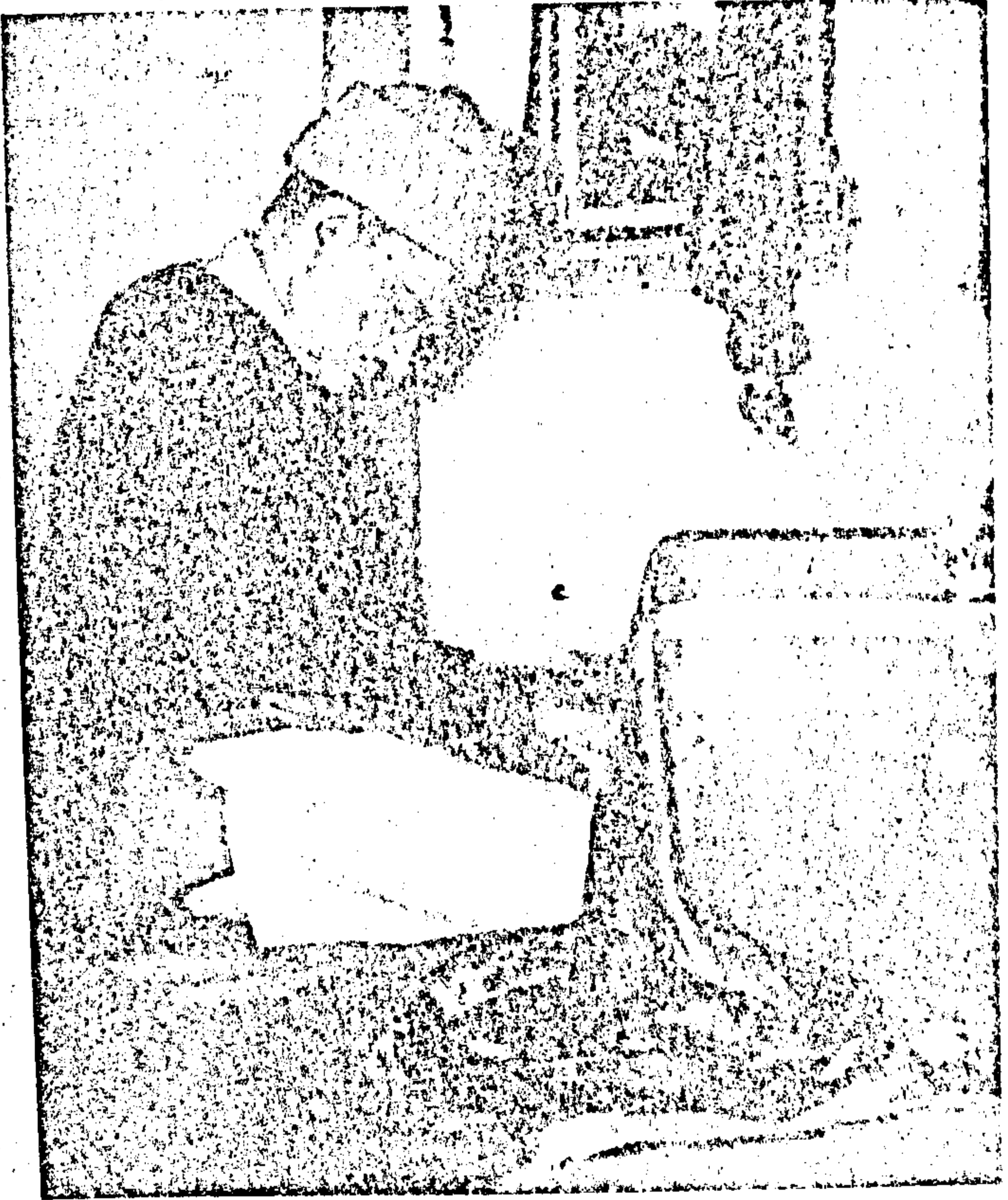
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بیم لود چندین بار - صنم پوش یاد پر

مورخہ ۹۱۳

عزیز القدر من جناب اولوی : حضرت امام محمد
السلام و حکیم ! محبت نامہ آن سنی بزرگوارت سے دور باہرین کو ملا کر سنہ ۱۱۳۰
کی محدثوں کی یاد تازہ ہو کر دل کو عجیب فرست دیا غیاطہ میں ہوئی ۔ اس وقت
نوش کر وقت مانوش کردی ۔ ہذا اک اندر خیرا عزیز من ذات اللہ سے اپنے
مورخیت اور حصول ذات پاک کے لئے تمام سامان آب میں وہ دیکھتا کہ
ہیں اور چھوٹی بڑی بیرونی کو نظر انداز کریں جو آپ میں دلیریت ہیں ۔ آپ ہر
ایک چیز کو اپنا نقد نظر مقرر فرمائیوں وہ کیا ہے ۔ وہ صرف عشق و محبت ہے

نہ غرض کسی نہ واسطہ مجھے کام اپنے ہی کام سے
تیرے ذکر سے تیرے فکر سے تیری یاد سے تیرے نام سے



نام تو در در و نعم و یاد تو بر زبان
باشیر در در و ن شد و با جان بدر شود

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بگم پوجنڈیا۔ ضلع ہوشیارپور

مورخہ ۹/۲۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زادہ ادا تہکم
السلام وعلیک، محبت نامہ آن سنی زینت صدور لایا جس کو مطالعہ کرنے کے جرات
کی صحبتوں کی یاد تازہ ہو کر دل کو عجیب فرحت و انبساط حاصل ہوئی۔ اسے وقت تو
خوش کر وقت ماتوش کر دی۔ جزاک اللہ خیرا۔ عزیز من! ذات الہی نے اپنی
معرفت اور حصول ذات پاک کے لئے تمام سامان آپ میں ودیعت کر رکھے
ہیں اور چھوٹی بڑی چیزوں کو نظر انداز کریں جو آپ میں ودیعت ہیں۔ آپ صرف
ایک چیز کو اپنا نقطہ نظر مقرر فرمائیوں وہ کیا ہے۔ وہ صرف عشق و محبت ہے

جس کو خالق اکیرنے آپ میں محض اپنی معرفت اور حصول ذات پاک کے لئے درگت
 فرما رکھا ہے۔ آپ کے اذکار و اشغال و مجاہدات محض حضرت عشق کی شعلہ افروزی
 ہے اور بس۔ اپنے مجاہدات سے ہمیشہ عشق و محبت کی جانب غور رکھنا ضروری اور
 لایب ہے کہ یہ کتنا اور کس قدر ہے۔ کمی ہوئی یا زیادتی۔ اگر خدا نخواستہ کبھی کمی نمودار
 ہو تو اذکار و اشغال میں معتد بہ و اذیاد کرنا ضروری ہے تاکہ وہ تاریکی اور بد مزگی
 جو دل پر مسلط ہو گئی ہے رفع ہو کر حالت اولیں رونما ہو جاوے ہمیشہ عشق و محبت
 کے اذیاد کی کوشش و سعی بلیغ ہونی چاہئے جیسا کہ فرماتے ہیں۔

شعرے در رہ منزل جانان کہ خطر باست بجاں
 شرط اول قدم آست کہ مجنوں باشی

عزیزین! معرفت ذات الہی محض جذبہ عشق سے حاصل ہوتی ہے۔ جو
 انسان خاک کی کے اللہ نے نصیب کیا ہے اور بڑے بڑے جلیل القدر فرشتے اس
 اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہونے کے سبب حضرت انسان کے مدارج و مراتب
 کا ستم بھی حاصل نہ کر سکے۔ کیا آپ نے غور نہیں فرمایا کہ حضرت سرور کائنات اور
 معجز موجودات صلعم اس بارہ میں کیا فرماتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ الفقر فخری
 وَالْفَقْرُ مِثْلِي لَفَقْرٌ مِمَّا مَرَادَ بِهِ عِشْقٌ وَمَحَبَّةٌ هِيَ حَضْرٌ كُوسِبِ اَوْلِيٰی و
 آخریں پر تفضل حاصل ہے کس وجہ سے۔ صرف اس وجہ سے کہ آپ کو فقیر یعنی
 عشق کے درجات میں سب پر تفضل حاصل تھا۔ غرض کہ فقر یعنی اسلام حقیقی صرف

عشق و محبت سے حاصل ہوتا ہے۔ آنحضرتؐ کی جانب غور اور توجہ فرماتے ہیں
 خدا کے لئے کبھی ایسی صورت پیدا نہ ہونے دیں کہ زبانی ذکر ہو اور قلب و جان
 کہیں اور مشغول ہو۔ اگر ایسا ہو تو ذکر و شغل کو فوراً بند فرما کر اسے
 یا فقال گیارہ مرتبہ غور سے پڑھیں اور پھر ذکر و شغل میں مصروف ہو جائیں انشاء
 اللہ تعالیٰ شکایت مذکور رفع ہو جائے گی۔

میں یہ دیکھ کر کہ آنحضرتؐ کی اہلیہ صاحبہ کو پہلے روز ہی انوار کا معاشہ ہوا
 بہت خوش ہوا ہوں لیکن یہ دیکھ کر کہ ان کو پاس انعام سے نزلہ کی شکایت
 پیدا ہو گئی ہے نہایت افسوس ہوا۔ آپ ان سے فرمادیں کہ صبح یا شام چند نام
 مقرر مناسب مقدار باویان ڈال کر کوٹ کر شکر ڈال کر نوش فرمایا کریں۔ کیونکہ
 یہ نزلہ محض ضعف دماغ کی وجہ سے ہے جو انشاء اللہ اس سے رفع ہو جائے گا
 اگر کوٹ کر پینے میں تکلیف ہو تو ویسے پیمایا کریں۔ اگر خدا نخواستہ یہ شکایت
 پھر بھی باقی رہی تو میں حاضر ہو کر شغل مذکور بدل دوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ
 اس سے بھی مفید و موثر تر ہو گا۔ لیکن اس کے لئے آیام سرما مفید ہوتے ہیں۔
 اور میرے حاضر ہونے تک کسی قدر راتیں طویل اور سرد ہو جائیں گی۔

میں یہ دیکھ کر کہ آپ مولوی صاحب کے ہمراہ تشریف آوری بہ کلید احزان
 کا ارادہ فرماتے ہیں نہایت خوش ہوا ہوں۔ انشاء اللہ ضرور تشریف لاویں۔ خوب
 گدھے کی جوہل بھٹیں گے دیوانے چند۔

میں ابھی تک کاروبار سے فارغ نہیں ہوا اور نہ حاضر ہونے کا عزم کرتا
 ارادہ تو یہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنی عمر ناپائیدار کا بقایا حصہ آپ صاحبان کی
 خدمت میں صرف کروں گا حتیٰ کہ دم واپس بھی وہیں رخصت کروں۔ آئندہ جو
 اللہ کو منظور۔ مجھے یہاں عوام الناس فراغت سے کام کرنے نہیں دیتے۔ لہذا
 میں نے وطن چھوڑنے کی ٹھان لی ہے اور حتیٰ الوسع اس پر کاربند ہوں گا۔
 میں اُمید کرتا ہوں کہ ہمہ یاراں طرفیت نے نیاز مند کو فراموش نہیں فرمایا
 ہوگا۔

بیگم پور جڈیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۲۵

میرے عزیز میرے پیارے مولانا صاحب زاد اللہ فراتکم
 سلام مسنون! محبت نامہ آنحضرت شرف صدور لایا۔ پڑھا۔ مگر اس کا ایک ایک فقرہ
 آتش کدہ دل میں کافی ایندھن کا کام کر گیا۔ نہیں معلوم فقر کیسے جس کی نسبت حضرت
 سرور کائنات صلعم اپنا فخر ہونا فرماتے ہیں۔ لیکن آپ کے نیاز مند کو تو جو کچھ اوس
 سے ملاحظہ اور صرف عشق ہے۔ واللہ یہی اپنا دین ہے اور یہی اپنا ایمان ہے
 مدت سے اب اپنے میں کچھ نہیں ملتا کہ ایمان عوام جو ایک مدت سے اپنے دل پر

مسلط رہا کرتا تھا کہاں گیا۔ ایک فقیر پرورد و عشق نے وہ ایمان محمد سے چھین کر بجائے اس کے عشق و در و عطا فرما کر فرمایا کہ بیٹا ایمان کو کیا کر و گے۔ کیونکہ ایمان عوام کی تکمیل کا مزدِ جنت ہے لیکن ہم سونستگانِ آتشِ عشق کو جنت سے کیا کام۔ کیونکہ نہ جنت کے قابل ہم اور نہ ہمارے قابل جنت۔ البتہ تم آتشِ عشق میں جل جاؤ۔ پھر وہ کچھ بنو جو وہم و فکیر سے کہیں بالاتر ہے۔ میرے عزیز! اپنے آتش کدہ میں تو آتش پہلے سے افروزاں تھی لیکن واللہ آپ کے والا نامہ نے اس کو زیادہ مشتعل کرنے کیلئے فریروغنی افسانی کا کام کیا۔ گو فریروشعلہ انگزی سے میں بے تاب ہو گیا لیکن بے تابی میں آنعزیز کو دعائیں دینا تھا کہ اُسے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کر دی۔ کیونکہ سمندر آگ میں ہی خوش ہے جیسا کہ ماہی آب میں۔

عزیزِ من! عبادتِ محضِ آتشِ عشق کی باد بانی ہے۔ جس عبادت سے شعلہٴ عشق افروزاں ہو اوہ تو باکار و مفید۔ ورنہ بیکار اور ضائع۔ اگر ہم عبادت کی فلاسفی کی جانب منحرف کریں تو یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے آپ جانتے ہیں کہ ذاتِ الہی بھاری عبادتوں سے مستغنی اور برتر ہے۔ اگر آپ اُس کی یعنی عبادت کی علتِ غائی پر غور فرمائیں گے تو صاف معلوم ہو جاوے گا کہ اس سے جو فائدہ منترقب ہوتا ہے وہ محض اپنی حالت کا انقلاب ہے جیسا کہ آپ نے سنا ہوگا کہ ایک کیمیاگر اس کو کئی دن کھری کر سنے کے بعد آگ میں رکھ کر سونا بناتا ہے۔ اسی طرح سے

فقرا رحمت اللہ علیہم عبادت کا کھل اپنے پر کرتے ہیں اور اخیر عشق کی آگ میں اپنے آپ کو جلا کر سونا بنا لیتے ہیں۔ کبھی اس نظر سے آپ عبادت نہ کریں کہ میں اللہ کا کام کرتا ہوں نہیں آپ اپنا ہی کام کرتے ہیں۔ البتہ آپ اللہ کے نام اور عبادت میں اپنے آپ کو یعنی اپنی مس کو کھل کرتے ہیں اور اخیر پر اس کے عشق کی آگ میں اپنی آگ دے کر اپنے آپ کو جلاتا اور کندن بنا رہے

شعرہ کار خود کن کار بیگانہ کن

بزرگین غیب خودشانہ کن

عزیز من! کسی نے ایک خمیدہ پشت سے دریافت کیا کہ تم اپنی کمر کا سیدھا ہونا چاہتے ہو یا اوروں کی کمری اپنی پشت کی طرح خمیدہ۔ اس نے جواب میں کہا کہ میں اسی حالت میں خوش ہوں البتہ اوروں کی پشت میری طرح خمیدہ ہو جائے تو نہایت مناسب ہے بس آپ کا تیار مندی بھی یہ حسب قاعدہ مذکور آپ سے ایسے ہی امید کرتا ہے ایک اہل حال بزرگ فرماتے ہیں۔

رباعی ۵ رستم بہ طبیب و گفتم از درد ہنای

گفتا کہ بغیر دوست بر بند ہاں

گفتم کہ غذا گفتم ہمیں خون جگر

گفتم پر میر گفتم از ہر دو جہاں

عزیز من! آپ نے عوام کو نہیں دیکھا کہ زبان سے بے شمار اللہ کے نام کا

ذکر کرتے ہیں۔ لیکن باوجود جملہ عمر اس میں صرف کرنے کے ان کو کچھ فائدہ منتزب نہیں ہوا اور نہ کچھ تغیر اس سے ان میں پیدا ہوا۔ اس کا سبب محض یہ ہے کہ انہوں نے اس میں دل کو شامل نہیں کیا۔ لیکن جن لوگوں نے اس کو دل سے ذکر کیا ان کو زبان کے ذکر کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی۔ اسی پر ایک اہل حال فرماتے ہیں۔

شعرہ رام رام کریندیاں جیبا گھس گھی

اند رام نہ رچیا ابہ کی دھاڑ پیٹی

اسی پر حضرت مولانا صاحب فرماتے ہیں۔

شعرہ مشک را برتن مزین بر دل مبال

مشک چہ بود نام پاک ذوالجلال

عزیز من! ضروری کاموں سے فارغ ہو کر اپنے حال کو نگاہ رکھو جو

شخص خود نہ محاسب ہو اور نہ محافظ، اس کو منزل مقصود پر پہنچا نہایت

مشکل ہے۔ میں زیادہ کیا گزارش کروں آپ دانا ہیں *

والسلام

بیگم پورہ خدیباہ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۳/۲۵

عزیز من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنوں و اشتیاق ملاقات افزوں محبت نامہ آن عزیز معہ ایک بندل

کاغذات ثروت صدور لایا شکر یہ یاد آوری ہے۔

میں لکھوں تو کیا لکھوں اور عرض کروں تو کیا کروں۔ بات تو صرف ایک

ہے اور باقی جملہ فنون۔ وہ کیا، وہ عشق و محبت۔ کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ

عشاق کو کن کن مصائب سے سابقہ پڑا ہے اور ان مصائب کے علاوہ سوزش اندنی

سے ان کے جسم کے پرچھے اڑے ہیں۔ نیز آپ نے دیکھا نہیں کہ مرض مذکور کے

مریضوں کی جسمانی حالت اکثر خراب تر ہوتی ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ ان کا معشوق

ذات الہی اور پھر ان پر ایسے مصائب کا دودھ کہ اس سے کسی وقت بھی ان کو

آرام نہیں ملتا۔ کیا آن عزیز نے دیکھا نہیں کہ عشق مذکور کے مریض کو علاوہ دیگر تکالیف

کے کسی نہ کسی مرض بدنی دائمی میں اس کا معشوق خود اناؤں سے دانا اور زیرکوں

سے زیرک ہے مبتلا رکھتا ہے اس کا کیا موجب ہے۔ وہ معشوق نعوذ باللہ نہ دشمن

ہے اور نہ دشمنی کرتا ہے۔ تو پھر مبتلائے دائمی مرض کرنے کا فائدہ کیا ہے اصل

موجب اس کا یہ ہے کہ تعلیم فقیر یہ ہے کہ انسانی ہستی کی نفی ہو کر اثبات حق

قائم ہو جاوے۔ یہ تب تک میسر نہیں ہو سکتا کہ جب تک فقیر لذات نفسانی

کا دل سے تارک نہ ہو جاوے لیکن نفس بصورتِ قیامِ صحت جسمانی ایک پوہیب ہوتا ہے تو ذاتِ الہی اپنی مہربانی و عنایت سے فقیر عاشق کو ایک آگہ پامالی نفس کا جو مرض دائمی ہوتی ہے عطا فرماتا ہے۔ تاکہ ترکِ لذات اور پامالی نفس میں اپنے عاشق کو مدد مل سکے۔ آپ نے سنا نہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک کو ہر روز بوقتِ عصر بخار ہو جایا کرتا تھا اور آپ کے غلامانِ فقرا اس نعمت سے ہرگز بے بہرہ نہیں رہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہ دائمی مرض فقیر عاشق کے عشق کا بڑھکیت ہے جو عشوقِ حقیقی کی جانب سے عطا ہوا کرتا ہے۔ جس کو یہ بڑھکیت عطا نہ ہوا ہو فقرا عشاق اس کے عشق میں ہمیشہ شبہ فرمایا کرتے ہیں۔

میرے عزیز مولوی صاحب! میرے ان جملہ معروضات سے اصل مطلب صرف یہ ہے کہ جب تک فقیر ترکِ لذاتِ نفسانی پر عمل پیرا نہ ہو تب تک اس کو نہ سبقِ لذت دینا ہے اور نہ اس کی منزل چلا کرتی ہے۔ ان معروضات سے میرا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ آپ جملہ لذاتِ نفسانی ترک فرما دیں نہیں یہ لذات حدِ اعتدال تک قائم رکھیں اور ان سے تمتع اٹھائیں۔ لیکن ان کو حدِ اعتدال سے متجاوز نہ ہونے دیں۔ کیا آپ نے قرآن مجید میں نہیں پڑھا کہ اللہ صاحبِ ضمن مذکور میں فرماتے ہیں کہ مَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ، جو فقیر حدِ اعتدال سے باہر نکل گیا اس نے اپنی روح تارک کر لی۔

میرے عزیز! نگہداشتِ نفس منازلِ فقر میں ایک نہایت اہم اور ضروری امر ہے جس سے فقیر کو کسی وقت فارغ رہنے کا حکم نہیں ہے اس کا یہ سہرا مطلب نہیں کہ آپ لذاتِ نفس قطعاً ترک اور حرام فرما دیں۔ نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ نفس کی ایسے پرورش کریں جس سے یہ آپ کے زیرِ حکم رہے اور نا بعداری کو ہے نہ کہ برکت ہو کہ آپ کے دل پاک کو اپنے تخیلات کا جولا بنا دے۔ اگر یہ جاننا الہی ہے تو یہ تخیلات ذاتِ الہی کا گذر گاہ بلکہ ممکن ہے گا۔ ورنہ نفس و شیطان کا یہ گھر ہے۔ فقرا کے نزدیک واللہ اسی پر انسان کے کفر و اسلام کا حکم ہے اور اسی پر انسان کا شکر ہے۔ اسباق ذکر و شغل سے نگہداشتِ مذکور نہایت ضروری اور لایب ہے۔ اگر فقیر اس پر کامیاب ہو جاوے، تو اس کی طے منازل آسان ورنہ مشکل تر ہے۔

میرے عزیز! آپ میرے معروضات مذکور سے ہرگز یہ خیال نہ فرماویں کہ میں آپ کو جملہ لذات سے دوکتا ہوں۔ نہیں لذاتِ نفسانی سے اسی قدر متمنع ہونے کے لئے عرض کر رہا ہوں جس قدر کہ فقرا کے لئے جائز ہے۔ اور جس کی اجازت کاملان اہل کمال کی جانب سے ہے۔ آپ حق العباد اور حق نفس ضرور ادا فرماویں۔ لیکن اپنے آپ کو اور نیز اپنے دل کو باذیچہ نفس ہرگز نہ بناویں۔ ان حقوق کے ادا کرتے وقت لذتِ نفس کو اپنا منظر نہ بناویں۔

بلکہ اس سے اولے حقوق کو اپنے اصل مطالب کا خیال فرماویں۔ بس یہ ایک نہایت عمدہ طریق ہے۔ جس پر آج تک جملہ فقرا چلے ہیں اور کامیاب ہوئے ہیں۔ میں زیادہ کیا عرض کروں آپ مجھ سے ہر طرح سے دانا تو ہیں۔

میرا یہ نیا نامہ اگر آپ مناسب خیال فرماویں تو اپنے گھر میں بھی سنا دیویں اور دہن نشین فرما دیویں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ ماہِ حال کے اخیر یا ماہِ آئندہ کے شروع میں گوہرانوالہ میں حاضر ہونے کا ارادہ کرتا ہوں۔ آئندہ جو اللہ کو منظور۔ نیز گھر میں میرا دعا سلام فرما دیویں۔ والسلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۰/۲۵

عزیز القدر۔ عزیزہ از جان جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد شکم

سلام سنون! محبت نامہ آن عزیز شرفِ صدور لایا۔ شکر میرا دوری ہے۔ واللہ میں ان الفاظ و عبارات کا ہرگز مستحق نہیں ہوں جن سے آپ مجھے یاد فرماتے ہیں۔ میں فی الواقعہ لاشے ہوں جس کی نہ کوئی قدر ہے اور نہ قیمت۔ میں جاننا ہوں کہ آپ کے قلم سے جو کچھ تحریر ہوتا ہے وہ محض آپ کے جوشِ محبت کا نتیجہ ہے ورنہ یہاں تو کوئی شے ایسی نہیں جو قابلِ خیال بھی ہو سکے۔ کیونکہ

جو شخص کسی کے عشق میں فنا ہو گیا ہو وہ کیا قدر رکھتا ہے سچ تو یہ ہے۔ کہ وہ قابل ذکر بھی نہیں ہوا کرتا۔ بعض احباب اپنے وہم میں اُس کو کچھ شے خیال فرماتے ہوں۔ تو یہ اُن کی مرضی لیکن آپ ہی فرمادیں کہ جو چیز آگ کی نذر ہو گئی ہو۔ اور آگ میں ٹھہر ہو گئی ہو اُس پر پہلی چیز ہونے کا کبھی اطلاق ہوا ہے ہرگز نہیں اور نہ ہونا چاہئے۔ عزیزِ من! واللہ امانت تو مدت ہوئی مرجھا ہے بارہا اُس کی تلاش بھی کی گئی لیکن اُس کا کہیں کھوج تک نہیں ملتا پھر ایسے نابود کی تعریف کیا۔ سب تعریف اُس ذات کو مرزا دار سے جو اُس راکھ کے ڈھیر میں جلوہ افروز ہے۔

عزیزِ من! میں فنا شدہ اور گم گشتہ کیا عرض کروں نہ اپنی بہت و قوت ہے اور نہ اپنی طاقت و توانا ہے کہ کوئی ایسی بات عرض کر سکوں کہ کسی کے کار آمد ہو سکے۔ کیونکہ صرف ایک عشق ہے جس نے تمام مستی جلا کر راکھ کر دی اور اُس کے قائم مقام وہ اب خود یہاں بنا بیٹھا ہے۔

شعرے عرصہ کر دم دو جہاں بردل کار افتادہ
بجز از عشق تو باقی ہمہ فانی دانست

جب کبھی بات ہوتی ہے تو اسی عشق کی ہوتی ہے اور جب کبھی خیال پیدا ہوتا ہے تو اسی عشق کے ضمن کا۔ کیونکہ اپنے رگ و پیے میں بجز اِس کے اور کوئی شے موثر نہیں ہے۔ الْعِشْقُ نَارٌ اَوْ يَحْرَقُ مَا سِوَى اللَّهِ

میرے عزیز! آپ جو کام اور عمل کریں اس میں عشق کی سٹیج ہوئی
بہت ضروری ہے اگر یہ سٹیج بے سہ کار نہ ہو تو والدہ اللہ وہ مثل فقر کے سبب
میں منافقانہ ہوتا ہے جس سے یہ بہتر ضروری اور لا بد ہے۔ میں سچ عرض
کرتا ہوں کہ عوام کا عمل کیوں بار آور اور نتیجہ خیز نہیں ہوتا صرف اس وجہ
سے کہ اس میں بدن اور روح باہم شمولیت سے وہ کام نہیں کیا کرتے اور
ان ہر دو کے اجتماع کی صورت بجز سٹیج مذکور کے ناممکن ہے۔ یہی وجہ ہے
کہ آپ بڑے زاہد و مجاہد کو دیکھیں گے وہ بلا نیل حرام میاں سے گزرے
صرف اسی وجہ سے کہ دولت عشق سے بے بہرہ رہے۔ البتہ اگر زاہد و مجاہد
کے درمیان کچھ تھوڑی سی آمیزش عشق کی ہوتی تو کچھ کامیابی کی صورت ہویدا
ہو جاتی لیکن وہ بے چارے یہ کہاں سے لاپس نہ اپنی فطرت میں یہ دولت
و ولایت پائی اور نہ کسی سوختہ سے مل سکی کہ کچھ آگ مستعار ہی ان کو مل جائے
میرے عزیز! آگ مذکور کے پیدا کرنے کا طریق صرف یہ ہے کہ سالک
پرورش روحانی کرتے ہوئے نفس کی پامالی نظر میں رکھے نفس اور شیطان
متزاد ہیں۔ جس لذت سے نفس نہایت خوش ہو وہ اگر حد اعتدال میں
رہے تو چندان نقصان دہ نہیں ہے۔ لیکن جس جو نہی حد سے متجاوز ہو جاوے
تو وہ روحانیت کا جس سے عشق پیدا ہوتا ہے ستیاناس کر دیا کرتا ہے اس
کی نگہداشت بہت ضروری ہے! اور جن لوگوں نے یہ آگ حاصل کی ہے۔

اور وہ اس میں جل رہے ہیں۔ ان کے یہی طریقہ زندگی عمل رہا ہے جب کبھی عبادت میں لذت اور ذوق پیدا نہ ہو تو آپ قیاس فرمایوں کہ کسی فعل سے نفس زیادہ لذت پذیر ہو گیا ہے۔ پس اس کا خاص بندوبست نظر میں رکھیں۔ لذت جسمانی حرام نہیں ہیں۔ بالکل حلال ہیں لیکن معتدل حالت میں فقرا کے نزدیک حد اعتدال سے متجاوز حرام کا حکم رکھتے ہیں۔ میں زیادہ کیا عرض کروں آپ دانا ہیں۔ سابقہ نیاز نامہ میں اس وجہ سے یہ امر عرض کیا گیا تھا کہ اس کی ضرورت معلوم ہوتی تھی۔ حضرت رسول کریم صلیم فرماتے ہیں کہ اتقوا من فرست المؤمن ينظربا نودا للہ یعنی مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ اس کے پاس مشعل نور الہی ہوتی ہے جس سے وہ سب کچھ دیکھ لیا کرتا ہے مگر نیاز نامہ ہذا میں صرف اس وجہ سے عرض ہوا ہے کہ تاکید ہو اور آپ اس پر سختی سے کاہ بند ہوں تاکہ نام الہی آپ پر بخوبی عمل کر سکے۔

گھر میں میرا بہت بہت سلام و دعا فرمادیں۔

والسلام

بیگم پور چندیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶/۹/۲۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
 سلام سنون! والانا مہ شرف صدور لایا شکریہ یاد آدمی ہے جناب کی اور
 نیز گھر کی علالت سے نہایت فکر پیدا ہوا دعا ہے کہ اللہ کریم اپنے فضل عمیم
 سے آپ صاحبان کو تکلیف و حوادث دہرے مصلوٰن رکھے آمین۔ آمین۔
 تم آمین۔ گھر کی آنتوب چشم سے آن عزیز نے مفصل نہ مطلع فرمایا کہ کیوں اور
 کس موجب سے آنتوب چشم اب ہے۔ کیونکہ میں نے عرض کر دیا تھا کہ میرے
 حاضر ہونے تک شغل بند فرمادیں جو امید ہے کہ جناب نے گھر میں تجویز
 مذکور فرمادی ہوگی۔ اور انہوں نے اس پر ضرور عمل کیا ہوگا۔ اس کے بعد
 آنتوب کا قائم رہنا مرض چشم پر دلالت کرتا ہے نہ کہ وجہ شغل پر۔ امید ہے
 کہ جناب ان حالات سے مطلع فرمادیں گے۔

میں اپنے حالات کیا عرض کر دیا کہ پہلے میں زخم سے بیمار رہا جیسا کہ
 جناب کو معلوم ہے۔ پھر لاہور سے واپس ہوا تو عزیز محمد حسین بیمار سے بیمار
 ہو گیا۔ مگر اس کو کل سے بیمار چھوڑ گیا ہے۔ لیکن میں نزلہ سے بیمار ہوں جس کو
 کئی روز گذر گئے ہیں۔ گو پہلے کی نسبت اب بہت آرام ہے مگر تاہنوز کلی
 آرام نہیں ہوا ہے۔ لیکن اللہ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ نزلہ سے چار روز

تک آرام ہو جاوے گا لیکن اس اثنا میں کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ جو
انشاء اللہ تعالیٰ رفتہ رفتہ رفع ہو جاوے گی۔

جناب نے اپنے والا نامہ میں نفس کی کسی قدر سرکشی کا ذکر فرمایا ہے۔

اور اس کی شکایت کی ہے گو ان امراض کا اصل علاج صحبتِ شیخ ہے لیکن

دیگر علاج بھی کبھی اثر سے خالی نہیں ہیں اور باتیں تو بہت ہیں جن کو بوجہ طولیت

میں عرض نہیں سکتا۔ کبھی کبھی بالمشافہ عرض ہو کر وہ اپنا اثر کریں گی لیکن بفعل

میں ایک ضروری عرض تحریر کرنا ہوں جو اپنے اثر سے ہرگز خالی نہیں رہے گی

اور وہ یہ ہے کہ جب آپ نہایت غور اور تامل سے خیال فرماویں گے تو

جناب کو پتہ چل جاوے گا کہ انسان محض تجلیات کا مجموعہ ہے اور پس لیکن

جیسے جیسے خیالات انسان کے دل پر گذرتے ہیں انسان کی حالت اُن کے

مطابق انقلاب کھاتی جاتی ہے چونکہ انسان کی توجہ محض خیالات میں مستغرق

ہونے سے اُن کو انقلابات کی کچھ خبر نہیں ہوتی جو ان سے انسان کے جسم و جان

پر عائد ہوتے ہیں۔ یہ تو بڑی موٹی بات اور ہر کوئی جانتا ہے کہ انسان کے

خیال نیک یا بد گذرنے پر وہی کچھ ہوتا ہے جو خیال ہوتا ہے تو اندر میں حالات فقرا

یہ حکم نافذ فرماتے ہیں کہ انسان کے نیک یا بد۔ صاف یا مکدر ہونے کا حکم

محض خیالات پر ہے جو اُس وقت اُس کے قلب پر حاوی ہوں۔ اگر اہل بات

غور سے دیکھی جاوے تو انسان محض خیالات کی نوعیت پر اپنے نیک و بد

ہونے کا حکم رکھتا ہے اور بس۔ اسی وجہ سے مشائخ ان طریقیت رحمتہ اللہ علیہم
 جمعین نے تصور شیخ کو ہر وقت اپنے پیش نظر رکھتے ہوئے ان انسانی مراحل
 سے عبور کیا ہے اور حالت ملکوتی حاصل کی ہے۔ اس میں ہرگز کوئی کلام نہیں
 ہے کہ اگر تصور شیخ اپنے اصل آب و تاب کے ساتھ سالک کے خانہ دل میں ممکن ہو جاوے
 تو اپنے بجز کسی اور چیز کو وہاں داخل نہیں ہونے دیا کرتا اور خود جلوہ ذات
 الہی ہوتا ہے تو گویا بجز ذات الہی کے تجلیات کے اور کوئی خیال وہاں نہ
 گذر سکتا ہے اور نہ ممکن ہو سکتا ہے۔ دیگر خیالات وہاں اس وقت آتے
 ہیں جب شیخ بغیر حاضر ہو۔ لیکن شیخ کی معاصرہ اور غیر معاصرہ سالک کے اپنے
 اختیار میں ہے جیسا کہ مولانا ساقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

مصرعہ ۷ حضور می گریں خواہی از و غایت مشو حافظ

البتہ یہ امر کہ سالک ہر وقت شیخ کے روبرو حاضر رہے صرف اس غلبہ عشق
 و محبت سے ہو سکتا ہے جو سالک کے ہر وقت شامل حال ہو۔ بات تو میں
 نے مکمل عرض کر دی ہے جس سے کسٹی نفس پامال ہو سکتی ہے۔ اب حضور
 شیخ اور اس سے عشق و محبت آپ کے اختیار میں ہے۔ والسلام
 گھر میں میرا بہت بہت دعا و سلام

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۰/۲۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد علیکم
 السلام! والانا اللہ العزیز بشارت صدر لایا۔ شکر یہ یاد آوری ہے۔ میں اور
 کیا عرض کروں۔ ایام زندگی کٹ رہے ہیں اور منزل مقصود نزدیک آ رہی
 ہے۔ اپنی روح اور نفس میں بعض اوقات عجیب کشمکش پاتا ہوں۔ لیکن گو قدم قدم
 پر نفس کو روح بہ امداد الہی پامال کرتی ہے لیکن یہ گر گر کر پھراٹھ کھڑا ہوتا ہے
 پھر روحانی حملہ اس پر ہوتا ہے اور پھر گر کر اٹھ کھڑا ہوجاتا ہے۔ میں سچ عرض
 کرتا ہوں کہ روح کے ہاتھ میں عشق کا آلہ اور ہتھیار نہ ہوتا تو یہ بلاشبہ مغلوب
 ہو گئی ہوتی۔ اکثر اوقات میں ان کی جنگ دیکھتا ہوں بعض وقت میں
 جنگ مذکور سے لطف حاصل کرتا ہوں اور بعض وقت ان کی جنگ سے
 مجھے تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ جب نفس
 اپنی شرارت سے باز نہیں آتا تو روح اپنے میں حالت عشق پیدا کر کے
 عشق کا بیم اپنے سے نکال کر ایسی خوبصورتی اور طرز مدبرانہ سے نفس پر سید
 کرتی ہے کہ نفس مردہ ہو کہ اپنی جملہ تزاویر کو بھول جاتا اور مردہ معلوم ہوتا
 ہے۔ لیکن حکم الہی ہے کہ وہ تا قیام جسم عنصری بالکل نابود نہ ہو۔ لہذا حالت
 مردگی سے یہ پھر زندہ ہوجاتا ہے۔ آخر کار اس کو دیکھا ہے کہ کثرت عشق

کے اثرات سے یہ اپنے ذاتی افعال و اثرات چھوڑ کر روحانیت کے اثرات سے اپنے آپ کو موثر پاتا ہے اور پھر یہ کثرت اثرات عشق سے مستقل اثرات روحانیت اپنے میں جاگزیں کر لیتا ہے گویا کہ یہ مسلمان ہو جاتا ہے۔

عزیز من! جب فقیر کی یہ حالت مستقل ہو جاتی ہے تو اس پر سے دوزخ

حرام ہو جاتا ہے۔ میں آپ سے تجربے کی بات عرض کرتا ہوں اور آپ اس

پر یقین کر لیویں کہ ہرگز اس شخص کا حصہ اور ملکیت ہے جس کی روحانیت

غالب ہو لیکن وہ شخص جو بندہ نفس ہے دوزخی اور دوزخ کا ایندھن ہے۔

ملاؤں کو معلوم نہیں کہ میں دوزخی ہوں یا بہشتی۔ لیکن فقرا اہل اللہ جو جنگ

نفس سے فارغ ہو چکے ہیں۔ بالکل اور پورے واقف اور ماہر ہوتے ہیں کہ

نہ صرف خود بلکہ دیگر اشخاص کو مشعل نور الہی سے دیکھ لیتے ہیں کہ فَرِیقٌ فِي

الْجَنَّةِ اور فَرِیقٌ فِي السَّعِیْرِ میں سے یہ کس گروہ کا ممبر ہے۔ اب بادی النظر

میں یہ بات سن کہ یہ اُمنگ ضرور پیدا ہوگی کہ اس کو معلوم کس طرح سے ہو

سکے کہ میں کس گروہ میں سے ہوں۔ تو اس جانچ کے قاعدے بے شمار ہیں

جو محض صحبت شیخ سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ لیکن بادی النظر میں ایک قاعدہ عام فہم

ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ سالک اپنے دل کا محاسبہ رکھے کہ اس کے دل میں

کیسے خیالات گزرتے ہیں یعنی اس کا دل کن خیالات کا گزر گاہ ہے۔ یعنی

صحرائے دل میں باوصبا چلتی ہے یا بادِ سموم۔ بس اسی پر اپنی حالت قیاس

کرے کہ میں کس گروہ کا ممبر نہیں۔ عزیز من! ایک اور بات کمال تجربہ میں آئی ہوئی ہے جو نہایت پتہ کی بات ہے کہ سالک اکثر باوصیاء کو بہ تکلف لایا کرتا ہے اور باوصیاء سے نفرت و پرہیز کرتے ہوئے اس سے بچتا ہے۔ اس حالت میں سالک کا محکم یہ ہوتا ہے کہ سالک اپنی حالت پر نہایت غور سے خیال کرے کہ آیا اس کو لذتِ قلبی باوصیاء سے حاصل ہوتی ہے۔ یا باوصیاء سے۔ پس اسی پر فیصلہ ہے کہ وہ کیا ہے اور کس گروہ کا ممبر ہے ایک اہل دنیا اور بندہ نفس کو ہمیشہ باوصیاء پر لذت ہوتی ہے۔ البتہ جب باوصیاء سے دل لذت پذیر ہو تو پھر سالک کو یہ قیاس کرنا چاہئے کہ مجھ میں انقلابِ حسنیہ پیدا ہو گیا ہے اور پھر اس پر ایسی مداومت کرے کہ دل کی آشنائی بجز باوصیاء کے اور یعنی باوصیاء سے بالکل معدوم ہو جائے پس اسی پر اپنا خاتمہ کرے پھر فقدِ فوزاً عظیماً کا وہ مورد ہے۔ لیکن اگر یہ حالت پیدا نہ ہو تو واللہ دوزخ اس کا ماویٰ ہے۔ خواہ ہر روز ختم قرآن کیوں نہ کرے اور ہر وقت نمازوں اور تسبیحات میں غرق کیوں نہ ہو۔ بزرگ فرماتے ہیں۔

شعرہ وقت مردن برسوں سے قبلہ چہ سود

رخ دل چوں برسوں سے جاناں نصیت

میں نہایت افسوس کرتا ہوں کہ میں اکثر اور ہمیشہ ایسی ایسی باتیں آپ کو

سنا کر تکلیف دیتا ہوں لیکن کیا کروں یہ سب کچھ محض تقاضائے محبت
ہے جو اپنے دل میں آپ کے لئے جاگزیں ہے۔ والسلام
گھر میں دعا و سلام فرمادیں ۞

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۲۵

عزیز القدر جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنون! جس روز میں نے سابقہ آخری نیاز نامہ آن عزیز کو تحریر کیا تھا تو
اُس روز میں ۱۲ بجے دن کے کھانا کھا کر بیٹا تاکہ کچھ قیلوہ کر لوں۔ ابھی آنکھ
لگی ہی تھی کہ میں کیا محسوس کرتا ہوں کہ کوئی چیز میری کمر پر اپنا بار ڈال رہی
ہے میں نے پھر کر اسی حالت میں دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک نہایت مہیب
شکل کی چیز اپنا بوجھ مجھ پر ڈال رہی ہے۔ اس پر آنکھ کھل گئی لیکن مجھے
سوجھ گیا کہ بستی کی مرصیہ سے میں بلا کو رفع کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔
وہ مجھ پر حملہ آور ہے۔ بس پھر کیا تھا مجھ کو ۱۰ دن بچے کا بننا رہ گیا۔ میں
نے مصلحتاً اسی وقت بستی چھوڑ دی اور بر سواری ٹانگہ جالندھر آ گیا۔
جالندھر آ کر شدت بننا رہے تو اس ٹھیک نہ رہے اور نہ جسم میں طاقت

رہی کہ بلائے مذکور کے فرو کرنے کی کوشش کروں اور نہ کوئی اور صاحب
ایسا میرے پاس موجود تھا کہ وہ ضمن مذکور میرا معالج ہو سکتا۔ چنانچہ تین روز
یہی حالت رہی آخر چوتھے روز طبیعت کچھ سنبھلی اور خود کوشش مذکور
شروع کی۔ چنانچہ بلائے مذکور بفضلِ رحمتِ الہی دو دن میں طبیعت نے
برآمد اور روحانیت اپنے پرے آتا دھینکی تو بخار سے نجات ملی۔ چنانچہ بخار
اور بلائے مذکور نے قطعاً پھر عود نہیں کیا اور اس وقت بالکل آرام سے
ہوں۔ کمزوری ضرور ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ رفع ہو جاوے گی۔

میرے عزیز! آپ ماجرائے مذکور کو ایک تعجب کی نگاہ سے دیکھیں گے
کیونکہ قبل ازیں اہل روحانیت آپ کا سابقہ نہیں پڑا۔ لہذا میں چاہتا ہوں
کہ شہد از معاملہ مذکور میں آپ کے گوش گزار کروں تاکہ آنحضرتؐ کو معلوم ہو کہ
فقر اہل روحانیت کیا کچھ کرتے یا کر سکتے ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ فقیر جب
کسی مریض قریب المرگ کی نسبت دیکھا کرتے ہیں کہ اس کا سلسلہ روحانیت
یعنی مریض کی ہستی کا تار جو ہستی اعظم سے عمر پھروا بستہ ہوتا ہے اس قدر
باریک ہو گیا ہے کہ عنقریب بالکل قطع ہونے کو ہے تو فقیر اپنی روحانیت
کے ذور سے رشتہ مذکور کو بظہر اور مضبوط کرنے کی کوشش کیا کرتا ہے اگر
فقیر زیر دست روحانیت رکھتا ہو تو بحالت مذکور اس کو رشتہ مذکور
مضبوط کرنا ہرگز چنداں مشکل نہیں معلوم ہوا کرتا لیکن ایک حالت دوم ہے

اور وہ یہ ہے کہ رشتہ مذکورہ مرض کا بالکل انقطاع پذیر ہو جاوے، تو کوئی فقیر اندر میں حالت دست اندازی نہیں کیا کرتا اور یہ کہہ کر بات ختم کر دیا کرتا ہے کہ موت کی تقدیر مطلق ہے اب معلق نہیں ہے۔ چنانچہ مرخصیہ مذکورہ جو تپ و رق اور سہل کے جملہ مراحل طے کر چکی ہے، کی نسبت دیکھ کر میاں صدر الدین خاں اور اس کے پھوپھی زاد بھائی مولوی امیر الدین خاں صاحب وکیل کو بندہ بذریعہ خطوط اور نیز زبانی کہہ چکا تھا کہ مرخصیہ کا رشتہ حیات قطع ہو چکا ہے اب مفید تدبیر نہیں ہو سکتی۔ اس کو ایک ماہ ہوا ہے اول تو وہ خاموش رہے لیکن مرخصیہ کے خود اپنے اصرار اور نیز ہر دو مذکورہ صاحبان کے اصرار پر مجھ کو پھر کوشش کرنے کے لئے کہا گیا۔ دل تو نہیں چاہتا تھا کہ میں بحالات مذکورہ اس میں دست اندازی کروں لیکن واللہ خدا نے مجھے طبیعت ایسی کمزور عطا فرمائی ہے کہ میں کسی اپنے مخلص و دوست کی تکلیف سے بلا اثر نہیں رہ سکتا لہذا میں نے بادل ناخواستہ دریائے بلا مذکور میں چھیلانگ مار دی میں نے اپنی اندرونی نظر سے دیکھا کہ مرخصیہ کا شش چپ زیادہ زخم ہے اگر اس کے اندمال کی کوشش کی جاوے اور اندمال پذیر ہو جاوے تو دیگر عوارض یعنی تپ و کھانسی خود بخود رفع ہو جاویں گے۔ کیونکہ یہ معلول ہیں علت نہیں ہیں۔ چنانچہ چار پانچ روز کے عرصہ میں میں نے بہت سی کامیابی حاصل کی اور رقبہ کثیر سے نہایت قلیل رہ گیا چنانچہ اس کے ساتھ کھانسی جو

ہر وقت دامن گیر لرزیدہ تھی نہایت کم ہو گئی اور لرزیدہ رات کو نونے سے
چھنبے صبح تک نہایت آرام سے سونے کی نوبت پر آگئی۔ لیکن اللہ کی
شان ۳۰، ۳۱ ماہ گذشتہ کی رات بوقتِ شام میرے نام حکم آگیا کہ فلاں مقام
پر۔ ارنیکے رات کے ضرور پہنچو چنانچہ بوقتِ مذکور میں جسم کو بستر پر چھوڑ کر
وہاں پہنچا اور چار بجے صبح کے میں واپس آیا تو میری غیر حاضری مذکور میں مرض
نے اندمال شدہ رقیہ قریب نصف کے پھر گھیر لیا میں نے واپس آتے
ہی دیکھا اور صدر الدین خاں سے میں نے حال مذکور بیان کیا تو انہوں نے کہا
کہ امشب کھانسی جو چند رات سے تقریباً بند ہو گئی تھی بہت آئی اور آپ کو
دو تین مرتبہ پکارا گیا مگر کچھ جواب نہ ملا۔ واللہ مجھے کوشش مذکور کے لیے سو
ہونے پر کمال افسوس آیا اور ارادہ تھا کہ رات کی تکان دور ہونے پر پھر سے
کروں۔ لیکن ۱۲ بجے دن کے بخار نے آدیا اور جملہ کوشش ختم ہوئی اصل
حالات میرے بیمار ہونے کے یہ ہیں جو میں نے عرض کئے ہیں۔ یہاں پر اگر بفضل
خدا میری طبیعت نے تمام نکبت نکال باہر پھینکی اور اب میں بالکل تندرست
ہوں کمزوری باقی ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ رفع ہو جاوے گی۔

امید ہے کہ آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے۔ والسلام

گھر میں میرا بہت بہت دعا و سلام فرما دیوں۔

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۳۲۵ھ

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام مسنون: والاناہ العزیز تشریف صدور لایا شکریہ یاد آوری ہے۔ العزیز نے
قبل ازیں اور نیز اب نماز نفل یا زودہ گامی کے اور ادو الفاظ متعلقہ کی نسبت ہر
سے ہتھیار فرمایا ہے۔ لہذا میں اس میں بلا کسی کمی و بیشی کرنے کے اپنی اس نوٹ بک
سے اور ادو الفاظ مذکور نقل ذیل میں کرتا ہوں جس میں حضرت قبلہ پیر و مرشد نے اپنی
زبان شریف ترجمان سے ارشاد فرما کر نوٹ درج کرایا تھا۔ قدس اللہ سرہ

العزیز و رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ تو آپ کے ارشاد کی تعمیل میں کیا گیا ہے اس کو آپ ضبط کر لیں۔ العزیز
میرے گوجرانوالہ حاضر ہونے کی نسبت دریافت فرماتے ہیں جس کی نسبت عرض
ہے کہ اب میرا حاضر ہونا مشکل ہے کیونکہ اب موسم سرما دوز بروز تو آنا ہوتا جاتا ہے
اور گوجرانوالہ کا مکان جنگل اور میدان میں ہے جو سرما کا آماجگاہ ہے مزید برآں اب
کام کاج کے علاوہ کون آرام سے بے آرامی کے لئے کوشش کرے۔

ظہر میں میرا بہت بہت دعا و سلام فرماویں و استلام
سب صاحبان کو میرا دعا و سلام فرما دیوں۔

مکرم پور چند بارہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون، العزیز کا والا نامہ آیا۔ حالات معلوم ہو کر نہایت خوشی ہوئی شکر

ہے کہ اللہ صاحب نے آپ کا فکر قرض دور فرمایا۔ یہ سب اللہ کی عنایات کا نتیجہ

ہے۔ آپ مزید اجازت پڑھنے و لکھنے کی طلب فرماتے ہیں لہذا اجازت ہے

آپ جب اور جس طلب کے لئے چاہیں پڑھیں اجازت ہے۔ اللہ کامیابی عطا

فرماوینگے۔ روشنی اور تارے وغیرہ کے پیدا ہونے اور دیکھنے کی آپ کو مبارکباد

ہے۔ جس دم کو بڑھادیں پھر انشاء اللہ تعالیٰ بہت کامیابی آپ دیکھیں گے

اللہم زد فزد۔ البتہ ایک بات قابل غور ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت

بوعلی صاحب قلندر فرماتے ہیں کہ

شعرہ چشم بند و لب بند و گوش بند

گر نہ بسنی نور حق بر من بخسند

یعنی قلندر صاحب اس حالت کا حصول چشم اور لب اور گوش کے بند کرنے

پر فرماتے ہیں جو اس سے اگلا شغل ہے۔ لیکن اللہ نے آپ پر فضل کر دیا کہ معمولی

شغل سے وہ نعمت حاصل ہو گئی جو نہایت کوشش کے بعد ہوا کرتی ہے۔

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ میں اپنی حالت کیا عرض کروں۔

چند روز سے سخت نزلہ ہو گیا ہے جس سے اب قدرے آرام ہے لیکن کل تیسرے
 پہرے خفیف بخار ہے جس سے ابھی آرام نہیں ہوا ہے۔ اُمید ہے اس سے اللہ
 آرام دے دیونگے۔ ایک ضروری اور نہایت ضروری عرض کرتا ہوں آپ اس
 کی جانب نہایت توجہ فرما کر مشکور فرمادیں۔ اور وہ یہ ہے کہ بخار سابقہ سے اور
 عوارضات جو پیدا ہوئے تھے ان سے بعض سے تو آرام ہو گیا ہے لیکن بعض ایسے
 ہیں جن سے ابھی تک آرام نہیں ہے مثلاً ہاتھ کی انگلیوں میں تھری کر تے وقت
 لرزہ ہے جس سے تھری کرنا نہایت دشوار ہے اور حروف بد شکل پیدا ہوتے ہیں
 جیسا کہ نیاز نامہ ہذا کے حروف ہیں۔ اس کے سوائے پیدلیوں اور رانوں کے
 اعصاب میں درد رہتا ہے جو شست و خاست اور چلتے پھرتے نہایت جب
 تکلیف ہے۔

آپ برائے مہربانی ڈاکٹر صاحب سے اس کا حتمی علاج دریافت
 کر کے نسخہ معہ استعمال کے طریق کے بہت جلد ارسال فرمادیں۔ نیز تھری فرمادیں کہ
 اس سے ڈاکٹر صاحب کی رائے کیا ہے کہ ان سے کلی آرام ہو گا یا نہیں۔ زیادہ
 تھری نہیں کر سکتا ورنہ اور بہت کچھ تھری کرنا و استلام
 گھر میں اور بچوں کو دعا و سلام

بیگم پور چندیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۰/۳/۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! والا نامہ آنجناب شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں اپنے حالات
کیا عرض کروں اپنے عوارضات سابقہ سے ایک بڑا عارضہ درد اعصاب کا تھا۔
جس سے ٹانگوں اور بازوؤں میں درد رہتا تھا اور خصوصاً انگلیوں میں شج کی صورت
اور تکریر کرتے وقت سخت لرزہ رہتا تھا جس سے لکھنا دشوار تھا۔ اس کی دوائی
ہر چند کی مگر اس سے فائدہ ہرگز نہیں ہوا تھا اور نہ ہوتا تھا لیکن میرے لئے نہایت
تکلیف کا موجب تھا۔ دوسرا عارضہ جو بخار آخر میں پیدا ہو گیا تھا وہ دروسینہ
کا تھا جس کا علاج ہر چند کیا مگر فائدہ نہیں ہوتا تھا۔ ہر جگہ سے مایوس ہو کر حضرت
رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی شکایت کی چنانچہ مرض اول الذکر کا انہوں نے ایک
چشم زدن میں علاج فرمادیا اور کلی آرام کی صورت پیدا ہو گئی جس سے اب آرام
ہے۔ جیسا آپ میرے حروف تحریر کردہ سے ثابت کر سکتے ہیں۔ اس سے آرام
ہونے پر خیال تھا کہ مجھے اب آرام و چین سے زندگی بسر کرنی ہوگی لیکن پھر دروسینہ
نے زور پکڑ لیا۔ اس سے سانس لینا بھی دشوار ہو گیا۔ اور رات کو درد سے سخت تکلیف
رہتی تھی۔ چنانچہ اس کی نسبت بھی حضرت موصوف قدس اللہ سرہ العزیز کی خدمت میں
عرض کیا گیا اور آنحضرت نے اسی طرح سے چشم زدن میں اس کا علاج بھی فرمادیا اور

اس وقت سے جس کو کئی روز گزرے ہیں بالکل آرام ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذلک
اب اس وقت مجھے عارضہ تو کوئی معلوم نہیں ہوتا البتہ کمزوری اور اسی بچہ
ہے کمزوری تو میری بیماری اولین کا نتیجہ ہے مگر اس میں راز کیا ہے۔ بس بات تو یہ
ہے کہ اک نراک عارضہ رہا ہم کو۔ اگر درد اعصاب اور درد سینہ سے مجھے آرام ہو گیا۔
تو اب درد دل سارا ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونے والا
ہے۔ دنیا ایک مقام دارالرحمن کا ہے اس میں رہ کر کبھی تکلیف سے نجات حاصل ہونی
ایک امر محال ہے۔ دیکھئے اس دارالرحمن سے کب نجات ہو سکے۔ یہ اپنے بس کی بات
نہیں ہے۔ ہر ایک امر خصوصاً موت مشیت ایزدی پر انحصار رکھتی ہے جس سے
ہر ایک اپنی چیز حوالہ تقدیر ہے۔ یہ دیکھ کر کہ آپ کا جس اب سو تک پہنچ گیا ہے۔
میں بہت خوش ہوا ہوں۔ لیکن جناب نے اس کی نسبت کچھ تحریر نہ فرمایا کہ روشنی
کا کیا حال ہے آیا بحال سابق ہے یا اس میں کچھ از و یاد ہے اور اگر از و یاد ہے تو
کہاں تک اور کس درجہ تک قیام روشنی کتنی دیر تک ہے امید ہے کہ آپ مفصل
تحریر فرمائیں گے۔ اگر میں دیکھوں گا کہ یہ سبق نچتہ ہو گیا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ
آپ کے بعد رمضان شریف تشریف لانے پر میں اس کے آگے کا دوسرا سبق عرض
کر دوں گا۔ لیکن ضروری ہے کہ آپ تب تک سبق موجودہ نچتہ کر لیں۔ خدا جانے
اگر میں برسہا کہ چلا گیا جس کی نسبت میں اپنے میں سخت ضرورت محسوس کرنا ہوں تو
پھر آپ کے مدت العمر میں مل سکوں یا نہ مل سکوں اس لئے ضروری ہے کہ کم سے کم

میں آپ کو سلطان الافکار کا شغل تو تعلیم کر دوں تاکہ آپ بفضل الہی موصول الی اللہ
کے منزل طے فرما لیں گے۔ نیز گھر کے حالات روشنی سے مطلع فرما دیں۔ امید ہے
آپ بفضلہ تعالیٰ کام تعمیر مکان سے فارغ ہو چکے ہوں گے اس سے بھی مطلع

فرما دیں۔ والسلام

گھر میں اور بچوں دعا و سلام

اپنی کتاب میں ہر ایک چیز حتیٰ کہ کل کائنات مع صاحب کائنات کے
موجود ہے اور کسی بیرونی ہدایت کی کیا ضرورت ہے۔ البتہ ایسی کتاب کی ضرورت
رہتی ہے جس کے پڑھنے سے آتش عشق پر دوشن ریزی ہوتی ہے۔ سو وہ کتابیں
اور ہیں جو عشق الہی کے آتش سے جلوں کی ہیں۔ وہ مجھے کفایت کرتی ہیں۔
مولوی صاحب! اب دنیا بہت تنگ اور بے مزہ معلوم ہوتی ہے اس
سے نکل کر دوسرے عالم میں چلے جائے کو دل چاہتا ہے اب تو نہ دنیا اپنے کام
کی اور نہ آپ دنیا کے کام کے۔ اندر میں صورت پھر یہاں نبھاؤ کیسے ہو سکے۔ حلت
مناسب تو اور موزوں تو ہے۔ جب آپ اس مقام پر پہنچیں گے تو آپ میری
حالت مذکور کو اپنی حالت پائیں گے۔

شعرہ پر سیدیکے کہ عاشقی چسیت

گفتا کہ چو من شوی بدانی

والسلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۰/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! چند روز ہوئے ہیں تو نوازش نامہ آں عزیز شرف صدور لایا تھا۔
لیکن چونکہ میرے ہاتھ کے جوڑ یعنی گٹ میں درد شدید تھی۔ اس وجہ سے میں
جواب میں نیاز نامہ گزارش نہ کر سکا معاف فرماویں۔ جوڑ مذکور پر نہ کوئی دم
تھا اور نہ پھوڑا۔ محض درد شدید تھی۔ جس نے مجھے چند روز سخت بے آرام اور
بے کل رکھا۔ آخر اس پر جو تکبیر لگوائیں تو آرام کی صورت پیدا ہوئی۔ اللہ کا
شکر ہے۔ امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہوں گے۔ آں عزیز نے
سائیں اور امیر دیہاتی کا قصہ خوب تحریر فرمایا اصل بات یہ ہے

شعرہ حرفِ رویشان بزد و مردوں

تا بخواند بر سلیمی آن فنوں

کار مرداں روشنی و گرمی است

کار دونان حیدر و بے شرمی است

کاش یہ لوگ اہل بندگان الہی ہوتے تو ان سے ایسے ناسزاوار افعال ہرگز
صادر نہ ہوتے۔ فقر میں داخل ہوتے وقت قدم اول یہ ہے کہ اکل حلال اور صدق
مقال پر فقیر کی استقامت سخت ہو۔ لیکن یہ لوگ اس سے بہت دور ہیں۔ سچ تو

یہ ہے کہ فی الواقع ان لوگوں کو نہ فقر کی تلاش ہے اور نہ اس کے قواعد کے پابند ہیں بلکہ یہ لوگ عوام الناس سے نہایت ذلیل ہیں اور اپنے تزاویر سے مال حاصل کر کے دنیا کی تن آسانیاں حاصل کرتے ہیں۔ اخیر ان کے ارادوں اور اعمال و خیالات پر لعنت پڑا کرتی ہے جیسے کہ اس مکار پر پڑی۔

میرے عزیز! میرا دل چاہتا ہے کہ میں عرض کروں کہ فی الواقع فقر اور عشق کیا ہے اور آغاز کیا ہے اور انجام کیا ہے۔ یہ خواہش تحریر اس وجہ سے پیدا ہوئی ہوئی معلوم ہوتی ہے کہ میں اپنے اصل حال سے ابھی واپس ہو کر بیٹھا ہوں۔ اس وقت عشق سے دل پُرور ہے اور زبان پر سکوت ہے۔ دونوں کے بین بین حالت تحریر ہے۔ میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ اپنے جوش عشق کو شمشادہ حال خود عرض کر کے فرو کر لوں۔ میرے یہ معروضات محض جوش سے ہیں ورنہ کہاں میں اور کہاں یہ۔ راز الہی میرا یہ عرض کرنا ویسا ہی ہے جیسا کہ حضرت مرتضیٰ علیہ السلام نے باوجود ممانعت حضرت مرشد کامل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنا راز ایک چاہ میں جو کسی بیابان میں تھا جا بیان فرمایا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چاہ کا پانی خون ہو گیا تھا۔ بات یہ ہے کہ مجھ کو اپنے مجاہدہ اور معائنہ و مکاشفہ سے ایک گھنٹہ ہوا ہے تو ہویدا تھا نہ صرف ہویدا تھا بلکہ اپنا حال اور مقام تھا جن کے آثار اس وقت بھی موجود ہیں کہ میں جو ساٹھ پینسٹھ سال سے ایک مختلف اجزاء کا مجموعہ ہوں اور مدت سے سمجھے ہوئے تھا کہ میں بھی ایک متستی ہوں۔ واللہ بالشراب مطالبت

مرشد کامل صلعم سے ثابت ہوا کہ میری ہستی کا محض وہم تھا اور نہ یہ ہستی تو ہستی نوانہ
کی ہستی ہے فقط۔ اس سے مزید کچھ ثابت نہیں ہوتا۔ اور نہ کسی کو ثابت ہوا۔
ہے۔ مشاہدہ سے عجیب بات ثابت ہوئی ہے کہ ذات ذوالجلال نے میرے جسم
کی ترکیب تین اجزاء سے کی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اول جسم جو عناصر کا مرکب ہے
دوسرے روح۔ تیسرے ہستی۔ پھر اجزائے مذکورہ کی ماہیت کی جستجو کی تو معلوم ہوا
اور پایا گیا کہ ذات پاک کے ارادہ نے کئی ایک ترکیب اور انقلاب اپنے میں
دے کر عناصر اور ان کی نوعیت موجودہ پیدا کی جس سے وہ روح کے داخلہ کی
قابلیت کے قابل ہوا۔ روح کو جسم ترکیب کردہ عناصر میں داخل کیا تو چونکہ
اس سے بھی اصل منشا حاصل نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ روح بھی جو عناصر سے بالاد
لطیف تر ہے تاہم عناصر کی طرح ترکیب یافتہ ہے اور عناصر کی طرح سے اپنے
اصل ماخذ سے جو عناصر کی طرح زیادہ دور افتادہ نہیں ہے مگر دور افتادہ ہے
لہذا ان دونوں کی ترکیب سے کیا بنتا تھا اور اصل منشا صانع حقیقی کا کب پورا ہوتا تھا۔
پس مکمل کرنے کی غرض سے اس میں اپنی ہستی کا اور اضافہ کر دیا۔ پھر کیا تھا پھر تو
امانت بدیہی نظر آنے لگا اور موجود ہے۔ امانت بہ ترکیب موجودہ ایک ایسا گورکھ
و خدا بن گیا تھا جس کی ترکیب مذکورہ کا کچھ پتہ نہ ملتا تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ نہ اس
ترکیب کے دیکھنے کے لئے چشم تھی اور نہ یہ دیکھ سکتے تھے البتہ حضرت مرشد کامل صلعم
کے صدقہ سے چشم وا ہوئی تو یہ سب کچھ علیحدہ علیحدہ کر کے ہر ایک چیز کو غور سے دیکھا

امانت اپنے آپ کو ہر روز دیکھتا ہے۔ کبھی کبھی تجربہ کے طور پر تلاش بھی کرتا ہے کہ امانت کہاں ہے تو واللہ باللہ امانت کہیں سے نہیں ملتا۔ تلاش کرتے وقت ہذا دلربا آواز اوپر سے آتی ہے کہ تم تو ہم میں اب تم تلاش کس کو کرتے ہو۔ امانت تو محض ایک آہور میدہ کیا گیا تھا کہ اُس کے پیچھے دوڑ کر پہچا تو یہ کون ہے مگر جب اس کو پہچانا تو معلوم ہوا کہ یہ صرف ایک سحر کا پتلا تھا جس کا فی الواقعہ وجود نہیں ہے۔ میں مذکورہ بالا عبارت تحریر کر چکا تھا اور تاہم اس پر فریاد عرض کرنے کو تھا کہ ایک شخص نے آکر اپنی باتوں سے مجھ کو عالم بالاسے نیچے اتار دیا اور اب چونکہ میں وہاں نہیں ہوں لہذا وہاں کی کوئی بات سپرد قلم کرنی سراسر کفر ہے۔ لہذا اب میں خاموش ہوں۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ اگر یہ دفعتاً منزل نہ ہوتا تو آپ ایک عجیب و غریب حالات کا شفاست مسموع فرماتے جو پہلے کبھی سُننے نہ ہوں گے۔ چلو پھر سہی۔ یا ر باقی صحبت باقی۔

یہاں اکثر بارش ہوتی رہتی ہے۔ جس سے فصل ربیع کی حالت بد سے بدتر ہو گئی ہے۔ اُمید ہے گھر میں حالت اچھی ہوگی تاہم مطلع فرماؤ میں اجد میرا سلام کہہ دوں۔ والسلام۔

عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور حیدرآباد۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۵/۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا شکم

سلام سنوں! جناب کے والا نامہ آئے کو بہت دن گذر گئے ہیں لیکن فی الواقعہ میں اپنی قلبی مصروفیت سے جلد جواب گزارش نہیں کر سکا۔ معاف فرمادیں۔ گو مجھ سے تحریریں زیادہ میں ضرورتاً ہل دو نما ہوا ہے لیکن واللہ باللہ میں آپ کی یاد سے ہرگز فارغ نہیں رہا ہوں جو غالباً آپ کے حالات اس کا پتہ دیتے رہے ہوں گے اور وہی میری شہادت ہے۔ میں اپنی حالت کیا عرض کروں۔ نہایت مختصر طور سے عرض ہے کہ عمر بھر سے تلاش ہے کہ معرفت الہی حاصل کروں۔ اس میں بہت جدوجہد کی مگر اصل بات سے کسی قدر دور تھا۔ لیکن حبیب جناب الہی کا نزول ہوا تو اب میں اپنے اوقات میں اپنے آپ کو تلاش کرنا ہوں لیکن اس کا نام و نشان نہیں ملتا۔ لیکن میرا معشوق جس کو میں عمر بھر سے تلاش کرنا تھا موجود ہوتا ہے۔ شب گذشتہ یہی حالت تھی۔ اب مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بات جس کا ذکر قرآن میں ہے یاد آتی ہے کہ حضرت نے ذات الہی سے ویدار الہی کا سوال کیا تو جواب ملا کہ لن تنزانی۔ یعنی حبیب تک تم اپنی ہستی معدوم نہیں کہتے تم ہم کو دیکھ نہیں سکتے۔ یہ ماجرا حضرت کا اب اس ناچیز معدوم پر بالکل عداوت آتا ہے۔ ایک بزرگ نے بالکل سچ فرمایا ہے کہ

شعرہ چو ممکن گرد امکان بر فشانہ

بجز واجب دگر چیز سے نمانہ

عزیز من! دریاب دریاب - ہنوز وقت است - خود را گم کن و خدا را
دریاب - واللہ بجز ہستی گم کردن خود معرفت الہی ہرگز دست نمی دہد و برائے
حصول این نعمت طریقہ ایست طریق خاص کہ بجز فقرا کسے را بریں اطلاع نہ
اسی پر حضرت بھیکہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

شعرہ بھیک فقیری عجب سے لوکاں با سا کھیل

جھگا بھوکے اپنا تب صاحب کا میل

یہی شعر مذکور تحریر کرتے کرتے پھر حالت شب وارد ہونے کو ہے اور اس کے
آثار اب بالکل نمایاں ہیں۔ لہذا ہم قلم بٹکست و ہم کاغذ نماذ و اسلام۔ پھر
کبھی زندہ ہونگا تو کچھ عرض کروں گا با فعل ایک مردہ سے توقع تحریر و مقالات
فصول ہے۔

رقم ایک گم شدہ

بیگم پور خٹیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور۔

مؤرخہ ۲۳/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنوں! ایک والا نامہ انگریز قبل ازیں اور دوسرا اب شرف صدر لایا۔
مشکور ہوں۔ میں اپنے کام ضروری کے لئے کہیں چلا گیا تھا اس وجہ سے نیاز نامہ
جواب میں عرض نہیں کر سکا۔ معاف فرمادیں۔ گو قبل ازیں موسم گرما بہت زور و
پر تھا مگر برسوں کی بارش نے جو بہت ہوئی ہے موسم کی شدت کو ہلکا کر دیا ہے
آئندہ دیدہ باید کہ چہ شود۔

جناب نے تحریر فرمایا ہے کہ اپنے اپنا کام ڈکرو مشغل شروع کر رکھا ہے
اللہ آپ کو یہ مبارک کرے۔ آپ حتی الوسع کوشش کرتے جاویں۔ موسم سرد
بھی اب دور نہیں ہے۔ برسات شروع ہونے پر گرما کی وہ شدت نہیں ہے گی
بعد ازاں سرا ہے۔ گھر میں بھی آپ تاکید کر دیوں کہ وہ اپنے کام میں اچھی
طرح سے مصروف رہیں۔ مناسب یہ ہے کہ آپ ان کے مفصل حالات تحریر
فرمادیں کہ کیا کیفیت ہے۔ کیونکہ ان کو مجھے دیکھے دت ہو گئی ہے جو فی الواقعہ
ایک امر نضر ہے۔ اور سب خیریت ہے اور میں خیریت سے ہوں والسلام
گھر میں اور نیز عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنید یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۵/۴۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنون! چند روز ہوئے ہیں تو کرامت نامہ آنحضرت صمد و رلایا کھتا۔
لیکن بوجہ کسب و شدت موسم اب تک جواب عرض نہ کر سکا۔ چونکہ موسم کی شدت
آپ پر بھی عامل ہوگی۔ لہذا آپ اپنی اور میری عمر کا موازنہ و مقابلہ فرماتے ہوئے
تساہلی مذکور مجھے ضرور معاف فرما دیں گے۔

گھر کی حالت خاص ہونے کی وجہ سے عرض ہے کہ وہ آج کل حبس نفس سے
ضرور پرہیز کریں لیکن ایسا نہیں کہ سبق فراموش ہی کر دیں بلکہ اس طرح پر عمل فرمادیں
کہ سبق بھی دہرایا جاتا رہے اور اس سے تکلیف بھی محسوس نہ ہو۔ کیونکہ بالکل ترک
کرنے میں نقصان ہے اور وہ یہ ہے کہ حسب پھر شروع کیا جاوے گا۔ تو گویا الف
بائشروع کرنے پڑیں گے۔ آئندہ وہ مالک ہیں۔

جن صادق اور الواعزم لوگوں کے لئے یہ قاعدے حضرت طریقت نے ترتیب
کئے تھے اب ان کا وجود تقریباً معدوم معلوم ہوتا ہے۔ کیا کریں۔ مردمان الواعزم
کا زمانہ میں سخت قحط ہے۔ ورنہ واللہ باللہ اسباق رسول خدا صلعم میں وہی اولین
تأثیرات موجود ہیں۔ اگر یہ قابلیت موجود ہو تو جنید و شبلی رحمۃ اللہ علیہم اب بھی
پیدا ہو سکتے ہیں۔ میں کیا عرض کروں۔ اس ضمن میں عرض کرتے ڈر لگتا ہے کہ شدت

کا نام سن کر یا ران طر لقیق کہیں حالت و اسباق موجودہ سے گریز نہ کر جاویں۔
والسلام۔

گھر میں اور عزیزوں کو دعا سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۰/۲۶

غزیرۃ القدر من جناب مولوی صاحب زادہ اللہ مرانکم
سلام سنون! والانا ما العزیز شرف صدور لایا جس میں نو دارد عزیزہ کی آمد کی
خبر درج تھی۔ اللہ صاحب عزیزہ کی عمر دراز فرمادیں اور علم بھران کو عزت و احترام
اور عصمت و پاک دامنی سے والدین کی خوشی کا موجب فرمادیں۔ آمین۔ آمین ثم آمین
یہاں چار پانچ بڑی بڑی بارشیں ہو چکی ہیں اور تا مہوزا پر محیط آسمان ہے جس سے
امید مزید بارش کی ہے۔ میں یہ دیکھ کر نہایت خوش ہوا ہوں کہ موسم کی شدت میں
بھی آپ اپنے اشغال میں ہمہ تن مصروف رہے ہیں مگر کی جانب سے مزید برآں خوش
ہوا ہوں۔ کہ باوجود تنگی وقت کے انہوں نے اپنے اللہ کو فراموش نہیں کیا۔ میں نے
ان کی اس حالت سے خوش ہو کر بارگاہ عالی میں ان کی کوشش اور جانفشانی مذکورہ
کی نسبت عرض کی تو حکم آیا کہ انا لا ینفیع اجر المحسنین نیز فرمایا گیا کہ ہم ان کو

دنیا اور آخرت میں اُن کے اعمال سے کہیں زیادہ اجر نیک دینے والے ہیں۔
 اور ہماری نظر سے کچھ پوشیدہ نہیں ہے اور نہ ہمارا خزانہ رحمت تنگ ہے آپ
 پیغام مذکور جو نہایت فرحت سے لبریز ہے گھر میں فرادیوں اور تیز میرا سلام
 کہہ دیوں اور میری طرف سے عبادت فرمادیں۔

مولوی صاحب! میں سچ عرض کرتا ہوں کہ دنیا بالکل بیچ ہے جہاں تک
 ہو سکے آپ دولتِ آخروی حاصل کرنے میں کوشش فرمادیں یہاں کی عمر چند
 روز ہے اور وہاں ابد الابد تک رہنا ہے۔ لہذا فلاں کا سامان مکمل ہونا چاہئے
 سابقہ نیاز نامہ انگریزی سے مشکوں میں تھوکنے کا حال پڑھ کر گونہ غیب اور ان گندم نما
 جو فروش لوگوں سے دل میں نفرت پیدا ہوئی سچ تو یہ ہے کہ نہ ان لوگوں کو حساب و
 کتابِ آخروی کا یقین ہے اور نہ قیامت پر ان کا ایمان ہے۔ اگر یہ یقین ہوتا
 تو یہ ایسا ہرگز نہ کریں۔ ان کا خدا تو حصولِ زر اور وجاہت دنیاوی ہے۔ جو
 کام رسولِ صلعم نے ہرگز پسند نہیں فرمائے۔ بلکہ ان کے مٹانے کو آپ مبعوث
 ہوئے تھے وہ کام اب ان کا شیوہ اور پیشہ ہے یہ فخر و وجاہت اور زر و
 دولت چند روز ہیں۔ پھر پیشی درگاہِ عالی ہے جہاں مکر و تزویر نہیں چل سکتا۔ اپنے
 ایسے اعمال بد کے خزانے بنا رہے ہیں۔ من عمل صالحا لنفسه، ومن اساء

فعلیها والسلام

عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چندریالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۳۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
 سلام سنون! والا نامہ شرف صدور لایا۔ مشکور یاد آوری ہوں۔ عزیز من میں کیا
 عرض کروں کہ فقر کیا شے ہے۔ دل چاہتا ہے کہ اس کا ایک کرشمہ عرض کروں اور
 وہ یہ ہے کہ موجودہ ہمیت انسان ایک عجیب طلسم خانہ ہے۔ صانع حقیقی نے جسم
 عنصری ایک ایسا ایوان بنایا ہے جس میں دو دروازے ایوان مذکور کے تعمیر کئے
 ہیں ایک تو جانب عالم غیب اور دوسرا بجانب عالم شہادت۔ لیکن اس میں حکمت
 یہ رکھی۔ کہ جب ایک دروازہ کھولنا ہو تو یہ لازم رکھا کہ دوسرا دروازہ پہلے بند
 کر دیا جاوے جب تک ایک بند نہ ہو دوسرا کھلنا محال ہے پھر جسم مذکور میں روح
 داخل فرمائی اسی کو حکم دیا کہ جب تم مادہ اعدادہ کی نیرنگیاں اور گلکاریاں دیکھتے اور
 ان سے لذات حاصل کرتے کا ارادہ کرو تو احساس خمسہ کے ذریعہ جو بیرونی دروازہ ہے
 دیکھو امدان میں سے مادہ کا نظارہ کرو پھر نظارہ مذکور کے اقتضاء سے تکمیل لذات
 جمانی کرو۔ لیکن یہ بھی حکم دیا کہ جب تم عالم غیب کو دیکھنا چاہو تو یہ بیرونی دروازہ
 پہلے بند کرو جب بیرونی دروازہ امدان کی نیرنگیاں روح کی یاد سے فراموش ہو
 جاویں تو یہ دروازہ اندرونی کھلتا ہے اور پھر عالم غیب کے امور اور دنیا نظر آنے لگتی
 ہے۔ لیکن جب تک بیرونی دروازہ بند نہ ہو اور اس کی یاد بھی فراموش نہ ہو جاوے

تو اندرونی دروازہ نہ کبھی کھلا ہے اور نہ کبھی کھلنے کی اُمید ہے جس وقت انسان
 پیدا ہوتا ہے تو روح کے لئے اندرونی دروازہ کھلا ہوتا ہے اور بیرونی بند ہوتا
 ہے اُس وقت اِس کے نفسانی اور شہوانی قوی بالکل کمزور ہوتے ہیں لیکن اندرونی
 دروازہ کے مشاہدات کے قوی زور آورا اور طاقت ور ہوتے ہیں لیکن رفتہ رفتہ
 والدین اور دیگر مریدان جسم کی ہر وقت کوشش سے روح کی توجہ مادہ اور اس کی
 لذات کی جانب لگائی جاتی ہے۔ بچہ کو مادہ کی لذات اور نیرنگیوں کی جانب یہ
 لوگ ہزار کوشش سے میدان دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ بچہ آہستہ آہستہ ان لوگوں کی کوششوں
 کا شکار ہو کر یہ حالت پیدا کر لیتا ہے کہ اندرونی دروازہ بوجہ گرفتاری لذات جسمانی
 کے بالکل بند کر لیتا ہے لیکن کوشش مذکور کا یہ نتیجہ بھی ہوتا ہے کہ پھر کسی حالت میں
 بیرونی دروازہ بند نہیں ہوتا۔ حتیٰ کہ حواس بیرونی مادہ کی نیرنگیاں اور اُس کی لغات
 سے ایسے خطا حاصل کرتے ہیں کہ نہایت متنازعہ حالت میں اپنا جمع کردہ خزانہ حس
 مشترک کے حوالہ کرتے رہتے ہیں اور وہاں سے دیگر اندرونی قوائی اپنے اپنے موافق
 کی اشیاء حس مشترک سے حاصل کرتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ یہ خیالات اُن میں راسخ
 ہو جاتے ہیں۔ اور کیا جاگتے اور کیا سوتے انسان اِن لذات و مشاہداتِ نفسانی
 سے فارغ نہیں رہ سکتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان ایک حیوانِ مطلق کی حیثیت
 میں آجاتا ہے اور حقیقی انسان کہلانے کا ہرگز مستحق نہیں رہتا۔ اِس کے مقالات
 اور افعال محض مطلق حیوان کے ہوتے ہیں اور روحانیت کے احساس جو اندرونی

دروازہ کے فتوحات ہوتے ہیں اُس سے بالکل مفقود ہو جاتے ہیں پھر وہ اُس
 مصرعہ کا مورد ہو جاتا ہے۔ مصرعہ ۵ اہل دنیا لعنت اللہ درقفا۔ بس
 پھر تو جاگتے سوتے ہر ذرت مادہ اور اُس کے تجلیات سے فراغت نہیں ہوتی۔ اور
 اُن کے اثرات اُس کی لوح پر اس قدر منقش اور نہ بہتہ ہوتے ہیں کہ کہیں لوح
 کا وجود بھی ان میں نظر نہیں آتا۔ دنیا میں ایسا شخص اہل دنیا کی نظر میں نہایت قابل
 ہوتا ہے۔ اہل دنیا اُس کو قابل اور با اقبال اور با ثروت و وجاہت کہتے ہیں۔
 جن کو کبھی رُوحانیت اور دروازہ دیگر کے وجود کا بھی احساس نہ ہو۔ لیکن اہل رُوحانیت
 یعنی وہ لوگ جن کو دروازہ اندرونی میں گزرنا حاصل ہے۔ اُن لوگوں کو ان الفاظ و
 خطاب سے نصیحت کرتے ہیں۔ جو بالکل بے سود ہوتی ہے کیونکہ ان کو بیرونی دروازہ
 کے بجز اتنا پہلی یاد نہیں ہوتا کہ اس کے سوائے کوئی اور دروازہ اس کے اندر میں
 موجود ہے

مردبان این جہاں ماومنی است عاقبت زین مردبان اُفتاد نیست
 ہر کہ بالاتر و و ایلہ تر است استخوان اُور تر خواہد شکست
 ابتداء اس کی موت کے وقت جب حکم الہی بیرونی دروازہ بند کیا جاتا ہے اور
 بیرونی دروازہ کے لوازمات یعنی قوی سے انسان محروم کر دیا جاتا ہے تو اندرونی
 دروازہ حسب اقتضا حالت و حکم الہی کھل جاتا ہے پھر یہ حیران و ششدر رہ جاتا
 ہے اور اس کو بیرونی دروازہ اور اس کی لذت و احساسات سے قطعاً محروم

کر دیا جاتا ہے چونکہ یہ سب دنیا انسان عالم مذکور سے نامحرم اور اس کے سامان سے بالکل معرا ہوتا ہے لہذا اس کو وہاں بجز حسرت و یاس و اضطرابی و پریشانی و دانت پینے کے اور کچھ وہاں نصیب نہیں ہوتا۔ بس پھر ابد الابد تک اسی حالت میں غلطان بچپاں رہتا ہے۔ اور اس کے ساتھ وہ سلوک ہمیشہ کے لئے ہوتا ہے جس کا کہ وہ مستحق ہے۔

خیر یہ بات جو اوپر گزارش ہوئی محض اس وجہ سے گزارش کی گئی ہے کہ آپ کو معلوم ہو جاوے کہ فقرا کیا کیا کرتے ہیں۔ اور یہ کیا کرتے ہیں؛ جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے فقرا کی کوشش محض دروازہ اندرونی کے کھولنے اور اس کے اندر داخل ہو کر سعی بلیغ اپنے معشوق حقیقی کی بارگاہ میں حاضر ہونے بلکہ اس میں ادغام ہونے کی ہوتی ہے۔ لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ دروازہ اندرونی کھلتا کس طرح ہے۔ اس کا جواب صرف ایک اور یہ ہے۔ کہ عبادت سے۔ پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ عبادت کیسی اور کس نہج کی۔ اس کا جواب تو فی الواقع میرے معروضات مذکورہ بالا میں آچکا ہے۔ البتہ اس پر چند اشارات کی ضرورت ہے۔ جو میں نہایت اختصار سے عرض کرنا ہوں۔ اور وہ یہ کہ آپ اپنی روح کی اصل غذا روح کو دیویں۔ وہ کیا ہے۔ وہ محض ذات الہی کے خیال پاک میں محویت ہے یا باعناظ دیگر شمس آئینہ جال نیست الاروئی یار روئی آل یاسے کہ باشد زان دیار

اس کو آئینہ الہی سمجھنا پہلی بات ہے اور اس میں محویت دوسری بات ہے لیکن دونوں کی تکمیل میں اگر نقص باقی رہ جاوے تو اندرونی دروازہ کے واہونے کی کوئی امید نہیں ہے۔ اس ضمن میں فقرانے بہت بہت کمال کئے ہیں۔ اور کرتے ہیں جیسا کہ ایک انسان نما حیوان مطلق نے اپنے بیرونی دروازہ سے ایسے اثرات حاصل کئے ہیں کہ بیداری چھوڑ خواب میں بھی اُس کو کبھی اندرونی دروازہ کی کیفیت مشاہدہ نہیں ہوئی۔ بلکہ خواب میں بھی اندرونی حواس اپنا ذخیرہ جمع کر وہ از حد مشترک ہی پیش کرتے رہتے ہیں جس سے اس کی قابلیت مشاہدہ خواب بھی مفقود ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سے فقرانے اندرونی دروازہ ایسا کھولا ہے کہ باوجود بیداری کی حالت میں بھی وہ ایسے ایسے مشاہدات اور باتیں ہر وقت دیکھتا رہتا ہے جو دوسروں کو کبھی خواب میں بھی نظر نہیں آیا کرتیں۔ بس بات یہ ہے کہ محویت ایسی ہو کہ جس سے اندرونی دروازہ کھلنے کی قابلیت حاصل ہو جاوے میں زیادہ کیا عرض کروں۔ ہاتھ تھک گیا ہے کیونکہ گوجوان ہوں لیکن بیرونی دروازہ کے لوگ مجھے بوڑھا کہتے ہیں۔ اور واقعی اس لحاظ سے بوڑھا بھی ہوں۔ مگر واللہ اندرونی دروازہ کے لوگ تو مجھے ایک نوجوان اور شاہ زور خیال کرتے ہیں۔ بیرونی دروازہ پر میں اپنے آپ کو واقعی کمزور اور بوڑھا پاتا ہوں۔ لیکن اندرونی دروازہ پر اپنے زور میں کون مقابلہ کر سکتا ہے واللہ وہاں سب بات ہیں اور پریشدہ سے مزید وقعت نہیں رکھتے۔ میں کہاں تک گزارش

کروں۔ اگر درخاندہ کے موجودہ است ادبائیں قدریں است۔
 بسم اللہ آپ تشریف لے آویں لیکن پہلے مطلع کریں تاکہ میں کہیں ان دنوں
 میں جلنے کا ارادہ نہ کروں والسلام
 نیز عرض ہے کہ نیاز نامہ ہذا گھر میں ضرور سمجھا اور سنا دیوے۔ مفید ہو گا۔
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا سلام۔

بیگم پور جینڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹/۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
 سلام سنون! اس وقت رات کی سیر و سیاحت سے فارغ ہو کر میں نے نماز فجر
 اور معمولی وظائف سے سبک دوشی حاصل کر لی ہے۔ لیکن دل روتہ الہی اور اسرار
 نبوی سے مملو ہے۔ واللہ اپنی حالت تو اس شعر کے مطابق ہے۔

شعر ہے
 اگرچہ عرض ہنر پیش یاربے ادبی است

زباں خموش و لیکن دہان پُر از عربی است

میرے عزیز! میں آپ کو تحریر کروں اور بیان کروں تو کیا کیونکہ یہ باتیں اور
 حالات و کیفیات بیان و تحریر سے بالاتر ہیں۔ چونکہ اپنی موجودہ حالت متقاضی

ہے کہ یہ آپ کو اپنی طرف کشید کرے لہذا ہیں آپ کی توجہ حافظہ رحمتہ اللہ علیہ کے ایک شعر کی جانب دلاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ

شعر چوستعد نظر نیستی وصال مجو

کہ جامِ جمِ نذہد سود وقت بے بصری

غزیزین! حافظ صاحب تصویرِ شیخ کی پختگی کے لئے اس میں تاکید فرماتے ہیں۔

اور اس کے لئے قاعدہ پختگی دوسرے شعر میں یوں فرماتے ہیں کہ

شعر بکوشِ خواجہ وادِ عشق بے نصیب نہ باش

کہ بندہ رازِ خرد کس بے نصیب بے مہزی

لہذا آپ پختگی تصویر میں اب کوشش فرماویں۔ میرا دل چاہتا تھا کہ میں اس کے

فوائد و رموز تیار نامہ ہذا میں آپ سے عرض کرنا۔ لیکن واللہ رات کی بیداری اور

جہدِ بلیغ سے جسم تکان سے چور ہے۔ باقی جسم کے اعضا کی طرح ہاتھ بھی سکتے سے

معر ہے! اور ناتواں معلوم ہوتا ہے۔ البتہ میں اتنا تحریر کرنا ضروری خیال کرتا ہوں

کہ دوسرے شعر میں اصل قاعدہ پختگی تصور کا بیان فرمایا گیا ہے کہ جب تک عشق

کی لپیٹ دل کو نہ ہو تصویرِ شیخ پختہ نہیں ہوا کرتا۔ اگر عشق حاصل ہو تو مکمل تصویرِ شیخ

کی پختگی ہو کر مرشد سے خانہ اور یہ تصور سے اور قلب سا لک جام سے بن جایا کرتے

ہیں۔ آپ کیا دیکھتے اور پڑھتے نہیں کہ فقرائے اپنے تصانیف اور باتوں میں مینجانہ

اور جام اور فے کی کس قدر تعریف کی ہے اور کس جانا بازی اور ولد ہی سے اس پر

قدا ہوئے ہیں۔ گویا کہ اپنی زندگی کی قلت غائی اس کو قرار دے کر بازی جیت گئے ہیں
 کیونکہ یہ تصور بچتہ ہونے پر عالم مثال طے ہوتا جاتا ہے اور فی الواقعہ عالم مثال عالم
 ملکوت کا دروازہ ہے۔ عالم مثال طے ہونے پر حیب عالم ملکوت شروع ہو گیا۔
 تو سالک انبیا اولیا اور ملکوت و دیگر ارواح سے ملاقات کرتا ہے اور بلکہ ان
 سے محبت و یگانگت پیدا کر لیتا ہے۔ جب عالم ملکوت میں مہارت نامہ حاصل
 ہو گئی تو اس سے اگلے عالم یعنی عالم ارواح میں جانے کی تیاری کرتا ہے۔ اس
 کے بعد عالم لاہوت اور ہاہوت میں جاد داخل ہوتا ہے پس پھر کیا پیرا نچھا اور
 رانچھا پیرا بن جاتا ہے۔ پھر ان میں کوئی فرق یا تفاوت باقی نہیں رہتا اور سالک
 کو انقلاب مذکور کا عین الیقین ہو کر حق الیقین حاصل ہو جاتا ہے اور اسی حالت
 کی نسبت اللہ صاحب فرقان حمید میں فرماتے ہیں کہ فاعبد ربک حتی یا
 ذلک الیقین۔ یعنی حق الیقین کے بعد عبادت مت کرو۔ گو حکم مذکور اللہ صاحب
 نے فرما دیا۔ جس میں ایک راز ہے اور وہ یہ ہے کہ اہل بات یہ ہے کہ جب
 فقیر کی یہ حالت ہو جاتی ہے تو نہ اس سے عبادت ہو سکتی ہے اور نہ وہ کر سکتا ہے
 کیونکہ عابد حیب معدوم ہو تو معبود کون ہے عابد کے وجود سے معبود کا وجود ہے۔
 ورنہ ہر دو ایک ہیں اور اس حالت میں نہ عابد عابد ہوتا ہے اور نہ معبود معبود عابد
 سے اس حالت میں یہ تکلف بھی عبادت نہیں ہو سکتی تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے
 کہ جب سالک عابد کی یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے اور عابد و معبود ہر دو فنا ہوتے ہیں

اور اس حالت میں ہدایت بھی معدوم ہوتی ہے تو پروردگار نے آیت شریف
 مذکور میں یہ ہدایت کس کو دی۔ کیونکہ سننے والا تو کوئی نہیں رہا۔ عزیز من دیکھا یہ
 کیسا راز ہے۔ فی الواقعہ پروردگار نے ان لوگوں کو اس میں ہدایت فرمائی جو یہ
 حالت نہیں رکھتے۔ ان کے نام حکم ہے کہ حق الیقین کے بعد عبادت سا کہ جسے
 اور تم بے حال لوگ اہل حال کو ہرگز ذوق مت کرو۔ کہ یہ عبادت کیوں نہیں کرتے
 اگر ایسا کرو گے تو تم خلافتِ حکم کرنے سے گنہگار ہو گے لیکن نابینا لوگوں کے اندھا
 نے اہل حقیقت اور حکم کی ماہیت سمجھنے سے دور رکھا اور سیدہ لوگوں کو ان اندھوں
 نے بے شمار ایذائیں دیں حتیٰ کہ ان کی جان اور زندگی بھی ان کے ہاتھ سے تلف ہوئی
 مگر مرے ہوئے کو موت سے کب ڈر لگتا ہے۔ ان لوگوں نے بھی ان کے تشدد کی
 سرور پرواہ نہیں کی۔ اور ان کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتر گئے اور روزانہ بکھیرا
 ختم ہوئے۔ میں زیادہ کیا عرض کروں۔ وقت تنگ اور ڈاک روانہ ہونے کو ہے
 ورنہ رموز الہی سے دل لبریز ہے۔ اگر سبب مذکور نہ روکتا تو میں اور بہت کچھ کرتا
 لیکن اب اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

میرا یہ نیاز نامہ گھر میں بھی ذہن نشین کر دیوں۔ والسلام
 عزیزوں اور مولوی صاحب کو دعا و سلام۔

بیگم پور جندیلہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲۹
۲۶

غزیر القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون اکل والا نامہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ یاد آوری ہے جناب
نے تصور کے ساتھ عشق بازی اور اس کی پختگی کے قواعد دریافت فرمائے ہیں۔
سامان عشق تو قدرت نے آپ میں ودیعت کر رکھے ہیں۔ البتہ طاقت کو بڑھانا
آپ کی جدوجہد کے اوپر منحصر ہے آپ عشق کو بڑھاویں اور کثرت سے محبت کی نگاہ
سے آئینہ کو دیکھنا شروع کریں کیا آپ نے بنا نہیں کہ اہل حرفت تکمیل حرفت کے
لئے کیا قاعدہ بتلاتے ہیں۔

شعرے گر تو می خواہی کہ باشی خوشش نویس

می نویس و می نویس و می نویس

البتہ ان ورزشوں میں ایک خاص امر قابل لحاظ ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنی طاقت
بدنی کو محفوظ رکھنا ضروری ہوتا ہے، ہرگز نفس کو عیش کرنے سے محروم رکھنا چاہیے
اور اگر سخت ضرورت محسوس ہو تو بقدر مایحتاج کے بصد مشکل اجازت ہے۔ لیکن
نفس کو ان امور کے خیالات سے بھی محفوظ رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ تجربہ ہے کہ
بعض اوقات ان خیالات کا قلیل وقت غلبہ یا ظہور عیش کی حد تک پہنچ جایا کرتا
ہے تو ایسے امور سے عشق نہایت مدغم پڑ جاتا ہے۔ میں اس کی نسبت عرض تو بہت

کچھ کر سکتا ہوں لیکن یہ طوالت سے خالی نہیں ہے البتہ ایک ضروری اور نہایت ضروری قاعدہ عرض کرتا ہوں اگر آپ اُس پر عمل فرماویں گے تو راستہ خالی ازخس و خاشاک ہونا آسان ہے وہ یہ کہ آپ نفس کی حرکات اور ارادوں کا محاسبہ کرتے رہیں۔ اور روزانہ حساب سے فرو گذاشت نہ کریں اور کام میں ارادہ کی سختی سے مشغول ہوں۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہے لیکن ہرگز ہرگز نفس کو عیش نہ کرنے دیوں۔ اور اس کو ہر طرح کے عیش و تفریح سے محفوظ رکھیں۔ بس اس راستہ میں نفس ہی سدراہ عظیم واقع ہو رہے۔ گو جو برانوالہ آنا میرے لئے نہایت تکلیف کا موجب ہے اور نیز میری حالت اور دل اس سے بہت پہلو تہی کرتا ہے۔ مگر میں مناسب یہی خیال کرتا ہوں کہ بجائے آپ کے گھر سے تکلیف کرنے کے میں گو جبرانوالہ حاضر ہو جاؤں لہذا ارادہ کرتا ہوں کہ اگر وہاں کا تقاضا اسی نہج پر رہا اور کوئی امر مانع نہ ہوا تو میں انشاء اللہ تعالیٰ اکتوبر یا نومبر کے ایام میں ضرور حاضر ہو جاؤں گا۔ صبح یہاں سے چل کر میں نونہ کے کلکتہ میل پر جا لندھر سے سوار ہو کر لاہور بارہ بجے کے قریب پہنچوں گا اگر آپ لاہور گاڑی مذکور سے پہلے تشریف لے آویں تو مجھے ہوٹل میں کھانا کھانے کے لئے سہولت ہو جاوے گی اور بصورت تکلیف آپ تشریف نہ لائیں میں حاضر ہو جاؤں گا والسلام

گھر میں اور عزیز و نکوں میرا سلام نیز عرض ہے کہ میں شہر میں رہوں گا۔

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۸/۱۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تیمم

سلام سنون! والانا مرہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ یاد آوری ہے۔ افسوس ہے کہ آپ یہاں سے واپس جا کر بنجار سے بیمار ہو گئے۔ خداوند کریم آپ کو آفات

دہر سے مصئون و محفوظ رکھے۔ آمین۔ افسوس ہے کہ گھر میں باوجود زیر علاج

ہونے کے شغل بند نہیں کرتے۔ میری طرف سے تاکید کر دیوں کہ تاہنوز وہ عیس بند

کر دیوں لیکن مراقبہ اور مراقبہ میں نگاہ اور دیکھنا ہرگز بند نہ کریں۔ صرف مراقبہ سے

دیکھنے میں ملاحظہ کر کے بتلا دیں کہ آیا ظہور تجلیات اور روشنی میں پہلے کی نسبت

کچھ فرق یا کمی ہے اگر ہے تو کس قدر۔ البتہ وقت مراقبہ میں کچھ زیادتی کر دیوں

مگر عیس تاہنوز بند کر دیوں البتہ اگر ہو سکے تو مراقبہ میں تصویر شیخ کو مضبوطی سے پکرا

لیوں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کروں گا کہ ان کو جو کچھ جس سے ملتا ہے۔

تاہنوز اسی طرح سے مل جایا کرے۔ مگر معاف فرمادیں کہ آپ فرائض زن نشو

سے ابھی پرہیز رکھیں۔ اس سے دماغ کمزور ہو جایا کرتا ہے اور پھر ایسا کرنے میں

شکایت دماغ باقی رہے گی۔ ورنہ انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہو جاوے گا۔ میں

سچ کہتا ہوں کہ اگر ان کو حالت زچگی نہ ہوتی تو ہرگز یہ شکایت دماغ پیدا نہ ہوتی۔

زچگی سے کمزوری دماغ پیدا ہوتی اور اس پر جس کو نا پڑا جس سے یہ شکایت پیدا

ہوئی میں نے جیسا اوپر تحریر کیا ہے اس پر عمل کرنے کے بعد آپ مجھے عاوت
تحریر کریں کہ آیا بلا حبس تجلیات بحال رہتی ہیں یا نہیں کیونکہ میں اس طرح سے
ظہور میں آنے کی کوشش کرنے والا ہوں اور نیز حالات استعمال دوائی اور اس
کے فائدہ سے مفصل بو اپسی ڈاک مطلع فرمادیں۔ واللہ مجھے ان کا فکر ہے۔ اللہ آرام
دیوے۔ آپ نے جو اپنے حالات تحریر فرمائے ہیں میں ان کو پڑھ کر بہت خوش
ہوا اور دعا ہے کہ اللہم زد فزد۔ جناب والا! آئینہ روئے یار جیسا اور
کوئی آئینہ اللہ نے پیدا نہیں کیا۔ لیکن یار اپنا روئے آئینہ رکھتا ہو اور علم بالا
میں آمد و رفت کا ماہر ہو۔ اسی غرض سے حضرت مولانا دوم رحمۃ اللہ فرماتے
ہیں۔

شعر آئینہ جاں نیست الا روئے یار

روئے آن یار یکہ باشد زان دیار

آپ آئینہ مذکور پر استقامت اور مداومت کریں پھر یہ انشاء اللہ ثقلیٰ
آپ کے لئے رفوف بن جاوے گا۔ اور آپ اس رفوف میں ہر دو عالم
کی سیر کر سکیں گے میں اس کی تعریف کیا کروں۔ یہ ہو نہیں سکتی۔ کیونکہ
یہ حد بیان سے افزوں تر ہے۔ وہی بات اور وہی اصول ہے جو شعر
ہذا میں بیان ہوئی ہے۔ شعر
پرسید یکے کہ عاشقی چسبیت گفنا کہ چو من شوی بدانی

میں امیدوار ارادہ کرتا ہوں کہ یہاں سے صرف نومبر کے قریب میں فارغ ہو جاؤں گا اور پھر میں حاضر ہو سکوں گا۔ قریب جا کر میں اپنے حاضر ہونے سے آپ کو اطلاع دوں گا۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیزاں کو دعا و سلام۔

سیکیم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۹/۱۱/۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنوں! جناب کے والانا نے پہنچے لیکن میں بوجہ کم فراغت جواب
عرض نہیں کر سکا معاف فرماویں۔ کیونکہ اول تو مجھے بالندھر جانا پڑا کیونکہ وہاں میں
صدر الدین خاں کی والدہ کا انتقال ہو گیا تھا اور فاتحہ خوانی کے لئے مجھے ہاں ضروری
جانا تھا۔ پھر اسی اثنا میں عزیز جان محمد کا چھوٹا بچہ منو نیا سے بیمار ہو گیا جس کو
اب کلی آرام ہے۔ علاوہ ازیں عزیز طفیل کی بیوی بخار سے بیمار ہو گئی جو اب تک
بیمار ہے گو کہتے ہیں کہ مقام فکر نہیں ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہونے والا ہے۔
لیکن تاہنوز آرام نہیں ہوا ہے۔ علاج ہو رہا ہے۔ ان ترددات سے میں آن عزیز

کو نیاز نامہ تحریر نہیں کر سکا۔ معاف فرمادیں۔

واللہ مجھ کو آپ کے گھر کی شکایتِ علالت سے ہر دم فکر و امن گیر رہتا ہے۔ آپ اس کا علاج کسی طبیب سے دریافت فرما کر کما حقہ کریں اور اس میں ہرگز غفلت نہ فرمادیں۔ آپ کے آخری والا نامہ نے مجھے زیادہ فکر میں ڈال دیا۔ یہ تحریر کے کہ باوجود عدم شغل کرنے کے شکایتِ دماغ پھر پیدا ہو گئی ہے قبل ازیں اور نیز اب بھی مجھے اس امر کے تحریر کرنے سے ترم آتی ہے کہ اس راستہ کے لوگ عیشِ نفس سے ہمیشہ پرہیز کرتے رہا کرتے ہیں۔ فقرا ہمیشہ نفس کے ماتھے سے نالاں رہے ہیں اُس کی وجہ خصوصاً ایسی شکایات کا پیدا ہونا اور اُن سے اپنے مجاہدات سے باز رہتا ہے۔ افسوس ہے کہ پہلی حالت کمزوری اور اُس پر مزید ظلمِ نفس اور پھر راہِ خدا کے مجاہدہ کا غم۔ یہ متعنا و امور ہیں۔ خیر جو ہوا سو ہوا آپ اب علاجِ ظاہری دماغ میں ہرگز تساہل نہ فرمادیں۔ ایسا نہ ہو کہ اُن کو علالتِ راہِ خدا سے باز رکھے۔ آئندہ آپ دانا ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ ۲۰ نومبر کے بعد مجھے فراغت ہو جاوے گی۔ پھر آسنے کا غم کروں گا۔ اور جناب کو اطلاع دوں گا کہ میں کس تاریخ کو آؤں گا اور کہاں آؤں گا یعنی لاہور یا گوجرانوالہ۔

آپ گھر میں میرا بہت بہت سلام دیویں اور میری طرف سے عیادت کریں۔ لیکن بواپسی ڈاک اُن کی طبیعت کے حالات سے مطلع فرمادیں۔ سخت

تاکید ہے والسلام عزیزوں کو دعاوسلام

بگیم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۹/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تکتکم

سلام سنون! والانا مہ العزیز شرف صدور لایا مشکور ہوں۔

میں نے عزیزہ کا مشاہدہ بوقت پڑھنے درود شریف کے مطالعہ کیا اس سے میں خوش بھی ہوا اور بعد میں مجھے کچھ افسوس بھی ہوا خوش تو اس وجہ سے کہ عزیزہ کو واقعی اور درست طور پر زیارت حضرت رسول کریم صلعم کی حاصل ہوئی اللہ اس کو مزید نصیب کرے آمین۔ آمین۔ آمین۔ مگر افسوس مجھے اس وجہ سے ہوا کہ شغل جس کی برکت سے یہ دولت عزیزہ کو حاصل ہوئی وہ بوجہ کمزوری اور علالت دماغ سے ترک کرنا پڑا۔ مگر ہرگز ہرگز بدول نہیں ہونا چاہئے! انشاء اللہ تعالیٰ عزیزہ منزل مقصود تک پہنچ کر رہے گی۔ مقام فکر ہرگز نہیں ہے۔ عزیزہ کو آپ میری طرف سے بہ تاکید کہہ دیوں۔ کہ وہ قلب اور تصویر کے دیکھنے میں مزید وقت صرف کیا کریں۔ پھر میں حاضر ہو کر جو کچھ مناسب ہو گا گزارش کروں گا۔

افسوس ہے کہ آپ بھی اپنی کمزوری دماغ تحریر فرماتے ہیں اور اس وجہ سے ناغہ شغل کرنے میں تحریر فرماتے ہیں۔ آپ ہر دوپہر میرے کام لہیویں۔ کیا آپ نے سنا نہیں کہ فرماتے ہیں۔

شعرہ یا ممکن باقیلیان دوستی

یا بنا کن خانہ درخورد و پسیل

نفس کے موندہ میں لگام خاردار دے کر یہ منزل طے ہوا کرتی ہیں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ اب کام زمیندارہ سے تقریباً فارغ ہو رہا ہوں اور چند روز تک اپنے حاضر ہونے کی نسبت تحریر کروں گا۔ لیکن میں لاہور تک آسکوں گا۔ آپ میرے آنے سے پہلے وہاں پہنچ جاویں۔ والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چندیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۲/۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تبکم

سلام سنوں! والا نامہ شرف صدور لایا۔ مشکور ہوں۔ جناب کے والا نامہ

سے جناب کے حالات اور خیالات۔ از صحبت شعیباں پڑھ کر میں توجیران ہو گیا

ہوں۔ کہاں دولت فقرا اور کہاں ضلالت روافض۔ میرے دل میں تو بہت کچھ
آتا ہے کہ آپ کو تحریروں کی لیکن طوالت تحریر اور اپنے ہاتھ کی کمزوری تحریریں کو
کے مانع ہے۔ اُمید ہے کہ اگر ہو سکا تو میں کچھ بالمشافہ گزارش کروں گا۔ البتہ
اس وقت تو میں اس قدر عرض پر اکتفا کرتا ہوں کہ آپ جانتے ہیں۔ رافض
اصحاب ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اور حضرت غوث پاک قدس اللہ سرہ العزیز کو
بُرا جانا اور بُرا کہنا ہے لیکن آپ فرمادیں کہ ایسے ناپاک خیالات کے انسان
کو کیا ملے گا۔ خسارت و ضلالت فی الدنیا والآخرۃ ایک ذرہ ایسے ناپاک
خیالات آنے سے تمام کیا کرایا ایک دم میں کافر ہو جاوے گا۔ اور دائمی تاریکی
اور ضلالت کے گڑھے میں گر جاؤ گے پھر بعد موت آگ سے آگ ہو کر نکلو گے۔
کم و بیش جس قدر بھی فیوضات آپ کو حاصل ہیں یہ حضرت غوث پاک کے قدموں
کا صدقہ ہے جب ایک ذرہ خیال بد آیا تو یہ تمام کیفیت آپ کا کافر ہو جاوے گی
واللہ باللہ پیرم سے آپ کا کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہو گا اور ہم آپ کی طرف
آنکھ اٹھا کر دیکھنے کے روادار بھی نہیں ہوں گے۔ ایسے ناپاک خیالات سے تو یہ صادق
کو ورنہ مغرب حال بد سے بدتر ہو جاوے گا۔

میں ارادہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں تقابیح ۲۷ ماہ حال یعنی بروز
شنبہ آئندہ بھوک پور سے انجے دن کی گاڑی سے سوار ہو کر ایک نیچے دن کی
گاڑی سے جالندھر سے لاہور آپ کی خدمت میں آنے کو سفر کروں گا۔ نہیں

معلوم کہ یہ گاڑی لاہور ۵ بجے شام کے پہنچتی ہے یا چھ بجے شام کے لیکن ٹائم ٹیبل
ریلوے سے معلوم کر کے میرا اسٹیشن پر ضرور انتظار فرماویں۔ بصورت نہ انتظار
کرنے کے مجھے وہاں سخت تکلیف ہوگی جس کا اندازہ آپ کر سکتے ہیں۔ لیکن
نیاز نامہ ہذا کے پہنچنے آپ جو ایسے مشکور فرماویں جس سے مجھے خط ہذا کے پہنچنے
اور نیز آپ کے ارادہ لاہور آنے کی نسبت معلوم ہو کر اطمینان ہو سکے سخت
تاکید ہے۔

میرا قیام صرف اتوار کے لئے ہو گا یا جیسا آپ پسند فرماویں گے اگر آپ
اجازت دیویں گے تو میں سوموار یعنی ۲۹ ماہ حال کو وہاں سے واپسی کا عزم کر
لوں گا۔ ورنہ جیسا ارشاد ہو گا کروں گا یہ ضروری ہے کہ جواب نیاز نامہ ہذا
جو ایسی ڈاک ارسال فرمائیں جس سے مجھے اطمینان ہو جاوے کہ نیاز نامہ ہذا
آپ کو بروقت مل گیا ہے اور آپ ۲۷ ماہ حال کو حسبِ صراحت مذکور
لاہور انتظار فرماویں گے اور سب خیریت ہے والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

نیز عرض ہے کہ لاہور جو مکان آپ میرے قیام کے لئے پسند فرماویں وہ
ہو ادارہ اور زیادہ سرد نہ ہو۔ کیونکہ سردی سے میرے تنفس میں احتمال مضرت ہے

آپ دانا ہیں والسلام

بیگم پور چندیا لہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تبکم

سلام سنون! کل والا نامہ العزیز شرف صدور لایا شکر یہ یاد آوری ہے
میں آپ کے نصحت ہو کر جالندھر پہنچا تو وہاں پیرالوار الحق صاحب پیشتر تحصیلدار
جو آج کل لودھیانہ میں افسر حثیت ٹیکس ہیں۔ فرستادہ منشی احمد خاں صاحب
تحصیلدار لودھیانہ میرے لودھیانہ لے جانے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ چنانچہ
انہوں نے رنگ رنگ سے مہذبانہ تقاضا میرے لودھیانہ لے جانے کے لئے
کیا مگر چونکہ وہاں جانے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ میں دوسرے روز معہ
مولوی صاحب یہاں گھر کو چلا آیا۔ اب بھی لودھیانہ سے متواتر میری طلبی کے
خطوط آرہے ہیں لیکن سر دیوں میں کون جائے۔ دیکھوں گا اگر کسی روز دل
نے مانا تو چلا جاؤں گا مگر امید کم ہے۔

تین روز ہوئے ہیں کہ رات کو ایک طویل سفر روحانی میں جانا پڑا اور
ارنبجے رات سے یہ سفر شروع ہو کر ہم بجے صبح کے یہ سفر ختم ہوا۔ لیکن وہی
پہا کر دیکھا تو تمام جسم لحاف سے ننگا پڑا تھا اور میرے جسم پر بجز پا جامہ و کرتہ
واسکٹ کے کچھ نہ تھا۔ معاً دانعلہ جسم کے ساتھ درو شکم نہایت شدت سے شروع
ہوئی چونکہ رات کے اس وقت ہم بجے تھے لہذا اس وقت کوئی دوا میسر

نہیں ہو سکتی تھی۔ میں حیران تھا کہ اب کیا کروں ناچار میں نے حضرت کی بارگاہ عالی میں تار دی اُس پر خود بدولت تشریف لائے اور ایک طبیب بھی ہمراہ تھے۔ کچھ علاج توجہ سے فرمایا جس پر درد کی شدت سے تو آرام ہو گیا لیکن ویسے شکایت شکم باقی تھی۔ حضرت طبیب صاحب نے دیگر علاج سینک دینے کا فرمایا۔ چنانچہ اینٹ گرم کر کے شکم کو خوب سینک دیا گیا تو صورت آرام پیدا ہوئی۔ اس کے بعد دو روز تک معدہ سرور رہا۔ مگر شکر ہے کہ رات سے کلی آرام معلوم ہوتا ہے۔ اب اپنی صحت اور زندگی ایک جناب کی مانند معلوم ہوتی ہے اور نہایت کمزور حالت میں ہے۔ اسی وجہ سے میں اس کو حتی الوسع نہایت سنبھال سنبھال کر رکھتا ہوں۔ کہ کہیں یہ میرے رنج و تکلیف کی موجب نہ ہو سکے۔ اور اسی وجہ سے میں کہیں آنے جانے سے بھی رکتا ہوں۔ موت سے تو ہرگز ڈر نہیں لگتا لیکن تکلیف و رنج جسمانی سے ڈر ضرور لگتا ہے۔ کیونکہ یہ روحانی حالت کو بھی درہم برہم کر دیتے ہیں۔ خیر اللہ کا شکر ہے کہ اب میں بالکل آرام و صحت سے آپ کو نیاز نامہ ہذا عرض کر رہا ہوں۔ آپ نے اپنی حالت میں کچھ کمی واقعہ ہونے کی نسبت تحریر فرمایا ہے یہ امر لادمی تھا اس کا مضائقہ نہیں ہے۔ آپ اب مزید کوشش کریں! اللہ صحت و فضل فرمادیں گے۔ مولوی صاحب یہ زندگی ہر ایک انسان کی چند روزہ ہے جو نفسانی جدوجہد اور عیش و آرام سے ہر ایک انسان اس کو لیریز کرنا چاہتا ہے

بعض لوگ تو اس کو شہود اور طریق ماویات سے لبریز کر لیتے ہیں لیکن جن میں یہ
 استطاعت نہیں ہوتی وہ اس کو اپنے تخیلات نفسانی سے پراگندہ اور ناپاک کر
 لیتے ہیں۔ نتیجہ کے لحاظ یہ ہر دو مساوی ناپاک اور سیاہ دل ہوتے ہیں۔ ان ہر دو
 حالتوں سے فقرا سخت پرہیز کیا کرتے ہیں تب فقرا کی منازل روحانیت طے
 ہوا کرتی ہے۔ اہل حال لوگ ان حالتوں سے واقف تر ہوتے ہیں۔ اور
 اس کی حفاظت جدوجہد سے کیا کرتے ہیں۔ میں تو ایک ناپسندیدہ شخص ہوں اور
 اپنی کچھ بساط نہیں ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ من آن مورم کہ ہر شام و سحر گاہ
 زبام عرش می آید صفرم۔ امید ہے کہ آپ کی اہلیہ کی حالت بھی قابل اطمینان
 ہوگی۔ آپ میرا ان کو سلام و دعا کہہ دیں والسلام
 عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند بابہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۱۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراکم

سلام سنون! واللہ انما آتھم زبانا لیکن میں اپنی علالت سے جواب

عرض نہیں کر سکا۔ معاف فرماویں۔

مولوی صاحب! اب تو پیری و صد عیب کا مقولہ اپنے پر صادق
آ رہا ہے۔ کیا معنی کہ ہفتہ عشرہ گذرنا ہے کہ حضور نے ہم تین اشخاص کو ایک
طویل سفر پر جانے کا حکم دیا تھا۔ میں جسم عنصری کی بلا میں گرفتار لیکن باقی ہر دو
حضرات جسم عنصری سے پاک۔ خیر ہم اسبچے رات کے روانہ ہو گئے۔ چونکہ سفر
لمبا اور کام نہایت کثیر تھا لہذا ہماری واپسی ہم سبچے صبح سے پہلے نہ ہو سکی۔
جب میں واپس آیا اور داخلہ جسم عنصری ہوا تو معلوم ہوا کہ میرے جسم پر سے
لحاف بالکل علیحدہ پڑا ہے۔ اور جسم پر بجز پا جامہ کرتہ اور واسکٹ کے نہیں
ہے۔ اس لئے جسم تنخ تھا۔ بس داخلہ ہونے ہی شدت سے درد کم شروع ہو گیا
اس پر میں نے حضور میں اطلاع دی۔ کیونکہ بے وقت ہونے کے سبب نہ
کوئی دوائی تھی نہ طبیب۔ حضور معہ ایک طبیب صاحب کے تشریف لائے
تو جب فرمانے سے شدت درد سے تو آرام ہو گیا لیکن کچھ تکلیف باقی رہی۔ پھر
طبیب صاحب نے سینک کرنے کا حکم دیا۔ اور سینک دیا گیا جس پر صورت
آرام پیدا ہوئی۔ درد ایسا شدید تھا کہ اگر یہ کچھ اور وقت رہتا تو زندگی کا خاتمہ
تھا۔ خیر اس سے آرام ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ معدہ سرد ہو گیا ہے اور ہاضمہ نڈار
ہے اس سے کئی روز تکلیف رہی اس سے آرام ہوا تو تمام پنجر میں درد
شروع ہو گئے۔ جس سے کئی روز تکلیف بے حد رہی۔ اب اس سے بھی
بہت کچھ آرام ہے لیکن تاہنوز بقایا ہے۔ امید ہے اس سے بھی آرام

ہو جاوے گا۔ بس اپنی زندگی تو اب ہم چوقسم ہے۔ نہایت سنبھالتا ہوں مگر پھر بھی گر جاتی ہے امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔

میں کیا عرض کروں واللہ اب تو موت کی حالت اس زندگی سے بدتر ہے

ابھی معلوم ہوتی ہے۔ اب قدرے خیریت سے ہوں۔ والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲/۲۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنون! ایک والا نامہ قبل ازیں اور دوسرا کل شرف صدور لایا

شکر یہ یاد آوری ہے۔ میں آپ کے اور آپ کے گھر کے حالات پڑھ کر

نہایت مطمئن ہوا۔ اللہم زدو فرزد۔ آپ خیال فرمادیں کہ آپ کے گھر کی حالت

میں اللہ نے کیسا فضل کیا کہ فناہ فی الشیخ کے درجہ سے عبور کرتی ہوئی وہ فناہ

فی الرسول کے مقام میں جا پہنچیں۔ یہ ان دو تین راتوں کے تفضل کی برکت ہے

جو ان کو لاہور میں حاصل ہوئی ہیں۔ آپ بھی ضروری تھا کہ آسانی سے یہ حاصل

کر لیتے۔ اگر آپ کا دل تفکرات سے خالی ہوتا۔ خیر و کجیوانشاء اللہ تعالیٰ

مزید جہد سے یہ حالت حاصل ہو جاوے گی۔

میں اب اللہ کے فضل و کرم سے بالکل اچھا ہوں۔ درد وغیرہ سے کلی آرام ہو گیا ہے لیکن چند روز سے نصف رات کو تنفس کی تنکائیت مجھے ہو جاتی ہے اور ہیڈک کھوٹ کھاتے رفتہ رفتہ رفع ہو جاتی ہے۔ یہ موسم کی سردی کی شدت کا موجب ہے۔ یہاں سردی اب خوب زور کی ہو گئی ہے۔ ڈرتا ہوں کہ بارش ہونے پر کیا حالت ہوگی۔ اللہ فضل کرے۔ اپنے اپنے والا نامہ میں شوق ملاقات تحریر فرماتے ہوئے اپنے مقام و کالت کے تبدیل کرنے کی نسبت تحریر فرمایا ہے کہ یہاں سے کسی قریب کے مقام پر آپ تشریف لے آویں میں نے امر مذکور اور نیز اس ضرورت پر نہایت غور کیا جو آپ کو اس ارادہ تبدیل مقام پر مجبور کرتے ہیں۔ لہذا اس کی نسبت گزارش حسب ذیل ہے۔ میرے خیال میں آپ کا تبدیلی مقام کرنا ہرگز خطرہ سے خالی نہیں ہے۔ کیونکہ ہوشیار پوہ جالندھر میں بے شمار و کلاہ ہیں جو باوجود واقف کار اور لائق اور عوام سے واقف ہونے کے اپنے پیشیہ کی آمدنی میں ناکام نظر آتے اور نالاں ہیں تو ایک نو وارد وکیل یہاں اپنا کیا کام چلا سکتا ہے۔ میں یہ مشورہ تو آپ ہرگز نہیں دیتا کہ آپ مقام تبدیل فرماویں۔ یہ باتیں آپ مجھ سے زیادہ سمجھ سکتے ہیں اب پھر سوال یہ باقی رہتا ہے کہ جلد جلد اور تا دیر حصول ملاقات کا موقعہ کس طرح سے حاصل ہو اس کے لئے میں ایک تدبیر آپ کو بتلاتا ہوں اگر اس میں آپ

کامیاب ہو جائیں تو آپ کی خواہش بہ آسانی حاصل ہو سکتی ہے۔ بات یہ ہے
 کہ فقیر کے پاس دولت فقر ہوتی ہے جس کی نسبت حکم خدا اور رسول صلعم ہے
 کہ یہ مستحق اشخاص میں تقسیم ہوتی چلی جاوے۔ غیر مستحق لوگ تو نہ اس کو لے سکتے ہیں۔
 اور نہ فقیر اس کو دے سکتا ہے۔ نہایت پوشیدہ مگر تاکید حکم خدا اور رسول صلعم یہ
 ہے کہ ایسے مستحق اشخاص کو تلاش کر کے بھی یہ نعمت الہی عطا کر دی جائے۔ چنانچہ
 اسی حکم کی تعمیل میں میں بھی مدت سے متلاشی اشخاص مستحق کا ہوں۔ لیکن افسوس ہے
 کہ یہ لوگ کافی تعداد میں مجھے آج تک نہیں دستیاب ہوئے۔ جن کے سپرد میں ودیعت
 کر دینا سنت اللہ ہمیشہ سے یہ چلی آتی ہے کہ فقیر کے باشندگان قریب ہمیشہ
 محروم اقسمت ہوا کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے جناب رسول صلعم کو حکم ہجرت دیا
 گیا تھا۔ اور یہ طریق ہمیشہ سے جاری ہے اور جاری رہے گا۔ خیر مختصر عرض یہ ہے
 کہ اگر چند قابل اور مستحق اور اہل شوق حقیقی آپ کو جرات والہ یا اس کے نواح سے
 دستیاب کر لیوں اور وہ یہ سعی تمام اس صراط الہی پر چل پڑیں تو میرا جلد جلد وہاں
 آنا اور تادیر وہاں رہنا لابد اور ضروری ہے۔ پھر آپ کا منتا فیض صحبت کا آسانی
 سے وہاں گھر میں بیٹھے حاصل ہو سکتا ہے ورنہ اور کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ آپ
 دانا ہیں ایک بات ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ لوگ صاحب علم اور بات سمجھنے
 کے قابل ہوں نیز باثروت ہوں۔ کیونکہ میں نے اس راستہ میں جہلا کامیاب
 کم دیکھے ہیں اور مفلس کو روٹی کا فکر کچھ مجاہدہ کرنے نہیں دینا۔ میری تجویز مذکور پر

آپ غور کے بعد تحریر فرماویں کہ آیا یہ تجویز درست ہے یا غلط ہے۔ آزادی سے اپنی رائے تحریر فرماویں۔ اس میں بے ادبی کا ہرگز احتمال نہیں ہے۔ چونکہ مستحق لوگوں کی تعلیم فقیر پر فرض عائد ہوتی ہے لہذا لازمی ہے کہ میں جلد جلد گوجرانوالہ یا اس کے نواح میں آیا کروں گا۔ مولوی صاحب آپ جانتے ہیں کہ عمر کے لحاظ سے اب میں آفتاب لب بام ہوں۔ لہذا میں چاہتا ہوں کہ یہ ودیعت الہی مستحق لوگوں کے حوالہ کر کے یہاں سے رخصت ہو جاؤں۔ میں نے جو باثروت لوگوں کا اُدبہ ذکر کیا ہے۔ اس سے آپ کہیں یہ خیال نہ فرماویں کہ میں خدا نخواستہ ان سے کچھ مانگوں گا ہرگز نہیں بلکہ اس سے میرا مطلب فراغت قلبی کے موجود ہونے کا ہے اور بس البتہ جو اہل ثروت نہیں مگر اہل شوق اور وقت دینے کو تیار ہوں۔ وہ ان سے بھی زیادہ مستحق ہیں۔ اور میں ان پر دل و جان سے فدا ہوں۔ امید ہے آپ میری تجویز کو رد کی نسبت بعد غور تحریر فرمائیں گے کہ آیا یہ تجویز درست ہے یا نہیں اور ایسا وہاں ہونا ممکن ہے یا نہیں۔ آپ میری تجویز کے ہر پہلو پر غور کریں۔ کہ آیا یہ آپ کو مفید ہو سکتا ہے یا نہیں بعد غور جواب سے مشکور فرماویں۔ واللہ یہ تجویز میں نے محض آپ کی خاطر نکالی ہے آپ اس پر اب غور فرمائیے۔ آپ دانا ہیں۔ میں لدھیانہ میں نہیں جاسکا۔ کیونکہ کسی حکم سے میں وہاں جانے سے روک دیا گیا تھا۔ لیکن وہاں سے روزانہ خطوط مجھے میری طلبی کے آرہے ہیں۔ مگر میں خاموش ہوں کیونکہ جانا اپنے بس میں نہیں ہے۔

امید ہے کہ آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے۔

آپ اپنے گھر میں میرا سلام کہہ دیں۔ اور یہ پیغام دسے دیں کہ فی الواقعہ رسول صلعم اور ذات الہی مرشد کی ذات میں متسہر ہوتے ہیں۔ اس سے باہر نہ کبھی یہ کسی کو حاصل ہوئے ہیں اور نہ ہونگے۔ سب کو اسی جگہ سے حاصل ہوئے ہیں۔ لیکن وہ مرشد جو فنا فی الشیخ اور فنا فی اللہ سے گذر کر بقا باللہ میں مقیم ہو۔ ورنہ عام اور بدحال مرشدوں سے یہ باتیں ہرگز حاصل نہیں ہوا کرتیں۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ کو ابھی تک اہل بات معلوم نہیں کہ آپ کا نیاز مند کون ہے اور کہاں کا رہنے والا ہے۔ کیونکہ نیاز مند کی زبان اس میں لال ہے۔ البتہ اگر میں اپنا اصلی نام بھی لے لوں تو اسے حیرت کے آپ ششدر اور دنگ رہ جائیں! البتہ اگر کچھ سمجھ اور عقل کام کرتی ہے اور وقتاً فوقتاً کی بعض باتوں سے پتہ چلتا ہے تو آپ پہچان لیں کہ ان صفات کا آدمی کون ہوا کرتا ہے اور یہ صفات کس میں ہوتی ہیں۔ میں زیادہ تو کچھ نہیں کہتا اور نہ حکم افشا ہے۔ البتہ اس قدر ضرور عرض کرتا ہوں کہ تمام مہندرا یک کوزہ میں سایا ہوا ہے! امید نہیں کہ آپ اس سے بھی شناخت کر سکیں کہ آپ کا نیاز مند کس مقام کا رہنے والا ہے۔ لہذا عرض ہے کہ چومین شوی بدانی والسلام۔

عزیزوں کو دعا و سلام اور بلی والے کو خصوصیت سے دعا و سلام۔

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۵/۱۲/۲۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ انشاء اللہ میں کل پانچ بجے شام کے بھوگپور
سے گاڑی پر سوار ہو کر رات جا لندھر رہوں گا اور دوسرے روز تباہیخ ۱۲/۱۲
پر یوم سوموار نو بجے صبح کے کلکتہ میل پر جا لندھر سے سوار ہو کر دو بجے دن کے
قریب گوبرنوالہ پہنچ جاؤں گا۔

میرے آنے سے آپ کو میں کئی طرح کی تکلیف دینے والا ہوں ایک
تو یہ کہ گاڑی مذکور پر میں ۱۲ بجے دن کے لاہور پہنچوں گا۔ اور میرے کھانے کا
وقت ہوگا۔ لہذا اگر آپ مہربانی فرما کر میرے لاہور پہنچنے سے پہلے میرے کھانے
کا وہاں بند و بست فرمائیوں تو بعد از عنایت نہیں ہوگا میں آج کل مرض
تنفس سے خاصا بیمار رہا ہوں۔ پرسوں رات تنفس سے مجھے بہت تکلیف
تھی۔ دوسری صبح میں نے مسہل کیا مگر وہ دن اور نیز اگلی رات بھی میں تکلیف
سے فارغ نہیں رہا بعد ازاں کچھ آرام کی صورت پیدا ہوئی۔ حالت مذکور
سے واقعی میں آنے کے قابل تو ہرگز نہیں ہوں۔ میں نے باوصف تکلیف
میں مبتلا ہونے کے ارادہ گوبرنوالہ آنے کا کر لیا ہے۔ آپ پر اہو مہربانی
میرے لئے ایسے مکان رہائش کی تجویز فرمادیں۔ جو ایک تو وہ چوبارہ نہ ہو بلکہ

نیچے کا مکان ہو اور ہوا کی آمد و رفت سے بالکل محفوظ ہو۔ جس کو آپ اچھی طرح سے سمجھتے ہوں گے۔

میں لاہور پہنچنے پر آپ کی تلاش ضرور کروں گا۔ اگر آپ وہاں تشریف نہ لائے ہونگے تو قدر و بیش بر جان درویش کے مفہوم کے مطابق صبر کروں گا لیکن آپ کے امید نہیں کہ آپ میری اُمید کے خلاف کریں گے۔ لاہور سٹیشن کے ہوٹل والے کو آپ ہدایت فرما دیں۔ کہ میرے لئے وہ محض شوربا اور روٹی گرم تیار رکھے۔ اس سے مزید مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اُمید ہے آپ معززیناں خیریت سے ہونگے۔

بعض احباب تو کل سے میرے پاس پہنچ گئے ہیں لیکن جالندھر سے ابھی کوئی نہیں آیا۔ مگر میں نے اُن کو آج کی ڈاک میں اپنے سفر سے اطلاع تحریر کر دی ہے۔

گھر میں دعا و سلام فرما دیں۔

عزیزوں کو دعا و سلام

بگیم پور جڈ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹ ۱/۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تیکم
 سلام سنون! والانا اللہ العزیز آیا لیکن میں اپنی علالت کی وجہ سے جواب
 عرض نہیں کر سکا معاف فرماویں۔ کیونکہ آپ کی موجودگی میں مجھے زکام شروع
 ہوا تھا جس سے تین روز زائد تک تکلیف رہی۔ اس سے جب آرام کی صورت
 پیدا ہوئی تو میرے مسوڑوں میں شدت سے درد ہو گیا جس سے زائد از ہفتہ
 مکمل تکلیف و بے آرامی رہی۔ لاچار ہو کر ان پر پرسیوں جو نکلیں لگوائیں۔
 خواب آرام کی صورت پیدا ہوئی ہے۔ واللہ آپ کے تشریف لے جانے کے
 بعد تو میں نے شب دروز تڑپ تڑپ کر وقت گزارا ہے۔ اس سے مجھے
 بہت اور بے شمار تکلیف ہوئی۔ مگر شکر ہے کہ اب آرام ہے اور نیاز نامہ ہذا
 گزارش کر رہا ہوں۔ اب درد کی شدت سے جان میں جان آئی ہے۔ آپ نے
 میری مفارقت سے جو تکلیف تحریر فرمائی ہے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اس
 راستہ کے لوگوں کو ہمیشہ ان تکالیف کے سابقہ پڑنا رہا ہے اور آئندہ پڑتا ہے گا۔
 اسی وجہ سے یہ لوگ خدمتِ مرشد میں رہنے کو ایک تریاق سمجھتے رہے اور پھر
 دولتِ فقر سے مالا مال ہو گئے۔ مگر یہاں یہ صورت ہی نہیں ہے کیونکہ تلاشِ معاش
 نے سب دروازے بند کر رکھے ہیں۔ اچھا دیکھو پروردگار اسی طرح سے آپ کو

منزل مقصود پر پہنچا دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

آیا عزیزہ مریضہ لاہور علاج کے لئے چلی گئی ہیں یا نہیں اور اب اس کا کیا حال ہے۔ تحریر فرمادیں۔

افسوس ہے کہ میں نے آپ کے ذکر نہ کیا کہ میرا ارادہ عزیزوں کو دیکھنے کے

لئے برہما جانے کا ہے پہلے تو یہ ارادہ تھا کہ میں ۱۹ ماہ حال کو برہما روانہ ہو جاؤنگا

لیکن علالت مذکورہ سے کمزوری ہو گئی ہے اور مزید برآں ابھی سردی زیادہ

ہے جس سے ارادہ ہے کہ میں تاریخ مذکور کے ہفتہ دو ہفتہ بعد روانہ ہوؤنگا۔

اپنی طبیعت کی کمزوری اور نیز آٹھ دن کی بیماری یہ اجازت تو نہیں دیتی۔

کہ میں اتنا طویل سفر کرنے کا ارادہ کروں لیکن واللہ عزیزوں کی مفارقت بعض

وقت تڑپا دیتی ہے جس سے میں تکلیف مذکور کے برداشت کرنے کی جرأت

کرنے لگا ہوں۔ اب میں خیریت سے ہوں لیکن کمزوری بے شمار ہے امید ہے

گھر کے حالات بفضل الہی اچھے ہوں گے۔ میرا ان کو بہت بہت دعا و سلام

فرمادیں۔ والسلام

عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور۔ جڈیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۵/۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراتبکم
سلام سنون! والانا اللہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ آنحضرت نے
قبل ازیں بعض حقوق نفس کے حصول کی اجازت طلب فرمائی تھی ادا اب پھر دوبارہ
اس کی نسبت تحریر فرمایا ہے جس کی نسبت گزارش یہ ہے کہ میں نے کبھی
اپنے معروضات میں حصول حقوق نفس سے آپ کو ایسا ہرگز روکا نہیں ہے، کہ
اس سے حریمیت ثابت ہو۔ البتہ میرا مطلب خدا تعالیٰ کے اندر چلنے کا ہوتا ہے
جو اب بھی ہے لہذا آپ خدا تعالیٰ میں حقوق نفس ادا کرتے رہیں اور ایسا کرنا
کو نہ ہر طرح سے مفید ہو گا نہ کہ مضر آئندہ آپ مالک ہیں۔

میری طبیعت اب بفضل الہی رو بہ صحت ہے۔ البتہ کمزوری اور قد سے
بقایا نزلہ ہے جس سے انشاء اللہ تعالیٰ رفتہ رفتہ قریب ایام میں امید آرام
ہے۔

خدا جانے کیا وجہ ہے کہ میری طبیعت چند روز سے ادا اس ہے جس سے
گورہ تکلیف ہے۔ اس ماہ کے اخیر عشرہ میں میرا ارادہ لدھیانہ جانے کا ہے
جس کی نسبت ہرگز چنناں وثوق نہیں۔ کیونکہ میرا دل کہیں جانے کو نہیں چاہتا۔
لدھیانہ والوں کے سخت مجبور کرنے سے میں یہ ارادہ کرتا ہوں۔ لیکن آنحضرت نے

ماہ حال کے اخیر میں تشریف لاسنے کے لئے فرمایا تھا۔ لہذا گزارش ہے کہ اگر آپ کی تشریف آمدی کی تاریخ مجھے معلوم ہو جاوے تو میں ان دنوں میں لدھیانہ جانے کا ارادہ نہ کروں اور دیگر ایام میں میں وہاں جاؤں لہذا مطلع فرمادیں کہ آیا آپ کا ارادہ تشریف آوردی ماہ حال کی کن تواریخ میں ہے۔ یہاں آج کل سردی پے شمار ہے اور ہم کمزور لوگوں کی گت بنا رہی ہے ہر روز کورہ جھٹکتے ہیں۔ ہفتہ ہوا سے تو یہاں خفیت سا ترشح ہوا تھا۔ بعد بادل تک نظر نہیں آیا۔ زمیندارہ لحاظ سے بارش کی سخت ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ اور وقت گذر رہا ہے۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔ بلی والے کو خصوصیت سے۔ نیز
عزیزہ مرلیضہ کو میرا بہت بہت سلام اور اس کے حالات طبیعت سے مطلع
فرمادیں۔ میں تو دست بدعا ہوں کہ خداوند کریم عزیزہ کو شفا اور آرام عطا
فرمادیں۔

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۱/۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنوں! چند روز ہوئے ہیں تو ایک والا نامہ آنجناب قبل ازیں
 اور دوسرا والا نامہ کل شرفِ صدور لایا۔ شکریہ یاد آوری ہے جناب نے اپنی
 تشریف آوری بتاریخ ۲۹/۱۲ کی نسبت مجھ سے دریافت فرمایا ہے کہ آیا میں
 اپنے گھر پر اُس روز موجود ہوں گا یا نہیں۔ لہذا عرض ہے کہ آپ بتاریخ مذکور
 ضرور تشریف لے آویں میں انشاء اللہ تعالیٰ یہاں موجود ہوں گا۔ چونکہ لدھیانہ
 مہینوں سے مجھے بلایا جاتا ہے اور سخت اصرار ہو رہا ہے۔ لہذا میں نے باوجود
 شدت سردی کے ارادہ کر لیا ہے کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ ۲۹/۱۲ کو دو بجے دن
 کی گاڑی سے لدھیانہ پہنچ جاؤں گا اور اگر انہوں نے وہاں زیادہ اصرار کیا تو میں
 مزید دو دن وہاں رہ کر ۳۱/۱۲ کو شام سے پہلے گھر پہنچ جاؤں گا۔ اس سے آپ
 ہرگز فکر نہ فرمادیں کہ میں آپ کی تاریخ تشریف آوری پر یہاں سے غیر حاضر ہوں گا
 ہرگز نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں اُس روز ضرور یہاں موجود ہوں گا۔ اُس روز آپ
 ضرور تشریف لے آویں۔ اور حسبِ ہایت آنحضرتؐ پر آدمی ٹونک
 اور مرتبانوں کے یہاں لانے کے لئے ضرور موجود ہو گا۔

واللہ عزیزہ مرصیہ کی حالت اور باتیں پڑھ کر اپنے دل پر ایک سخت صدمہ

ہوا۔ میرے دل پر عزیزہ کی باتوں کا ایسا اثر ہوا کہ میں اپنی طرف سے کوشش کرنے کو تیار ہو گیا۔ لہذا میں نے اپنے معمول کے مطابق حضور سے کوشش مذکورہ کرنے کے لئے استعجاب کیا تو اس پر حکم صادر ہوا کہ

شعرہ خلافت رائے سلطان رائے جستن

بخونِ خویش باید دست شستن

نیز حکم آیا کہ کیا تم کو سال گذشتہ کا ماجرا اور اپنی تکلیف یاد نہیں ہے۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ آیا آسانی تکلیف موجودہ اور مابعد کے لئے کوشش کرنے کا حکم ہے۔ حکم آیا کہ یہ منظور ہے جیسا خواہش کرو گے منظور و قبول ہے۔ لہذا میں اس کے لئے کمر بستہ ہوں اور ضرور کوشش کروں گا۔ واللہ مجھے اس عزیزہ کا افسوس بہت ہے لیکن مشیت ایزدی کے خلاف کچھ نہیں ہو سکتا آپ رضیدہ سے ہرگز کل عمر گذشتہ مذکور بیان نہ فرماویں البتہ کوشش آسانی کے لئے اگر مناسب خیال فرماویں تو فرما دیویں۔ ورنہ ضرورت نہیں ہے۔

میری صحت اب بفضلِ خدا اچھی ہے۔ مگر سفر درپیش ہے۔ دیکھئے وہاں

کیسے گذرتی ہے۔ یہاں سردی نہایت شدت سے پڑ رہی ہے اور بارش کا

نام و نشان نہیں ہے والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو خصوصاً بی والے کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۴/۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنون! کل العزیز کا کارڈ اور قبل ازیں والا نامے سرور شرف درود

لائے تھے لیکن افسوس ہے کہ مرض بنجار و نزہہ کی وجہ سے نہ اپنے میں تحریر نیاز نام

کی بہت پڑی اور نہ میں تحریر کر سکا۔ معاف فرمادیں۔

گو اب بنجار سے آرام ہے لیکن نزہہ کی کھانسی سے اب تک تکلیف میں

ہوں۔ مگر امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہو جاوے گا میں حیران ہوں، کہ

بنجار مذکور کی نوعیت سال گذشتہ کے بنجار کی سی معلوم ہوتی ہے اور نیز اس کے

آثار بقایا بھی۔ افسوس ہے کہ اس بیابان میں نہ کامل طبیب ہے اور نہ دوا

میں نے اپنی روزمرہ علالت کی وجہ سے اپنا سفر بہا ترک کر دیا ہے۔

لہذا میں ارادہ کرتا ہوں کہ میں شروع مارچ میں لاہور پہنچ جاؤں گا۔

واللہ اب تو اپنی زندگی روزمرہ کے امراض نے سخت ناقابل برداشت کر

دکھی ہے۔ آپ دعا کریں کہ اللہ صاحب اس کا خاتمہ فرمادیں۔ کیونکہ میری

زندگی مجھے جن مراحل کے طے کرنے کے لئے مسطر فرمائی گئی تھی وہ مراحل سب

مدت سے طے ہو چکے ہیں۔ میں نے بار بار عرض کیا ہے کہ اب کام ختم ہے مجھے

بلا لیا جاوے۔ بس ہمیشہ سے یہی جواب آتا ہے کہ کچھ ٹھیرو۔ اس سے دل داس

اور تکلیف امراض دو بالا اور سہ بالا معلوم ہوتے ہیں۔ میرا دل تو بہت چاہتا ہے کہ میں آپ کو کئی ایک رموز الہی ایسے بیان کروں جو آپ نے نہ کبھی سنے ہوں اور نہ کبھی دیکھے ہوں لیکن اپنے ہاتھ میں یہ سکت کہاں ہے۔ اچھا اگر زندگی اپنی کچھ اور باقی ہے تو آپ دیکھ لیویں گے۔ والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بالذکر

مؤرخہ ۸

عزیز القدر جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنوں! آپ کے خطوط میرے پاس پہنچے۔ لیکن میں اپنی علالت
کی شدت کی وجہ سے اُن کا جواب عرض نہیں کر سکا۔ میرے اس وقت کو
آپ غفلت پر اندازہ فرماتے ہونگے جو واقعات سے بالکل خلاف ہے۔
سخت علالت و کمزوری کی وجہ سے قابل معافی ہوں۔

حالات حسب ذیل وقوع میں آئے۔ کہ تین ہفتہ کا عرصہ گزرا ہے کہ
مجھ پر مرض تنفس نے حملہ کیا۔ لیکن چونکہ ہم لوگ ایک ضروری کام میں مصروف
تھے لہذا حضور سے اجازت نہ مل سکی۔ کہ میں مہل سے اپنا علاج کرا لیتا۔ اس

پر متواتر چار روز سے زائد گزر گئے اور مرض بازو رہو گئی۔ اس کے بعد کام سے
 فارغ ہو کر مسہل لیا تو وہ رفع مرض کے لئے کافی ثابت نہ ہوا اور تنفس کی شکایت
 بہ شدت بڑھ گئی۔ آخر اپنے حکیم صاحب نے مجھے کیلومل کا مسہل دے دیا اور
 بے انداز مقدار میں مجھے چند گھنٹہ کے فاصلہ سے بلا کسی احتیاط کے جو کیلومل کے
 لئے ڈاکٹر لوگ کرتے ہیں کھلا دیا۔ اس سے مسہل تو اچھا ہو گیا اور تنفس بھی رفع
 ہوا لیکن افسوس ہے کہ اس سے میرے تمام دہان و زبان پر آبلہ ہی آبلہ ہو گئے
 اس پر میں تقریباً ایک ہفتہ تو گھر میں پڑا معمولی علاج کرتا رہا۔ مگر بجائے آرام
 ہونے کے روز بروز حالت خراب ہوتی گئی اور کھانا قطعاً بند ہو گیا۔ بعد ازاں
 مجھے ڈاکٹر سے علاج کی سوچی اور میں یکم اپریل کو بعد دوپہر جالندھر کو بھاگا اور
 وہاں پہنچنے پر اسی وقت اسپسٹنٹ سرجن صاحب کو بلا کر معائنہ کرایا اور علاج
 شروع ہوا۔ چنانچہ اس سے مجھے پرسوں سے آرام کی صورت ہو گئی ہے اور
 میں پرسوں سے روٹی کھانے لگ گیا ہوں اور دوائی بھی میں نے استعمال
 کرنی چھوڑی دی ہے لیکن کچھ ورم باقی ہے۔ جس کی نسبت خیال ہے کہ
 رفتہ رفتہ تحلیل ہوگا۔ اس آسائے میں درو آبلہ ہائے اور دس بارہ روز قطعاً
 نہ کھانے سے مجھے کمزوری بہت ہو گئی جس سے اٹھنا بیٹھنا بھی دشوار تھا۔
 یہی حال پرسوں تک رہا۔ اور روٹی کھانے سے یہ کمزوری رفع ہوتی شروع
 ہوئی۔ جو ابھی تک کافی باقی ہے۔ مگر امید ہے کہ آسائے اللہ تعالیٰ رفتہ رفتہ

یہ کلی طور پر رفع ہو جاوے گی۔ اور امید ہے کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ پر سوں
بروز اتوار ۴ بجے بعد دوپہر کی گاڑی سے چلا جاؤں گا۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔

فرمائیں آپ کی اور گھر کی قلبی حالت کیسی ہے اور کیا حال ہے۔ خدا

کرے کہ بہتر ہو۔ تاہم امید ہے آپ اس سے مفصل مطلع فرماویں گے۔ والسلام۔

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۵/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تہکم

سلام سنوں! بالذہر سے واپس آنے پر آپ کا والا نامہ مجھے یہاں پہنچا

تھا جس کا شکریہ ہے۔

اس میں شبہ نہیں کہ میرے منہ کے آبلوں کو اب آرام ہے لیکن ابھی تک

موتہ کا تمام اندرونی حصہ ماؤفٹ ضرور ہے۔ کیونکہ ذرا سخت کھانا ہو یا زیادہ

سرد یا گرم ہو وہ بالضرور باعث تکلیف ہوتا ہے۔ مگر امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ

رفتہ رفتہ اس سے آرام ہو جاوے گا۔ ویسے اب میں ابھی طرح سے کھانا کھا لینا

ہوں۔ تقریباً دو ہفتہ بالکل نہ کھانے سے کمزوری بے شمار ہو گئی تھی جس کا ابھی تک بقایا کافی موجود ہے۔ میں کیا عرض کروں اب تو اکثر اوقات اپنے علاقت میں گذرتے ہیں۔ اکثر اوقات جسم کی تکلیف سے تنگ آکر باہر اپنے مرکز پر تگ تازہ کر جاتا ہوں۔ گو میرا دل واپسی ہرگز نہیں چاہتا۔ مگر بقول شاعر

شعرہ
رشتہ در گردنم آنگندہ دوست
مے برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

کشاں کشاں پھر اس تکالیف کی کان جسم میں واپس لایا جاتا ہوں۔ نہیں معلوم کہ میرے ان مصائب کا کب اختتام ہو و اللہ اب تو مجھے اپنی زندگی نہایت دشوار گزار مرحلہ معلوم ہوتی ہے۔ نہیں معلوم کہ اللہ اس سے کب نیابت نصیب کرے۔ اپنے اپنی اور گھر کی حالت جو تحریر فرمائی ہے اس پر اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہم زد و فرزد ما پ اپنا کام کوشش سے کئے جاویں اللہ صاحب رحم فرمانے والے ہیں۔

میرے عزیز با حکم تو ہرگز نہیں کہ کوئی فقیر اہل حال اپنی اصل حالت کا شہدہ کسی سے بیان کرے لیکن رموز میں یا رانِ طرفیت سے عرض کرنے کا طریق چلا آیا ہے۔ لہذا عرض ہے کہ کئی روز سے تاریکی شب میں مرکز میں داخلہ کے بعد صاف اور تین نظر آتا ہے کہ جزو نہیں ہوں گل بلکہ کل الکل ہوں۔ زمین ہوں تو میں ہوں۔ اور آسمان ہوں تو میں ہوں آفتاب ہوں تو میں ہوں اور مہتاب

ہوں تو میں ہوں ستارہ ہوں تو میں ہوں اور سیارہ ہوں تو میں ہوں۔
 بلکہ کل کائنات اور صاحب کائنات میں ہی تو ہوں۔ میرے سوائے کوئی
 چیز موجود ہی نہیں ہے۔ کافر شیوہ آنکس کہ بہ انکار برآمد از دوزخیاں شد
 اذا تعد الفقا فلو الله، اس سے آگے اب کیا تحریر کروں۔ بس۔ ہم قلم
 شکست و ہم کا فہمنا۔ نہ کاتب رہا اور نہ مکتوب الیہ۔ پھر کون کس کو
 تحریر کرے اور کیا تحریر کرے والسلام
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا سلام۔

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۸/۵/۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد علی

سلام سنون! والانا منہ العزیز شرف صدور لایا۔ تکریم یاد آوری ہے۔
 العزیز نے طے منازل فقر میں دنیا اور اہل دنیا کے ترک کرنے کی نسبت تحریر
 فرمایا ہے کیونکہ ان کو سدا رہا آپ نے دیکھا ہے۔ عزیز من! واقعی بات تو بالکل
 سچ ہے لیکن کیا آپ اصحابان رضی اللہ عنہم کی طرز زندگی کافی بھولی گئے۔ وہ
 دنیا اور دین کے ہر دو پہلو برابر رکھتے ہوئے منازل طے کر گئے۔ البتہ آپ کے

اور ان کے طرز زندگی میں ایک فرق عظیم ہے اور وہ یہ کہ ان کو روزانہ صحبت حضرت مرشدِ کامل صلعم کی حاصل تھی۔ اور فیوضاتِ روزمرہ سے فیضِ باریب ہوتے تھے اگر کبھی صحبت سے جدا ہونے کا قلیل اتفاق ہوتا تھا۔ تو وہ بھی تعمیلِ حکم کی وجہ سے تھا جو فی الواقعہ حاضری تھی۔ بس صرف یہ بات نہایت اصل کا مبیانی کی تھی جو ان کو حاصل تھی۔ اور آپ کو حاصل نہیں ہے۔ البتہ ایک اور بات بھی ان کو حاصل تھی کہ ان کو حصولِ معاش میں یہ کج روی اختیار کرنی نہیں پڑتی تھی۔ جو آپ کو روزانہ کرنی پڑتی ہے اگر آپ کے اہل و عیال نہ ہوتے اور عیال کتنے وقت یہ امر مجھ سے دریافت فرماتے تو شاید آپ کو قطعِ تعلق دنیاوی کا مشورہ دیتے ہوئے میں تحریر و ہدایت کرتا کہ آپ اس سے نفرت کرتے ہوئے میرے پاس آجائیں اور ہمیں زندگی بسر کریں۔ لیکن موجودہ حالت میں میں تعلق کے قطع کا آپ کو کیا مشورہ دوں جبکہ ایک کتبہ کا بار آپ کے ذمہ اللہ نے کر دیا ہے۔ اب تو آپ کی جدوجہد کا میدان آپ کے پیش ہے اور آپ اس کے شہسوار ہیں۔ اس پر ایک مزیدافسوس یہ ہے کہ میں اس حالت میں آپ کی خدمت میں اپنے اوقات بسر کرتا یہ ہر پہلو سے ناممکن امر معلوم ہوتا ہے۔ میرا آپ کے پاس رہنا آپ کی ہزار تکلیف کے برابر ہے جس کو میں اچھی طرح سے جانتا ہوں اور امید ہے کہ اس سے آپ بھی ناواقف نہیں ہوں گے پس اندریں حالات موجودہ طرزِ زندگی و عبادت کافی ہے۔ یہی مناسب ہے کہ آپ اس پر عمل پیرا

رہیں۔ اللہ کا میاں فرما دیونگے۔

میری طبیعت اب رو بصحت ہے اور کمزوری بھی رفع ہو رہی ہے۔
لیکن واللہ وہاں آنے سے ابھی ڈر لگتا ہے۔ اُمید ہے کہ کچھ وقت کے بعد آنے
کے لئے طبیعت کو آمادہ کرونگا۔ اور اگر ہو سکا تو آنے کا عزم کرونگا۔ لیکن ابھی
سفر سے ڈر لگتا ہے۔ معاف فرماویں۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا سلام

بگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۰/۵/۲۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنوں! واقعی آنحضرت کے دو والانا مے شرف صدور لائے اور
اود میں محض اپنی طبیعت کے کسی رنگ میں مہیوت ہونے سے جواب عرض
نہیں کر سکا۔ معاف فرماویں۔

صحت بدنی سے میری طبیعت بفضل الہی اچھی ہے۔ البتہ ایک پھنسی
چند روز سے میرے پاؤں پر یعنی پشت پر نمودار ہو گئی ہے جس کا علاج معمولی

کرتا ہوں اور رو بہ صحت معلوم ہوتی ہے۔
 امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے۔ گھر کی کھانسی کا حال
 پڑھ کر فکر پیدا ہوا۔ دعا ہے کہ خداوند کریم اُن کو صحت عطا فرمادیں۔
 آپ میرے وہاں حاضر ہونے کی نسبت تحریر فرماتے ہیں لہذا عرض ہے
 کہ انشاء اللہ تعالیٰ ماہ جون آئندہ میں ارادہ حاضری ضرور کروں گا۔ اس
 سے پہلے وصولی و آداہنگی روپیہ معاملہ و چگونہ سے فرصت نہیں ہے۔

والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

جالندھر شہر

مورخہ ۲۵/۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تیکم
 سلام سنون! والا نامہ آنحضرت صدر لایا تھا۔ لیکن میں اپنی
 علالت زخم پاؤں کی وجہ سے جواب میں نیاز نامہ گزارش نہیں کر سکا معاف
 فرمائیں۔

زخم مذکور کے علاج کے لئے میں تین روز سے یہاں جالندھر آیا ہوں

اب اللہ کے فضل سے زخم مندمل ہو رہا ہے۔ لہذا ارادہ بچتہ ہے کہ میں کل
علیٰ الصبح گھر کو واپس چلا جاؤں گا۔

آج کل گھر پر وصولی چکوتہ و معاملہ سرکار اور اراضیات چکوتہ پر دینے
کا کام بہت ہے لہذا کہیں ادھر ادھر جانے کی فرصت نہیں ہے۔ البتہ
کام مذکور کے اختتام پر فرصت ہوگی تو کہیں جاسکوں گا۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے اور نیز اپنے کام میں مصروف
ہوں گے۔ آپ اپنے حالات سے مطلع فرماتے رہیں والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶/۵/۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! میں جب چند روز ہوئے جا لندھریہ غرض علاج زخم
کیا ہوا تھا تو وہاں سے ایک نیا نامہ آپ کی خدمت میں گزارا گیا تھا۔
جو غالباً حاضر خدمت تشریف ہوا ہوگا۔ اب گھر پر واپس آنے پر آپ کا والا نامہ
ملاحظہ میں آپ نے اپنی حالت کی کسی قدر قبض کی شکایت تحریر فرمائی ہے

عزیز من! یہ شکایت سالک کو عموماً پیش آیا کرتی ہے جس سے آپ قبل ازیں
بخوبی واقف ہیں۔ اس کا علاج بجز اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ اپنے شمال المضا
کو ویسے جائیں۔ آپ اس پر عمل فرمادیں۔ اور میں توجہ دل سے دست بدعا
ہوں کہ اللہ آپ کو اس ورطہ سے جلد باہر نکال دے۔ آمین ثم آمین۔

عزیز من! آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ کہ انسان روح اور جسم
کا مجموعہ ہے۔ جس کا غلبہ ہو گیا اُس کے احکام و اثرات ظہور پذیر ہونے لگ
جاتے ہیں۔ کیونکہ فی الواقعہ یہ ہر دو اپنے اپنے خواص میں ایک دوسرے کے
متضاد ہیں۔ گو یہ حکم احکام یکین جمع ہو گئے ہیں۔ لیکن ان کے خواص طبیعت
متضاد میں ہرگز کوئی فرق نہیں آیا۔ اور اسی وجہ سے ان میں جنگ برپا رہتی
ہے۔ البتہ یہ بات تجربہ میں آچکی ہے کہ ان کے برائے نیکیت ہونے کا کوئی نہ کوئی
اندوئی یا بیرونی سبب ضرور پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ جس سے کبھی سالک باخبر
ہو جایا کرتا ہے۔ ورنہ اکثر بے خبر رہ کر صرف نتیجہ یعنی قبض پر اس کی نظر شکایت
ہوتی ہے۔ البتہ اگر اُس کو سبب قبض معلوم ہو جاوے تو سبب کے ازالہ کا
اُس کو فکر کرنا چاہئے اور بعد از اشغال کے المنوعات کرنے سے اپنی سابقہ
حالت کو واپس حاصل کرنا چاہئے۔ باریابی دروازہ الہی کے لئے سبب منہوت
سخت مانع ہیں جیسا کہ بزرگان فرما گئے ہیں۔ شعر ۵

آفتِ این درہما و شہوت است ورنہ اینجا شربتِ افسر شربت است

ہوا و شہوت کے ظہور بالقوتہ سے ہی سالک پر آفت برپا نہیں ہوا کرتے بلکہ اس کے تجلیات بھی وہی اثر رکھتے ہیں جیسا کہ فعل بالقوتہ - عزیز من! واقعہ یہ راستہ اسی وجہ سے نہایت پرخطر ہے اور فی الواقعہ ہی مجاہدہ ہے جس کی نسبت قرآن مجید میں بار بار تاکید و احکام نافذ فرمائے گئے ہیں۔ میرے خیال میں اگر آپ تقصیر فرماؤنگے تو کسی نہ کسی رنگ میں ان موجبات کا کوئی نہ کوئی اثر ضرور برآمد ہو جاوے گا۔ یہ تحقیق برآمد ہونے پر آپ اس سے توبہ کریں اور اشغال کو ترقی دیں پھر انشاء اللہ تعالیٰ حالت رفتہ آپ کے اندر موجود ہے۔ عزیز من! یہ جسم معہ اپنے خواہش و اثرات کے لحاظ سے آپ کا شیطان ہے اور اس کے اثرات و احکام کے اطباع آدم علیہ السلام کی گندم خوردی ہے جس سے سالک حالت بہشت سے باہر نکال دیا جاتا ہے! البتہ توبہ و استغفار سے جیسا کہ اوپر عرض ہو چکا ہے مرنے کے بعد بہشت حاصل کر لیتا ہے۔ مرنے کے لفظ میں ایک راز کھپتا ہے جس سے عوام بد حال ناواقف نہیں ہیں۔ اور وہ اس سے جسم کے قبر میں سپرد ہونے سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس سے فی الواقعہ نفس یعنی جسم کی اس حالت کی موت سے مراد ہے جس سے سالک کی حالت میں خرابی واقعہ ہوئی ہے۔ پس جب جسم کی حالت بد کی موت وقوع میں آئی معاً سالک کی حالت روحانی رفتہ واپس آجاتی ہے! اللہ صاحب قرآن مجید میں مجاہدہ کی نسبت فرماتے ہیں کہ جاہل و باہوا لکھو نفسکم یعنی تم اپنے مالوں اور جانوں سے مجاہدہ کرو

گو عوام کے لئے اس کے یہ معنی بھی ہوں جیسا کہ عوام میں مشہور ہیں لیکن فی الواقعہ
 سالک کے لئے اس میں یہ حکم ہے کہ تم اپنے مال یعنی جسم سے اور جان سے اللہ
 کے راستہ میں مجاہدہ کرو۔ میں اس پر زیادہ کیا گزارش کروں۔ آپ دانا ہیں اور
 خور سے کام لیں۔ اور ہمیشہ اس کا خیال پیش نظر رکھا کریں۔ برسوں بلاغ باشد
 و بس۔

میری حالت صحت اس وقت تو اچھی ہے آئندہ اللہ کو بہتر معلوم ہے
 کل رات اور آج رات یہاں خوب بارش ہوئی جس سے شدت موسم میں
 معتد بہ کمی ہے اور سب خیریت ہے۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت
 سے ہوں گے والسلام

گھر میں اور عزیزان اور خصوصاً بلی والے کو دعا سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۳۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنوں! واللہ انما نثرت صدور لایا۔ مشکور باد آدی ہوں۔ مولوی

عبید العزیز کے انتقال کا پس ماندگان امدان کی زندگی سے نفع یا بندگان کے لحاظ

سے افسوس ہے۔ لیکن اگر مولوی صاحب اودان کی دنیاوی زندگی کی نوعیت پر غور کریں۔ تو میرے خیال یا مشاہدہ کے لحاظ سے مولوی صاحب کا انتقال اُن کی تکالیف دنیاوی کی مقراض ثابت ہوا ہے اور چونکہ انہوں نے امراض سے بہت سی تکالیف دنیا میں برداشت کی تھیں لہذا وہ اب یہاں کی نسبت بہت سے آرام میں معلوم ہوتے اور دکھائی دیتے ہیں۔ تاہم دعا ہے کہ انا اللہ وانا الیہ راجعون اور دعا ہے۔ کہ قادر مطلق مولوی صاحب کو اطلاق امثال سے جس میں وہ اب نوازد ہیں۔ منزہ فرما کر اپنے جوار قرب میں ممتاز فرماویں مولوی صاحب یہ مقامات اور یہ منازل جس میں سے ہر ایک انسان کو بتدریج اور بہت تندرمانہ کثیر کے انقضائے سے گذرنا ہے لابد اور ضروری ہے۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ جو حالت دُور افتادگی از معشوق کی حالت میں ہو اس کو راستہ کے باغوں اور محلات پر از آرام و آسائش سے کیا دل چسپی ہو سکتی ہے اور وہ اُن میں آرام سے کب رہ سکتا ہے۔ میں اپنے مشاہدہ کے لحاظ سے سچ عرض کرتا ہوں کہ دنیاوی زندگی سے مثال کی زندگی نہایت لطیف اور آرام دہ اور پر آسائش دکھائی دیتی ہے۔ لیکن عاشقانِ الہی کے لئے یہ بھی پر از مصیبت ہے۔ کیونکہ نہ صرف ان کی بلکہ ہر ایک انسان کی عکسِ غائی تو مرکزِ الہی میں ادغام ہوتا ہے جب تک یہ حالت حاصل نہ ہو۔ دنیاوی منزل سے گذر کر عوامِ اہل نظر بھی ان آرام و آسائش سے کب متمتع ہو سکتے ہیں۔ اور اہل اللہ کا تو کیا کہنا کہ وہ تو دنیاوی

زندگی میں ہی یہ مراحل و منازل طے کر جاتے ہیں اور مرکز معشوق میں ادغام ہو جاتے ہیں۔ عزیز من! جہاں آپ اس وقت ہیں یہ ایسی عجیب و غریب منزل ہے کہ اس میں آپ قلیل کوشش سے مرکز کے حصول کو حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ منزل اپنی نوعیت کے لحاظ سے خاص ہے اور آگے چل کر ایسی مفید منزل کم پیش آتی ہیں۔

کیونکہ اس وقت عناصر کے پھرے میں آپ مقفوس ہیں۔ گو یہ مقفوس نہایت تکلیف دہ اور پرہیزگارانہ ہے لیکن اگر عنایت الہی ہمراہ ہو تو حضرت عشق جس کا استداد محض تخمیر عناصر پر منحصر ہے اسی میں پیدا ہوتا ہے جو اول چیز مخضری کے ساتھ عشق پذیر ہوتا ہوا اور بعد شمشال کی چیز سے دل بستگی کرتا ہوا اپنی روحانی حالت اور مقام کو حاصل کر لیتا ہے۔ پھر روحانی حالت سے اگر استعداد عشق زبردست ہو تو اپنے مرکز حقیقی میں ادغام ہو جاتا ہے لیکن یہ ہر ایک عاشق کی حالت نہیں ہوتی کیونکہ یہ استعداد عشق پر منحصر ہے۔ لسانی عبادات کو فقرا محض حصول استعداد عشق کے لئے فرماتے اور کرتے ہیں اگر یہ پیدا نہ ہو تو مطلب اور غرض فقر معدوم۔ اسی طرح سے عالم شمشال کی نظر اگر پر از عشق نہیں (جو آپ کا معمول ہے) تو یہ بھی منزل مقصود کو ہرگز نہیں پہنچاتے۔ اصل غرض عشق ہے اور اسی سے معشوق حقیقی مل سکتا ہے اور میں لیکن اصل بات یہ ہے کہ عشق کا بنیادی پتھر بہت مضبوط ہونا ضروری ہے اور وہ یہ کہ سالک اپنے شیخ کا عاشق ہو۔ اگر یہ نہیں ہوگا تو اس کی مثال میں ادغام عشق اصل کیفیت اور پر زور طاقت روحانی پیدا

کرنے سے رہ جاوے گا اور سا لکراستہ میں تھک کر رہ جاوے گا۔ لہذا
 محنت کو نہایت مضبوط کرنا ضروری ہے۔ میرے عزیز! میں نے عبارت اور کیفیت
 مندرجہ بالا بھی تحریر کی تھی۔ کہ چند معزز مہمان فاتحہ خواں آگئے جس سے اپنی
 نظر اور جسم روحانی جو اوپر طیران تھے۔ مجبوراً نیچے لانے پڑے اور مزید کیفیت
 کی تحریر سے قلم رک گیا۔ کیونکہ نیاز مند اصل کیفیت میں انہماک و وار دہونے کے
 بجز ایسی باتیں ہرگز تحریر نہیں کر سکتا اور اپنا ہمیشہ سے یہ معمول ہے۔ لہذا
 معروضات مذکورہ کا قلم بند کرنا ترک کر کے دیگر چند معروضات پر نیاز نامہ ختم
 کرتا ہوں۔ اس میں شبہ نہیں کہ عزیز مرحوم کی مفارقت میرے ایام پیری میں
 نہایت تکلیف دہ ہوتی۔ اگر فقرا اور روحانیت کا پہلو نیاز مند کو حاصل نہ
 ہوتا۔ مگر ان کی برکت سے اب یہ حالت ہے کہ بحکم الہی عزیز مرحوم کو اپنے
 قرب میں لایا گیا ہے اور تفضل و اکرام الہی سے عزیز مال مال ہو رہا ہے۔ اور
 اس سے میرے لئے دردناک حالت معدوم ہو رہی ہے۔ صرف فاتحہ خواں
 لوگ میرے خیالات کو منتشر کہتے ہیں۔ ورنہ عزیز سے جب چاہوں ملاقات
 ہے۔ اگر یہ حالت میسر نہ ہوتی تو میں تباہ ہو گیا ہوتا۔ عزیز مجھ سے بار بار ملتے
 ہوتا ہے کہ تم بہت جلد یہاں آ جاؤ۔ لیکن وقت معینہ سے پہلے میرا وہاں
 موت سے پہلے جانا دشوار ہے۔ مگر یہ وقت بھی دور نہیں قریب ہے۔ اور صفحہ
 دنیا سے وہاں میرے پیار سے بہت ہیں۔ والدین۔ عزیزان۔ بیویاں اور

حضرت مرثدا و حضرات اعلیٰ سب وہاں موجود ہیں۔ اور یہاں سے وہ
 جگہ واقعی میرے لئے زیادہ دلگربا ہے والسلام
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔ میرا نیا زنامہ ہذا اگر ہو سکے، تو
 گھر میں ضرور سنا دیوں۔

بیگم پور چند یالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۵/۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرانتکم
 سلام سنون! والا نامہ آنجناب شرف صدور لایا۔ مشکور ہوں۔ آپ نے
 حالات تحریر فرماتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ کوئی ایسی صورت پیدا ہو جس سے
 آپ میرے قریب رہ کر اپنی رفتار منزل روحانی طے کر سکیں۔ میں نے اس پر
 بہت غور کیا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیسے ممکن ہو سکے گا۔ جب آپ کا حصول
 روزگار زمانہ کے انقلاب سے ایسا ہو گیا ہے کہ آپ کو نیا مقام بہت مدت کے
 بعد مفید ہو سکتا ہے۔ اچھا انشاء اللہ تعالیٰ یہ امر مقرب بالمشافہ گفتگو
 سے طے ہو سکے گا۔

میں انشاء اللہ تعالیٰ آج شام کو جالندھر پہنچ جاؤں گا اور وہاں سے دوسرے

روز بچے صبح کلکتہ میل سے میں لاہور پہنچ جاؤنگا اور وہاں ایام عشرہ محرم
 رہینگے۔ لہذا عرض ہے کہ اگر ہو سکے تو آپ لاہور تشریف لا کر اپنے دیدار
 سے مجھے مستفید کرا جاویں تو بعید از عنایت نہیں ہوگا۔ دل میں تو ایک خزانہ
 الہی موجود ہے اور اُس پر سے اس وقت سرپوش بھی اٹھا ہوا ہے۔ لازمی
 تھا کہ میں اُس میں سے چند روز آپ کے عرض کرنا لیکن قلت وقت سے مجبور
 ہو کر نیاز نامہ ہذا ختم کرنا ہوں البتہ پھر کبھی اگر ہو سکا تو گزارش کرونگا والسلام
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

لاہور

مؤرخہ ۲۱/۲۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنون! آپ جانتے ہیں میں رقم نیاز نامہ کون ہوں اور کہاں
 سے یہ نیاز نامہ تحریر کر رہا ہوں۔ خود ہی عرض کرتا ہوں کہ میں آپ کا نیاز مند
 امانت ہوں اور لاہور سے یہ نیاز نامہ گزارش کر رہا ہوں۔
 آپ نے سنا ہوگا کہ جس روز آپ جالندھر سے میرے پاس سے گھر کو
 آئے تھے۔ اُس کے دوسرے روز میں بوقت صبح موٹر کی سواری پر گھر کو روانہ

ہوا۔ لیکن جیب میں موضع بہرام سے آگے موٹر پر پہنچا تو موٹر کے اچھلنے کے سبب میرے سر پر چوٹ آئی اور زخم ہو گیا۔ پہلے تین روز تو گھر پر اس کا علاج کیا جس سے زخم اگز پیا کی شکل اختیار کر گیا۔ اس پر جانڈھر کو بھاگا اور ڈاکٹر سے زخم کا علاج کرایا جس سے کلی آرام ہو گیا۔ مگر قبل ازیں میرے خون میں کچھ فساد تھا جو اس وقت کچھ بڑھ گیا ہے۔ سب سے اس کے علاج کے لئے تائیکسک اور میں نے بھی مناسب خیال کیا اس کا علاج جانڈھر شروع کیا۔

اگر آپ کسی روز یہاں آکر مل جاویں تو بعید از عنایت نہیں ہوگا۔ مجھے گھر کو جلد واپس جانا ہے۔ آپ چار روز سے زیادہ میرے یہاں رہنے کی امید نہ کریں بلکہ اس سے بھی کم کریں۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام۔

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چند یا کہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۳ ۷/۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنوں! والا نامہ شرف صدور لایا شکر یہ ہے۔ میں آج جالندھر
کو جا رہا ہوں غالباً گل وہاں رہونگا۔ لیکن پرسوں کو وہاں سے ایک دو روز
کے لئے لکھنا چلا جاؤں گا۔ کیونکہ وہاں سے پیر انوار الحق صاحب پندرہ تحصیلدار
کا خط آیا ہے کہ ان کی ہمیشہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ لہذا بغرض فاتحہ خوانی
وہاں پو پو میرا جانا ہے۔

عزیز من! میں اکثر اوقات چشم دل سے دیکھتا ہوں کہ عالم بالا میں کیا ہو رہا
ہے۔ واللہ شکروں کے لشکر یہاں سے وہاں جاتے دیکھتا ہوں۔ یہ دیکھ کر
اکثر دل میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ الہی اس تک و دو اور آمد و شد سے کیا فائدہ
ہماں کوئی آرام سے بیٹھتا ہے اس کو بیٹھا رہنے دیجئے۔ یہ آمد و شد ہر طرح سے
کیا مسافروں اور کیا پس ماندگان کو نہایت تکلیف دہ ہے۔ اس طرح و پکاراؤ
تو دو پریشانی سے کیا فائدہ تو بارہا میرے گوش دل میں عالم بالا سے یہ جواب
سنائی دیا۔ کہ تم ان جنودگی کے ہر ایک فرد کی اندرونی اصل ماہیت کو نظروں
سے بغور دیکھو کہ یہ کیا ہے۔ اس پر حیب ماہیت کو غور سے دیکھتا ہوں۔ تو
واقعی مجھے صاف نظر آتا ہے کہ وہی ذات پاک جس کو میں مخاطب کرتا ہوں

مستتر اور ہیدیل ہے اور اپنی صفات پر ازجدل سے مجبور ہو کر ہم جو قسم حرکات اور تک و دو میں پریشان نظر آتی ہے۔ لیکن فی الواقع ان معاملات سے اس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہے۔ صرف اس کی صفات کی جدل چشم دل اور بعد ازاں چشم ظاہر میں جادو گری کا تماشا دکھا رہی ہیں۔ اس پر میرے دل نے بار بار جستجو کی ہے کہ دیکھوں کہ جادو گری کے یہ تماشا جو صفات سے ظاہر ہوتے بتلائے جاتے ہیں ان کا کوئی اثر اصل ماہیت پر بھی ہوتا ہے یا نہیں۔ اس کے لئے صد ہا مرتبہ نظر تحسس ڈالی گئی۔ لیکن اصل ذات یعنی ماہیت مذکور کو اس سے بیہمی اور معترایا پایا۔ اس پر مزید چشم تحسس سے کام لیا گیا اور اس حالت کی اپنی کیفیت اور اس کی کیفیت پر غور کیا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ تغیر و تبدل اور غم و راحت محض نزول صفات کی حالت میں ہے ورنہ عروج میں ان کا نام نشان تک نہیں ہے چنانچہ تشبیہ اور ہدایت ہوئی کہ تم اس حالت میں کہ اس وقت ہو اپنے میں ٹٹول کر اور تلاش کر کے بتلا دو کہ رنج و راحت جو خواص نزول ہے تم میں کہاں ہے۔ چنانچہ تعمیل ارشاد میں اس کی اپنے میں تلاش کی ان کو اپنے میں کہیں نہ پایا۔ البتہ اپنے میں ایک ایسی کیفیت پائی جس کو دائمی خوشی سے تعبیر کر سکتے ہیں لیکن اس کے لئے کوئی لفظ آج تک ایسا وضع نہیں ہوا ہے جو اس کی کیفیت پر استدلال کر سکے۔ مگر کیفیت مذکور کی حالت میں دیکھا کہ وہاں کی نظر کیفیت میں نزول کے رنج و راحت ہرگز رنج و راحت

نہیں ہیں۔ بلکہ نزولی رنج و راحت سے ایسی کیفیت راحت افزا اس اصل حالت
 کو حاصل ہوتی ہے جس میں وہ مارے خوشی کے اپنے میں بھونی نہیں سماتی اور اگر
 یہ نزولی رنج و راحت پیدا نہ ہو تو کیفیت مذکورہ بالا میں یہ خوشی حاصل نہیں ہو سکتی
 جو بحالت موجودہ ہوتی ہے۔ تو اپنے دل یعنی روح نے اپنا معاً حال وہی پیدا
 کر لیا اور تمام نزولات سے اس وقت اپنے آپ کو معرا کر کے مقام مذکورہ بالا
 کی کیفیت کو دیکھنا چاہا جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ اس پر اس نے اپنے تمام
 لباس اتار اور سب سے معرا ہوا ایسی حسرت کی کہ چشم زدن میں یہ مقام مذکور میں
 تھی۔ اس وقت کی حالت اس لحاظ سے افسوس ناک ہے کہ اس کو اپنا وجود جو
 علیحدہ معلوم ہوتا تھا وہاں معدوم نظر آیا۔ لیکن اس وجہ سے نہایت فرحت افزا
 تھا کہ اس میں وہی آثار پیدا تھے جو اس سمندر کے تھے جس میں یہ جا ملا۔ لیکن وہاں
 جا کہ ہر ایک کیفیت نزول کو غور سے دیکھا اور خوب خوب ہر طرف نظر دوڑائی
 تو معلوم ہوا کہ نزولی تمام رنج و راحت ایسی ہیں جن کے ظہور سے اصل ذات کو
 ایک خوشی اور حظ تام حاصل ہوتا ہے اور یہ سب شیون یعنی حالت رنج و راحت
 بے نقص ہے۔ اس حالت میں یہ دل ایک مدت تک رہا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ
 باوجود حکم واپسی کے یہ واپسی سے انکار کرتا رہا۔ لیکن ان برہمیت و عدول سے
 کہ عنقریب تم یہاں ایسے طریق سے آنے والے ہو کہ پھر واپسی نہیں ہوگی یہ دل
 واپس آ گیا۔ لیکن اس نے واپسی پر یہاں آ کر اپنے آپ کو نہایت بے مزہ اور

یہ لطف پایا۔ اور ارادہ مستقل کیا کہ پھر وہیں چلا جاوے لیکن معاً حکم آگیا کہ بس۔ ابھی اس میں دائمی قبل از وقت ہے۔ لہذا اس وقت خواص نزول اس پر حاوی ہیں اور آنکھوں سے آنسو بے تماشا جاری ہیں اور یہ شعر پڑھ رہا ہوں

میر عمرہ یہ زندگی تو نہ ٹھیری بلائے جان ٹھیری

میرے عزیز! یہ ماجرا آچکا ہے اور واپسی آج صبح کے چار بجے کی ہے جوش سے دل بٹھتا جاتا ہے۔ اس وجہ سے کہ شاید عرض حال سے طبیعت فرو ہو سکے ہیں نئے ستمہ از حال و کیفیت خود عرض کیا ہے۔ ورنہ اصل حالات کے بیان کے لئے ایک ضخیم کتاب درکار ہے مگر افسوس ہے کہ اس کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ جن سے حالات و کیفیات مذکورہ بیان ہو سکے۔ اگر کوئی مجھ سے اس کی کیفیت زیادہ دریافت کرے تو میں بھی کہوں گا کہ

شعرہ پُرسید کئے کہ عاشقی چیت

گفتم کہ چو من شوی بدانی

عزیز من! ان حالات گرم اور سرد سے میں گونہ تکلیف میں ہوں۔ کاش مجھے یہ کیفیت معلوم نہ ہوتی اور میں اس عالم میں نہ جاسکتا اور عوام کی طرح خراب آباد دنیا میں منہمک ہوتا اور یہ مفارقت سے رونا مجھے نصیب نہ ہوتا جس میں میں اس وقت گرفتار ہوں۔ نہیں معلوم کہ یہ قید کب ٹوٹے گی۔ اور اس سے کب رہائی حاصل ہوگی۔ آپ دعا کریں کہ مجھے اللہ اس

سے جلد نجات دلیے۔ واللہ اس وقت نہایت اُداس اور آنکھوں سے
 آنسو جاری ہیں۔ جوشِ دل سے یہ کچھ تحریر کیا گیا ورنہ یہ باتیں ہرگز تحریر کے
 قابل نہیں ہوتیں اور نہ ان کو عوام سمجھ سکتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ میری یہ حالی
 اور یہ نصیبی پر ضرور آنسو بہا دیں گے کیونکہ مفارقت سے تنگ آکر میں اس وقت
 بے تمنا ہوتا ہوں والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
 مورخہ ۲۲/۸/۲۲

عزیز القدر و عزیز من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام ستون! میں کل ہوشیار پور سے واپس آیا۔ تو اتنے ہی والا نامہ آنحضرت پلا میں
 میں آپ کی علالت درج تھی واللہ والا نامہ کو پڑھ کر نہایت فکر و اضطراب دل میں پیدا
 ہوا۔ بجز عاٹے تیر کے میں اور کیا کر سکتا تھا۔ چنانچہ نہایت خضوع سے کی گئی اور بعد میں دیکھا
 کہ اللہ کے فضل سے ہر سہ عزیز الی رو بہ صحت ہیں اس سے گونہ قبسکین تو پیدا ہو گئی لیکن
 جب تک آپ کی جانب سے نامہ تسکین وہ ثمرت صد ورنہ لاشے اپنے قلب
 پرورد میں طمانیت کا ظہور مشکل ہے۔ لہذا آپ براہ مہربانی اپنے اور ہر عزیز

کے حالات سے بواپسی ڈاکر مفصل مطلع فرماویں۔ اس میں ہرگز توقف نہ فرماویں کیونکہ آپ کا فکر مجھے بے ڈھب تکلیف دے رہا ہے۔ مگر اپنی چشم بصیرت یقین دلاتی ہے کہ نیا نامہ ہذا آپ کو آپ کی بہتر حالت میں پہنچے گا۔ تاہم آپ سب عزیزاں کی حالت سے مفصل مطلع فرماویں۔ میں بخیریت ہوں اور سب خیریت سے ہوں۔

اس وقت صبح کا وقت ہے اور بہ تقاضائے حالت یہ شعر وردِ زباں ہے۔

شعر
عجیب واقعہ وغریب حادثہ البیت
انا اضطربت قبیل وقاتلی شاکی

آپ جانتے ہیں کہ یہ شعر اس وقت کیوں میری وردِ زباں ہے صرف اس وجہ سے کہ جسم منصری اور ملکوتی کی نفی تو قبل ازیں موجود تھی لیکن اس وقت نفی روح بھی ظہور پذیر ہو گئی۔ اور اب اپنے میں وہ میں نہیں ہے جو شرک سے لبریز ہو۔ بلکہ یہ میں تو اسی کے میں ہے۔ جس کے لئے یہ اول و آخر اور ظاہر و باطن مناسب بالاستحقاق ہے۔ دیکھتا ہوں کہ پہلا جادو جس سے شرکاء میں میں ہوتی تھی کہاں گئی۔ ارشاد ہوا کہ جو جادو ہم نے کیا ہوا تھا۔ تم نے ہمارے نام و ذات کی برکت سے اپنے پرے اتار دیا ہے۔ اب من تو شدم تو من شدی، سبحان اللہ اس وقت کچھ پتہ نہیں ملتا کہ یہ بات اور یہ

منصب کیسے حاصل ہوا۔ سچ تو یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع اور عشق و محبت سے حاصل ہوا جو کچھ ہوا۔ میں مزید اس وقت کیا عرض کروں۔ جب یہاں سے کسی وقت نزول ہوگا تو پھر دوسری بات عرض کروں گا۔ جو کچھ اس وقت گذارش ہوا ہے یہ تکلیف سے عرض ہوا ہے ورنہ بہت مشکل تھا۔ اُمید ہے آپ جو اسکے بواپسی ڈاک مطلع فرماوینگے والسلام گھر میں اور عزیزوں کو سلام ودعا۔

بیگم پور چندیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۶/۲/۲۰

میرے عزیز عزیز از جان جناب مولوی صاحب زادہ اللہ مرآتکم سلام سنون اکل والانا مہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ یاد آوری ہے۔ اس وقت صبح کا وقت ہے اور میں سفرِ عالم ثانی سے ابھی واپس آیا ہوں وہاں کی پرلطف صحبتوں اور خوشنما مناظر کی جدائی اور عالم موجود کے پرخار و پرتکالیف مناظر کا مقابلہ کرتے ہوئے اس وقت یہ شعر حضرت حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ سے ساختہ زبان سے بار بار نکل رہا ہے کہ شعرے پری نہفتہ لُح و دیو در بود کمر تہ و ناز بسوزن عقل ز حیرت کہ این چہ ابوالعجمی است

واللہ اس وقت ایک عجیب و غریب سماں اپنے پرطاری ہے کہ عالم منترہ اور پاکیزہ سے جدائی اور ناپاک عالم کا ورود و عجب شاق گذر رہا ہے وہاں نہ غم نہ فکر نہ تکان اور نہ بیماری۔ یہاں افکار و حوادث کے خیالات پریشان کن اور بیماری و غم کے صدمات اس وقت عجیب و غریب پریشان کر رہے ہیں۔ دل میں باریا آتا ہے کہ میں اس حسرت سے نکل کر کیوں اس جہنم میں آیا اور پھر غم پیدا ہوتا ہے کہ فوراً واپس چلا جاؤں لیکن منشا شہنشاہ اعظم اس کے خلاف پاتا ہوں اور متواتر احکام صادر ہو رہے ہیں کہ ایسا ارادہ اور ایسا قیام عالم ثانی جس سے کہ واپس نہ آسکو ابھی دور اور قبل از وقت ہے گو یہ حکم سخت ناگوار معلوم ہوتا ہے لیکن کیا کیا جاوے۔ چار باد ساختن ناچار باد ساختن۔

میرے عزیز آدم و شد و اللہ اب تو سخت ناگوار معلوم ہونے لگ گئی ہے۔ گو قبل ازیں اس میں بھی گو نہ لطف تھا میں اس وقت دیکھتا ہوں کہ وہ پری جمال اور پراز طاقت و جواں اپنا پیکر آنکھوں سے گم ہو گیا ہے سستی کہ اس کی آنکھیں بھی اس وقت معدوم ہیں۔ لیکن یہ ایک فرسودہ اور کہنہ اور ناہموار و ناتواں پیکر ہو گیا اور برہر کار ہے۔ مگر اس حالت میں بھی خاکی آنکھ بند کر کے دیکھتا ہوں تو وہ پاکیزہ اور دلگیا اپنا پیکر قریب میں موجود نظر آتا ہے۔ لیکن وہ اس وقت بیکار ہے گویا کہ

کسی کے حکم سے خواب آلودہ حالت میں ہے اُسے جگانا ہوں مگر میرے کہے پر جاگتا نہیں ہے اور ہوشیار و بیدار کرتا ہوں مگر نہیں ہوتا تو بے ساختہ شعر مذکور زبان پر آتا ہے اور اُس کو دہراتا رہتا ہوں۔

عزیز من! فقیر کیا ہے آمد و شد مذکور کے لحاظ سے یہ بھی ایک

بھانمتی کے نامناشا سے ہرگز کم نہیں ہے البتہ ان میں فرق یہ ہے کہ اُس میں

اور لوگ حیران ہوا کرتے ہیں اور اس میں انسان خود حیران ہو ہو کر رہ جاتا ہے

میں ابھی جس کو قلیل وقت گذرا ہے ایوان شہنشاہی میں جو تغیر و زوال کے

منترہ اور بے باک ہے جلیل القدر شہنشاہوں کے ہمراہ بڑے معرفت الہی سے

بالکل شہرت تھا اور ایسے تزلزل و احتشام کے ساتھ عالم قدس میں مصروف

پرواز تھا کہ کروڑوں اور ارب کھرب میلوں کی مسافت ایک چشم زدن

میں طے کر کے پھر اپنے آشیانہ شہنشاہی میں تھا۔ واللہ نہ کوئی ٹکان اور

نہ کوئی افسردگی کبھی اپنے میں محسوس تک ہوتی ہے۔ البتہ واپسی پر حضرات

کے ہمراہ ایک دورے افضال و اکرام الہی کا چل جاتا تھا جس سے مکرر

شہر ہو کر مکرر ہم پرواز میں آجاتے تھے۔ اور ہر واحد اپنی تیز پروازی

بکھے جو ہر عالم قدس میں دکھاتا تھا۔ نامشایان عالم قدس ان پروازوں کا

نامشا دیکھتے اور ہر ایک کے تفاوت مراتب اور قابلیت پرواز کی داد

دیتے تھے جن میں آپ کا نیاز مند نمایاں مقامات حاصل کرتا رہا۔ اور ہر

جانب سے اپنی تحسین و آفرین کے نعرہ ہائے دلربا سُنتا رہا۔ بعد ازاں ان سے فارغ ہو کر انعام الہی تقسیم ہوئے جن میں آپ کے نیاز مند کا حصہ کثیر تھا۔ میں کیا عرض کر دوں اس کے بعد وہ لوگ تو غالباً وہیں رہے لیکن وہاں سے مجھے اس عالم پر خار میں آنے کا حکم سنا دیا گیا جس کی تعمیل میں میں آ تو گیا ہوں لیکن بھرت بے مزہ و بے لطف حالت میں ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ حالات مذکور کے اظہار کے لئے مجھے الفاظ نہیں ملتے۔ ورنہ ان کے بیان سے ہرگز دریغ نہ کرتا۔ البتہ میں جس قدر وہاں خوش ہوا تھا۔ اُس سے زیادہ یہاں ناخوش ہوں۔ میں نے اپنے آپ کو اس وقت اپنی منزل سے نہایت خراب اور زبوں پاتا ہوں۔ اس کے اظہار کے لئے البتہ میری آنکھوں کے آنسو کافی شہادت دے رہے ہیں کہ کیا تھا اور کیا ہو گیا اور کہاں تھا اور کہاں آ گیا۔ رات کے واپس آنے پر اب جیتا ہوں۔ والسلام

گھر میں اور دیگر عزیزاں کو دعا و سلام۔

بیم پور چند یاد۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۹/۲

عزیز القدر۔ عزیز از جان جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد حکیم
سلام سنون! والاناہ آپ کا شرف صدور لایا۔ میں اپنی دیگر حالت
آپ سے کیا عرض کروں وہ پرواز اور اعلیٰ پرواز میں ہے۔ واللہ رات کیا آتی
ہے عجیب و غریب کیفیات اور سفر اپنے ہمراہ لاتی ہے میں رات کو دیکھتا
ہوں کہ عوام خواب غفلت میں سوئے ہوتے ہیں اور بعض کو دیکھتا ہوں کہ
وہ اپنے نفسوں کے عیش میں منہمک ہوتے ہیں لیکن اللہ کی تیغ عیش کے مذبح
باوجود مذبح ہونے کے اللہ کی جانب اپنی پرواز کی سر توڑ کوشش کرتے
ہیں اور باوصف اس کے کہ وہ اُس وقت نابود ہوتے ہیں مگر جملہ بودوں
اور باوجودوں سے کہیں گناہ سبقت لے گئے ہوتے ہیں۔

آج رات اس حدیث کے مفہوم کا مقابلہ تھا۔ کہ واللہ جمیل و مجیب

الجمال بات اور اصول یہ ہے کہ جس طرح سے مادی خوراک و لباس دنیاوی
انسان کے جسمانی حسن و جمال کو بڑھاتے اور اُس کو حسین بناتے ہیں۔ اسی
طرح سے عبادت فقر فقیر کے ملکوتی جسم کو حسین بناتی ہے اس میں جیسا کوئی
فقیر فقیر میں ترقی کر گیا ہو اسی قدر اُس کا جسم ملکوتی حسن و جمال میں ترقی یافتہ ہوتا
ہے۔ اور کبھی کبھی رشتگان میں تقریباً اس کا مقابلہ بھی ہوتا ہے اور جو فقراء

زندگی دنیاوی کے قید میں ہیں۔ ان میں سے بھی بعض ترقی یافتہ ان میں مقابلہ کے لئے شامل کر لئے جاتے ہیں۔ اس میں صرف حسن و جمال کا ہی مقابلہ نہیں ہوتا بلکہ دیگر پرواز ہائے فقر کا مقابلہ شدید ہوتا ہے۔ اور ان پروازوں سے جسم کے جمال کے نمبر عموماً ملتے ہیں چنانچہ آج رات یہ مقابلہ عظیم تھا اور سابقہ بڑے بڑے حلیل القدر لوگ اس میں شامل تھے اور بڑی بڑی تیاریوں سے آئے تھے خیرات پھر مقابلہ ہوتا رہا اور خوب پروازیں ہوئیں جو بے حد حضور ہیں۔ آپ کے نیاز مند کو حضرات مشائخ سلسلہ قادریہ پاک نے اپنی جانب سے پیش کیا اول جمال ملکوتی کے حسن و جمال کی نمائش ہوئی۔ اور اس میں ہر ایک کو نمبر دیے گئے اور بعد ازاں پروازوں کا مقابلہ ہوا الحمد للہ کہ آپ کا نیاز مند کسی سے کم تو ہرگز نہیں رہا بلکہ سبقت کے نمبر ہائے اُس کی قیمت میں درج کئے گئے۔ اس سے ہمارے حضرات جن میں حضرت غوث پاک قدس اللہ سرہ العزیز تشریف رکھتے تھے۔ نہایت خوش اور محظوظ ہوئے۔ مجھ میں یہ تو ہرگز نہیں تھی یہ صرف حضرات اقدس کی توجہ پاک کا نتیجہ ہے جو توجہ فرما رہے تھے۔ زیادہ کیا عرض کروں گو امتحان میں تو کامیابی ہوئی مگر واللہ اس وقت ہر دو جسم جو معلوم ہوتے ہیں۔ اور ان میں ہرگز تو اُن نہیں ہے۔ کمزوری اور تکان کی وجہ سے میں مزید نہیں تحریر کر سکتا لہذا سلام ہے

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! والا نامہ نثر صحت صدور لایا۔ شکر یہ یاد آوری ہے۔
مجھے نزلہ اور نزلہ سے تنفس قبل از وقت دق کرنے لگ گیا ہے۔ راتوں کو
تنفس کی خرابی سے تکلیف شروع ہو گئی ہے۔ موسم سرما طویل ہے۔ اللہ
جانے ان سے کن کن تکالیف سے سابقہ پڑے۔

میرا ارادہ اکتوبر میں کوچہ انوالہ حاضر ہونے کا ضرور ہے۔ لیکن یہ اللہ
کے ہاتھ میں ہے کیونکہ اسی کا ارادہ ہے اور اسی کا عزم جناب نے مجھ سے
نفس کشی اور بے عزتی کے نسبت دریافت فرمایا ہے۔ جناب من! ہر دو
الفاظ مذکور کوئی خاص تیز نفس الامر میں پیدا نہیں کرتے۔ فی الواقعہ وہ ہیڈنگ
جو فقرا کے کار آمد اور ہمیشہ زیر نظر رہتے ہیں۔ روح اور نفس معہ اپنے اپنے
امور متعلقین کے ہیں اور باقی جملہ امور اپنے ہیڈنگ کے زیر ہیں جب فقرا
میں کوئی ارادہ پیدا ہوتا ہے تو وہ نہایت نظر غور سے دیکھتے ہیں کہ آیا یہ
باد شمال سے ہے یا باد زبور کا نتیجہ ہے۔ یعنی یہ روحانی اثرات سے ہے
یا نفسانی اثرات سے اگر روحانی ہو تو اس پر کار بند ہوتے ہیں اور نفسانی
سے گریز اور اجتناب کرتے ہیں۔ لیکن روحانی اور نفسانی تیز فعل کے نتیجہ پر

تو عوام معلوم کر لیتے ہیں۔ لیکن فعل کے سرزد ہونے سے پہلے ان کے باؤ شمال اور باد زبور کا معلوم کرنا فقرا اہل حال کا کام ہے۔ واللہ جن فقرا اہل حال کو یہ تمیز پیدا ہو گئی ہے وہ کبھی اپنی حالت سے نہیں گرتے ورنہ آپ دیکھیں گے کہ ملکہ مذکور کے بجز فقرا اکثر اپنی حالتوں میں گرتے اور پھر اُبھرتے ہیں۔ چنانچہ آفتان خیزاں اپنی تمام عمر بسر کر دیتے ہیں۔ اور گو ہر مقصود ہرگز ہاتھ نہیں آتا۔ میں سچ عرض کرنا ہوں کہ بہت سے فقرا جن کے اہل حال سے بجز ذات الہی کوئی واقف نہیں ہے اور عوام میں نہایت مفتخر اور عزیز ہیں وہ نفس کے ان دو جزر کے ایسے گرفتار ہوئے ہیں کہ اپنے ان مقامات سے آگے ایک قدم نہیں چل سکے یا تو ان کو کوئی راستہ کے چلانے والا اُستاد کامل نہ ملا اور یا وہ بخل جسم میں گرفتار ہو کر وہیں کے وہیں رہ گئے۔

میں نے آپ کے بار بار یہ قاعدہ عرض کیا ہوا ہے کہ جس خیال اور فعل اور مقام سے شوق الہی زیادہ ہو اس کی جانب بھاگو اور جہاں سے اس میں تنزل واقعہ ہو وہاں سے گریز کرو۔ عزیز من! آپ اسی قاعدہ کو استعمال فرماتے ہوئے اپنے جملہ معاملات کے نتائج پر غور فرمایا کریں اور ضرورت ثابت ہونے پر ان سے اجتناب فرمایا کریں۔ البتہ میں اتنا عرض کرنے سے روک نہیں سکتا کہ قوت غضب مشتعل کرنے سے روحانی حالت میں تنزل ضرور واقع ہو جایا کرتا ہے کیونکہ اس سے نفس اپنی پوری طاقت سے کام لیتا ہے۔

میرے عزیز! عجیب راز الہی ہے کہ جس میں یہ طاقتیں نفسانی یعنی شہوت و
غضب و غیرہ نہ ہوں یعنی نہایت کمزور ہوں وہ فقر میں ایک ذہین طالب علم
نہیں ہو سکتا بلکہ وہ غبی اور کند ذہن ثابت ہوا ہے۔ فقر کے لئے بھی وہی
شخص قابل ہوتا ہے جو اپنے نفس کے قوائی مضبوط رکھتا ہو۔ لیکن ظل پر سے
ان قوائے میں ایسی اصلاح اور نیز ایسا درد اور عشق الہی پیدا کر لیوے کہ
ان قوی کی آگ کو روحانی سردی سے کمزور کر دیوے۔ اندر میں حالات فقیر نہایت
عمدہ طریق سے موصول اٹلا لٹھ ہو جایا کرتا ہے بات یہ ہے کہ کامیاب وہ
لوگ ہوئے یا ہوتے ہیں جو نفسانی قوی نہایت مضبوط رکھتے ہوں۔ لیکن اس
کے مقابل اُس کے روحانی قوی بھی زبردست ہوں اور یہ ظل شیخ سے نہایت
طاقتور ہو کر نفسانی قوی کو اپنے محکوم اور زیر کر لیویں۔ لیکن جس شخص کے قوی
نفسانی فطرتاً کمزور واقع ہوئے ہیں وہ ہرگز فقر کے راستہ کے لئے موزوں
نہیں ہوا کرتا۔ کیا آپ نے کبھی کسی سیرٹے کو اہل دل اور کامل دیکھا یا سنا
ہے۔ ہرگز نہیں۔ چونکہ سیرٹے بعض قوی میں یعنی نفسانی قوی میں کمزور ہوتا ہے
لہذا وہ فقر کے راستہ کا اہل نہیں ہو سکتا۔ راز الہی عشق کی نسبت خواہ وہ
مجازی ہو یا حقیقی اُس کے صحیح و سالم ہونے پر ہی ہے عجیب راز الہی ہے کہ
جن کو قوی نفس کی زنجیروں میں جکڑا ہے۔ عشق حقیقی ہو یا مجازی انہی کو نصیب
کیا گیا ہے۔ اور اُس کے ذریعہ وہی کامل معرفت الہی حاصل کر سکے ہیں۔ اور

جن کو نفس نہیں دیا گیا وہ عابد ہوئے ہیں لیکن وہ کامل معرفت الہی حاصل نہیں کر سکے کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ثقب معراج میں جملہ فرشتگان جن کو ہمارے علما اپنی نابینائی کی وجہ سے مقربانِ الہی کے نام سے ہمیشہ یاد کرتے آئے ہیں۔ رسول کریم صلعم کے سفر بارگاہِ الہی سے تھک کر راستہ میں ہی آپ کے علیحدہ ہو گئے اور آپ تنہا بارگاہ میں داخل ہوئے۔ آپ جانتے ہیں کہ رسول اکرم صلعم کیوں اس سفر میں کامیاب ہوئے اور ہمارے نابینا علما کے خواندہ مقربان کیوں اس نعمت سے محروم رہے اس کا سبب صرف ایک ہے! اور وہ یہ ہے کہ حضرت صلعم عشق سے لہر تھارتے تھے۔ اور ہمارے مقربان اس دولتِ عشق سے بے نصیب تھے۔ کیونکہ ذاتِ الہی نے فرشتگان کو نہ نفس دیا اور نہ اس سے عشق کا حصول ہو سکا۔ اور اصل نعمت سے محرومی ازلی واقع ہوئی۔

میرے پیارے! اب عشق کی بات آگئی اور عشق کا تذکرہ شروع ہو گیا جس میں آپ کا نیاز مند اپنی ہستی مدت سے کھو چکا ہے۔ اب اس سے آگے عرض کروں تو کیا عرض کروں۔ بس ہم فلم شکست دہم کا غنما مذاہب ہاتھ اور جسم میں طلاق ت۔ لہذا عشق سے بریز سلام گھر میں اور عزیزوں کو اس نابود کا سلام فرما دیں۔

بیگم پید جنڈیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۲۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! آپ میری مدت کی خاموشی کو غالباً میری بے اعتنائی

پر احتمال کیتے ہونگے۔ جو بالکل سراپا غلط ہے۔ میری مدت کی خاموشی محض

میری شدت پیریا بخار اور بہوشی کی وجہ سے ہوئی ہے۔ ایام مرض تو گذر گئے

اور اب بخار سے کلی آرام ہے۔ لیکن اثرات بخار سے جو کمزوری مجھ پر اس وقت

تک مسلط ہے اگر آپ مجھے دیکھ لیں تو معاف کرنا تو ایک طرف رہا آپ

درد سے میری ہمدردی فرماویں گے۔ بات یہ ہوئی کہ سابقہ شکایت جو میں اپنی

واپسی سفر پر تحریر کرتا تھا۔ وہ واقعی اسی شدید پیریا بخار کا پیش خمیہ تھا۔ وہ

شکایت ہوتے ہوتے اصل مرض یعنی بخار شدت سے حملہ آور ہوا جس سے میں

میں گھنٹہ ہریان اور خالص بے ہوشی تھی۔ جب اس پر ہفتہ سے زائد گذر گیا۔

تو جہاں سندھروالے ڈاکٹر کو ہمراہ لائے تاکہ میرا علاج کریں مگر مناسب

جہاں کر کے مجھے موٹر میں ڈال کر جہاں سندھروالے گئے اور وہاں علاج ہوتا رہا۔

جس سے اللہ نے آرام عطا فرمایا۔ بعد میں کمزوری بے شمار تھی جس سے مجھے آرام

ہونے کے چند روز بعد جہاں سندھروالے سے آنے کی اجازت نہ ملی۔ پیرسوں شام وقت

یعنی چار بجے سردار کبیر سنگھ صاحب خود ہمراہ لے کر یہ سواری موٹر گھر چھوڑ

گئے ہیں۔ مرض سے کلی آرام ہے لیکن تاہنوز کمزوری بے شمار ہے۔ بس میری ہسٹری یہ ہے جس سے میں نیاز نامہ آنعزیز کو عرض نہیں کر سکا۔ اب مجھے کلی آرام ہے اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ کمزوری رفتہ رفتہ رفع ہو جائیگی مجھے مرض میں جب کبھی ہوش آتی رہی آپ عزیزان کے شغل کا اکثر فکر دامن گیر رہا اور جو کچھ ہو سکتا تھا کرنا رہا آپ اپنے حالات سے منصل مطلع کریں۔

امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام
زیادہ تحریر نہیں کر سکتا ورنہ تحریر و عرض کرتا کیونکہ کمزوری بے شمار ہے۔

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۸/۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! والانا نامہ آنعزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ آپ نے

شغل کی تکلیفات تحریر فرمائی ہیں۔ ضرور ہونگی کیونکہ لازمی تھا کہ گرم ہشیا سے

پرہیز کرنے اور سرد اور زود ہضم غذا کھاتے۔ آپ گوشت اور گرم مصالحہ

سے ضرور پرہیز کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آرام رہے گا۔ آپ دانا ہیں۔ لیکن

مجھے اپنے اور گھر کے حالات سے مطلع فرماویں اور فرماتے رہیں ضروری ہے۔
 بیماری سے ہاتھ کی انگلیوں میں نرذہ زیادہ پیدا ہو گیا ہے مجھ سے لکھا نہیں
 جاتا وہ نہ بہت کچھ تحریر کرتا۔

اب میں بالکل اچھا ہوں۔ اب کمزوری میں بھی کمی ہو رہی ہے۔ تاہم
 بہت کچھ باقی ہے۔ خیریت سے مطلع فرماویں والسلام
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱/۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
 سلام سنوں! والانا مہ پہنچا۔ شکر یہ یاد آوری ہے۔ میں کل تین بجے شام
 تالذہر سے واپس آیا ہوں۔ پرسوں واپسی کی صدمت اس وجہ سے نہ ہوئی۔
 کہ میں ۸/۲۸ کو بعد دوپہروں دورہ تنفس سے بیمار ہو گیا اور یہ حملہ ایسا شدید
 تھا کہ آٹھ نو سال سے ایسا شدید دورہ مجھے قطعاً نہیں ہوا تھا۔ ۸، ۹ کے مابین
 رات ایسی سخت گذری کہ خدا یا تو یہ قریب تھا کہ دم بند ہوتے سے روح
 جسم سے پرواز کر جاوے۔ مگر ابھی وقت نہیں آیا تھا۔ اس سے جسم میں رہی۔

لیکن اس سے جس قدر تکالیف ہوتی ہیں۔ ان کا کوئی عدد شمار نہیں ہے۔ کل صبح
 کچھ آرام ہوا تو مجھے سردار کبیر اسٹو صاحب خود اپنی موٹر پر سوار کر کے یہاں گھر
 چھوڑ گئے۔ یہاں پہنچتے ہی وہ آپ کا والا نامہ ملا جس میں گھر کی علالت کا حال
 درج تھا اس کو پڑھا اور گونا گوں افکار میں طبیعت عرق ہو گئی۔ کاشش میں تندرست
 ہوتا تو آپ کے ہاں خود حاضر ہو جاتا۔ مگر میری طبیعت ایسی کمزور ہے کہ خفیف
 تکلیف سفر بھی برداشت کرنے کے قابل نہیں ہے۔ آپ بدین نیاز نامہ گھر میں
 قطعاً مشغول معلوم ترک کر ادیوں اور ادویات سرد اور تر سے بزور علاج کریں۔ اللہ
 فضل کرنے والے ہیں۔ اور میں اپنی طرف سے باطنی علاج ہرگز ہرگز فرو گذار
 نہیں کروں گا۔ واللہ مجھے عزیزہ کا اس قدر فکر و امن گیر ہوا ہے کہ سات نیند نہیں
 آتی۔ آپ کوشش سے علاج کریں اور دیگر فکر نہ کریں۔ لیکن مجھے یو ایسی ڈاک
 موجودہ حالات سے مطلع فرمادیں۔ کیونکہ میرے فکر کی کوئی حد نہیں ہے۔ ہرگز
 ہرگز توقف نہ فرمادیں۔ مشکور ہوں گا۔

نیز عزیزہ سے میرا سلام فرمادیں اور میری طرف سے عیادت فرمادیں

والسلام۔

عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ - ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۲/۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنوں! قبل انہیں اور نیز کل آپ کے والانا کے شرف صدور لائے
 آپ کی یاد آوری کا بہت بہت شکریہ ہے۔ پہلے والانا میں آپ نے نیاز مند
 سے خرید مکان محمد عبد اللہ صاحب کی نسبت دریافت فرمایا ہے۔ اس کی
 نسبت تو میں آپ کو ہی مشورہ دوں گا کہ اسے آپ ضرور خرید لیں کیونکہ یہ
 فی الواقعہ ہمیشہ سے آپ کا ہی ہے اور نیز آپ کو اس کی ضرورت بھی ہے باقی
 رہی زمین کے بار کی سبکدوشی۔ اللہ اس سے آپ کو جلد فارغ فرما دیں گے۔ اگر
 ہو سکے تو آپ اس کو ضرور خرید فرماویں۔ میں عزیزہ غلام زہرہ کی صحت کا حال
 پڑھ کر نہایت خوش ہوا ہوں۔ واللہ مجھے عزیزہ کی علالت کا فکر ہر وقت دہنگیر
 رہتا تھا۔ اور میں اکثر اوقات توجہ سے فارغ نہیں رہتا تھا۔ مگر شکر ہے کہ اللہ
 نے ان کو آرام عطا فرمایا ہے۔

الحمد للہ علی ذلک۔ تاہم آپ میری طرف سے عزیزہ کی دلجوئی اور عیادت
 فرماویں۔ کہ فقر میں شیخ سے دور رہ کر ہم جو قسم مشکلات پیش آیا کرتی ہیں۔ اور
 اسی وجہ سے زمانہ سلف کے حضرات ان مراحل کے طے کرنے کے وقت شیخ
 سے ہرگز حیا نہیں ہوتے تھے۔ البتہ آخری مراقبات میں شیخ ان کو تہائی میں

رہتے اور عزت اختیار کرنے کا حکم دیا کرتے تھے مگر یہاں صورت جدا گانہ ہے
 اور صورت معاش فی زمانہ نہایت جدوجہد کی ہے جو سابقہ زمانوں میں ایسی
 ہرگز نہیں ہوتی تھی۔ اب تو وہی بات ہے کہ زمانہ باتونہ سازد تو با زمانہ ساز
 پھر بھی ہزار شکر ہے کہ باوجود بعد کے سبق موثر ہے اور اللہ صاحب اگر کوئی
 شکایت پیدا ہو تو اس کو بطریق احسن رفع فرما دیتے ہیں۔ یہ سب خوبیاں سبق
 کی صداقت اور حضرت غوث پاک قدس اللہ سرہ العزیز کی عنایت کی ہیں
 جن کے ہم لوگ خاک پاؤں ہیں۔ اس پر اللہ کا کمال شکر ہے۔ آپ اس پر عزیزہ کو
 میری طرف سے مبارک باد فرمادیں اور نیز اس بات پر کہ انشاء اللہ تعالیٰ عزیزہ
 کی حالت میں ہرگز کمی نہیں ہوگی۔ مگر آپ عزیزہ کی حالت مفصل تحریر فرمادیں کہ
 اب ترکِ شغل میں ان کی کیا حالت ہے خدا کیسے کہ اچھی ہو اور قابلِ شکایت
 نہ ہو۔ آپ نے میرے برہا جانے کی حالت میں اپنا عزم برہا جا کر کام و کالت کرنے
 کا تقریر فرمایا ہے۔ یہ آپ کی بے کلی اور عزم بے جا ہے کیونکہ آپ خیالدار اور
 بہت سے تعلقات رکھنے والے ہیں۔ یہاں سے علیحدگی آپ کے لئے نہایت
 نقصان دہ اور تکلیف دہ ثابت ہوگی۔ نیز میں تو عزیزوں کی مفارقت کا شایا
 ہوا برہا جانا ہوں آپ ایسا عزم کیوں کریں۔ وہی بات سے کہ مرا افتادہ دل
 از کف ترا چہ افتادہ است آپ براہِ مہربانی ایسا خیال ہرگز دل میں نہ لاویں
 میرے جانے کی صورت میں اگر میری حیات باقی ہے تو میں واپس آ جاؤں گا۔

اے آپ کے نیاز آج کل کے دل کا درد آپ نے فاتحہ سے مجھے یاد کر چھوڑنا۔ واللہ
میرا دل عزیزوں کی مفارقت سے بہت ادا اس ہے۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام نیز عرض ہے
کہ میں آج کل اچھا ہوں۔ گورنٹ کو پھیلے پیر کچھ تنفس کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے
مگر میگڈرو میگڈرو کا معاملہ ہے۔

آج لوزہ انگشت بکثرت ہے جس سے ہر شکل نیاز نامہ ہذا تحریر ہوا ہے
شکستہ حروف معاف فرماویں۔

بیگم پور خٹہ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۸/۲

عزیزان من جناب مولوی محمد حسین صاحب

دعوتیہ علامہ زہرہ صاحبہ زاد اللہ مرآتکم

سلام سنوں! میں نہایت شرمندہ ہوں کہ میں ابتدائی امور شغل سلطان
الاذکار کے آپ کو بتلا کر آپ کی تکالیف کا باعث ہوں۔ آپ کے والائے مجھے
پہنچے اور عزیزہ کی تکالیف کے امور سے آگاہی ہوئی۔ مگر آپ کے والائے امور
سے شغل مذکور کی ناکامی سے آپ کی مایوسی ہو گیا ہوتی ہے جو دراز اہلیت سے

فقر کا لب لباب اور نتیجہ یہ ہے کہ انسان موصول الی اللہ ہو جائے سو اس کے لئے آپ کے نیاز مند کو حضرات قدس اللہ سرہم سے بے شمار طریق حاصل ہیں۔ ضرور تھا کہ میں آپ کو شغل مذکور عرض کر کے ایسے مصائب میں نہ ڈالتا۔ مگر کیا کروں۔ واللہ آپ کے شوق اور اپنی شرط محبت نے جو آپ سے یہ تقاضا کیا کہ آپ کو نہ صرف عالم ثانی کی سیر کراؤں بلکہ وہاں کی شہنشاہیت کے مالک بہ فضل خدا اور رسول صلعم آپ کو دیکھوں۔ واللہ یہ غلطی مجھ سے آپ کی نہایت محبت اور پیار کی وجہ سے ہوئی جس کے لئے میں نہایت التماس و الحاح سے آپ سے معافی مانگتا ہوں۔ آپ براہ عنایت میری محبت اور میری نیت نیک پر غور فرما کر میری یہ غلطی مجھے معاف فرمادیں اور نیز یہ شغل قطعاً ترک فرمادیں۔ کیونکہ جب اس سے ایسی تکلیف عائد ہو تو پھر اس کو ترک کرنے کا حکم ہے مگر یہ بات کہ موصول الی اللہ ہونے کی کیا تدبیر کریں۔ اس کا آپ ہرگز فکر نہ فرمادیں! انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا نیاز مند اس کے لئے کامل دستگاہ رکھتا ہے جو آپ کے کامل آدم ہونے پر میں بالمشاقق کبھی آپ کے گناہوں کو دیکھا۔ اور ان میں آپ کو ہرگز کوئی تکلیف جسمانی نہیں ہوگی البتہ دل اور افکار دل کو ایک نقطہ پر قائم رکھنا ہوگا جس کا عمل تکلیف جسمانی سے بالکل محفوظ ہوگا آپ حصول نتیجہ فقر کی ہرگز فکر نہ فرمادیں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا نیاز مند اس کا کلی ماہر ہے۔ شغل مذکور کے سوائے اگر آپ اور شغل کرنا

چاہیں گے جو تکالیف جسمانی سے معرا ہیں تو وہ بھی آپ کی خدمت میں پیش کر
 دیئے جائینگے۔ توبہ اور نعو بالہ۔ میں تو ایک ناچیز اور معدوم شے ہوں۔ ہرگز
 فخر سے نہیں لیکن واقعی اور اہل امر عرض کرنا ہوں کہ جو کچھ آپ کو شغل مذکور سے
 حاصل ہونے والا تھا انشاء اللہ تعالیٰ اور شغلوں سے حاصل کروا دیا جاوے گا۔
 آپ کے نیاز مند کو یہ کچھ مشکل نہیں ہے۔ افسوس ہے کہ آپ آج تک پہچان
 نہیں سکے کہ آپ کا نیاز مند کون ہے اور کہاں کا رہنے والا ہے اگر یہ معلوم ہوتا
 تو بایوسی کبھی آپ کے خیال میں نہ آسکتی۔ اللہ کی عنایت سے ان تمام امور ات
 پر آپ کا نیاز مند حاکم ہے۔ اور ہیبت سی روحانی باتیں یہ فضل الہی اس کے
 زیر حکم چل رہی ہیں۔ زیادہ کیا عرض کر دوں یہ بھی اپنے مسلک سے مزید عرض کر دیا گیا
 ہے۔ محض اس ضرورت سے کہ آپ کے دل سے مایوسی کلی طور پر رفع ہو جاوے۔
 آپ کو لازم ہے کہ آپ ہر دو اپنے اپنے اصلاح و مانع کا علاج نہایت
 کوشش سے کریں۔ تاکہ آپ اس قابل ہو جائیں کہ دیگر شغل پر جو بے ضرر ہو گا۔
 کار بند ہو سکیں خدا کے لئے ہرگز ہرگز مایوسی کو دل کے قریب نہ آنے دیوں۔
 آپ کا نیاز مند ایک ماہر طبیب روحانی ہے لہذا اس کو آپ کا موصول الی اللہ
 کرنا کوئی مشکل نہیں ہے۔

آپ بوا یوسی ڈاک اپنے حالات اور اپنے خیالات سے مطلع فرماو میں مشکور
 ہونگا۔ واللہ آپ کے فکر نے مجھے پامال کر دیا ہے۔ اگر میں تندرست ہوتا، تو

آپ کے پاس ہوتا۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ لکھا نہیں جاتا۔ امید ہے کہ آپ
خیریت سے ہوں گے والسلام۔
عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۸/۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تمکم
سلام سنوں! بالضرور جناب کے کئی ایک والانا نام جات مشرف صدر
لاستے مگر میں بوجہ علالت اور کثرت آمد مہمانان سے اب تک جواب عرض
نہیں کر سکا۔ بوجہ مجبوری قابل معافی ہوں۔ آپ کے فشریف لے جانے کے بعد
میں منتشر اور کثرت نزلہ سے جس میں بنجار بھی ہوتا رہا اکثر بیماریاں ہوں جس سے
ایسی کمزوری ہوئی ہے کہ روزانہ صبح کے گشت بھی ترک کر دیئے گئے ہیں۔ البتہ
کل سے کچھ ہوش آیا ہے اور آج نیا نامہ ہذا گزشتہ کرنے لگا ہوں۔
واللہ آپ کے آخری والانا نامہ نے میرا دل پاش پاش کر دیا ہے۔ اگر
آپ محبت سے چور ہیں تو یہاں بھی آپ کی فرط محبت نے کچھ باقی نہیں چھوڑا
غور فرمادیں کہ ہمیشہ پروانہ کی شمع سے شکایت ہے اس نے میرے پر جلا دیئے

یہ سچ ہے لیکن پروانہ کے لئے مسخور کا مقام ہے کہ اگر شمع ہمہ تن جل کر انگارہ نہ
 بن جاوے تو پروانہ کا جذبہ عشق کب پھر ٹک سکتا ہے۔ واللہ آپ ہر دو کی محبت
 سے اپنا ٹھیک یہی حال ہے۔ البتہ فرق ہے تو یہ ہے کہ پروانہ چلتے وقت
 شور و شغب کیا کرتا ہے۔ مگر شمع بے زبان کو خاموشانہ بجز از سر تا پا جلنے کے
 اور کچھ کام نہیں ہوتا آپ ہرگز ہرگز خیال نہ فرمادیں کہ میں سوزش محبت و فراق
 سے فادغ ہوں۔ ہرگز نہیں نہ ایسا ہو سکتا ہے اور نہ کبھی ہوا ہے مولوی غلام
 صاحب کا خط دو تین روز ہوئے ہیں تو مجھے پہنچا تھا۔ لیکن اس سے میں حکیم
 نابینا صاحب کے علاج سے مایوس ہو گیا ہوں۔ کیونکہ وہ کسی دوسرے مریض کے
 صحت یاب ہونے کی اطلاع ہرگز نہیں دیتے۔ بلکہ تحریر فرماتے ہیں کہ فلاں
 صاحب دہلی نابینا صاحب کے مطب میں گئے تو ایک مریض دوسرے کو جس کی عمر
 ساٹھ سال کے قریب تھی دیکھا کہ اس کا علاج قے سے کیا جاتا تھا اور دوسرے
 کو جس کی عمر اس سے زائد تھی دیکھا کہ اس کا علاج مسہل سے کیا جاتا تھا۔ اس
 سے مزید حال معلوم نہیں کہ کوئی مریض شفا یاب ہوا ہے یا نہیں۔ اندر میں حالات
 حکیم صاحب مذکور کے علاج پر کیا بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ ہچو قسم علاج تو یہاں
 کے اطباء بھی کرتے ہیں۔ اور یہ ہر دو علاج نہایت تکلیف دہ اور بے پتہ ہیں۔
 نیز یہ بات بھی اپنی خاص ہے کہ جب یہ مرض حضرت معشوق کی جانب سے بطور
 شکر تکلیف عشق عطا ہوا ہو تو اس کے ازالہ کی تدبیر بے سود ہیں جو کچھ کیا جاتا ہے

حرف روا جا ہے اور بس۔ والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۱۰/۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد انکم
سلام سنون! والا نام جات شرف صدور لائے اور ان میں سے خرید
مکان کا حال پڑھ کر نہایت خوشی ہوئی۔ واللہ میں سچ لکھتا ہوں کہ اگر میرے
پچھلے دفعہ گوجرانوالہ جانے پر آپ کی مستورات اپنا گھر خالی کر کے کسی اور کے
مکان میں بھی چلی جاتیں جیسا کہ مولوی محمد عبداللہ صاحب کے گھر میں گئی تھیں
تو یقین ہے کہ وہ گھر بھی کسی نہ کسی نہج سے ضرور آپ کو مل کر رہتا۔ کیونکہ میرے
وہاں کے ایام قیام میں حضرات والا شان رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جو وہاں مکرر
سے مکرر تشریف آور ہوئے تو آپ کے مکان کی تنگی کا اکثر میں نے ذکر عرض
کیا تھا جو حضرات نے غور سے سنا تھا۔ میرا تو یقین ہے کہ اسی وقت یہ معاملہ طے
ہو گیا ہوگا اور پھر کی گفتگو سے بھی یہی ثابت ہوا ہے خیر اللہ کا شکر ہے کہ ایسی
بارگراں بوجہ داشتہ چہ بجا شدہ میں خرید مکان پر آپ کو اور عزیزہ غلام زہرہ

کو مبارک دیتا ہوں۔ دعا کرتا ہوں کہ خرید مکان سے جو بار قرضہ پیدا ہو گیا ہے۔

اللہ آپ کو اُس سے جلد سبکدوش فرماوے آمین ثم آمین۔

اب میرا ارادہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بعد رمضان شریف میں گوجرانوالہ

آپ کی خدمت میں آنے کا ضرور عزم کرونگا اور قریب جا کر تعین تاریخ روانگی

بگوجرانوالہ سے اطلاع دوں گا۔ آپ ضرور میرا منتظار فرماویں۔

موسم میں چند روز ہوئے ہیں تو گرمی پیدا ہو کر میری حالت صحت اچھی ہو

گئی تھی۔ لیکن ان دنوں آندھی زیادہ چلی جس سے یہاں بجائے آب باری کے

خاک باری کمال درجہ کی ہوئی اور قریب کے کوہستان کی ڈالہ باری سے موسم

نہایت سرد ہو گیا اور میری شکایت مرض پھر عود کر آئی۔ اب پھر سردی کم ہو رہی

ہے اور میری طبیعت میں بھی آثار صحت رونما ہوتے جاتے ہیں۔

آپ اپنے اور گھر کے حالات سے مطلع فرماویں کہ شغل اولیں میں اب بھی

پہلے جیسی کیفیت نظر آتی ہے یا کچھ رو بہ ترقی معاملہ ہے۔ امید ہے آپ اس

کی نسبت مفصل تحریر فرماوینگے والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور خدیوہ یا کہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد علیکم

سلام سنون! آپ کے ہر دو والا نام جات میں سے خواب معلوم

کوئی حیرت انگیز اور حالت روحانی کے خلاف ہرگز نہیں تھے لیکن جناب کی

حیرت نے مجھے بھی کسی قدر اپنی حیرت کے اثرات سے موثر کر دیا۔ مولوی صاحب

بات تو یہ لمبی چوڑی اور روحانیت کے عالم کی ہے جہاں جو تعلقات کہ اس

وقت آپ کے ذہن میں موجزن ہیں مفقود ہوتے ہیں۔ کیا آپ نے قرآن مجید میں سے

بعد موت کے حالات کی نسبت پڑھا نہیں ہے کہ لا نساء ولا ملہا یعنی بعد موت

حسب و نسب اور دنیاوی رشتہ داریاں ہرگز نہیں ہونگی۔ آپ میری عرض

مذکورہ پڑھ کر شاید حیران ہو جاویں گے۔ لہذا میں آپ کے اصل حالات اختصار سے

عرض کرتا ہوں کہ انسان کی تولید سے پہلے آپ فرمادیں کہ اس کا کونسا حسب

نسب اور کونسا رشتہ کسی سے ہوتا ہے۔ ہرگز کوئی نہیں ہوتا۔ حالانکہ تولید

سے پہلے انسان کا ملکوتی جسم موجود ہوتا ہے۔ ملکوتی جسم کا جو بھی جسم خاکی کے

ساتھ تعلق قائم ہوا حسب و نسب اور رشتہ قائم ہو گئے۔ پس حسب و نسب

اور رشتہ کا قیام جسم خاکی سے ہوا اور اس کے خاتمہ پر ان تعلقات کا بھی

خاتمہ ہو جاتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ پروردگار نے انسان کے توالد و تناسل کا

رشتہ مرد و عورت اور نکاح کو قائم کیا ہے۔ بعد موت انسان کے تو والد و نسل
 تو قطعاً بند ہونگے پھر رشتہ مذکور کہاں قائم رہ سکتا ہے۔ فقر کو اللہ کے فضل و
 کرم سے حالت بعد الموت خاص اوقات میں یہاں بھی حاصل ہو جاتی ہے۔
 تو اس وقت بھی فقرا پر احکام بعد الموت صادر ہوتے ہیں لیکن آپ عیسیٰ
 فرمایا ہیں کہ جب جسم خاکی دوسرے ملکوتی جسم سے علیحدہ ہو جاتا ہے تو نفس جو
 مرد اور عورت کے نکاح کے تعلقات کا اصل موجب اور علت غائی ہوتا ہے
 معدوم ہو جاتا ہے۔ یہی حالت بعد موت کی ہوتی ہے اور یہی حالت فقراء
 کے سیر عالم ملکوتی میں ہوتی ہے۔ البتہ اگر کسی کو بجا لیتِ بالا نفسانیت کا خیال
 پیدا ہو تو فی الواقعہ وہ سیر عالم ملکوتی میں نہیں ہوتا۔ بلکہ خواب نفسانیت میں
 ہوتا ہے۔ آپ کا اگر حالت خواب معلومہ میں جذبہ رشک پیدا نہیں ہوا تو
 میں صاف عرض کرونگا کہ آپ کو خواب نفسانیت نہ تھا جو مقامِ شکر ہے
 اور جو مشاہدہ آپ نے کیا وہ اجتماع اجسام ملکوتی تھا جس میں نفسانیت نابود
 اور معدوم ہے۔ اور یہ نفسانیت اللہ نے فقرا میں سے کلی معدوم کر رکھی ہے
 جو فی الواقع حرام مطلق ہے۔ میں اس قدر مزید عرض کرنا ہوں کہ جو لوگ
 اہل دل ہوتے ہیں۔ جانبین اور فریقین کے اہل دل ہونے کی صورت میں نکاح
 شدہ مرد و عورت میں تعارف بعد الموت رہے گا ورنہ تعلقات نفس کے
 خاتمہ پر ختم ہونگے آپ دانا ہیں کہ کوئی فعل الہی کسی علت سے ہرگز خالی نہیں

ہے۔ تو بعد الموت زن و شوہر کے تعلقات سے کیا مطلب جب سلسلہ تولید باقی نہیں ہے۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ عالم موجودہ میں بھی اونہی لوگوں کا تعلق زن و شوہر قائم ہے جن کا نفس برسرِ کار ہے ورنہ افسردہ اور مردہ نفسوں کا یہ تعلق ہرگز قائم نہیں ہوتا۔ خواہ وہ مثبت روز ایک مکان میں مقیم ہی کیوں نہ ہوں۔ فقرا اپنی اصل حالتوں میں بلکہ عام حالتوں میں بھی نفس سے پاک ہوتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے وہ قابلِ پرواز ہوتے ہیں ورنہ اگر ایک مرتبہ کبھی کسی وقت ہفتوں اور مہینوں میں ان کا نفس ذرا پہلو بدلتا اور زندہ معلوم ہو تو یہ سیر ملکوتی سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور دیگر تفضل الہی سے بے بہرہ۔ بہت سے ایسے لوگ گذرے ہیں جو اذکار و اشغال میں استاد کامل تھے لیکن سیر و حافی سے شکستہ پڑ گئے۔ ان ٹوٹکاف باتوں سے ہر ایک فقیر ہرگز واقف نہیں ہوتا اس سے وہی فقیر واقف کار ہوتا ہے جس پر یہ حالات وارد ہوں۔ ان حالات کا فقیر شرق و غرب میں تلاش کرنے سے بھی دستیاب نہیں ہوا کرتا۔

اتفاق حسنہ یا قسمت کی جدی بات ہے۔ یہ لوگ کمال اخفا اور لباس اخفا میں رہتے ہیں۔ اور یہی شہنشاہ عالم ہوتے ہیں۔ میں آپ کے خواب کے پہلو کو آپ سے کما حقہ عرض نہیں کر سکتا البتہ یہ ضرور عرض کرتا ہوں کہ چونکہ شومی بدانی۔ اُمید ہے آپ میرے معروضات مذکورہ کو ناسخرا

اور نا واجب گستاخی خیال نہیں فرمائیں گے۔ واللہ میں نے تو اپنی کتاب سے
چند نکات آپ سے عرض کئے ہیں۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور دیگر عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ ضلع مویشیاں پور

مورخہ ۳۰/۴/۳۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد شکم
سلام سنون! واقعی آپ کے دو والانا مے کے بعد دیگرے شرف
صدور لائے جن کا شکر یہ ہے۔ لیکن ان کا جواب کون تحریر کرے۔
کیونکہ آپ کا تیار منڈ تو اپنے مرض تنفس کی مصیبت میں ایسا گرفتار ہے۔
کہ اس میں سے طلاق تحریر طاق ہے۔ قبل ازیں تقریر صورت میرے ساتھ
راتوں کو پیدا ہوا کرتی تھی۔ لیکن اب بہت روز سے دن اور رات کو
یکساں پر مصیبت حال ہے۔ واللہ شدت سرما گذشتہ میں میرے مرض
مذکور سے ایسی پر مصیبت حالت نہ تھی جیسی کہ اس وقت ہے۔ کھانا
کھانے پر دم بند ہو جاتا ہے جس کی تکلیف آپ قیاس فرما سکتے ہوں گے۔

نہ کھانے سے جسم میں کمزوری پیدا ہوتی ہے جس سے اب چلنا پھرنا بھی دشوار ہو گیا ہے۔ میں تو اب اپنے گھر میں بھی رہنے کے قابل نہیں ہوتا تو سفر سے کہیں جا کر کیا سیراوقات کر سکوں۔ میں فاقہ پر فاقہ کر رہا ہوں جس سے بجائے فائدہ کے کمزوری حاصل ہوتی ہے کہ چلنا پھرنا بھی دشوار ہو گیا ہے۔ بہت دنوں سے میرا ارادہ سہل کرنے کا تھا مگر افسوس ہے کہ ہر روز بادل اور باراں اور سردیوں کے جھکڑ چلتے رہتے ہیں۔ جس سے سہل تعویق میں پڑا ہوا ہے اور میں چاہ مصلحت میں گرفتار ہوں۔

اس میں ہرگز شبہ نہیں کہ میرا ارادہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا بچتہ اور لا بد ہے لیکن اس حالت میں جبکہ میں تندرست ہو جاؤں۔ ورنہ موجودہ حالت میں نہ میں سفر کر سکتا ہوں۔ اور نہ حاضر ہو سکتا ہوں! انشاء اللہ تعالیٰ میں آرام ہونے پر بلاشبہ وہاں حاضر ہو جاؤنگا۔ آپ جانتے ہیں کہ اپنے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

مولوی محمد عبداللہ صاحب کا معاملہ رہائش جیسے طے ہوا ہے میرے خیال میں یہ چنداں قابل تعریف نہیں ہے۔ اگر وہ کہیں اور جگہ اپنی بود و باش کر لیں۔ تو اچھا ہے۔ کچھ بات ضرور ہوگی جس سے مجھے اُن کا قیام یہاں اچھا معلوم نہیں ہوتا۔

میں نے بھی آپ کے تشریف لے جانے کے بعد ایک بلوچی گھوڑی بھر
ہم سارے قیمت مالکے دوپیر اور ایک بھینس بہ قیمت مبلغ مائے دوپیر

خریدی ہیں۔ عوام الناس خرید مذکور کو ارزاں کہتے ہیں اور خرید مویشیاں کی تعریف کرتے ہیں۔ اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے والسلام
گھر میں اور عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور چندیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۱۸/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تکم
سلام سنون! والانا مہ شرفِ صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ آپ مجھے جلد
حاضر ہونے کے لئے تاکید تحریر فرماتے ہیں! اور میں بھی دل و جان سے چاہتا
ہوں کہ جلد حاضر ہو جاؤں۔ مگر اللہ کی تبارک اسباب ایسے پیش آ رہے ہیں۔
کہ جلد حاضر ہونے کی صورت نظر نہیں آتی۔ کیونکہ قبل ازیں یہ شکایت تو تھی ہی
کہ میں تنفس سے بیمار تھا۔ ۳ ماہ گذشتہ کو میں نے مسہل کیا جس سے کچھ افاقہ
کی صورت رونما ہوئی مگر اس کے دوسرے روز یعنی ۱۸/۳ کو صبح کے اٹھنے کے
عزیز جان محمد مرحوم کا بچہ خورد اور دیگر بچوں کے ساتھ گھر کے کھٹوں پر کھیلتا ہوا
بہت بلند چھت سے صحن گھر میں اپنے پہلو چپ کے بل زمین پر آ پڑا۔ اس وقت
تو بچہ کی حس و حرکت معدوم تھی۔ بارے دو گھنٹہ کے بعد اس میں حس و حرکت

پیدا ہوئی۔ اس کے بعد شبہ پیدا ہوا کہ مبادا کوئی بڑی ٹوٹی ہوئی پیش و پس
 ہو گئی ہو۔ ڈاکٹر کوئی نزدیک موجود نہیں تھا۔ اس لئے ایک عالم ثانی میں رہنے
 والے ڈاکٹر صاحب کو میں نے بلایا۔ اور عزیز کا معائنہ کرایا بعد کچھ عمل روحانی اور
 معائنہ کرنے کے انہوں نے نہایت فرخندہ دلی سے فرمایا کہ عزیز ہر طرح سے اب
 صحیح و سالم ہے اور اس کو اب کوئی خطرہ نہیں ہے۔ معمولی ورم ہو گا۔ اور فرو ہو
 جائے گا۔ اس سے کچھ تسکین تو ہوئی مگر حالت خراب کے خراب تر سب کو نظر
 آتی تھی۔ لیکن اللہ کی شان۔ بچہ کی عیادت ڈاکٹر صاحب متواتر فرماتے رہے
 چنانچہ تیسرے روز بوقت صبح کھیلتا پھرتا تھا مگر رخسار چپ پر ورم تھا۔ ظاہری علاج
 دوائی اور ٹکور سے بچہ سخت مانع رہا اور وہ نہ کی گئی۔ مگر اللہ کی عنایت اور ڈاکٹر
 صاحب کی توجہ سے بچہ رپوں سے دیگر بچوں کے ساتھ مصروف کھیل رہے رپوں
 اور گل سے دیوان خانہ میں بھی آتا اور چلا جاتا ہے! اور کچھ کھاپی بھی لیتا ہے۔
 مگر فکر سے میری طبیعت ایسی مہمٹی ہے کہ ابھی ابھی نہیں ہے۔ آج بوقت
 ایک بجے دن کے میں جانڈھر کو مولوی صاحب کی صاحبزادی کی تقریب شادی
 پر جانے والا ہوں گو عزیز اچھا ہے مگر دل اس کی نسبت ایسا متفکر ہوا ہے
 کہ کہیں جانے کے لئے جہازت نہیں کرتا۔ لہذا ماہ حال کو ارادہ واپسی گھرانے
 کا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بشرط زندگی در و فصل کے بعد آپ کی خدمت میں
 حاضر ہونے کا ارادہ کرونگا۔ اس سے پہلے صورت محال نظر آتی ہے۔

مسهل سے میری حالت پہلے سے کسی قدر اچھی ہے۔ امید ہے آپ میری
محبوریوں کا خیال فرما کر جلد حاضر ہونے سے معاف فرما دیں گے۔ مگر میں دو دیگر
عزیزاں خصوصاً عزیزہ نصر اللہ کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶ مئی

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد شاہ
سلام سنون! بلاشبہ آپ کے دو عنایت نامے ثروت صدور لائے
اور میں ان کا جواب جلد عرض نہیں کر سکا۔ اس کا موجب یہ غفلت ہے اور نہ
میری کوئی علالت اس کا سبب محض رہو دگئی روحانیت تھی جس سے ان ایام
میں کسی وقت بھی آرام اور فراغت نہ مل سکی۔ ان سفروں میں ایسی حالت پیدا
ہوئی کہ، گھنٹہ کا سفر اور کہیں قیام پچاس سال دنیا سے مزید و مزید تھا۔ واپسی
سخت ناگوار اور بے لطف ثابت ہوئی مگر

شعرہ رشتہ درگرم انگذہ است

می بر دہر جا کہ خاطر خواہ اوست

میرے عزیز یہ منظر تھا نہیں تھے۔ بلکہ حضرات کی ہمراہی اور ہر کامی تھی۔

ایسے ایسے مقامات میں قیام مٹا جہاں کا قیام طویل اور دنیاوی زندگی کا خیال
 یاد قطعاً فراموش تھا یقین و اٹن تھا کہ اس جگہ سے کہیں واپسی نہیں ہے۔ لیکن
 جبراً بادل ناخواستہ واپسی ہوئی۔ اور اس داراللمن میں ارادہ الہی سے جکڑے
 ہوئے واپس آنا پڑا۔ واپس آنے پر چشم دل میں ان نظارگیوں کا نقش دل کو
 بہت پریشان کن رہا۔ اور اب تک ہے مگر کیا کروں یہ فرما کر صبر کی تلقین ہوتی
 ہے کہ تمہارا قیام ابد الابد تک ہمیں ہونے والا ہے۔ مگر اب چندے صبر سے
 کام لو اور صبر اس کی مفتاح ہے۔

میرے عزیزان منظورون کی دلربائی اور محبوبیت سے چشم دل کو خالی کرنا
 کچھ آسان کام نہیں ہے۔ گو این سے تاہنوز کلی فراغت نہیں ہوتی مگر تاہم
 آنحضرت کے پاس خاطر کے لحاظ سے میں بجز قلم ہاتھ میں لے کر نیا نامہ ہذا ارقام
 کر رہا ہوں۔

میری طبیعت مرض جسمانی کے لحاظ سے تو آج کل رو بہ صحت ہے۔
 لیکن ریوڈگی مذکور مجھے ہر وقت اپنے آپکے بیرون کرتی رہتی ہے۔ جس سے
 کسی چیز کے دیکھنے اور سننے کو دل نہیں چاہتا۔ بلکہ سچ یہ ہے کہ یہاں کا دہشت
 سخت ناگوار اور ناقابل برداشت معلوم ہو رہا ہے۔ افسوس ہے کہ مدت العمر
 میں کوئی ایسا دوست بھی مجھ سے پیدا نہ ہو سکا جو میرے ایسے اوقات کا سہارا
 ہو سکتا۔ اور میں بقایا وقت زندگی فراغت کلی سے اپنے نظارہ ہائے قلبی

میں بسر کر سکتا۔ کیونکہ یہاں کا قیام فراغت قلبی حاصل نہیں ہونے دیتا۔ جس سے
 میں فی الواقعہ نہایت تنگ ہوں۔ فراغت کلی کی نعمات کا خیال مجھے محنت
 تنگ کر رہا ہے اور طبیعت میں گریز پیدا ہو رہا ہے۔ مگر کیا کروں نہ پائے رفق
 نہ جلتے ماندن۔ میں نہایت اُداس ہوں مگر بے بس ہوں۔ فصل کی کٹائی تو
 ہو چکی اور لازمی تھا کہ میں آزاد ہو جاتا مگر حسبِ صراحت بالا میں ہرگز
 آزاد نہیں ہوں۔

میں نے نیاز نامہ کو الٹا کر دیکھا تو جس صفحہ پر تحریر کرنا تھا وہ سفید رہا مگر
 دوسرے صفحہ پر بے ڈھب طریق پر تحریر ہو گیا۔ واللہ یہ میری حالت مذکور کا
 نتیجہ ہے۔ دل میں آیا کہ میں اوراق ہذا دریدہ کر کے اور کاغذ پر نیاز نامہ ہذا
 تحریر کروں۔ مگر ہاتھوں میں طاقت کہاں کہ اور نیاز نامہ کی تحریر کا ارادہ
 کہ سکوں لہذا اسی نامہ اور نیاز نامہ پر اکتفا کروں کیونکہ آپ کی عنایات سے
 امید کرتا ہوں کہ آپ اس پر اعزاز من نہ فرماویں گے۔

ابھی اپنی طبیعت بہ لحاظ مذکور قابلِ سفر نہیں ہے۔ البتہ دیگر حالت پیدا
 ہونے پر میں انشاء اللہ قتلے بالضرور ارادہ حاضر ہونے کا کرونگا۔

گھر میں اور عزیزوں کو محبت سے دعاؤں سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۶/۵/۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! والا نامہ آیا جس کا شکر یہ ہے مگر میں جواب جلد نہیں
عرض نہیں سکا۔ جس کا ایک خاص موجب جس کی وجہ سے میں یہاں سے غیر حاضر
رہا اور موقعہ تحریر نیا نامہ نہ ملا۔ جس کو میں کبھی حاضر ہو کر عرض کروں گا بدیں
لحاظ قابل معافی ہوں۔

میں اپنے ارادہ اور وعدہ حاضری پر پختہ ہوں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ
ماہ رواں کے اخیر پر ضرور حاضر ہونگا۔ میں ابھی حاضر ہو جاتا مگر کچھ کام ایسے
درپیش ہیں جن سے ہنوز فرصت نہیں ہے۔ آپ کے تحریر فرمانے کے مطابق میرا
پختہ ارادہ ہے کہ میں یہاں سے بیدھا گوجرانوالہ آپ کی خدمت میں حاضر
ہونگا۔ اور وہاں سے لاہور سے ملوں گا۔ آئندہ جو اللہ کو منظور۔ دل تو
رازا الہی سے بھرا ہوا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ ان میں کچھ ہدیہ آنحضرت کر دوں۔
مگر ماتہ تحریر سے کوتاہی کرتا ہے۔ لہذا میں قدر مذکور پر کفایت کرتا ہوں۔

والسلام

مگر میں دعا و سلام۔

بیگم پورہ جینڈیا لکھنؤ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۴/۵/۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد شکم
سلام سنون! والانا اللہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ خیریت
سے ہوں اور آپ کی خیریت کا طالب ہوں۔

آپ میرے جلد نہ حاضر ہونے کو غالباً میرے عدم التفات اور میری
بے اعتنائی پر جس کا شائبہ بھی فحجہ میں نہیں ہے۔ قیاس فرماتے ہوئے فی الواقعہ
حالات اور واقعات ایسے ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ جن سے بلا فراغت مجھ سے

وہاں حاضر ہونا دشوار اور محال تھا۔ میرا دل تو چاہتا ہے کہ وہ ابھی میں حوالہ
قلم کر کے آپ کے گوش گزار کر دوں۔ لیکن غور کرنے پر مصلحت کار سے بعیدانہ

بعید ہو گا۔ لہذا انشاء اللہ تعالیٰ اپنے حاضر ہونے پر میں آپ سے مفصل عرض کرونگا
اور آپ بیان کو مسموع فرما کر میری عدم فرصت پر صادر فرماؤں گے۔ گوہر دو امور

مذکور سے مجھے کسی قدر اب تک فرصت حاصل ہو گئی ہے۔ تاہم ان کا وہم فہمی
باقی ہے۔ جو ہرگز قابل التفات نظر نہیں آتا ہے۔ البتہ اس وقت ایک اور

ضروری کام درپیش آ گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ مالگنداری سرکار کی تاریخ مقررہ
ہم نمبر داران کو پہنچ گئی ہے جو آخر ۱۵/۵ ہے۔ اب اس کے لئے تاریخ مذکورہ

سے پہلے جدو جہد ضروری ہے تاکہ تاریخ مذکورہ کے پیشتر اس کا اہتمام ہو سکے۔ اگر

ایسا نہ ہوا تو باعث تخریب اور پریشانی ہے۔ اندر میں حالات نیاز مندانشاء اللہ تعالیٰ
 لاہور کے قریب قریب ضرور بالضرور خدمت والا میں حاضر ہو جاویگا یہ تو وہ
 حالات ہیں جو آج کل دنیاوی لحاظ سے مدبش ہیں لیکن واللہ یہ پہلو دوسرے
 پہلو سے گو میری حالت اندرونی کے لحاظ سے نہایت کمزور ہے۔ لیکن آج کل
 میری جان کھار رہا ہے۔ میرے عزیز! اپنی اندرونی حالت تو اس کی سخت مقتضی
 ہے کہ دنیا و مافیہا کو طلاق ثلاثہ کہہ کر ہمہ تن اپنے کام اور سیر اندرونی میں مصروف ہو
 جاؤں۔ سابقہ ہجو قسم کے لوگ کیسے خوش نصیب گذرے ہیں کہ جب ان کی حالت
 پیدا ہوئی تو وہ حملگی دنیا کو چھوڑ کر اپنے لڈاڈ اور سیر و عانی میں منہمک ہو گئے۔
 اور ایسے ہوئے کہ خبرش باز نیاد کے مصداق ہو گئے۔ ایک میں بد قسمت ہوں کہ حالت
 تو اعلیٰ سے اعلیٰ عطا ہوئی مگر دنیاوی علاق اور زنجیروں کی قیدہ نگوار و ناساز
 سے جان نہ چھوٹی۔ بار بار بلکہ صد بار مرتبہ یہ نچتہ ارادہ کیا کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر
 ان سے ایسا گریز کروں کہ کسی کو نہ اپنا منہ دکھاؤں لہذا وہ ایسی کارادہ تک توں
 لیکن جب یہ ارادہ نچتہ ہونے کو ہوا تو معایہ حکم آگیا کہ موجودہ حالت سے گریز
 تاہنوز خلاف منشاء الہی ہے۔ ابھی اس میں چندے مصروف رہو پھر دیکھا جاویگا
 بس یہ حکم قدر و روش بر جان درویش ہوتا رہا ہے۔ حکم مذکور کے آنے پر میں نے
 ہمیشہ یہ ضرور استصواب کیا ہے کہ آیات مارگ مجھے اس زنداں میں مقید رکھنے کا
 منشاء مالی ہے یا کہی اس سے رہائی کی بھی اُمید ہے۔ اس کے جواب میں ہمیشہ

اُمید افزا اور دلربا جواب ملتا رہا اور فرماتے رہے کہ وقت قریب تک جب تم
 اپنی آزادی پر مسرور ہو جاؤ گے آج تک اسی پر اُفتان و خیزاں اپنی عمر کاٹی اور
 کبھی کبھی ان الفاظ میں بھی حکم آیا کہ جب برہما سے لڑکے آ جاؤ نیگے تو میعادِ زنداں
 خاتمے پر ہے۔ اسی وجہ سے میں نے نہ صرف خود بلکہ اپنے احباب کے بھی برہما میں
 لڑکوں کو خطوط تاکیدی تحریر کرائے کہ جس طرح سے ہو سکے وہ گھر میں آ جاویں۔
 جس پر انہوں نے کم التفات کی اور نہ آئے۔ لیکن اب محمد حسین کے خطوط اور
 تاروں سے جو آج کل آئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ ماہ جون آئندہ کے اخیر
 میں یہاں آ جاؤ نیگے۔ یہ مجھے کچھ معلوم نہیں کہ وہ کامیاب آتے ہیں یا ناکام۔ نیز
 آیا ہمیشہ کے لئے آتے ہیں یا واپسی کریں گے۔ مگر یہ ضرور ہے کہ خواہ کوئی صورت
 ہو میں اس زنداں سے رہائی کا سخت خواہشمند ہوں اور دل میں ہے کہ ایسی
 حالت میں رہنے پر تم رہنے اور بقایا زندگی کے لئے کوئی جگہ مقرر کرو گے۔
 اگر میں ارادہ کروں کہ اپنے گاؤں میں کوئی مکان بنا کر علیحدہ رہائش کروں۔
 تو میری زنداں بجا کلت سابق قائم رہے گی۔ اگر کہیں دور دراز جاؤں کہ جہاں کنبہ
 کا زنداں نہ ہو تو ہر وقت سفر اور سیر کی اپنے میں طاقت نہیں کہ اس کے مصائب
 برداشت کر سکوں۔ کیونکہ عمر اور دائمی مرض مجھے ہر وقت پابہ جولاں رکھتے ہیں۔
 اور رکھیں گے۔ تو لازم آیا کہ میں حالت سفر اور سیر کو چھوڑ کر کسی ایسی جگہ میں مقیم
 ہو جاؤں جہاں بقایا زندگی بھی وہیں بسر کروں گا اور آخیر یہ وہیں کی خاک کا

پیوند ہو جاوےں ایسے مقام کی تلاش اور پسند کے لئے میں ان دوستوں سے بھی مشورہ طلب کرتا ہوں جو میرے حال سے واقف ہیں۔ جالندھر والوں سے مشورہ طلب کروں۔ تو وہ اس کے لئے جالندھر ہی پیش کریں گے۔ گو اس سے ایسے اوقات گذاری ہیں سہولت ضرور ہے لیکن مجھے قرب مسافت سے کنبہ والوں کی آفات سے ہرگز آرام میسر نہیں ہو سکے گا! اور اپنی حالت جس فراغت اور انہماک کی مثلثی ہے وہ ہرگز مجھے نصیب نہیں ہوگی۔ اذریں حالات میں غالباً بلکہ ضرور جالندھر ہرگز پسند نہیں کریں گے۔ بلکہ ایسے مقام کو پسند کریں گے۔ جہاں مجھے اپنی حالت اقتضا کے لیکن اس وقت اپنے میں طاقت نہیں کہ کہیں دور دیا نہ جا کر ایسے مقام کی تلاش کر سکوں۔ کیونکہ میری موجودہ حالت پر عین یہ شعر صادق ہے۔

شعر - جب پاؤں تھکے تو جستجو کی

جب دل نہ رہا تو آرزو کی

چونکہ اپنے مہربانوں میں آپ کا نمبر خاص ہے لہذا میں آپ کے بھی جستجو مقام مذکور کے لئے ملتجی ہوں۔ غالباً آپ عرض مذکور ملاحظہ فرمانے پر اپنی رائے اس پر قائم فرمادیں گے۔ کہ میں آپ کے آپ کے مکان کے لئے ملتجی ہوتا ہوں! اور آپ اپنا گھر فوراً پیش فرمادیں گے لیکن مجھے اس سے بھی گریز ہے البتہ اگر آپ کوئی ایسی جگہ تلاش فرمادیں گے جو عام آبادی سے بیرون اور تنہا ہو تو میں اسے ضرور

پسند کروں گا۔ میری حالت تو یہ ہے کہ اپنی حالت مذکور کی یافت کے لئے
 طول و طویل تحریر کرتا ہوں۔ لیکن اس سے بجز آپ کے تفسیح اوقات کے اور
 کچھ معیر نہیں ہو گا نیز یہ بھی ہے۔ کہ ماشاء اللہ آپ دانا ہیں آپ کے لئے مختصر اور
 اشارہ کافی ہے۔ براہ مہربانی اگر آپ اس پر غور و خوض فرما چھوڑیں اور مجھے اس
 سے مطلع فرمادیں تو میں نہایت مشکور ہوں گا۔ آپ جانتے ہیں کہ میرے ہاتھ طویل
 نیاز نامہ جس قدر کہ یہ تحریر کیا گیا ہے ہرگز قابل نہیں ہے۔ تاہم میں نے بصد
 مصیبت اس کو تحریر کر کے آپ کی خدمت میں ارسال کرنے کا اہتمام کیا ہے۔
 آپ اس کا ذکر کسی شخص سے ہرگز نہ فرمادیں! لبتہ اپنی رائے قائم کریں خواہ وہ
 جگہ دور دراز ہی کیوں نہ ہو۔ نیاز نامہ ہذا کے اہم مستفسرہ کے جواب کی چیزاں بہت
 جلد ضرورت نہیں ہے۔ مگر اگر ہو سکے تو آپ اس کی جستجو میں توقف نہ فرمادیں
 نہایت مشکور ہوں گا۔ زیادہ کیا عرض کروں ہاتھ تھک گیا ہے اب تحریر نہیں کیا
 جاتا۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔ والسلام
 مگر میں عزیزاں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ - ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۳۱/۵/۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرزا تمکیم

سلام سنون! والانا ما العزیز نثرت صدور لایا شکر یہ ہے میرا ارادہ

پختہ ہے کہ میں ۱۵/۲۸ کے قریب انشاء اللہ تعالیٰ ضرور گوجرانوالہ حاضر ہو

جاؤں گا۔ گوجرانوالہ کی گرمی سے مجھے مولوی علام علی صاحب ازراہ خیر خواہی

وہاں حاضر ہونے سے بہ شد و مد منع فرماتے ہیں۔ غالباً یہ مزید غیر خواہی اس وجہ

سے فرماتے ہیں کہ ان دنوں ان کے شدت مرض پر کسی کی توجہ کرنے سے اللہ

نے بجالت مایوسی ان کو مرض سے آرام کی صورت پیدا کر دی ہے۔ لہذا وہ

میرے رفع تکلیف کے فرض سے مجھے وہاں حاضر ہونے سے منع فرماتے ہوئے

خود بدولت یہاں کبھی تشریف لانے کا وعدہ تحریر فرماتے ہیں۔ اس میں شبہ

نہیں کہ مجھے ان ایام میں گرمی سے ضرور مزید تکلیف کا سامنا ہوگا جس کے ازالہ

کے لئے میں آپ کو تو تحریر کر سکتا ہوں کہ میری تکلیف کو ذہن نشین فرماتے ہوئے

آپ یہاں تشریف لے آویں۔ مگر واللہ مجھے زیادہ خیال اس پر وہ نشین کا

ہے جس کو میں دیکھتا ہوں کہ بعض اوقات میری عدم حاضری اور مفارقت

کی وجہ سے ماہی بے آب کی طرح دارفتہ نظر آتی ہے۔ لہذا انشاء اللہ تعالیٰ

میرا ارادہ حاضری نہایت پختہ ہے اور بلاشبہ حاضر بنایں گے مذکورہ بالفرض ہو

جاؤنگا تعین وقت و تاریخ سے عنقریب چند روز تک عرض کرونگا۔ اور
امید ہے کہ آپ ضرور مجھے لاہور اسٹیشن پر آپلنگے جیسا کہ آپ تجویز فرماتے
ہیں۔ میں لاہور کے احباب سے واپسی پر ملنے کا ارادہ کروں گا۔

میں کیا عرض کروں چند روز سے میں معدہ میں صفر پیدا ہونے سے
اسہال سے بیمار ضرور ہوں۔ عذاب یہ ہے کہ ادویہ سرد کھانے سے اسہال
اور صفر کو آرام ضرور ہوتا ہے مگر معدہ سرد ہو کر حتمالاً تنفس پیدا ہوتا ہے۔
اور سرد ادویہ کا استعمال نہ کروں تو صفر معدہ غلبہ کرتا ہے۔ اسی حالت
میں میں چند روز سے گرفتار ہوں۔ مگر فرماتے ہیں کہ مقام فکر نہیں ہے انشاء اللہ
تعلے اس سے چند روز تک کلی آرام ہو جاوے گا۔ اور مجھے بھی یہی امید
میں امید کرتا ہوں کہ آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں۔ میری جانب
سے گھر میں اور عزیزاں خصوصاً عزیز نصر اللہ صاحب دہلی والے یعنی ابو ہریرہ
کو دعا و سلام فرماویں والسلام

بیگم پور خدیوہ - ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۳/۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد شکم

سلام مسنون، چند روز ہوئے تو والا نامہ العزیز شرف صدور لایا تھا۔

مگر میں اس کا جواب جلد اس وجہ سے عرض نہیں کر سکا تھا کہ میری حاضری کی

تاریخ میں مقرر نہیں کر سکا تھا۔ لیکن شکر ہے کہ میں نے پرسوں روپیہ معاملہ سرکار

ہوشیار پور ارسال کر کے داخل خزانہ سرکار کر دیا ہے۔ گوا بھی تک میری وصولی

معاملہ سرکار اور زر چکو تہ و اراضیات کے چکو تہ پر دینے کا کام بہت باقی

ہے مگر آپ کی کشتش قلبی اب مجھے یہاں آرام سے بیٹھنے نہیں دیتی اور ہر

وقت کشاں کشاں حصول نیاز العزیز کے لئے آمادہ کرتی ہے۔ لہذا میرا ارادہ

ہے کہ میں انشاء اللہ تالیے ۱۶/۶ کو یہاں سے چل کر جالندھر پہنچ جاؤں گا۔

اور دوسرے روز یعنی ۱۷/۶ کو سات بجے صبح کے کلکتہ میں پر سوار ہو کر بارہ

بجے دن کے قریب گو جرانوالہ خدمت والا میں حاضر ہو جاؤں گا اگر آپ حسب

وعدہ لاہور اسٹیشن پر اس روز تشریف لے آویں تو بعید از عنایت نہیں ہو گا۔

میں اپنے دل کی کیفیات اور حالات جو ان دنوں اس پر واہد ہیں۔

کیا گزارش کروں واللہ میں اپنی حالت شغرا نہ ا کے مطابق ہے۔

شغرا

کار و نام ہمہ یکدشت زمیندان شہود
 زیر نقش کفت یا نام و نشانم باقی سنت
 دل کی موجودہ حالت جس سے جام دل بے زیر ہے مقصود ہے کہ ناگفتنی
 باتیں میں آپ سے گزارش کروں۔ مگر جلال الہی مانع ہے لہذا سلام ہے۔
 گھر میں عزیز نصر اللہ و بی وائے کو دعا و سلام

بیگم پورہ جٹڈیا لہ۔ ضلع ہوشیار پورہ

مؤرخہ ۲۸/۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
 سلام سنون با آن عزیز کے دو قین محبت نامے تشریف صدور لائے۔
 لیکن میں ان کا جواب جلد اس وجہ سے عرض نہیں کر سکا کیونکہ میں یہاں سے
 غیر حاضر اور سفر میں رہا ہوں۔ بات یہ ہوئی کہ آپ نے ۲۸/۹ کو لاہور سے حرکت
 ہو کر ہمزگھر پہنچا اور گھر پر پیرا نوار الحق صاحب کے دو والا نامے تاکید ملی
 جن میں تاکید درج تھی۔ کہ ہم ضلع منٹگری کو منشی احمد خان صاحب مرحوم تحصیلدار
 کی فاتحہ خوانی کے لئے جانے کو تیار ہیں۔ تم جلد جلد چلے آؤ۔ تاکہ ہم وہاں مل کر
 چلیں۔ چنانچہ میں ۲۹/۹ کو لدھیانہ ان کی خدمت میں پہنچا اور وہاں سے ۳۰/۹

کو پانچ بجے صبح کے روانہ ملک باد ہوئے۔ وہ جگہ پاک پٹن سے ۴۵ میل بجانب مغرب اور اسٹیشن سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر ہے ہمارے سفر مذکور کے دن گرمی اور کونہایت زوروں پر تھی۔ واللہ ہم گرم ٹو سے بھٹن گئے۔ برف بے شمار پیتے چلے گئے۔ اور آئیر اسٹیشن سے بسوادی موٹر آرام سے منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ تیسرے روز وہاں سے واپس روانہ ہوئے اور یہ فضل آرام سے واپس گھر پہنچ گئے سفر میں اور کوئی تکلیف نہیں ہوئی البتہ گرمی موسم سے مجلس گئے۔ تاہم صحت بہت اچھی رہی اور اب تک یہ فضل الہی اچھی ہے۔ جس میرے تحریر نیاز نامہ کے لئے توقف مذکور کا باعث ہوا ہے۔ جس کی نسبت اُمید ہے کہ آپ معاف فرما دینگے۔

میں اور حالات کیا گزارش کروں اللہ کا شکر ہے لیکن ابھی تک بارش ایسی یہاں نہیں ہوئی جس سے خریف کی تخم ریزی ہو سکے۔ سفر مذکور میں منشی احمد صاحب مرحوم اور چند دیگر اشخاص سے ملنے کا اتفاق پڑا اور ان کی دنیاوی گذشتہ وجاہت اور موجودہ سبکی کو دیکھ کر حیرت اور استعجاب پیدا ہوتا رہا اللہ سب پر اپنا رحم فرماوے۔ آمین

اُمید ہے آپ مع عزیزان خیریت سے ہوں گے۔ والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند یا کہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۸/۸

عزیز القند من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
 سلام سنون! والاناہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ یاد آوری ہے
 دنیا داروں کا پیر بھی گھر کے لڑکیاں میں سے ایک لڑکی ہوتا ہے جس سے دنیاوی
 کام لٹے جاتے ہیں۔ مگر پیر سے کوتاہی ہو جاوے تو وہ پیری سے معطل کر دیا
 جاتا ہے اور اس کی بجائے اور پیر کو رکھ لیا جاتا ہے۔ اس میں شبہ نہیں
 کہ مچھو قسم پیر بھی ایسے مریدوں سے کافی دو پیہ بٹورتے ہیں اور روپیہ دینے کے
 سبب مرید بھی پیر پر زین ڈالتے ہیں۔ لیکن مقام حیرت ہے کہ یہاں نہ کوئی
 پیر ہے اور نہ ان کے زعم میں کوئی مرید ہے البتہ یہاں تو بعض احباب کے دوستانہ
 ہے۔ ان میں سے اگر کوئی شخص مجاہدہ فی سبیل اللہ کرنا چاہے تو اس کو اس کا
 طریق بتلا دیا جاتا ہے اگر وہ اس پر عمل کرے۔ تو اس کی اس میں فلاح ہے۔
 اور نہ کرنے کی حالت میں وہ اپنا آپ ذمہ دار ہے۔ میں حیران ہوں کہ انہوں
 نے مجھے کیا دیا ہے جس سے مجھ پر اعتراض ہیں اور میں نے اپنے مستجاب الدعوات
 ہونے کا کب دعویٰ کیا تھا جیسے یہ لوگ ہیں۔ ویسے میں بھی ان میں سے ایک
 ہوں اور میں

آپ ہرگز یہ خیال نہ فرماویں کہ میں نے اعتراضات مذکورہ کے معلوم کرنے

سے کیا کہتے ہیں۔ اور خاموش ہو جاتا ہوں۔

میرے پیارے۔ اب تو اپنی یہ حالت پیدا ہو چکی ہے کم فقراء لامکان کی تلاش میں جانیں قربان کر کے حاصل کرتے ہیں مگر آپ کے نیاز مند کی تلاش میں لامکان اکثر اوقات رہتا اور ناگہانی اپنے میں مجھے لپیٹ لیتا ہے۔ پھر تو اپنے کو لامکان کا اصل باشندہ پاتا ہوں۔ یہ اس قدر مجھ پر جاوی ہو گیا ہے کہ اگر بحالت مذکور مجھے چلنے پھرنے کا موقع بھی پڑ جاوے تو لامکان ہرگز علیحدہ نہیں ہوتا۔

برائے مہربانی آپ اپنے اور گھر کے مفصل حالات اور نیر عزیز نصرا اللہ

کے حالات سے۔ والسلام

جملہ صاحبان تذکرہ صدر کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۹/۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تکم

سلام سنون! والانا اللہ العزیز شرف صدر دلایا۔ تکر یہ ہے۔ میں چند

روز سے اس تکلیف میں ہوں کہ میری کمر میں درد رخ نمودار ہو گئے ہیں اور یہ

اسی وجہ سے پیدا ہونے کے چند روز ہونے تو میں ترشح کے بعد حسب عادت
ذات سفت خانہ پر شب باتش ہوا۔ کچھ سردی محسوس ہوئی اور درد مذکور پیدا
ہو گئی۔ یہ درد کہنے کو معمولی ہے لیکن نشست و برخاست بلکہ جسم کے ہر ایک
حرکت میں کمر میں نیز چھبوتی ہے۔ علاج کر رہا ہوں مگر تاہنوز صورت آرام پیدا
نہیں ہوئی۔ امید ہے انشاء اللہ قلعے آرام ہو جاوے گا۔

والا نامہ مذکور سے یہ امور مطالعہ کر کے کہ مراقبہ میں عالم ثانی کے آثار
پیدا ہونے پر تصور ہاتھ سے نکل جاتا ہے اور دوم یہ کہ ہر ایک شے متحرک دکھائی
دیتی ہے اور یہ حرکت ذات الہی سے ہے۔ کیا یہ خیال نہ کر لوں کہ یہ حرکت
تصور سے پیدا ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ سوالات مذکور کو پڑھ کر میرے استعجاب
اور حیرانی کی کوئی حد نہیں رہی۔ کیونکہ آپ نے تصور بچتہ کر لیا مگر اصل مفہوم
تصور سے آپ کی طبیعت کہیں دور رہی۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ ذات الہی
کے بجز ہر دو جہاں میں اور کوئی چیز موجود نہیں ہے اور اس کو بھی آپ سمجھتے
ہیں کہ

بنام آنکہ او نامی ندارد

بہر نامی کہ خوانی سر بر آرد

شعر

اسی نکتہ کو حضرت بھیک رحمتہ اللہ علیہ یوں بیان فرماتے ہیں۔ کہ
بھکیا وہ زرا ندہ ہے جو گور کہ جانے اور۔ یعنی جو تصور گور کو ماسوائے ذات الہی

خیال کرے وہ واقعی نابینا ہے۔ عزیز من! آپ سمجھنا کہ پختہ فرماویں کہ
تصور ذات ہے اور باقی جملہ عالم کیا ظاہر اور کیا باطن سب اس کی صفات ہیں۔
کیونکہ جب تک تصور آپ کی آنکھ میں مضبوط نہ تھا۔ تو یہ عالم کہاں ہے شیخ میں
جملہ کائنات ہے کہ عرش اور عرش کا سند نشین بھی تو آئینہ شیخ سے جملہ عالم
ہویدا ہو جاتے ہیں۔ فی الواقعہ بات یہ ہے کہ آپ تصور کو دیکھتے ہیں تو بھی
اور اگر آپ اُس کے شبونات یعنی صفات کو دیکھتے ہیں تو بھی۔ آپ شیخ یعنی
ذات الہی کی ذات اور اُس کی صفات اور تفصیلات کو دیکھتے ہیں مگر آپ
ذات اور صفات میں جو فرق ہے اس سے ہرگز ناواقف نہیں ہیں کیونکہ ذات
اہل ہے اور صفات اُس کی فروعات ہیں۔ اس قدر تحریر کرنے کے بعد روئے
سمت تکلیف ہوئی۔ لہذا اسی قدر تحریر کر کے وہ ارسال خدمت تشریف و سلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۶/۹/۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد حسین
سلام سنون! بالضرورت آپ کے والائناتے ثروت صدور لاتے جن کا شکریہ
ہے۔ لیکن میں تحریر نیاز نامہ سے بدیں وجہ قاصر ہوا کہ پہلے تو گو میں گھر پر تھا مگر
بعض معاملات ظاہری و باطنی میں ایسی مصروفیت رہی کہ میں نیاز نامہ ارسال
نہ کر سکا اور بعد ازاں ایک ضروری سفر پیش آ گیا جس میں تقریباً ایک مہینہ گزر
گیا۔ بس ان موجبات سے میں تحریر نیاز نامہ میں قاصر ہوا۔ امید ہے آپ
معاف فرمائیں گے۔ والسلام

گھر میں اور تیز نصرت اللہ کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۰/۹/۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد حسین
سلام سنون! آپ کے نہ صرف آخری والائناتے میں بلکہ ساری سابقہ والائناتے
میں آپ کے منظر اب و بے کلی کو ملاحظہ کرنا ہوں۔ نہ اس سے مجھے کوئی فائدہ

پیدا ہوتا ہے اور نہ اضطراب کیونکہ یہ بادیہ پر چار اور یہ سنگلاخ و شواہد گزار
 ہر شخص مرد میدان نے اسی طرح سے طے فرماتے ہیں۔ جن لوگوں کو یہ پوسوز مر اعل
 درپیش نہیں آتے وہ دولت فقر سے تھی دست اور وہ اپنی عدم کامیابی پر
 آخر وقت میں گریاں و نالوں عازم سفر آخرت ہوتے ہیں۔ میرے عزیز! ذاتِ الہی کے خزانہ نامتناہی میں جو چیز کہ نہایت گرانما یہ اور جس سے مامول
 خزانہ ہے وہ صرف عشق اور ان کے انواع و اقسام کی سوز و گداز اور نالہ و بکا
 ہیں۔ ذاتِ الہی میں یہ ستودہ صفات بہ کثرت موجود ہیں۔ جب کسی فقیر میں
 پیدا ہوتی جاویں اور ان کی کثرت ہوتی جاوے تو آپ قیاس فرمائیوں، کہ
 ذاتِ الہی اُس کے قریب تر ہے اور اسی کی سوز و گداز نے فقیر پر اثر کیا
 ہوا ہے جوں جوں اس کا قریب مزید تر ہوتا جاتا ہے اسی قدر فقیر کی اپنی جداگانہ
 ہستی کا وہم کم ہوتا جاتا ہے۔ جب فقیر کا اضطراب اور سوز عشق عد سے
 افزوں ہو جاوے تو حضرت معشوق کی جانب سے ایک جذب آتا ہے جس میں فقیر
 کی ہستی مہوہ و معدوم اور حضرت معشوق از سر تا پا جلوہ افروز ہو جاتے ہیں لیکن
 ان قلق و اضطراب کی پوسوز بادیہ میں سے گذرنا ہر ایک شخص کا کام نہیں ہے اس
 میں دیگر اشیاء کی نسبت تو کیا عرض کروں۔ فقیر اپنی جان کی قربانی اور فدائیگی
 کو ایک معمولی چیز سے ہرگز برتر نہیں خیال کرتا۔ گو ان سوز و گداز اور نالہ و بکا میں
 تن کا ہی ضرور ہے مگر اس میں روح افزائی اور وصل معشوق ضرور اور کامیاب ہے۔

میرے عزیز! آپ یہ ہرگز خیال نہ فرماویں کہ یہ وصل دنیاوی اجسام کے
 وصل کی مانند و اجسام کا وصل ہوگا۔ نہیں ہرگز نہیں معشوق حقیقی بڑا غیور ہے۔
 اور دیگر وجود کا کبھی متحمل نہیں ہے۔ جب نزول فرماتے اور تشریف لائے ہیں تو
 اپنی تیغ لاسے اپنے عاشق کو فنا و معدوم کرتے ہوئے خود بدولت و مال آ مقیم
 ہوتے ہیں۔ اُس وقت فقیر کے ماومن ہرگز ہرگز وہ ماومن نہیں ہوتے جو پہلے ہوتے
 تھے۔ بلکہ اب تو اُس کے ماومن ہوتے ہیں جو پہلے کو قتل و معدوم کر کے اُس کے
 مقام پر جلوہ افروز ہوا ہے۔

میرے عزیز! فقیر پہلے جس نیت اور ارادہ سے اس سفر پر رواں ہوتا ہے
 شیخ کے زویشن سے وہ ارادہ تقریباً فراموش ہو جاتا ہے اور وہ شیخ کی بوقلموں
 اور گوناگوں گلکاریوں میں ہر وقت اور ہر لحظہ ایسا غلطاں و بیجاں رہتا ہے، کہ
 اُس کو شیخ کے سوائے کچھ یاد ہی نہیں رہتا۔ جب اس میں انہماک کامل اور ربودگی گھٹ
 ہو جاتی ہے تو شیخ کو فطر غور سے دیکھنے پر معلوم کر لیتا ہے کہ پہلے میں نے جو ارادہ
 کیا تھا اور جس کی تلاش میں میں گامزن ہوا تھا وہ تو میں ہی تھا اور مجھے میری اپنی ہی
 تلاش و جستجو تھی۔ اور بس۔ اس کے بعد نظر بالاتر ہوتی جاتی ہے جس کے شیوں
 بیان کرنے ناہنوز قبل از وقت ہے مگر بالآخر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کائنات
 نفس و احد اور ذات الہی کا وجہ معلوم ہوتی ہے۔ پھر یہ وہی ہوتا ہے جس کی
 تلاش میں یہ نکلا تھا۔ اس کا چلنا اس کا پھرتا اس کا کھانا اس کا پینا اسی کا ہونا

ہے جو اس کا معشوق تھا اب اس کی نظر اور اس کے ارادے معشوق کی نظر
 اور ارادے ہوتے ہیں۔ اور بس۔ اس سے آگے کیا عرض کروں کیا آپ کو آگے
 کچھ نظر آتا ہے جس کو میں بیان کروں۔ واللہ مجھے تو آگے کچھ نظر نہیں آتا۔ اور نہ
 یارائے زبان ہے کہ ایک لفظ بیان کر سکے۔ اگر کسی میں مزید طاقت ہے تو وہ
 بیان کرے۔ میں تو مدت سے سوختہ ہوں اور یہ نیا تہ ز سوختہ آواز

واللہ اب یارائے دمزدون نہیں رہا لہذا سلام
 میں عزیزہ زہرہ کے حالات قلبی کے معلوم کرنے کا مشتاق ہوں کیونکہ جو
 کچھ وہاں ہو رہا ہے فقیر کی نظر سے گواہ و جہل نہیں ہے تاہم مسافر کی زبان سے
 قصہ سفر اور اس کی نشاں کا کلمے ایک عجیب و غریب لذت دینا ہے افسوس
 ہے کہ میں ان سے بہت دور ہوں۔ ورنہ ان سے روز و اوقات سنتا۔ میری
 حالت مجھے اجازت نہیں دیتی کہ میں جلد جلد وہاں حاضر ہو سکوں اور ان کے
 پاؤں پر وہ نئے بند کر رکھے ہیں جو مجھ سے بن پڑتا ہے میں ان کے پیش کرتا
 رہتا ہوں۔ اور وہ اس کو کبھی بہ نظر استعجاب دیکھتی ہیں اور کبھی سرسری ملاحظہ سے
 زیادہ کیا عرض کروں۔ پیراستہ گو پڑھا ہے۔ مگر گل چینی بھی اس میں کم نہیں
 والسلام

بیگم پور جٹ یا کہ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۵/۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
سلام سنون باوالا نامہ العزیز نثر صفحہ اول لایا شکر یہ ہے چونکہ ان
تعطیلات میں احباب کی آمد سے مصروفیت زیادہ رہی لہذا میں جلد جواب
عرض نہیں کر سکا - معاف فرمادیں -

آپ میرے گوجرانوالہ حاضر ہونے کی نسبت تحریر اور تاکید فرماتے ہیں -
لیکن یہ سفر دور دراز چھوڑ کر قریب تر کا سفر بھی میرے لئے پہاڑ نظر آتا ہے کیونکہ
دل از کا دافتادہ اور مصائب عشق سے چور ہے اب ایسے سفروں کی ہمت
نظر نہیں آتی - کیونکہ حب میں کسی امر کا خیال کرنا ہوں تو یہ دل جس کو شکستہ
اور سوختہ کا خطاب بارگاہ معنی سے مدت ہوئی مل چکا ہے وہ امر فوراً میرے سامنے
ہیٹا کر کے اصرار کرتا ہے کہ اب تم کو بیرونی مشاہدات کی زیادہ ضرورت نہیں
ہے - اب اپنے دل کے مشاہدات میں ایسے مستغرق ہو جاؤ کہ نہ اب اپنی خبر ہے
اور نہ عالم کی خبر موجبات کچھ بھی ہوں - سچ یہ ہے کہ دل کہیں جانے پر راضی نہیں
ہوتا - سچ یہ ہے کہ میں اب کہیں جانے کے قابل نہیں رہا - اور انشاء اللہ تعالیٰ
اب اسی پر کار بند ہونا پڑے گا - میں کیا عرض کروں - اہل دنیا جن اشیا کے لئے
مارے مارے پھرتے ہیں واللہ وہ اپنے پاس ہر وقت اور ہر لمحہ موجود ہیں -

ان کا روبرو سے جب ایک دم اودا ایک لمحہ فرصت نہیں تو میں یہ ترک کر کے کہاں
جاسکتا ہوں۔ اب میرے لئے مشکل سے مشکل یہ امر نظر آتا ہے۔

خدا کرے کہ نیا نامہ ہذا آپ کو عزیز کی صحت کی حالت میں پہنچے جس کی مجھے
کامل اُمید ہے۔ تاہم آپ بو ایسی ڈاک عزیز کے حالات سے مفصل مطلع فرمادیں
مشکور ہوں گا۔

مجھے کل کی ڈاک سے آپ کا فرستادہ چاقو پہنچ گیا ہے اور اس تکلیف
فرمانے کا شکر یہ ہے والسلام

گھر میں اور عزیز نصر اللہ صاحب کو دعا و سلام

بیگم پید جیڈیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد شکم

سلام سنون باوالا نامہ آنجناب شرف صدور لایا۔ آپ نے جو کچھ در یوزہ گہ

خاندان کی نسبت تحریر فرمایا ہے بجا اور درست ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ مجھے

ان سے کیا سروکار اور واسطہ تھا جس میں اب کچھ تفاوت پڑا ہو۔

سچ ہے کہ آپ کے حالات اور تعلقات روحانی نے مجھے اکثر اوقات

اس پر آمادہ کر دیا ہے کہ میں جس طرح سے بھی ہو سکے گو جراثیم کو جراثیم حاضر ہو جاؤں
 لیکن میں اپنی صحت کی جانب دیکھتا ہوں تو دم بخود رہ جاتا ہوں۔ کیونکہ آجکل
 مجھے تنفس کی شکایت راتوں کو شروع ہو گئی ہے اور سفر میں ہر طرح سے یہاں کی
 نسبت بے آرامی ہوتی ہے جس سے مرض کے دورہ کا پورا احتمال ہے اور یہ بھی
 ضروری کہ عام مکانات مرض کے لحاظ سے میرے لئے غیر موزوں ہیں اور ریل کا سفر
 بھی مرض کا موجب ہے۔ ان حالات سے اپنے میں ہرگز جراثیم پیدا نہیں ہوتی۔
 کہ میں عزم سفر کو جراثیم کی جراثیم کر سکوں۔ آپ میری ان تکالیف کا احساس
 بھی نہیں کر سکتے کیونکہ ایک تو عرض ہے اور دوسرا اس مرض کی تکالیف خدا
 آپ کے ان تکالیف کو دور رکھے آپ درست طور پر ان کا احساس نہیں کر سکتے
 سکتے۔ واللہ یہ حالت نزع سے بدتر ہوتی ہے۔ میں نے تجربے سے دیکھا ہے
 کہ گھر میں رہنے سے مرض کو آرام ہو سکتا ہے ورنہ سفر میں دشواری پر دشواری
 لہذا اللہ سے عرض ہے کہ آپ میرا سرا میں حاضر ہونا معاف فرمادیں اگر ہو سکا تو۔
 بشرط زندگی میں گرما میں آسکتا ہوں۔

آپ نے تین امور اپنے والا نامہ میں تحریر فرمائے ہیں کہ ان میں سے ہم کو نسا
 امر اختیار کریں۔ سو عرض ہے کہ قبل انہیں بار بار اس پر اپنی رائے عرض کر چکا
 ہوں۔ آپ اس پر بھی مصر ہیں۔ لہذا عرض ہے کہ آپ جیسا پسند فرمادیں اس
 پر کاربند ہوں۔

امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہوں گے والسلام
مگر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲/۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنوں! آپ کے والاناہجہات ثروتِ صدور لاتے رہے مگر مجھ میں
مرضِ تنفس کی شدت سے جواب عرض کرنے کی ہمت نہیں تھی۔ لہذا توقف و حرج
مجھ سے قابلِ معافی خیالی فرماویں تو عنایت سے بعید نہیں ہے۔ مجھے آپ کی اور
عزیزہ زہرہ کی علالت نے تڑپا دیا اور اسی وجہ سے یہ تکلیف نیاز نامہ ہذا عرض
کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم آپ پر دو عزیزان کو بہت جلد شفا کامل
عطا فرما دے آمین ثم آمین

دیگر روز و حالات تحریر کرنے کو دل بہت چاہتا ہے مگر کمزوری کی وجہ
سے طاقت تحریر نہیں ہے۔ براہ مہربانی بدین نیاز نامہ ہذا اپنے اور عزیزہ
زہرہ کے حالات مزاج سے بواہر ایسی ڈاک مطلع فرماویں واللہ مجھے بہت فکر ہے
اللہ فضل کرے اور انشاء اللہ قلم کے افضل ہے مقام فکر نہیں ہے۔ یہ تکلیف محض

موسم کا اثر ہے! اللہ فضل کرے گا اور خیریت ہے۔ خدا کرے کہ نیا نامہ ہذا
 آپ کو آرام اور صحت کی حالت میں موصول ہو۔ آپ جو اب اور حالات
 سے بالضرورت بواپسی ڈاک مطلع فرمادیں۔ مشکور ہونگا والسلام
 عزیزہ زہرہ کی میری جانب سے ضروریات فرمادیں۔
 گھر میں اور عزیزوں خصوصاً عزیز نضر اللہ کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۳/۷۹

عزیز القدر عزیز ازجان جناب مولوی صاحب نادان اللہ مرزا مکرم
 سلام سنون! والانا مرآ العزیز ثروت صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ والانا
 سے میں عزیزہ زہرہ صاحبہ کی صحت کا حال معلوم کر کے نہایت خوش و خرم ہوا۔
 دعا ہے کہ خداوند کریم عزیزہ کو دنیا اور آخرت میں خوش و خرم رکھے آمین آمین
 تم آمین۔ خواہ آپ کچھ الٹ پلٹ خیال فرمادیں۔ مگر میں تو ان کی صحت کا سبب
 ان کے اعمال حسنہ خیال کرتا ہوں۔ خیر کچھ ہی سبب ہو بات تو یہ ہے کہ اللہ
 نے ان کو شفا عطا فرمادی۔ آپ میری طرف سے ان کو مبارکباد و صحت فرمادیوں
 مشکور ہونگا میں شادی سے تو جلد فارغ ہو گیا تھا اور آپ کے تشریف فرما

ہونے کے دوسرے دن سستی سے شہر آگیا تھا اور آخر ۳۰ دسمبر کو بعد دوپہر واپس
گھرایا۔ اب تک طبیعت اچھی رہی مگر کل اارنیکے رات کے جسم عنصری چھوڑ کر
حضرت قدس اللہ سرور ہم کے ہمراہ کہیں دور و راہ سفر پر جانا پڑا واپسی ۵ بجے
صبح کے ہوئی مگر آکر دیکھا کہ جسم عنصری پر سے لمحات علیحدہ اور دور پڑا تھا جس
سے جسم تنگ تھا۔ بس واپسی ہوئی اور تنفس شروع ہو گیا۔ اس پر کوشش سے جسم
کو گرم کیا گیا تو دیر کے بعد صورت آرام پیدا ہوئی۔ اس کے بعد سے آرام ہے
مگر کچھ لم تاہنوز باقی ہے۔ مگر امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہو جاوے گا۔
والسلام عزیزوں خصوصاً عزیزہ نضر اللہ صاحب کو دعا و سلام عزیزہ انور بیگم
و اصغری بیگم کو بھی دعا و سلام۔

بیگم پور چند یاد۔ ضلع ہوشیار پور۔

مؤرخہ ۱۳/۲/۱۹

عزیز القدر من جناب لدی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنوں! والانا مراد عزیز۔ ثروت صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ میں

کسی قدر اچھا ہوں مگر اکثر رات کو تکایت تنفس پیدا ہو جاتی ہے۔

دوسرا نیا نام جو اسے لغافہ میں طغوف ہے۔ عزیزہ زہرہ کے حوالہ

فرما دیویں اور اگر سمجھ میں نہ آوے تو سمجھا دیویں۔ اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے والسلام

عزیزوں خصوصاً عزیز نضر اللہ کو دعا وسلام

بیگم پور چندیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۱/۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تکلم

سلام سنوں! واقعی آپ کے والانا مے مجھے پہنچے جن کا شکریہ ہے مگر شدت تنفس اور طبیعت کی بد مزگی سے طاقت کہاں تھی۔ کہ جواب میں آپ کو نیا نامہ تحریر کر سکوں۔ اس پر طرفہ یہ ہے کہ مرض کی حالت میں لوزہ انگشت تحریر کا مانع عظیم ہے جیسا کہ اس وقت بھی ہے۔ آپ براہ عنایت میری مجبوری پر غور فرما کر میرے اس توقف کو معاف فرما دیا کریں مشکور ہوں گا۔ آپ کے والانا مے سے عزیزہ زہرہ حال پڑھ کر نہایت فکر پیدا ہوا۔ دعا ہے کہ خداوند کریم ان کو آرام اور شفا عطا فرما دیں۔ آمین ثم آمین۔

آپ میرا ان سے سلام دیویں اور میری طرف سے ان کی عیادت فرما دیویں اور ان کے حالات سے بواپسی ڈاک مطلع فرما دیں۔ مشکور ہوں گا۔ آج کل کی

درشت اور شدت سردی جو طبیعت پر لے جا اور ناگوار اثر کر رہا ہے۔ تحریر سے افزوں ہے۔ ایسی سردی گذشتہ سرما میں کبھی دیکھنے میں نہیں آئی۔ یہاں دو روز برف بھی پڑی ہے جو کبھی پہلے نہیں پڑی تھی۔ خدایا الامان۔ یہ ایام بڑے دشواری سے گزار رہا ہوں اور تنفس کے مجھ پر پے در پے حملے ہو رہے ہیں۔ مگر شکر ہے وقت گزر رہا ہے۔ امید ہے! آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے۔ دل میں تو ایک خزانہ ہے اور چاہتا ہوں کہ اُس میں سے آپ کے پیش نظر کروں مگر تحریر کرنے کو ہاتھ کو تسلاؤں۔ یہ ہاتھ تو ہرگز تحریر کے قابل نہیں ہے لہذا صبر کرتا ہوں اور نیاز نامہ کو ختم کرتا ہوں والسلام۔

عزیزوں اور خصوصاً عزیز نصیر اللہ کو دعا و سلام

بیگم پوہ چندیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

موزخہ ۹/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد شکم

سلام سنوں! والانا مہ شرف صدور لایا مشکور ہوں۔ میرے عزیز!

اب آپ لوگوں کا معاملہ حالت اس قابل نہیں ہے کہ میں اس پر آپ کی مزید

رہنمائی خطوط کے ذریعہ کروں۔ اب تو آپ کی رہنمائی ذات الہی اپنی ذات میں

شیخ کے فیضِ صحت سے ہمیشہ کرتے آئے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ بھی اسی طرح سے او عام ذات پاک ہو جاویں گے۔ تاہم چند معروضات عرض کرنے ضروری خیال کرتا ہوں کہ جو کچھ آپ اپنے میں اس وقت مشاہدہ فرماتے ہیں کیا یہ آپ کی جسمانییت کے جلوے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ جلوہ ہائے روحانی ہیں مگر آپ جانتے ہیں کہ روح امر الہی ہے اور امر امر سے کبھی جدا نہیں ہوتا۔ تو گویا آپ ہمیشہ ہائے ذات الہی میں سیر کرتے ہیں لیکن گویا آپ کے عوارضات جسمانی اور نیز جسم اس وقت ہمراہ نہیں ہوتا مگر تاہم تاہم ہنوز ان کے اثرات سے آپ نے کئی فراغت حاصل نہیں کی ہے۔ اگر فراغت حاصل ہو جاتی تو جو شعور آپ کو اس وقت اپنے میں دیکھنے کا اول حالت زیر نظر میں منظور کے مشاہدہ کا ہوتا ہے یہ تفرقہ دہ ہو کر آپ یہ دیکھتے کہ یہ جملہ مشاہدات میرے اپنے ہیں اور میں اپنے مشاہدات خود کرتا ہوں اور اس حدیث قدسی کے معنی آپ کا حال ہوتا کہ کثرت کثراً خفياً

کہ آسمان و زمین آفتاب و قمر بلکہ جملہ کائنات میں خود ہوں اور ہر ایک چیز اور حالت میں نے اپنے ارادہ کن سے پیدا کر رکھی ہے اور پیدا کرتا ہوں اور ہر آن اور ہر لمحہ جدید لباسوں اور حالتوں میں سیر کرتا ہوں اور ہر جملہ صفات ایک لمحہ اپنے فعل اور عمل سے ساکن نہیں میرے عزیز ہر ایک چیز گردش میں ہے صرف اس وجہ سے کہ اس کا اصل باعین بالذات یہی صفت رکھتا ہے یہ حیات اور موت بھی اسی صفت کے کام یا صفت ہیں۔ فی الواقع بالاصل نہ کوئی چیز کم ہوتی ہے اور نہ زیادہ اور اصل میں ہرگز کوئی تغیر نہیں ہے بلکہ یہ ارادہ

الہی کے جلو سے ہیں اور میں میرے عزیز و باہر زبان و قلم سے بیان کرنے کے قابل باتیں
 نہیں ہیں بلکہ حالت فقیر کے خواص ہیں۔ اور اسی کو فرمایا گیا ہے کہ اذ انتم الفقرا
 فہو اللہ امیر اول بہت چاہتا ہے کہ اس پر تفصیل سے معروضات تحریر کروں مگر
 نہ قلم میں اور نہ اپنے ہاتھ میں یاد آئے تحریر سے اور نہ یہ بات کبھی کسی کی تحریر میں آئی
 ہے اور نہ آئے گی۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ من عرفہ دبرہ فقد کل لسانہ خدا کرے کہ یہ آپ
 کے نصیب ہو۔ اور آپ اس دریائے ناپید کنار میں غرق ہو جاویں۔ آمین آمین تم آمین
 شعرہ بیابہ سیکہ و حیرہ ادغوانی کن

مرد بصریہ کا نجا سیاہ کارانند

میں نے چند سطور نیا نامہ ہذا نہایت مشکل سے تحریر کئے ہیں کیونکہ جس حالت
 کا ثبوت عرض کرنے کے لئے قلم اٹھائی تھی اس کا اتنا غلبہ مجھ پر مستطاب ہو گیا ہے۔ کہ
 فی الواقعہ میں ایک حرف بھی اس کا تحریر نہ کر سکا۔ معاف فرماویں۔ یہ مہتمم
 سخت اور شدید تر ہے تحریر کیوں کرے اور کس کو کرے اس ہنڈر میں سب کچھ
 غرق ہے والسلام

عزیزہ زہرہ سے عرض ہے کہ واللہ میں اس وقت آپ کو آپ کے الانا جانت
 کا جواب تحریر کرنے کے ہرگز قابل نہیں ہوں ورنہ ضرور عرض کرتا۔ اب اتنا بر اللہ تعالیٰ
 موسم سرما خاتمہ پر ہے اور گریا شروع ہونے کو۔ میں وہاں خود حاضر ہو کر جو کچھ
 ہو سکے گا۔ آپ سے زبانی عرض کروں گا اس وقت خلوص اور محبت قلبی سے سلام عرض

کرتا ہوں۔ آپ اپنے اپنے حالات میں سعی بلیغ فرماتے رہیں۔ ماں مجھے تحریر کرنا
 بھول گیا کہ عزیز نصر اللہ کی حالت علات سے مجھے مکمل فکر پیدا ہوا تھا مگر فکر
 مذکورہ پر تسکین از عالم بالا نازل ہو گئی تھی جس سے امید ہے کہ انشاء اللہ قلعے
 عزیز مذکور قرین صحت ہوگا۔ تاہم آپ عزیز کے حالات سے مفصل مطلع
 فرادیں۔ شکور ہونگا والسلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور
 مورخہ ۲۹/۳

عزیزنا اللہ من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنوں! آپ کے والائے اور پارسل ثروت صدور لائے۔
 جن کا شکر یہ ہے، آپ میرا عدم تحریر نیاز نامہ کو میری غفلت پر ہتھال فرماتے
 ہونگے جو فی الواقع غلط ہے۔ زائد اذیتیں ہفتہ عرصہ ہو رہے ہیں انفلوینزا
 بخار سے سخت بیمار ہو گیا۔ اس پر چند روز گزرنے کے بعد سردار کبیر سنگھ صاحب
 مجھے موٹر میں لٹا کر علاج کے لئے جالندھر لے گئے۔ ڈاکٹری علاج کرایا گیا بخار
 سے تو آرام ہو گیا مگر ضعف معدہ اور کھانسی کا علاج نہ ہو سکا جس نے مجھے
 بخار سے زیادہ تنگ کر رکھا تھا۔ میری حالت مایوسانہ ہو گئی جس سے ایک

ہفتہ کے بعد میں واپس گھر آ گیا۔ مگر کھانسی اور ضعف بخت زوروں پر رہے
 اپنے حکیم کا علاج جو شانہ سے تھا مگر بے فائدہ اور آرام کی کوئی صورت نہ
 تھی۔ اس پر سردار صاحب موصوف جالندھر سے ایک وید صاحب کو اپنے ہمراہ
 لے آئے اور انہوں نے میرا معائنہ کیا اور تشمیں کی کہ میرا معدہ اور جگر نہایت خراب
 حالت میں ہے اور اسی سے بخار ہوا اور یہی موجب کھانسی کا ہے۔ اس پر انہوں
 نے اپنا علاج شروع کیا جس سے بہت کچھ آرام ہے مگر تاہنوز ازالہ مرض نہیں ہوا
 ہے۔ علاج مذکور کو ابھی چار پانچ روز ہوئے ہیں کہتے اور یقین دلاتے ہیں کہ انشاء اللہ
 تعالیٰ کلی آرام ہو جائے گا۔ آئندہ جو اللہ کو منظور کھانا اور ہفتہ سے بند رہا اور کمزوری
 اس قدر ہے کہ چلنا پھرنا مجھے دشوار تر معلوم ہوتا ہے حتیٰ کہ نماز بصدقت
 بیچھ کر ادا ہو سکتی ہے بھوک نہیں لگتی۔ علاج ہو رہا ہے۔ عزیز نضر اللہ کو کامیابی
 امتحان پر مبارک باد میں مزید تحریر نہیں کر سکتا لہذا نیا ز نامہ ختم ہے والسلام
 گھر میں اور سب عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۰/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد شکم

سلام سنون بکل والا نامہ آپ کا شرف صدور لایا اور اس میں سے میں
 آپ کے خیالات پر ان افکار عزیز نصر اللہ کی علالت کی نسبت پڑھ کر حیران در
 حیران رہ گیا۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ آپ کے افکار بے جانے مجھے بھی افکار سے
 خالی نہ چھوڑا اور میری طبیعت میں ایک اضطراب پیدا کر دیا۔ مگر افسوس
 اور نہایت افسوس اس امر کا ہے کہ تاہنوز آپ نے میرا عرض کر وہ نسخہ استعمال
 نہیں فرمایا اور اپنے سابقہ افکار کے سلسلہ کو قائم رکھتے ہوئے اپنے خیالات
 اضطراب آمیز ایسے ناگوار الفاظ و عبارات میں تحریر فرمائے ہیں کہ واللہ ان
 کا مطالعہ دوائی تلخ اور مضرت سے ہرگز کم نہیں ہے۔ لا تقنطون رحمۃ اللہ
 کے ارشاد پر نظر جاکر آپ شروع تو کریں اور دیکھیں کہ ذات الہی کسی بار این رحمت
 اور صحت نازل فرماتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ ضرور ہے کہ عزیز علالت کی
 وجہ سے آج کل سکیل نہیں جانا ہوگا تو ضروری ہے کہ عزیز اپنے اوقات درود
 شریف پڑھنے میں صرف کرے اگر وضو نہ کر سکے تو تیمم کر لیا کرے یہ ضروری ہے
 کہ الفاظ کے معانی پر پڑھتے وقت غور رکھے انشاء اللہ تعالیٰ رحمت الہی
 قریب ہے عزیز اپنے اوقات درود شریف پڑھنے کے لئے اور شغل سابقہ اجازت

ثانی تک قطعاً ترک کر دیوے تاکید ہے۔

میں بفضلِ خدا اب ہر طرح سے اچھا ہوں اور دردیج سے بھی تقریباً آدم ہو گیا ہے البتہ فصل ربیع کی کٹائی تا ہنوز جاری ہے اور اس سے چند روز تک فراغت حاصل ہو جاوے گی پھر انشاء اللہ تعلقے جلد حاضر ہونے کا ارادہ کرونگا شکر ہے کہ اللہ نے عزیزہ زہرہ کو آدم عطا فرما دیا ہے ان کے آدم پر ان کو مبارک باد عرض ہے۔

انشاء اللہ تعلقے میں جا لندھر سے سیدھا گوجرانوالہ آؤں گا اور بعد شش شاید واپسی پہلا ہور ایک دو روز کھٹھڑونگا۔ آپ میرے گوجرانوالہ آنے کا ذکر ہمیں سے نہ کریں۔ دیکھو اللہ کی شان کہ وہ میرے گوجرانوالہ آنے سے نفرت کرتے تھے کیونکہ ان کا میرے گوشت اور پلاؤ کھلانے سے نقصان کثیر تھا خیر اللہ نے ان کو گوشت و پلاؤ کی آفات سے محفوظ کر دیا۔ مگر نہ میرا دماغ جاناؤ کا اور نہ وہ اپنے ارادے کے مطابق یہاں آنے کے قابل رہے۔ اور نہ آئندہ چنداں امید ہے۔ سچ ہے چاہ کن را چاہ در پیش۔ کاش یہ بنیا ہوتا اور مجھے پہچانتا۔ کہ میں کون اور کیا ہوں؛ مگر یہ قیمت اور عنایتِ الہی کے بجز کہاں۔ آپ عزیز نصرت اللہ کے حالات سے بوالہسی ڈاک مطلع فرماویں تاکید ہے اب میری کمزوری بہت کچھ رفع ہو گئی ہے مگر تا ہنوز کافی بقایا موجود ہے۔ امید ہے آپ سے عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔

عزیز نصر اللہ کو میرا سلام دلوں اور میری جانب سے اس کی عیادت فرماؤں
 خدا کیسے کہ میرے وہاں آنے سے پہلے عزیز تندرست اور دوڑتا کودتا، پھرتا
 نظر آوے۔ آپ گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام فرماؤں والسلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۵/۲۹

عزیز القدر بن جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنوں! والانا ماہ العزیز ثروت صدور لایا مشکور ہوں افسوس ہے
 کہ العزیز کی مصروفیت از ۸ رعایت الاماہ حال نے میرا پروگرام سفر گوجرانوالہ
 درہم برہم کر دیا۔ کیونکہ میرا ارادہ تھا کہ میں ۸ کو یہاں سے جالندھر جاؤں اور ۹ کو
 آپ کی خدمت میں گوجرانوالہ ثروت نیاز حاصل کروں۔ اس میں آپ کے برج
 کام کاج کو مد نظر رکھتے ہوئے اب میں نے پروگرام مذکور اس طرح پر تبدیل
 کر لیا ہے کہ میں اب انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ کو بروز اتوار یہاں سے جالندھر جاؤں گا
 اور دوسرے روز صبح یعنی ۱۳ بروز سوموار کو صبح ۷ بجے کلکتہ میں پور گوجرانوالہ
 حاضر ہوں گا۔ اگر آپ گاڑی مذکور کے لاہور پہنچنے سے پہلے لاہور تشریف لے آویں
 تو بعد از عنایت نہیں ہوگا۔ پھر گوجرانوالہ کا سفر سقر نہیں رہے گا آئندہ آپ

مالک ہیں۔ کچھ بھی ہو میں تو بتا دیکھ مذکورہ بالضرور گو حیرانوالہ حاضر ہو جاؤنگا۔
انشاء اللہ تعالیٰ۔

عزیز نصر اللہ کے حالات طبع سے بواپسی ڈاک مطلع فرماویں کیونکہ آپ کے
والا نامہ سے عزیز کی شکایت طبع کا بقایا تا ہنوز معلوم ہوتا تھا۔ جو کسی قدر
خلاف امید ہے والسلام
گھر میں اور نصر اللہ و عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۲۸/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تہکم
سلام سنوں! والا نامہ کے عزیز نثرت صدور لایا مشکوہ ہوں۔ میں بروز
اتوار بہ سواری موٹر گھر بوقت صبح پہنچ گیا تھا اور تا ہنوز خیریت سے ہوں اللہ
کا شکر ہے۔

باقی اپنے حالات کہ کیسے گزرتے ہیں کیا عرض کروں۔

شورہ ہماری بولی پورنی جو سمجھے ناہر کو

ہماری بولی وہ سمجھے جو پورب کا ہو

ایسے ناخوش لوگوں میں اپنا بانسہ ہے جن کو اپنے حال کی قطعاً خبر نہیں ہے
 اس لحاظ سے زندگی سحت بے مزہ ہے مگر اپنے میں ایک جنت ناپید کنار موجود
 ہے جس کی انتہائی سیر ہو سکنا ناممکن اور محال ہے جب اس میں داخلہ ہو جاتا اور
 سیر شروع ہو جاتی ہے تو نہ اپنے میں کبھی تکان اور سیری محسوس ہوتی ہے اور نہ
 اس ناپید کنار جنت کا کبھی کنارہ نظر آیا ہے۔ زعشق نامقام ماجمال یا مستغنی ست۔
 پیارے مولوی صاحب! واللہ اس لحاظ سے اپنی عجیب حالت ہے
 جو نہ تحریر میں آسکتی ہے اور نہ تقریر میں۔ اس میں شبہ نہیں کہ واپسی پر طبیعت
 سحت ادا اس رہتی ہے کہیں سفر کرنے سے بھی نفرت کرتی ہے کیونکہ آزادی اور
 سیر میں نقصان ہوتا ہے۔ غرض کہ موجودہ ایام سحت برے اور بد مزگی سے سیر ہو
 رہے ہیں۔ امان اللہ بے نصیب ہے جو از سلطنت برہو کر مایوسی اور جہالت و
 تفاوت سے یورپ کو بھاگ گیا۔ اگر وہ انکساری اور افتادگی سے میرے پاس آ
 جاتا تو اللہ میں اُس کو چند روز میں ایسی سلطنت کا حکم خدا ملک بنا دیتا کہ جس کو
 ابدان بادشاہت زوال نہیں ہے۔ مگر مقدر اور منتہائے الہی کے سوائے کیا ہو سکتا ہے
 یہ تو جملہ معترضہ تھا جو عرض ہوا ہے اصل حالت یہ ہے کہ روز و شب اور ان کی ضیا
 و تاریکی اپنی حالت پر قطعاً اثر نہیں کر سکتے۔ وہ ایک نبج اور ایک مشاہدہ ذات
 پر چل رہی ہے جس کے انہماک سے اُس کو قطعاً فرصت نہیں ہے۔ دعا ہے کہ
 اس سے اُس کو فرصت نصیب نہ ہو۔ اہینہ اکثر اوقات بارہم گراں معلوم ہوتا

ہے جس سے رہائی کی اکثر آرزو رہتی ہے۔ ایک روز یہ بھی حاصل ہونے والی ہے
مگر جلد حاصل ہونے کی تمنا اکثر اوقات ستمانی ہے۔

میرے عزیز! میں آپ عزیزان سے رخصت ہو کر آ گیا لیکن واللہ دل
آپ کی خدمت میں ہے۔ جو جو عنایات آپ نے وہاں مجھ پر سہرائی ہیں ان
کا شکریہ ادا کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ لہذا آپ میری بے بضاعتی کو مد نظر رکھتے
ہوئے مجھے معاف فرماویں۔

میں عزیزہ زہرہ کے مفصل حالات سننا چاہتا ہوں۔ یا تو وہ خود مجھے تحریر
فرما دیں ورنہ دریافت کر کے آپ تحریر فرما دیں میں ان کو حالت ناز میں چھوڑ
آیا تھا اور اب تک فکر ہے کہ خدا کرے ان کی طبیعت اچھی ہو۔ اپنی حالت کے
مفصل مطلع فرماویں کمزوری ہاتھ سے میں مزید تحریر نہیں کر سکتا ورنہ بہت کچھ
عرض کرتا۔

امید ہے عزیزہ نصر اللہ خیریت سے ہوگا۔ والسلام
گھر میں و عزیزہ نصر اللہ کو دعا و سلام
عرض مکہ میں بالکل بخیریت ہوں اور صحت اچھی ہے۔

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۵/۶/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد محکم
سلام سنوں! آنحضرت کے محبت نامے ثروت صدور لائے ان کو میں نے غور
سے پڑھا۔ گو آپ عزیزیاں کی حالت باومی النظر میں زاد اور رفیق تر نظر آتی ہے
جس پر ایک جاہل اور ناواقف شخص اگر افسوس اور آرزوئے تخفیف حالت کئے
تو عید از قیاس نہیں ہے لیکن اہل حال تو اس کو رحمت الہی اور آثار قرب الہی
سمجھتا ہے۔ میرے عزیز! دل دردناک اور چپٹم گریاں اللہ نے اپنے ان خاص
بندوں کو نصیب کئے ہیں جن کو اپنے قریب نہ کرنا بلکہ اپنے میں اوغام کرنا منظور
ہوتا ہے۔

در صلح عشق چیز نکور اندکشد

رباعی

لاغر صفات در زشتت خوار اندکشد

گر عاشق صادق ز کشتن مگر بیتر

مردار بود ہر آنکہ اور اندکشد

میرے عزیز! انسان روح اور قلب عنصری کا مجموعہ ہے۔ ان میں سے

بعض بجز نزولی حالت ہونے کے دائمی ہے اور کالبد فانی اور فانی الحال ہے۔

ہر دو اجزائے مذکور انسان کی ضمیمہ واقعہ ہوئی ہیں۔ اور احکام اور افعال ایک

دوسرے کے مختلف ہیں ایک جزو عالم بالا کو پروا از کرتی ہے تو دوسری اسفل
 السافلین کو۔ اندریں حالت ہر دو اجزا کی طاقت پر منحصر ہے کہ کون کس پر غالب
 آوے۔ اگر روح کو غذائے عبادت کافی حاصل ہو جاوے تو اس میں پوری توانائی
 یعنی عشق الہی پیدا ہو جاتا ہے اور قبل از مرگ یہ اپنے اصلی ماخذ میں پروا کرنے
 اور شامل ہونے کی اپنے میں قابلیت پیدا کر لیتی ہے بصورت دیگر کالبد اپنے
 خواص سے اسفل السافلین کی جانب کشاں کشاں اور گریز کُن ہے۔

میرے پیارے! روح کے لئے عالم بالا جنت ہے اور کالبد کے لئے
 اسفل السافلین بہشت ہے! فسوس ہے کہ انسان کالبد نہیں ہے ورنہ ہر ایک
 عیاش جس جنتی ہوتا۔ انسان فی الواقعہ محض روح ہے اور کالبد اس کا لباس۔ مگر
 ایسا لباس کہ اہل لباس یعنی روح کے خواص کا عادت گر ہے۔ ہر دو کے اجتماع
 یعنی زندگی میں روح عشق و محبت اور دوزخ عشق سے اپنے اصل کی جانب
 گریز اور پروا از کر سکتی ہے۔ اور بعد الموت آتش دوزخ سے۔ مگر آپ جانتے
 ہیں کہ دوزخ کیسا ہے۔ محض حرمت و حرماں اور پشیمانی کا انتہائی درجہ جس کو
 شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف تکالیف اور دوزخ و درد سے تعبیر فرمایا
 ہے۔ کثافات جسم ملکوتی کی وجہ سے جو کالبد کی ہم نشینی و صحبت سے حاصل کی ہوئی
 ہوتی ہیں۔ روح حرماں و پشیمانی کی دوزخ میں ابدالاً باذتک رہے گی۔ مدت
 لا تعداد اور بے شمار کے بعد اس کو نجات حاصل ہو تو ہو۔ یہ خلاف اس کے اہل

عشق اور اہل درد و زمرہ بلکہ ہر وقت اپنی آتش عشق سے کدورات مذکورہ کو جلاتے اور آبِ چشم سے جو مرہم کا کام سوختہ آتش مذکور کے زخموں کے لئے مہیا کرتا ہے۔ ان کی شست و شو کرتے رہتے ہیں تو موت سے قبل اپنی رُوح کو آمادہ کر لیتے ہیں۔ کہ اپنے معشوق میں ادغام ہو سکیں۔ واللہ! سلام اسی کو کہتے ہیں اور اسلام کی غرض بھی یہی ہے۔ بحالات مذکورہ میں آپ عزیزان کے سوز و گداز کو دیکھ کر کبھی کبیدہ خاطر نہیں ہوا بلکہ دعا کرتا رہتا ہوں کہ خداوند! ان عزیزان کو اپنی آتش عشق میں ایسا سوختہ کر کہ یہ زرخالص اور کندن ہو کر اپنی کان ذات الہی میں ادغام ہو جاویں۔

میرے عزیزان! میں آپ عزیزان کے دیدار اور تیز نغمص حال کی بلا غمہ روزانہ کوشش کرتا ہوں اور مطمئن ہوتا ہوں اور جو کچھ اپنی بساط میں ہے اس سے آپ عزیزان کی تواضع کرتا ہوں۔

میرے عزیزان! جب فقیر راہ پنہاں سے بذریعہ توجہ من القلب اپنی دلہی بطرف مدینہ المعشوق پیدا کر کے گامزن ہوتا ہے تو اس راستہ کی گونا گونی اور بوقلمونی فقیر کو اپنے میں مصروف بہ نظار ہائے دلکش بنا کر اکثر پابہ زنجیر بنا تی ہوئی اصل مقصد تک پہنچنے کی سدا راہ ہوتی ہے۔ پس مبارک ہیں وہ فقیر جو ان نظار ہائے دلکش پر دل نہیں لگاتے اور اپنے راستہ کی قطع و برید پیش نظر رکھتے ہوئے مسافت یہ جہد کمال کر کے کاتارہ معشوق کے آستان مبارک تک جا پہنچتے ہیں۔ یگانہ کا شانہ

کا دخل تب حاصل ہوتا ہے جب فقیر کا اپنا شعور ہستی کلی معدوم ہو۔ اور اس کی
 معدومیت پر پھر مالک کا شانہ سے جو اس کا معشوق ہوتا ہے ہم آغوش ہو جاتا
 ہے لفظ ہم آغوش غیرت خیر اور دو راز معاملہ ہے۔ فی الواقعہ فقیر معدوم اور
 فناہ فی الذات معشوق ہو جاتا ہے اور یہی اسلام ہے۔ اس سے مزید کچھ نہیں
 ہے۔ پھر فاعل لرب حتی یا تیک الیقین کے احکامات اس پر وارد ہوتے ہیں۔
 اس کے بعد کی بات میں آپسے کیا کہوں۔ پھر بس وہی بات ہے۔

شعرے پُرسیدیکے کہ عاشقی چسیت

گفتہ کہ چو من شوی بدانی

اس مقام میں فقیر کی دو حالت سے ایک حالت ہوتی ہے۔ ایک حالت اور
 دوسرا مقام۔ حالت تو یہ کہ اس میں گتہ رہا پھر واپسی ہوتی۔ لیکن مقام یہ ہے
 کہ پھر واپسی کبھی نہیں ہوتی۔ ان کی فہمید صرف حصول مرتبہ اور طے نمازل پر انحصار
 رکھتی ہے۔ ورنہ ان کا الفاظ میں آنا محال ہے اور نہ آج تک کوئی ان کو الفاظ
 میں لاسکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ عزیزان وقت آنے پر خود ملاحظہ فرمائیں گے
 میں اس پر زیادہ کیا عرض کروں جس مراقبہ کی میں نے زہرہ سے تاکید کی تھی۔
 عزیزہ نے آج تک مجھے اس کی نسبت کچھ تحریر نہ فرمایا۔ امید ہے کہ وہ تختہ
 فرماویں گی اور نیز آپ اپنے حالات سے آگاہ فرماویں گے۔ میں اچھا ہوں۔ اور
 آپ کی خیریت کا طالب ہوں۔

امید ہے کہ آپ اپنی حالتوں سے مفصل مطلع فرماویں گے و السلام عزیزہ

ذہرہ کو بہت بہت دعا و سلام اور عزیز نصرت اللہ کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ ڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶/۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد حکیم

سلام سنون! میں اُس روز آپ کے رخصت ہو کر جالندھر پہنچا اور جالندھر

سے بہ سواری موٹر پہ ہمراہی سردار کبیر سنگھ صاحب ہر روزہ بخیریت تمام گھر پہنچ

گیا تھا آپ کی ملاقات و عنایات کا شکریہ ہے! امید ہے آپ جملہ عزیزاں

خیریت سے ہوں گے۔ فرمائیے اب آپ ہر دو عزیزوں کی حالت اندر کی کیسی ہے

میرے عزیز میں کیا عرض کروں مجھے تو اپنی چشم بھیرت مدت سے از روئے

مشاہدہ یہ یقین دلا چکی ہے اور ہر وقت از ویاد یقین بمشاہدہ ہوتا رہتا ہے کہ

کل کائنات کا وجود واحد ہے اور اس وجود میں بے شمار صفات اور قوای

ہیں جو ہر وقت اپنی اپنی قوت کے بل ظاہر ہیں کہ لئے مختلف اشکال جسم

اختیار کرتے رہتے ہیں اور ان سے یہ اقصائے صفات و قوائی اندر کی گوں

اور بوقلموں افعال صادر ہوتے رہتے ہیں۔ مگر یہ بارش کے بادل کی مانند ہوتے چلے

جاری ہے ہیں۔ اور اندرونی تقاضا سے مجبوری اپنے اصل مرکز اور اصل حالت کی جانب دواں دواں ہیں۔ اور روزانہ دیکھتا ہوں کہ اشکال مذکور اختیار کئے ہوئے اشکال اپنے اصل ماخذ یا بحر میں جہاں سے برآمد ہوئے تھے فنا ہوئے ہیں۔ یہ عمل بحر مذکور کا قدیم سے نظر آتا ہے۔ عزیز من! ظاہر بین نظر کو یہ عمل صفات ربانی ایک عقیدہ لائیکل ہمیشہ سے نظر آتا ہے۔ مگر اہل نظر کو یہ عمل ذات شب و روز بلکہ ہر وقت یہ نظر آ رہا ہے کہ بحرناپید کنار سے بادل اٹھے دوڑنے مختلف اشکال اختیار کیں اور برسے اور بحر میں جا شامل ہوئے میرے عزیز اہجان کا غم اور خوشی محض اس کے اپنے خواص کا نتیجہ ہے جو زیادہ تر مادیت کے اثرات سے ہے۔ جہاں تک میں نے دیکھا اور تجربہ کیا ہے۔ غم میں ایک مصلحت خاص ہے اور وہ یہ ہے کہ عیش مادیات کا اس سے ازالہ و امانہ ہوتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو تخمیر عناصر یعنی نفس کا ایسا بے عمان ہونے کا اندیشہ ہے کہ اس کی قابلیت وصول الی الماخذ معدوم ہو جائے۔ گو غم عشق اور غم دنیا میں لاکھوں کوس اور زمین و آسمان کا فرق ہے تاہم ان میں نہایت باریک سے باریک مشارکت ہے اور فی الواقعہ یہی مشارکت اخیر میں ثنولیت یہ بحر کا اصل ذریعہ ہے۔ یہ بات تو بہت طول و طویل ہے اپنا دل بھی چاہتا ہے کہ اس کو آپ سے تفصیل بیان کروں مگر میرے عرض کرنے اور آپ کے مشاہدہ کے یعنی ہر دو کے دو طریق ہیں۔ میرے تو دو ہیں کہ ربانی عرض کروں یا دوسری رہنمائی

سے آپ کے پیش کردہ۔ میں دوسرے طریق کو پسند کرتا ہوں جیسا کہ سابقین
اہل دل نے اس کو پسند کیا ہے۔ جس کو انشاء اللہ تعالیٰ آپ عنقریب دیکھیں گے
آپ کے دو طریق یہ کہ ایک زبانی عرض کرنے سے آپ سمجھیں اور دوسرا طریق
عمل سے۔ دل تو چاہتا ہے کہ معروضات مذکورہ ہنوز اصل بات کی تمہید ہے
منفصل تحریر کروں۔ مگر ہاتھ تھک گیا اور کاغذ ختم ہو گیا لہذا اسلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۱/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
سلام سنون! والانا مراد العزیز شرف صدور لایا۔ اور اس میں سے آپ
کی تکلیف دماغی کی صحت کا حال پڑھ کر نہایت خوشی ہوئی۔ دعا ہے۔ کہ
اللہ کریم آپ کو ہمیشہ اپنے فضل خاص سے صحت و آرام میں رکھ کر اپنی
فائز پاک میں ادغام فرماوے۔ آمین۔ آمین۔ تم آمین۔
میں اللہ کے فضل سے صحت و آرام سے ہوں۔ امید ہے آپ معہ عزیزان

خیریت سے ہوں گے والسلام

گھر میں اور عزیز نصیر اللہ و دیگر عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چندیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۵/۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام مستنون! والانا اللہ العزیز شرف صدور لایا۔ مشکوٰۃ ہوں۔ افسوس ہے کہ مولوی صاحب غلطی پر غلطی کر رہے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ان کے یہاں آنے یا موسم کی خرابی تحریر کرنے سے میرا گوجرانوالہ جانے کا عزم رک جائے گا یہ قطعاً غلط ہے۔ کیونکہ میرے گوجرانوالہ کا جانا ہرگز ان کے لئے نہیں ہے بلکہ کسی پرندہ نشین اہل حال کی خاطر ہے اور جس کو میں اپنی بیٹیوں سے زیادہ عزیز سمجھتا ہوں کیونکہ وہ میری روحانی بیٹی ہے۔ جو فقرا کو جسمانی بیٹیوں سے عزیز تر سمجھا کرتی ہے۔ اس کی خاطر اگر مجھے آگ یا برف میں سے گزرنا پڑے تو میں گوجرانوالہ ضرور جاؤں گا۔ اگر یہ معاملہ نہ ہوتا تو میں ہرگز وہاں جانے کا کبھی عزم نہ کرتا جہاں ایسا قندوان آباد ہے جیسا کہ مولوی صاحب موصوف۔ لہذا مجھ پر مولوی صاحب کی تحریر یا کسی موسم کی خرابی کا کوئی اثر نہیں ہے اور میں انشاء اللہ تعالیٰ تعطیلات دوسرے کے قریب یا ماہین وہاں حاضر ہوں گا یہ ارادہ جہاں تک میرا عزم ہے۔ بالکل بچتے ہے۔ آپ جیسا کہ تحریر فرماتے ہیں ضرور ماہ ستمبر حال میں یہاں تشریف لے آویں۔ مگر ستمبر کے تیسرے ہفتے میں میں غالباً گھر پر موجود نہیں ہوں گا اس سے پہلے پہلے آپ تشریف لے آویں کیونکہ میں یہ ایام مذکور موضع بلوارہ ضلع لدھیانہ

کو جانے کا عزم رکھتا ہوں۔ جہاں میرے وہاں جانے کے لئے میرے ایک دوست
 برسوں سے تقاضا کر رہے ہیں اور اب میں نے ان سے وہاں جانے کا وعدہ
 کر لیا ہوا ہے۔ جس کا ایغا میں ضروری سمجھتا ہوں۔

اب موسم گونہ اچھا آ رہا ہے اور شدت گرما اور جھپکم ہو رہی ہے بہت
 دنوں سے عزیز طفیل محمد کا بچہ بخار اور اسہال سے بیمار رہا ہے۔ مگر اب فضل الہی
 کسی قدر اچھا ہے اور وہ اپنے نائکے مگر موضع بہاؤ دی پور ہے مگر تاہنوز
 اس کی مکردی وغیرہ شکر افزا ہے۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے اور میں بخیریت تمام ہوں
 آپ اپنی بیاں تشریح آوری کی تاہینج سے مطلع فرمادیں۔ والسلام
 آپ گھر میں میرا سلام دینے کے بعد فرمادیں۔ کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ
 اکتوبر میں ضرور حاضر ہونے کو ہوں ہرگز ہرگز میرے نہ آئے کا فکر نہ فرمادیں
 عزیز نصرا اللہ اور عزیز کو دعا و سلام۔

بیگم پور خٹیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹/۱۹

عزیز القدرین جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام مسنون! والانا اللہ العزیز شرف صدور لایا اور اُس میں سے
 العزیز کا عزم تشریف آوری بتاریخ ۹/۱۴ پڑھ کر اس وجہ سے مجھے محنت
 افسوس ہوا کہ میں جیسا کہ میں نے سابقہ نیاز نامہ میں آپ سے عرض کیا تھا۔ میں
 اُس روز گھر پر موجود نہیں ہونگا۔ لہذا آپ اُس روز ارادہ تشریف آوری نہ
 فرمادیں۔ میرا ارادہ اسی روز صبح کے چھ بجے روانگی بہ سفر کا ہے۔ افسوس ہے
 کہ بہت روز ہوئے کہ میں ضلع لدھیانہ کے احباب کو اس دن کے اپنے آنے
 سے مطلع کر چکا ہوں۔ جس سے تاریخ پر میں اپنا دہاں جانا ملتوی کرنا مناسب
 خیال نہیں کرتا۔ ہفتہ عشرہ کے بعد میری واپسی کی اُمید ہے۔ لیکن میں آپ سے
 عرض کرنا ہوں کہ میں شروع اکتوبر میں آپ کے ہاں حاضر ہونے والا ہوں۔ لہذا
 آپ یہاں آنے کی کیوں تکلیف فرماتے ہیں۔ وقت قریب آنے پر میں آپ سے
 اپنے حاضر ہونے کی تاریخ اور وقت کی نسبت تحریر کروں گا۔ اُس روز آپ
 لاہور اسٹیشن پر میرے آنے سے پہلے تشریف لے آویں پھر مل کر جو انوالہ پہنچ
 جاویں گے۔ آگے جیسا آپ پسند فرمادیں۔ میں نے آپ کی تکلیف کو مد نظر
 رکھتے ہوئے عرض مذکور گزارش کی ہے۔

یہاں پیر یا بخار کا بہت زور ہے۔ اس وقت اپنے گھر میں پانچ شخص خاص
بخار میں مبتلا ہیں۔ یاد محمد و ریاض محمد اور تین نوکر بیمار ہیں۔ جن میں کسی مہند بھی
شامل ہے۔ ایک جدید نوکر میرا کام کرتا ہے۔ ان کے بیمار ہونے سے مجھے
اور کام زمیندارہ کی سمحت تکلیف ہے۔ یہی حال پیر یا سے عوام کا ہے بعض
گھروں میں کوئی پانی دینے والا نہیں ہے۔ اچھا یہ موسم خراب بھی گزر جائیگا
والسلام۔

گھر میں اور عزیز نصرا اللہ کو دعا و سلام۔

ہلوارہ۔ ضلع لدھیانہ

مورخہ ۱۴/۹/۲۹

عزیز القدرین جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد علیکم

سلام سنون! میں تاہم تو سفر میں ہوں اور آپ کے بہت دور فاصلہ پر
بیٹھا ہوں لیکن چشم دل کے لحاظ سے آپ کے قریب تر ہوں صحت اچھی ہے۔
میں صحت جسمانی کے لحاظ سے تو اچھا ہوں۔ لیکن دل اور اس کے
مناظر عجیب طریقوں سے اپنے پہلو بدل کر دل ربانی کر رہے ہیں۔ کبھی مجھے
غنجہ بناتے ہیں اور کبھی پھول۔ عظیم الشان حضرات سے اکثر صحبت ہے۔ اور

مجھے مسافر مگر عزیز سمجھ کر عجیب و غریب دل رُبا کی فرما رہے ہیں۔ یہ چھوٹی سی بات ہے کہ رات مقابلہ پرواز کرتے ہوئے ہم لاہوت سے آگے نکل گئے۔ اور مبصرانِ عیشِ عیش کرتے تھے۔ بس الفاظ مذکور تحریر کر رہا تھا کہ حالت مذکور کی زد پھر مجھ پر حملہ آور ہوئی اور طاقتِ تحریر سلب۔
لہذا آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو سلام۔

بیگم پوپ جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور،

مورخہ ۲۶/۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد اکرم

سلام سنون!

اب میں کچھ اپنے سفر کی نسبت عرض کرتا ہوں کہ فی الواقعہ میرا سفر صرف ہمارہ کا ہی نہیں ہے۔ میں نے بحکم حضور اس میں بہت دور و راز کا سفر کیا ہے۔ یہ سفر محض اُن حضرات کی زیارت و ملاقات کے لئے جن کو دنیا سے رحلت کئے ہوئے صد ہا سال گزر چکے ہیں تھا۔ سفر مذکور میں نہایت لطفت و مزہ آیا جن کے مشاہدات کے اثر مدت تک رہیں گے۔

امید ہے آپ معززیناں خیریت سے ہوں گے۔

یہاں بھی اب سب بیمار بیماری سے فراغت حاصل کر چکے ہیں۔ اور

اللہ کے فضل سے تندرست ہیں والسلام

گھر میں اور عزیز نصر اللہ و دیگر عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند یاد۔ ضلع ہوشیار پور

معدتہ ۱۷/۱۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآکم

سلام سنوں۔ میں گھر غیریت تمام ۱۷/۱۹ کی شام کو بہ سوادری موٹر ہمراہ

سرور اکیسر سنگھ صاحب پہنچ گیا تھا۔ میں اور جملہ کتبہ بفضل الہی غیریت ہے۔

الحمد للہ۔ گو میں یہاں پہنچ گیا ہوں۔ مگر عزیز نصر اللہ کی علامات اور تشخیص مرض

کے لحاظ سے میرا دل آپ کے ہاں ہے۔ امید ہے عزیز کا معائنہ مرض تشخیص

مکمل ہو چکی ہوگی۔ لہذا آپ بوایسی ڈاک اس کے جملہ حالات سے مطلع فرمائیں۔

مشکور ہونگا۔ نیز امید ہے کہ اس روز سٹیشن سے واپس ہو کر آپ نے بے نام

کتاب کے نام اور حالات کی ضرورت جو فرمائی ہوگی۔ اگر اس کا کچھ پتہ مل گیا ہوتا

مطلع فرمادیں۔ ورنہ اس کی سخت جستجو فرما کر مشکور فرمادیں۔

میں آپ کا اور عزیزہ زہرہ بیگم کی اُن عنایات اور تکلیفات کا تہ دل سے

مشکور ہوں۔ جو نیاز مند پر وہاں مبذول فرماویں۔ اللہ آپ کو اجر خیر عطا
فرماوے۔ آمین

امید ہے۔ آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے و سلام
گھر میں اور عزیز نصرت اللہ کو دعا و سلام

بیگم پورہ ہنڈیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۳/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! والانا ماہ العزیز شرف صدور لایا بشکر یہ ہے افسوس ہے
کہ عزیز نصرت اللہ مرض یو ایسیر مبتلا ثابت ہوا۔ یہ خیال کیسے کہ خدا نخواستہ عزیز
کو کوئی اور شدید مرض ثابت نہیں ہوئی۔ مرض یو ایسیر چنداں بڑھی معلوم نہیں ہوتی
لیکن یہ مرض تکلیف دہ ہے۔ قبل ازیں تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ مرض مذکور کا
علاج ہماری طرف کے بعض راول لوگ اچھی طرح سے کر سکتے ہیں۔ مگر اس
حالت میں جب تمہیں باہر آجانے ہوں۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ عزیز کے تمہیں اندر
حصہ میں دور واقع ہیں۔ انہیں حالت خدا جانے کیا حالت اور کیسے وہ علاج کر
سکیں۔ تاہم آپ مطلع فرماویں۔ کہ کیا علاج کیا گیا ہے اور کیا نتیجہ پیدا ہوتا نظر آتا

ہے اور اب عزیز کی طبیعت کیسی ہے۔ میری طرف سے آپ عزیز کو عیادت
فرادیں۔

امید ہے آپ نے کتاب معلومہ کا ضرور سراغ لگا لیا ہوگا۔ اگر تاہنوز کوشش
نہ ہو سکی ہو تو سعی و سہا کہ مشکور فرادیں۔ امید ہے آپ معہ عزیز اہل خیریت سے ہونگے۔
نیز مطلع فرادیں کہ شغل معلومہ میں انکشاف میں تاہنوز کچھ ترقی ہو سکی ہے یا نہیں
اور اس کا کیا حال ہے۔ اگر آپ لاہور تشریف لے گئے تو مشہور عالم جنوری میسے
لئے ضرور خرید فرالیوں اور نیز بکس میڈیک کیور۔ کیونکہ ذخیرہ خاتمہ کے قریب ہے نیز
مطلع فرادیں کہ آپ یہاں تشریف آوری کا کب ارادہ فرماتے ہیں والسلام
گھر میں اور عزیز نصرا اللہ و دیگر عزیزان کو دعا و سلام
رات سے مجھے تنفس سے شکایت شروع ہے۔

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرزا حکیم

سلام سنون! آپ کے دو والا نامہ جات شرف صدور لائے اور پہلے

والا نامہ کے صدور پر میں نیاز نامہ اپنی علالت کی وجہ سے عرض نہیں کر سکا۔

معاف فرمادیں۔ عرض یہ ہے کہ ۲۵ اکتوبر گذشتہ کی شام کو ایک ذلیل اور ضلع جالندھر میرے پاس آیا۔ اور اس نے بیان کیا کہ راتے بہادر اور جنڈا اس صاحب ڈپٹی کمشنر جالندھر نے مجھے تمہارے پاس اس غرض سے ارسال کیا ہے کہ آپ بتلاویں، کہ پرسوں صبح آپ گھر پر موجود ہونگے۔ میں نے ارادہ مذکور کا اصل مطلب دریافت کیا تو ذلیلدار مذکور نے کہا کہ مجھے اصل مطلب معلوم نہیں۔ دوسرے روز خبر پہنچی، کہ صاحب بہادر آرام گھر بھوگپور میں آگئے ہیں اور صبح وہ جنڈیالہ آویں گے۔ اس پر میں نے یہ خیال کر کے کہ ان کے یہاں آنے میں بے جا شہرت ہوگی۔ لہذا میں دو کے دن چھنبکے صبح کے بر سواری گھوڑا بچھو گپور روانہ ہو گیا اور صاحب کی اس طرف کی روانگی سے پہلے وہاں پہنچ گیا۔ مگر راستہ میں سر دی بہت معلوم ہوئی۔

جس سے سمجھتے نہ کام

لاحق ہو گیا۔ اور اس کے ہمراہ بخار بھی خاصا تھا۔ میں اس میں ایک ہفتہ مبتلا رہا۔ اب چند روز سے آرام کی صورت پیدا ہوئی ہے۔ مگر بقایا نہ کام موجود ہے۔ اصل میں موجب مذکور تھا جس سے میں نیا نہ نامہ عرض نہیں کر سکتا۔ اللہ کا شکر ہے کہ اللہ نے عزیز نصرت اللہ کو آرام اور صحت عطا فرمائی ہے۔ اپنے نواب صاحب کی آمد کی نسبت تحریر فرمایا ہے۔ اس میں میں چنداں خوش نہیں ہوں اس وجہ سے ہرگز نہیں کہ ان کا آنا مجھے تکلیف دہ ہوگا۔ ہرگز ہرگز نہیں۔ بلکہ اس وجہ سے کہ اگر یہ لوگ اللہ کی جانب ارادہ گریز بھی کریں تو چونکہ یہ لوگ خالی الذہن نہیں ہوتے

کرتے لہذا ان پر سبق کا اثر نہیں ہوا کرنا۔ ان کی دنیا جو ان کا اصل خدا ہے۔
ان کے ذہن سے کبھی خارج نہیں ہوا کرتا۔ اندریں حالات وہی نتیجہ پیدا ہوتا
ہے جو مصرعہ ہذا کا مفہوم ہے۔

مصرعہ . تزییت نا اہل را چوں گروگان بر کنبد بہت

الغیۃ اگر آپ اطمینان کر لیں کہ ان میں مادہ عشق و محبت فطراناً و بعیتاً تو آپ ہمراہ
لے آویں۔ کیونکہ یہاں عابد کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں تو محض عاشق کی ضرورت ہے یہاں
کی منازل عشق سے طے ہوتی ہیں جہاں کی زاہد و عابد کو خبر بھی نہیں ہے کیونکہ عابد ایک
پر ہوتا ہے جس سے پروا نہ حال ہے اور عاشق کو اللہ نے دو پر عطا فرما رکھے ہیں جن سے
ادرو زائل پروا نہ شروع ہو جاتی ہے اور عاشق اپنے پڑوں کے بل دروازہ دیوان معشوق
میں جاد اخل ہوتا ہے پس آپ بوجہ کی بچو صفات اگر ان کو ہمراہ لانا مناسب خیال فرمادیں
تو یقیناً آویں ورنہ کیا ضرورت ہے۔ مگر ان کے ہمراہ لانے سے پہلے مطلع فرمادیں نیز عرض ہے کہ
آتے وقت چونکہ آپ کے ہمراہ کچھ اسباب ہوگا اور بھوک پور سے آگے آنے میں آپ کو تکلیف ہوگی۔
لہذا اگر آپ اپنے آنے کی تاریخ اور بھوک پور پہنچنے کے وقت سے مطلع فرمادیں۔ تو یہاں سے ایک
آدمی آپ کی خدمت میں بھوک پور پہنچ جائیگا تاکہ آپ کو تشریف لانے میں سہولت ہو اس
سے مطلع فرمادیں۔ آپ کے اور عزیزہ زہرہ بیگم کی علالت سے فکر پیدا ہوا۔ اللہ آدم
عطا فرماوے۔ آمین۔ آمین۔ آمین۔

عزیزہ زہرہ بیگم کے خط مجھے پہنچے تھے جن کو پڑھ کر میں بہت خوش ہوا۔

وہ ہے کہ اللہ ان کو منزل مقصود کی پہنچائی فرماوے۔ آپ حالتِ مذکورہ کے حصول پر میری طرف سے ان کو مبارکباد فرمادیوں اور کوشش سے کام کرنے کی تاکید اللہ ان کو کامیاب کرے حصولِ پتہ کتاب معلومہ کے لئے آپ نے بہت سعی فرمائی۔ جس کا میں شکر یاد کرتا ہوں۔ کامیابی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ کتاب مذکورہ کا مکمل طور پر ملاحظہ بیرونی دنیا اور جو اس بدنی کا مشغلہ ہے ورنہ واللہ کتاب مذکورہ کے مطالعے کے لئے درہندہ درجہ بہترین طریق پر اپنی اندرونی کتاب کے جو مثبت روز مطالعہ چشمِ دل کے زیرِ نظر ہے اور اس کا حرفِ چھوڑنے لفظ لفظ پڑھتا رہتا ہوں یہ پڑھنے والا وہی ہے جس کی یہ کتاب ہے۔ وہ اپنی کتاب ہر وقت آپ پڑھتا رہتا ہے۔ اگر پتہ نہ لگے تاہم آپ موجودہ کتاب لیتے آئیں والسلام

گھر میں باور عزیز نصر اللہ و عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پود جنتہ بالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۵/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنوں! کل تمام وقت ڈاک سے والا نامہ مجھے پہنچا جس میں سے
آپ کی علالت بخار کا حال پڑھ کر مجھے اس قدر فکر لاحق ہوا جو بیرون از تحریر

ہے۔ حیرت ہے کہ آپ نے حب الملوک کا جلاب کیوں لیا۔ یہ تو جہلا کا جلاب ہے۔ وانا ہو کر اپنے ایسی غلطی کیوں کی جس سے اس قدر تکالیف آپ کو برداشت کرنی پڑیں۔ لیکن آپ ہرگز فکر نہ کریں۔ انشاء اللہ قلعے اللہ رحیم و کریم۔ جلد آرام عطا فرماتے والے ہیں۔

گوچشم دل یقین دلاتی ہے کہ انشاء اللہ قلعے العزیز جلد شفا حاصل کریں گے مگر بہ تعاضدائے بشریت میں آپ کے افکار سے ہرگز فارغ نہیں ہوں۔ لہذا آپ بدین نیاز نامہ اپنی طبیعت کے مفصل حالات سے بواپسی ڈاک مطلع فرمادیں واللہ میں تو ایسے قلبی اثرات آپ پر نازل کئے سے ہمیشہ پرہیز کرتا رہا ہوں۔ جس سے آپ کی صحت جسمانی پر زبرد پڑے تو حیرت ہے کہ پھر بخار کا موجب کیا ہے۔ میرے خیال میں اس روز کے علی الصباح کے سفر سے اثر سردی ہو کر آپ کو شاید قبض ہو گئی جو بخار کا باعث ہوئی۔ خیر باعث کچھ بھی ہوا اللہ آپ کو جلد شفا عطا فرمائے آمین۔ آمین۔ تم آمین

میں آپ کے والا نامہ کا سخت منتظر ہوں۔ جو اب جلد ارسال فرمادیں۔ نیز عرض ہے کہ ہر دو ہفتی معرفت ڈاک مجھے پہنچ گئیں تھیں۔ شکر یہ ہے۔ گو میں اچھا ہوں مگر سردی کی روز افزوں زیادتی سے رات کو تنفس سے خرابی پیدا ہونی شروع ہو گئی ہے مگر تاہم روز چنڈاں قابل فکر نہیں ہے والسلام گھر میں اور عزیز نصرت اللہ و عزیزیاں کو دعا و سلام

بیگم پور جیٹ پالہ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۹/۱۱/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! واللہ کل کے والانا نے تو دریا سے استعجاب میں

مجھے غرق کر دیا ہے۔ اذ آنکہ بنجار سے گو تکالیف ضرور ہوا کرتی ہے۔ مگر نہ اس قدر

جیسا کہ آپ تحریر فرماتے ہیں۔ آپ کے بیان بچہ قسم تکالیف سے مجھے گونا گوں

شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ جن کا وجود میری نظر دل نہیں پاتی واللہ مجھے میری

نظر تو اس قدر افکار آپ کی نسبت پیدا نہیں کرتی جیسا کہ آپ کا اوویلا

پیدا کرنا ہے اس کی نسبت آپ مفصل تحریر فرمادیں کہ بنجار کی حالت میں کیا کیا

اعد کس نوعیت کی تکالیف ہوتی ہیں اللہ آپ کو آرام عطا فرمائے۔ آمین

تم آمین۔

میں نہ ہرہ بیگم سے بعد دعا و سلام عرض کرتا ہوں کہ مولوی صاحب کو جو

دوائی یا غذا آپ کھلاویں یا پلاویں اس پر گیارہ دفعہ درود شریف پڑھ کر

دلہم کر دیا کریں۔ جواب تیا نامہ ہذا بواپسی ڈاک ارسال فرمادیں۔ مشکور ہو گیا۔

نیز آپ کے والانا میں عدم موجودگی روپیہ برائے اخراجات کی شکایت معلوم

ہوتی ہے۔ اگر آپ تحریر فرمادیں تو میں بیک صدر روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال

کریں گا۔

مجھے راتوں کو ضرور اور دن کو کبھی کبھی شکایتِ تنفس شروع ہے۔ اگر یہ
حالت نہ ہوتی تو غالباً آپ کی عیادت کو میں وہاں حاضر ہو گیا ہوتا۔ اب بھی
دیدہ باد۔

واللہ آپ کا فکر مجھے بے ڈھب ستا رہا ہے حالات سے بواپسی
ڈاک مطلع فرما دیں مشکور ہوں گا والسلام
عزیز نصر اللہ و دیگر عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور۔

مورخہ ۱۱/۲۹

عزیز القدر من جناب موامی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
سلام سنون! میں ضرورتاً بیگم و سبیر یعنی ماہِ حال کو جالندھر گیا تھا اور آپ کا
والانا مجھے کل صبح وہیں پہنچا تھا اور میں کل شام بہ سواری موٹر گھر واپس
آ گیا تھا۔ آپ کے والانا سے آپ کی صحت کا حال پڑھ کر مجھے اس قدر
خوشی حاصل ہوئی جو تحریر و تقریر سے افزوں ہے! اللہ آپ کو تندرست اور
خوش و خرم رکھے۔ آمین ثم آمین۔

عزیز من! آپ کی علالت نکلیت وہ اور معرکہ خیز اور طویل تھی مگر اللہ کریم

و رحیم نے اُسے آسان اور مختصر کر دیا۔ اس پر ہزار ہزار شکر الہی ہے آپ کی علالت
 مذکور سے جو افکار مجھے پیدا ہوئے تھے وہ مجھے بہت تکلیف دہ تھے۔ مگر شکر
 ہے کہ اللہ نے فضل کر دیا۔ اور آپ کو صحت عطا فرمائی۔ یہ سب کچھ آپ کے
 حکیم صاحب کے نسخہ اور دوائی کی تاثیریں تھیں ورنہ اس قدر جلد ایسی موثر
 دوائی کے بجز کب آرام ہونا ممکن تھا۔ آپ ان سے فرما دیوں کہ یہ نسخہ اور
 کسی ایسے مریض پر بھی استعمال فرما کر مکرر تجربہ کریں اور دیکھیں کہ تاثیر صحیح ہے۔
 یہ لوگ نہ صرف دل کے بلکہ عقل کے بھی اندھے ہیں اور اسی وجہ سے محسوس و ماز
 تفضلات الہی ہیں جانتے نہیں کہ فقیر کی ریح میں منج فوراً جا داخل ہوا کرتی ہے
 آپ جو ایسی ڈاک اپنے مابعد کے مزید حالات طبیعت سے مطلع فرماویں تاکہ
 میری تشویش دل کو مزید تسکین حاصل ہو۔ خدا کرے کہ آپ نے بوجہ صحت و طاقت
 اپنا کام کاج شروع فرما دیا ہو۔ امید ہے اور خدا کرے کہ آپ معہ عزیزاں خیریت
 سے ہوں۔ والسلام

گھر میں وغیرہ نصرت اللہ کو و دیگر عزیزان کو دعا و سلام

بیگم اپور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد انکم

سلام سنون! والانا مہ العزیز بثرت صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ اللہ کا
ہزار ہا شکر اور احسان ہے کہ اُس نے اپنے فضل و کرم سے آپ کو شفا کلی
عطا فرمائی۔ اللہ آپ کو معہ جملہ عزیزان و وابستگان کے ہمیشہ تندرست اور
خوش و خرم رکھے آمین۔ آمین تم آمین۔

اللہ کا شکر اور احسان ہے کہ میں بھی اچھا ہوں گورانت کو اکثر کبھی کبھی
شکایت تنفس پیدا ہو جاتی ہے اور پھر آرام ہو جاتا ہے۔ سرمانہ امین حسب
تجویز مردار کبیر سنگھ صاحب ایڈووکیٹ مجھے ایک علاج عجیب دورہ تنفس
کا دستیاب ہوا ہے جو دورہ تنفس کے روکنے کے لئے مفید تر اور اپنی نظیر
آپ ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب یہ شکایت دورہ کی صورت پیدا کرتی نظر آوے
تو اگر فوٹو سالٹ گرم پانی میں لبت درایت چھپلے لیا جاوے تو اجابت ہو
کر دورہ بالکل رُک جاتا۔ اور تنفس سے آرام ہو جاتا ہے۔ میں نے عمل مذکور
ایک مرتبہ ہفتہ ہوا ہے تو کیا ہے واقعی اس کو نہایت مفید پایا ہے یہ علاج
آسان اور مفید تر ثابت ہوا ہے۔ امید ہے التام اللہ تعالیٰ اب آپ کے
معدہ کی کمزوری رفع ہوگئی ہوگی۔ اور نیز جسمانی کمزوری سے اب معتد بہ فائدہ ہو

گیا ہوگا تاہم آپ اپنی طبیعت کے جمیع حالات سے مفصل مطلع فرماویں۔
واللہ آپ کا فکر مجھے ہر وقت رہتا ہے۔

مدت ہوئی کہ عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ نے اپنے حالات مجھے تحریر نہیں
فرمائے۔ مجھے عزیزہ کا اکثر خیال رہتا ہے۔ تاکید فرماویں کہ وہ ضرور تحریر کریں
تحریریں دویں کہ عزیزہ نصرت اللہ کی کیا حالت ہے اور اس کی صحت اب
کیسی ہے۔ چونکہ عزیزہ کو مجھے پایا بہت ہے لہذا میں اکثر اس کی فکر میں
مرشاد رہتا ہوں۔

عزیزہ من! اپنا دل تو کیفیات سے پر ہے۔ دل میں تھا کہ نیا نامہ ہذا
میں میں اس میں سے کچھ عرض کرونگا۔ مگر میرے تھکے ہوئے ہاتھ نے یہ عذر
کر کے کہ اعزیزہ ابھی نقاہت میں کسی قدر مبتلا ہوں گے۔ ان کی تحریر سے
انکار کر دیا اور کسی دوسرے وقت پر تحریر کرنے کا وعدہ کر کے مجھے ٹال
دیا۔ لہذا نیا نامہ ختم کرنا ہوں۔ مگر تاکید کرتا ہوں کہ آپ اپنی طبیعت کے
حالات سے جلد جلد مطلع فرماتے رہیں۔ ہاں یہ عرض کرنا میں ضروری خیال
کرتا ہوں۔ کہ آپ ایام تعطیلات و سیر میں یہاں تشریف لانے کا ارادہ نہ فرمادیں
کیونکہ ان دنوں میں دیگر لوگ یہاں آئے ہوئے ہوں گے اور آپ کو چنداں
لطف نہیں آویگا۔ آئندہ آپ مانگ ہیں۔

امید ہے اور نیز خدا کرے کہ آپ معہ عزیزان خیر میجا ہوں والسلام

عزیزہ زہرہ بیگم و عزیز نصر اللہ و دیگر عزیزان کو بہت بہت دعا و سلام

بیگم پورہ جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پورہ

مورخہ ۱۹۱۲
۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنون! والانا ماہ آن عزیز شرف صدور لایا بشکور ہوں۔ اللہ کا

ہزار ہا شکر ہے کہ اب نقاہت کم ہونے سے آپ چلنے پھرنے کے قابل

ہوئے۔ اللہ آپ کو تندرست اور خوش رکھے۔ میں نے مصلحتاً ایام تعطیلات

دسمبر میں آپ کو تشریف لانے سے روکا تھا مگر معلوم ہوتا ہے کہ اپنی حالت

کے لحاظ سے آپ نے اسے پسند نہیں فرمایا۔ لہذا عرض ہے کہ اگر ان ایام میں

تشریف لانا چاہتے ہیں تو ضرور تشریف لے آویں۔ مگر ان ایام میں اور لوگوں

کے آنے کے خطوط مجھے پہنچ رہے ہیں۔ اگر آپ تشریف لانے کا انہی ایام میں

ادادہ فرماتے ہوں تو مطلع فرماویں اور بے دریغ تشریف لے آویں۔

سردی کی شدت کے سبب میری صحت ان ایام میں اچھی نہیں ہے

مراد حد پیا گیا ہے۔ اور میری صحت گرتی جاتی ہے۔

کئی دوائیں کرنا ہوں مگر شدت مرہم سب کو بیکار کر دیتی ہے۔ اچھا

جو اللہ کو منظور۔ ابر رہتا ہے اور ابھی بارش کافی نہیں ہوئی۔ امید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ بارش ہو کر رہے گی۔

شکر ہے کہ عزیز نصرت اللہ آدم سے ہے۔ دعا ہے کہ اللہ اس کو امتحان میں کامیاب کرے آمین۔

امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہوں گے والسلام

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! پیارے مولوی صاحب! کل شام وقت جب کہ

بارش اور تالہ بادی ہو رہی تھی اور عدد و برق اپنے کام میں مہرتن مصروف

تھے اور آپ کا نیاز مند شان ایزدی کے نظارہ میں منہمک تھا تو آپ کا

محبت نامہ شرف صدور لایا کھولا اور پڑھنا شروع کیا۔ میں اس وقت کی

اپنی اندرونی حالت کیا عرض کروں۔

نہ میری قلم اس کو تحریر کر سکتی ہے اور نہ میرے الفاظ اس کو

بیان میں لاسکتے ہیں! البتہ مختصر اور نہایت مختصر الفاظ میں کیفیت مذکور عرض ہے کہ جو حالت فضا بیرونی میں نمودار تھی اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر کیفیت اندرونی تیار منہ کی پیدا ہو گئی۔ اپنے حواس اندرونی و بیرونی نے مل کر فضا بیرونی کا خوب مقابلہ کیا آنکھوں سے بارش تھی اور قلب و روح رعد و برق کا کام کرتے تھے۔ ابھی والا نامہ آنحضرت مکمل پڑھا نہ گیا تھا کہ یہ سماں نمودار ہو کر میرے جسم محضری کو زمین کے ہموار گراتے کا باعث ہوا۔ مجھے اپنی اندرونی مصروفیتوں میں اس قدر اٹھا ک ہوا کہ بیرونی فضا کی حالت کی کچھ خبر تک نہ رہی حتیٰ کہ نماز شام کا وقت بھی گزر گیا۔ مگر اپنی حالت میں کچھ فرق نہ آیا۔ اس اثنا میں جو جو کیفیات گذریں ان کا بیان تحریر و تقریب سے کہیں افزوں ہے۔ واللہ والا نامہ کیا تھا ایک شعلہ آتش الہی کا تھا جس نے میری ہستی کو جلا کر معدوم کر دیا۔ عشا وقت و ایسی کی صورت پیدا ہوئی مگر و ایسی مکمل نہ تھی۔ حتیٰ کہ کلاک نے صبح کے تین بجائے۔ پھر خاک آباد دنیا میں امانت نمودار ہو کر بیچھڑ گیا۔ اب تک یہ حالت ہے۔

شعر
 اگرچہ عرض منہر پیش یاربے ادبیت
 زبان خموش و لیکن دہاں پیراز عربیت
 بیان کروں تو کیا کروں اور تحریر کروں تو کیا کروں۔
 دل من و اندو من و انم و دان و دل من

خدا جانے وہ والا نامہ کیا اور اُس میں آپ نے کیا بھروا تھا۔ کہ واللہ
اُس کے بغیر مکمل نظارہ نے میرے رخت ہستی کو جلا کر ایک دم میں راکھ کر دیا۔
مگر ذرا خالص بنا دیا۔ میرے عزیز! آپ کے سوزشوں اور آپ کے قلب کے
اضطراب و قلق کو معلوم کر کے واللہ میرے دل میں افسوس تو ہرگز پیدا نہیں ہونا
اذا آنکہ یہی کچھ حضرات اور بارگاہِ معنی سے مجھے ملا تھا وہی آپ کے نہایت
محبت اور شفقت سے پیش کیا گیا۔ اپنے بضاعت میں واللہ اس کے بحر اور
کچھ بھی نہیں ہے۔ حضرات سے یہی کچھ مجھے ملا اور میں نے یہ تقاضائے محبت
جو مجھ کو آپ سے ہے آپ میں اُسی کے رہانے کی آج تک سعی کی۔ گو آپ
سوزشوں کی وجہ سے آپ تکایت ہی کیوں نہ کریں مگر جن کو یہ آتش نصیب
نہیں ہوئی وہ جان وے کر بھی خریدتے ہیں۔ لیکن آتش پرستانِ عشق ان کو
ایک چنگاری دنیا بھی حرام سمجھتے ہیں اور ہرگز نہیں دیتے۔

میرے پیارے اب تو یہ میرے بس کی بات نہیں رہی ہے کہ میں اس
آگ سے آپ کو بچا سکوں۔ اب تو یہ دعا ہے کہ جیسے میں اس آتش میں مکمل
جلا ہوں آپ ہر دو میاں بیوی اس میں مکمل اور پورے پورے جل جاویں۔
تاکہ آپ اپنے اصل مرکز میں وصل ہو جاویں۔ اسیا نبیاء و اولیاء کے زمرہ میں
مکمل شامل ہو جاویں۔

میرے ہر دو پیارے عزیزو! دیکھا یہ عشق ہے جس کی دوہائی انبیاء و اولیاء

دیتے چلے گئے ہیں اور اس میں جل کر رکھ ہو گئے ہیں آپ گھبراہٹیں نہیں ابھی
مراحل عشق آپ کو طے کرنے ہیں پھر واصل بحق ہونا ہے۔

میرے پیارے عزیزو! آپ کا نیا زمنا اسی آتش کا ایک انگارہ
ہے! اور اسی کے احکام اس پر ہر وقت جاری رہتے ہیں۔

مگر آپ یاد رکھیں اور یقین کر لیں کہ یہی ابراہیمی آتش ہے جو حضرت
ابراہیم علیہ السلام پر گلزار ہوئی تھی اور اس کو اللہ نے عوام فہمائش کے لئے تمثیلی
عبادت میں قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے۔ یہ دیکھنے والے کے لئے آگ ہے

مگر آخر اور حقیقت میں گلزار ہے۔ آپ ہرگز گھبراہٹیں نہیں ایک روز یہ گلزار
ہونے والی ہے۔ میں یہ معروضات بیان کرنے تو بہت چاہتا ہوں۔ مگر

یارا لڑہ داد انگشتوں میں نہیں کہ تحریر کر سکوں۔ لہذا اسی پر اکتفا
کرنا ہوں۔ اگر میری حالت آج رات زیادہ وارفتگی کی نہ ہوتی تو ارادہ

تھا کہ آج میں عزیزہ زہرہ بیگم کی علالت کی جانب توجہ کروں۔ مگر نہ میں ہا
اور نہ زہرہ بیگم کی علالت کا خیال پیدا ہوا۔ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب پھر ارادہ

اس کا کروں گا۔ مگر ہوش سنہلنے پر۔ آپ میری طرف سے ان کو سلام دیں
اور نیز عیادت کریں انشاء اللہ تعالیٰ ان کو آرام ہونے والا ہے۔ مقام فکر

نہیں ہے۔ میں اچھا ہوں اور میری صحت اچھی ہے امید ہے آپ مع عزیزان
خیریت سے ہوں گے و سلام۔ گھر میں عزیزہ نصر اللہ و دیگر عزیزیاں کو دعا و سلام

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۴/۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! والانا محبات آل جملہ عزیزاں کے شرف صدور لائے۔

مشکور ہوں۔ بسم اللہ آپ ۲۸ کو ضرورتاً شریف لائیں۔ میں منتظر اس روز اور
چشم براد ہوں گا۔

آپ میرے متواتر اور جلد جلد عدم ترسیل نیاز نامہ کی بہت شکایت
تحریر فرماتے ہیں۔ بجا اور درست آپ تحریر فرماتے ہیں۔ اپنے ضمیر کو پیش کرنے
عرض کیا ہوں۔ کہ میرے دل اور میرے ضمیر نے کبھی اور کسی روز آپ کو فراموش
نہیں کیا۔ جیسا کہ آپ کی روزانہ حالتیں اور نزول فیض الہی اس کے شاہد
ہیں۔ باوجود ان خدمات کے آپ عدم تحریر نیاز نامہ کی میری شکایت تحریر
فرماتے ہیں جو محض میرے ضعف عمر اور لرزہ انگشت کے باعث جلد تحریر
نہیں ہو سکتے۔ اللہ ان کی زود نویسی کو معذور فرماویں۔ اور میری معذوری

پر توجہ فرماویں۔ والسلام

گھر میں اور عزیز نصر اللہ کو دعا وسلام

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ بیگم ۱۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تہکم
سلام سنوں! آپ کا والا نامہ شرف صدور لایا اور شکر ہے کہ آپ
خیریت سے پہنچ گئے ہیں۔

میں خیریت سے ہوں مگر موسم بہار میرے مرض کے لئے زیادہ تکلیف دہ
ثابت ہوتا ہے۔ ہفتہ میں ضرور کافی تکلیف ہو جاتی ہے۔ اندریں حالات جیسے
وقت گذر رہا ہے اس پر شکر ہے۔ میں کل تکلیف مذکور سے سگہ روزہ
دورہ سے فارغ ہوا ہوں۔ اس وقت آرام سے ہوں۔

آپ نے مسجد کی تعمیر کی مدد کے لئے کوشش اور تاکید سے اصرار فرمایا ہے
عزیز من! میں آپ کی ہمدردی کا شکر یہاں کرتا ہوں مگر میں آپ کی مالی
حالت پر نگاہ کر کے ہرگز پسند نہیں کرتا کہ آپ ناقابل برداشت بوجھ کے
نیچے دب جاویں۔ لہذا آپ اس سے معاف فرماویں۔ مسجد تو انشاء اللہ
تعالیٰ تعمیر ہو جاوے گی۔ مگر آپ کو میں کیوں مشکلات میں ڈالوں میں
آپ کا دوست صمیم ہوں۔ نہ کہ رسمی پیروں کا ساقزاق۔ واللہ میں سچ عرض
کرتا ہوں کہ میں امیر نہیں ہوں۔ ورنہ آپ کے بار میں نے کبھی کے ادا کئے
ہوتے۔ اس پر یہ غنڈب اور ظلم تو میرا ضمیر ہرگز قبول نہیں کرتا کہ بجائے آپ کا

بوجھ بڑھا کر کرنے کے میں آپ پر اور بوجھ لادوں۔ آپ کا شکر یہ ہے آپ
معاف فرماویں۔ میں نے اس کا حضور سے بھی ذکر کیا تھا حضور نے آپ کی
مالی حالت پر نگاہ فرما کر یہی فرمایا جو میں نے عرض کیا ہے۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیز نصر اللہ و بی وائے کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا لہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنون! والا نامہ العزیز شرف درود لایا۔ شکر یہ ہے۔

شعرے
للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست

آخر آمد ز پس پردہ اسرار بروں

اللہ کا ہزار ہزار شکر اور حمد ہے کہ اللہ نے عزیز نصر اللہ کو امتحان میں
کامیابی عطا فرمائی۔ میں اس پر آپ کو اور سب کو مبارک باد دیتا ہوں اور
دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم عزیز کو ہمیشہ اس کے مقاصد ظاہری و باطنی اور دینی
و دنیاوی میں فائز المرام کرے۔ آمین۔ آمین۔ تم آمین۔

عزیزہ نصر اللہ اور ان کے وکیل صاحب کے شیرینی امتحان کی نسبت گو میں
 بحث کرنی ہرگز نہیں چاہتا اور نہ مجھے سر زمین گوجرانوالہ میں آنے سے چنداں
 تامل ہے! البتہ مجھے اس غلط دلائل اور غلط بحث میں ضرور عذر ہے جو خواہ مخواہ
 ادائے قرضہ شیرینی پر اٹھائی گئی ہے۔ بات یہ ہے کہ گو مجھے نہ یہ خواہش تھی۔
 اور نہ ہے کہ قرضہ مذکورہ بیان اپنے مقام پر وصول کروں مگر مقروض کی ہشیاری
 حیران کن ہے کہ وہ معمولی سا قرض قرض خواہ کے کس قدر مصائب اٹھانے
 کے بعد ادا کرنے کی نسبت اپنا ارادہ ظاہر کرتا ہے۔ قرض خواہ کی ذاتی تکلیف
 کا جو اس کو اس کی وصولی کے لئے برداشت کرنی پڑینگے اندازہ لگایا جاوے
 تو ایک منصف دل کو معلوم ہو جاوے گا کہ مقروض اپنی تراویر نادہندگی کو
 حرکت میں لاتے ہوئے محض بد نیت نادہندگی پر عمل پیرا ہے جس سے صاف
 ظاہر ہے کہ مقروض فی الواقعہ شیخان قریش کا صحبت یافتہ ہے جن کی بود و باش
 گوجرانوالہ میں ہے۔ جو ظاہر میں عدم ادائیگی کے لئے جیلہ جو اور باطن میں عدم
 ادائیگی پر قسم کھاتے بیٹھے ہوتے ہیں۔ خواہ وہ مرہمی کیوں نہ جائیں مگر اپنے
 ارادہ باطل سے کبھی باز نہیں آیا کرتے۔ سچ ہے۔

شعرہ صحبت صالح ترا صالح کند

صحبت طالح ترا طالح کند

اب رہا یہ امر کہ مقروض کی جانب سے بار بار عذر پیش ہوتا ہے کہ قرض

وہاں ادا ہوگا جہاں بناؤ نماصحت پیدا ہوئی ہے۔ اس امر کے تسلیم کرنے میں قرضخواہ کو کوئی عذر نہیں ہے مگر آؤ دیکھیں کہ قرضہ لینے کا حق کہاں پیدا ہوا ہے۔ وہ مقام یہاں مصلے کی نشست کا ہے جو بیگم پور جٹ یا لہ میں واقع ہے یہی جگہ اور یہی مقام تھا جہاں فہرست پیش ہوئی اور یہی مقام ہے جہاں پاس شدگان میں مقروض کا نام تحریر کیا گیا ہے تو فرمائیے کہ بناؤ نماصحت مذکور کہاں پیدا ہوئی۔ اندیں حالات اگر آسامی کسی حضرات قریش نما کی صحبت یافتہ نہ ہوتی تو ضروری اور لازمی تھا کہ وہ قرضخواہ کی تلاش دور و دراز میں کر کے اُسے قرض ادا کر کے اپنے بار سے سبکدوش ہوتی مگر صحبت کامل کے اثرات کا ایسا جادو نہیں ہے کہ کبھی فرو ہو سکے۔ اب قرضخواہ کی نیشگی ارادوں کا حال ملاحظہ فرمائیے کہ قرضخواہ میں صنعت عمر اور صنعت بصارت اور صنعت مرض از سر تاپا۔ منہ میں اور اس کو حرکت کرنا اور ہاتھ پاؤں ہلانا بھی دشوار تر ہے مگر وہ شوق اور غم بالجزم وصولی قرضہ سے گویا نوالہ میں جا کر وصول کرنے کو تیار ہے۔ اور مقروض کی جملہ تزاویہ قریش پر پانی پھیرنے کو مہیا ہے۔ البتہ اب ڈریہ پیدا ہو رہا ہے کہ مقروض کہیں گویا نوالہ چھوڑ کر اور کہیں نہ بھاگ نکھے۔ اچھا دیکھا جائے گا۔ قرضخواہ بھی تعاقب کرنے میں بچتہ کار ہے اور اُس کی نظر سے کچھ نہیں ہے۔

میرا ارادہ تو بچتہ تھا کہ ماہ مئی کے اخیر ایام میں میں گویا نوالہ میں جلد حاضر

ہو جاؤں اور نزلہ اور نہ کام سے بھی مجھے کو نہ آرام پیدا ہو گیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ پرسوں کی بارش سے میری پھر وہی حالت پیدا ہو گئی جس میں ابھی تک مبتلا ہوں۔ لہذا عرض ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہونے پر میں اپنے حاضر ہونے کی تاریخ سے آپ کو مطلع کروں گا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ قریب ہوگی اور بعید ہرگز نہ ہوگی۔ آگے جیسا اللہ کو منظور ہے۔ میں ابھی تک نزلہ سے ہرگز فارغ نہیں ہوا مگر امید آرام کے قریب ہے۔ شکر ہے کہ بلی والے عزیز کو زخم سے اب آرام ہے۔ اللہ کلی آرام عطا فرماوے۔
آمین۔ ثم آمین۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔ والسلام
گھر میں و عزیز نصر اللہ و عزیزاں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۱۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرادکم
سلام سنون؛ قبل انہیں میں نیاز نامہ عرض کر چکا ہوں۔ جو شرف اندوز
ملازمت ہوا ہوگا۔

میری طبیعت ابھی تک قدرے ناماز چلی جا رہی ہے۔ گونجا رہے
چھوڑ گیا ہے مگر نہ ابھی تک پیچھا نہیں چھوڑتا۔ جس سے میرا ارادہ آج خفیف
سا سہل کرنے کا ہے۔ امید ہے کہ اللہ اس سے آرام عطا فرمادے۔ تاہم میں نے
پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ میں انشاء اللہ تھلے بیٹھوں کہ جاندھر جا رہوں گا! اور دوسرے
روز صبح یعنی تاریخ ۱۰؍ ۵؍ کلکتہ ہیل پر جاندھر سے سوار ہو کر انشاء اللہ تھلے ۱۰
بجے دن کے قریب گوجرانوالہ پہنچ جاؤں گا۔ کیا آپ اس روز میرے لاہور آنے
سے پہلے لاہور اسٹیشن پر تشریف لاسکیں گے تاکہ میں آپ کے ہمراہ آہم سے
گوجرانوالہ پہنچ جاؤں۔ اگر مصروفیت ہو تو آپ لاہور تشریف لانے کی زحمت
گوارہ نہ کریں میں اکیلا حاضر ہو جاؤں گا۔ البتہ اسٹیشن گوجرانوالہ پر میرے پہنچنے
سے پہلے ضرور تشریف لے آویں تاکہ مجھے وہاں گھر تک پہنچنے کی سہولت حاصل
ہو۔ آئندہ آپ مالک ہیں۔

اس وقت میری طبیعت ہرگز صاف نہیں ہے لیکن عزیزہ زہرہ بیگم
کی حالت پر غور کر کے میں نے موجودہ حالت میں سفر کرنے کی جرأت کی ہے۔
عزیزہ موصوفہ اگر میرے لئے دعا کریں تو میرا یہ سفر جس سے یسر ہو سکتا ہے۔
اس پر توجہ فرمادیں گی۔

عزیزہ نصرت اللہ کو ادا سے قرضہ میں تو اب کوئی سہجنت باقی نہیں دیکھا ہوتا
قرضخواہ وصول قرضہ کے لئے کیسے صحت اور جان کی پرواہ نہیں کیا کرتے اس

میں گو حوص اور لالچ کا رکبان ہیں مگر اپنا حق اور بالکل جائز حق ہے جس کی تاکید شریعت میں درج ہے۔

شعرہ لا تقرب الصلوة زنی مرست یاد

و از امر یاد ماندہ کل و اشہر لہ مرا

نہر اللہ سے اور ان کے وکیل سے بات کہتا ہوں اور سچی بات کہتا ہوں کہ پیر اب بولوا اب کیا علاج کرو گے کیا جو برانوالہ چھوڑ جاؤ گے جہاں بھاگو گے۔

قرض خواہ کو تعاقب میں موجود پاؤ گے والسلام

گھر میں اور عزیزانہ اللہ ربی والے کو دعا والسلام

بیگم پور چند پیا کہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تکلم

سلام سنون میں اس روز آپ سے نصحت ہو کہ نو بجے شام کے قریب جائے

پہنچا۔ اور دوسرے روز بہواری بوڑھا کا رات بکے صبح سے پہلے میں بخریت تمام

گھر پہنچ گیا تھا۔ گھر پہنچے پر مجھے عزیز محمد حسین کا برہاس سے فرستادہ تار ملا جو میری

گھر سے غیر عارضی میں ۱۱ کا آیا ہوا تھا جس میں عزیز تحریر کو تاسے کہ کام ختم

ہو گیا ہے اور میں ماہ حال کے آخری ایام میں گھر پہنچ جاؤنگا۔ اس کو پڑھ کر
 بڑی فرحت حاصل ہوئی۔ لیکن اسی روز تین بجے بعد دوپہر عزیز کا خط ڈاک سے
 ملا جس میں تحریر ہے کہ میں کام پڑے اپنے کیمپ لوٹتے وقت جس کا فاصلہ تیس
 میل ہے۔ اپنی موٹر سائیکل پر سے پیسہ پھیلنے کی وجہ سے گر پڑا اور پیڈلی چھو گئی۔
 اور ہاتھ کی مٹھیلی پھٹ گئی اور بہت سے چوٹیں جسم میں آئیں۔ ڈاکٹری علاج
 شروع ہے۔ اس سے بہت فکر پیدا ہوا جو اب تک ہے اسی وجہ سے میں نے
 کل ایک تاریخ کو اس کی دریافت حالت کے لئے دیا ہے اور تیز ایک خط
 معرفت ڈاک ارسال کیا ہے۔ امید ہے ان کو تازہ ذکر غالباً آج ملے گا۔ اللہ
 فضل کرے مجھے فکر پیدا ہو گیا ہے یہ خیال کر کے کہ عزیز کا خط مذکور اسی روز
 ۶/۵ کا تحریر کر وہ ہے۔ جس روز کہ اس کو چوٹیں آئیں مگر تازہ ذکر اس کے
 تیسرے روز بعد کے ارسال کیا ہے جس میں عزیز اخیر ایام ماہ حال میں آنے کا
 وعدہ کرتا ہے۔ یہ تاریخ ۶/۷ کا ارسال کر وہ ہے اس سے قیاس پیدا ہوتا ہے
 کہ تازہ ذکر دیتے وقت عزیز کو صورت آرام معلوم ہوتی ہوگی۔ جس میں وہ
 آنے کا وعدہ کرتا ہے اور اپنی علالت کا ذکر تک نہیں کرتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ
 اپنی چشم دل بھی ایسے ہی شہادت دیتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ مگر تا وقتیکہ
 عزیز کا پیغام صحت نہ آجائے۔ افکار سے میری رہائی مشکل ہے۔
 میں آپ کی اور عزیزہ زہرہ بیگم و نضر اللہ کی ان عنایات کا جو مجھ پر آپ

صاحبان نے مبدول فرمائیں تیر دل سے شکر یہ کرتا ہوں۔
میں خیریت سے ہوں اور آپ کی خیریت کا طالب ہوں۔

عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں وعزیز نصر اللہ و دیگر عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور جٹیا لہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۳/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! آپ کے کئی والا ناجبات مجھے پہنچے مگر میں اس قابل نہیں
تھا کہ جواب میں آپ کو نیا ز نامہ تحریر کر سکوں۔ معاف فرماویں۔ اب کچھ افاقہ
کی صورت پیدا ہوئی ہے لہذا نیا ز نامہ گزارش ہے۔ میری داستان افکار و غم
جب ذیل ہے جب سے میں آپ سے رخصت ہو کر گھر آیا ہوں۔ مجھے غم و الم
کے لشکر نے ایسا زغمہ میں لیا کہ پرسوں رات سے قبل رہائی محال نظر آئی
کہ جب میں آپ سے رخصت ہو کر گھر پہنچا تو عزیز
محمد حسین کے تار برہما سے آئے ہوئے ملے کہ کام ختم ہو گیا ہے۔ میں ماہ حال کے
آخر ایام میں گھر آ جاؤں گا سہی روز جب بعد دوپہر چار بجے تو عزیز مذکور کا خط

تاریخہ کے چند روز پہلے کا تحریر کردہ تھا ملا جس میں اپنی حالت و علامت تحریر
تھی کہ میں کام سے کمیپ کو آتے ہوئے موٹر سائیکل سے گزرا اور کسی زخم آئے
اور جسم چور ہے۔ اس وقت زخم دھل رہے ہیں۔

اس خط کے دیکھنے سے جو اس اڈ گئے اور آپ میری حالت قیاس فرما
سکتے ہیں۔ اس پر میں نے عزیز کو نار دیا اور دریافت کیا کہ اب کیا حال ہے
اس کا جواب ہفتہ بعد آیا۔ تاریخ میں تحریر تھا کہ زخم کسی قدر اچھے ہیں مگر صحت
کی حالت پر فکر ہے۔ اور کمزوری بے شمار ہے۔ اس سے میرے افکار میں بے شمار
اضافہ ہوا اور میری طبیعت زمین پر چلا پڑی۔ حیران تھا کہ اب کیا کروں۔ میں
نے برہما کو دریافت حال عزیز کے لئے بہت سی تاریخ مختلف مقامات کو دیں۔
مگر کام ختم ہونے سے عزیزاں بے پنتہ تھے۔ سب کی سب تاریخیں واپس آگئیں
ان تاریخوں کی تعداد پندرہ سے زائد تھیں۔ اس پر میں ۲۴ کی صبح کو جالندھر
گیا اور اپنے ایک دوست مہتاب دین کو جو وہ جالندھر کا باشندہ اور برہما میں
مقام رنگون ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ہے۔ تاریخ کو عزیز کا حال دریافت کر کے
جواب دے۔ چونکہ وہاں سے عزیزاں بہت فاصلہ پر ہیں۔ ان کا جواب یکم
ماہ حال تک کوئی نہ آیا۔ حتیٰ کہ ایک دو دو کے مابین رات کو یہاں گھر سے گیارہ
بچے رات کے خاص آدمی جالندھر میرے پاس پہنچا جس کے پاس عزیز مذکور کا
اپنا تحریر کردہ ایک خط تھا اور نیز ایک تاریخ جو فرستادہ عزیز تھی۔ ان میں

تخریب تھا کہ زخم اچھے ہو گئے ہیں۔ مگر کمزوری ابھی باقی ہے جو بیس روز تک شاید
رفع ہوگی۔ اس پر میں دوسری صبح یعنی ۲ کو گھر آ گیا۔ اور میری اور تمام کنبہ کی
جان میں جان آئی۔

لیکن ان دو ہفتہ کے دوران میں جو افکار اور غم و الم نے میری حالت
تباہ کی وہ اللہ ہی جانتا ہے کیونکہ ماہ گذریدہ اندر سیماں ہی تریس کی میری حالت
عزیز مرحوم کے صدمہ سے ہو چکی ہے۔ ان ایام کے دوران میں کھانا اور سونا بالکل
توڑک ہو گیا اور ہر وقت فکر و غم دل و دماغ پر مسلط تھے اور پریشانی اور اضطراب
کے دریا میں ہر وقت ڈوبا ہوا تھا۔ حتیٰ کہ یکم اور دو کے ماہین رات آئی۔
اور اللہ نے ان غم و الم کا خاتمہ کر دیا۔ اس دوران ایام میں گو بہت سے پیغام
تسلی آمیز پیسے درپے صادر ہوتے تھے۔ مگر بیرونی فضا ان کو مکدر کر چھوڑتی تھی
یہ ایام میری زندگی کے خاص تکلیف دہ گذرے ہیں۔ بلاشبہ پیغاماتِ الہی
مذکورہ کے مطابق ان غموں کا خاتمہ ہوا۔ مگر عجیب طویل حالت غم تھی۔ جو
پہلے زندگی بھر میں دیکھنے میں کم آیا ہے۔ مگر الہی توبہ! الہی توبہ!

یہ حالات رہے جس سے میں نیاز نامہ آپ کی خدمت میں عرض نہیں
کوسکا تھا۔ اب کچھ ہوش سنبھلی اور نیاز نامہ عرض ہے۔

عزیزہ زہرہ بیگم سے بعد سلام عرض ہے کہ شکر ہے اللہ نے آپ کو
علاستِ بدنی سے آرام عطا فرمایا ہے اور نیز آپ کی حالت روحانی میں ترقی

بخشتی ہے اللہ آپ کو مبارک کرے اور میرا دعا و سلام قبول فرماویں۔
 امید ہے۔ عزیز نصر اللہ خیریت سے ہونگے۔ میرا ان سے دعا و سلام
 فرما دیوں۔

بیگم پور چند یا کہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
 سلام سنوں! والانا مرآة العزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ بیمار عزیز
 اپنی بیماری کے لحاظ سے اس وقت اس مرحلہ میں ہے کہ دوسرے تیسرے روز
 اس کا بخار اتر جاتا ہے مگر پھر ہو جاتا ہے۔ وہ کمزور بہت ہو گیا ہے۔ امید
 ہے کہ ذات الہی اُسے شفا عطا فرماویں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ میرا یہ نیاز نام صرف
 آپ کے اپنی دشواری زندگی عرض کرنے کی غرض سے تحریر ہوا ہے۔ یہ دشواری
 مجھے ہمیشہ اور ہر حالت میں لاحق حال رہتی ہے۔ مگر اکثر اوقات اس کا ایسا
 غلبہ ہو جاتا ہے کہ میں اس کے ہاتھ سے مجبور ہو جاتا ہوں اور طبیعت ہاتھوں
 سے باہر نکل جاتی ہے واللہ اسی کشمکش میں اب تک عمر گزری اور فی الواقعہ
 بہت بڑی اور بڑی بے مزہ گزری۔ اس سے پہلے خواہ اس وجہ سے کہ تو ای

جسمانی پُزور اور برداشت کے قابل تھے! اور خواہ اس سبب سے کہ اپنے پر غلبہ
 روحانی اور عالم ثانی کا اس قدر زور نہیں تھا جس قدر کہ اب سے۔ وقت بدلنا جوستہ
 گزنا گیا۔ مگر اب وہ وقت آ گیا ہے کہ قوای جسمانی کمزور ہو گئے ہیں۔ اور
 روحانیت پُزور غلبہ میں آگئی ہے۔ لہذا یہ طرز سابق و گذشتہ اپنی بقا یا سُمر
 گذرنا دشوار اور محال ہو گیا ہے۔ میری اپنی حالت ناگفتہ بہ کے لحاظ سے میں
 پُزور القاط میں عرض کرنا ہوں کہ میں ایسی پُزور و حالت میں ہوں کہ خواہ کوئی
 کافر حالت پر دروزنوع میں کیوں نہ ہو وہ میرے جیسا پُزور و قلعہ حالت میں
 نہیں ہو سکتا۔ میں ہر وقت اپنے میں ایک پُرسوزش ایسی آتش پاتا ہوں کہ
 وہ ہر وقت مجھے جلائے جاتی ہے اور ایک دم چین سے بیٹھنے نہیں دیتی اس
 پر میں نے بغور و تفحص دیکھا ہے کہ اس سے صورت آرام پیدا ہو سکے تو کس
 طرح سے۔ اُس کا صرف ایک واحد علاج ہے اور اُس کے بجز اور کوئی نہیں
 ہے۔ وہ یہ ہے کہ میں اپنے جسمانی عوارضات اور تفکرات کو احمقین و فلیسی سے
 ایسی فراغت حاصل کروں کہ مجھ میں صرف سلطنت روحانی کی حکمرانی باقی
 رہ جائے۔ اس حالت میں پھر ایسا سرور اور نشہ میرے پر حاوی ہو جاتا ہے۔
 کہ مجھ کو کسی جسمانی تفکرات اور اس کے درد و الم کی خبر نہیں رہتی۔ اگر یہ حالت
 نہ ہو تو میں نزع کافر سے بدتر حالت میں ہوں پھر میں نے نہ صرف اب بلکہ
 ہمیشہ سے اس حالت میں رہنے کی جستجو کی ہے اور اب بھی کرتا ہوں اور مجھے

اس کے سوائے اور کوئی حالت نہیں سوچتی کہ میں کہیں دور و دراز حاصلہ نہ چلا جاؤں اور اپنی اہل حالت پیدا کر کے پونہ زمین ہو جاؤں آپ جانتے ہیں کہ یہ کون ظالم طاقت ہے جو میری کمزوری اور میرے بوڑھاپے پر بھی رحم نہیں کرتی اور پیرانہ سالی میں مجھے جلا وطنی پر مجبور کرتی ہے یہ محض عشق ہے جس نے نہ کسی پر کبھی رحم کیا ہے اور نہ مجھ پر کرے گا۔ یا ضرور ہے کہ یہ مجھے خاک میں دو لا کر اور ملا کر چھوڑے گا۔ اور عنقریب ایسا ہوتا مجھے معلوم ہوتا ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ ایسی کونسی جگہ ہے جہاں میں اس ظالم عشق کی چھری کو اپنے گلے پر رکھوں۔ یہ بات اور یہ مقام میری سمجھ میں اب تک نہیں آتا۔ اس کے لئے میری نظر صرف دو مقامات پر اٹھتی ہے۔ ایک گوجرانوالہ اور دوسرا ہواڑہ ضلع لدھیانہ جہاں جو ہری چھنڈے خاں ہے۔ فرق یہ ہے کہ گوجرانوالہ آپ میرے اصل مال سے واقف ہونگے اور چھنڈے خاں اصل حالت سے ناواقف تر ہے۔ کیونکہ اس کی اپنی حالت میری حالت سمجھنے کے قابل نہیں ہے۔ میں یہ بھی چاہتا ہوں۔ کہ میرا مقام محوم کے شور و غل سے پاک ہو اور اہل حال کے بجز میرے پاس کوئی نہ آنے پاوے۔ اس کے بجز اور یہ کہ میں اپنا کھاؤں اور اپنا پیون کسی کا دست نگر نہ بنوں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے طبیعت قطعاً نفور اور گریزاں ہے۔ آپ میرے حالات سے واقف تر ہیں۔ تحریر فرمادیں کہ میں کونسی جگہ پسند کروں۔ ایک سابقہ تجویز یہ بھی تھی کہ میں اپنے گاؤں کے باہر مکان بنا کر علیحدہ

رہنا اختیار کروں۔ مگر دیکھتا ہوں کہ یہاں رہ کر میں ان تفکرات اور کھینچوں سے بچ
 نہیں سکتا جن سے میں گریزاں ہوں۔ لہذا میں آپ کے گذارش کرتا ہوں کہ میں ان ہر
 مقامات سے کونسا مقام رہائش اختیار کروں۔ آپ اس پر اپنی آزادانہ رائے
 بعد غور و فکر تحریر فرماویں کسی محبت اور خود غرضی کو اس میں ہرگز ہرگز شامل نہ
 کریں۔ سخت تاکید ہے آپ میرے اور میرے ظالم عشق سے ناواقف نہیں ہیں۔
 یہ ظالم میری پیرائہ سالی میں مجھے اب ناچ بچانے لگا ہے۔ جب یہ حکم دیتا ہے
 تو میں ناچوں گا اور ضرور ناچوں گا۔ بلکہ دعا اور آرزو تو یہ ہے کہ خدا کو بے میرا ناچ
 پسند اور قبول ہو۔ واللہ اس کے ہاتھ سے روتا اور پیٹتا ہوں۔ چلتا ہوں اور راہ
 ہوتا ہوں۔ نکلنے کے لئے پھر زندہ ہو جاتا ہوں۔ شب و روز یہی کام ہے اور اسی سے
 واسطہ ہے۔ اللہ نے کسی کے نصیب اور ادا کئے اور کسی کی قسمت میں و ظالمت
 وہ لوگ آرام میں ہیں مگر میری قسمت میں سوزش اور جلن۔ بے قراری اور قلق و تخریب
 فرمایا جس کو میں شب و روز بلکہ ہر آن اور ہر لمحہ بداشت کرتا ہوں اور کروں گا۔
 دل تو عشق کے شعلوں سے پڑے وہ نکالے سے نکلتے نہیں ہیں۔ اور بچانے سے
 بچتے نہیں ہیں۔ پر ان کا علاج اس کے بجز کیا ہے کہ میں ان میں جل مروں اور
 راکھ ہو کر ہوا میں اڑ جاؤں۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ بعد غور جو اس کے جلد مشور
 فرماویں۔ آپ عشق کے مراحل سے واقف ہیں۔ مزید تحریر کی ضرورت نہیں ہے
 والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا اور سلام۔

بیگم پور چند پالہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد شکم

سلام سنون؛ واللہ نامہ آنحضرت صدر لایا مشکور ہوں۔ عزیز ریاض الہی
مکہ بخار سے بیمار چلا جا رہا ہے گو اب بخار خفیف اور کسی وقت فرو ہو جاتا ہے
طیب کہتے ہیں کہ اب قریب ہے کہ بخار قطعاً رفع ہو جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ
مجھے بھی ایسی ہی امید ہے۔

آپ نے میرے لئے جگہ قیام کو جو اوالہ پسند فرمائی ہے اور جو اس پر دلیل
تحریر فرمائی ہے کہ آپ میرے حال سے واقف وہاں تشریف رکھتے ہوں گے۔
جو امد کسی جگہ میں یہ فائدہ اور آرام نہیں ہے۔ واقعی اس پر میں بھی صاد کرتا ہوں۔
اور اس کو پسند کر کے عرض کرتا ہوں کہ درست ہے۔ لیکن اب امر متنازعہ فیہ یہ ہے
کہ ایسی وہاں جگہ کون ہے جو آبادی سے باہر بھی ہو اور قریب بھی ادا غیار سے
خالی بھی ہو۔ اور وہ کس طرح سے حاصل ہوگی۔ جگہ بھی ایسی ہو کہ مجھے میرے تمام
آرام اس میں موجود ہوں۔ اگر ایسی جگہ آپ کی نظر میں ہو تو مجھے اس سے مطلع
فرمادیں۔ نیز اس کی جملہ کیفیت تحریر فرمادیں۔ مشکور ہوں گا۔

اپنی طبیعت کی اداسی اسی نہج پر ہے جیسا کہ پہلے نیاز نامہ میں عرض
کی گئی تھی واللہ مجھے حیرت پر حیرت ہے کہ میں اس ظلمت آباد میں کیونکر سکونت

پذیر ہوں۔ تمام دنیاوی جہاں مجھے ظلمت کدہ نظر آتا ہے اور اُس میں اب بے کسے کے لئے ایک دم دل نہیں چاہتا اس میں ہرگز شبہ نہیں کہ اگر مجھے فراغت اور تہائی حاصل ہو تو میرا کالبد عنصری ظلمت کدہ دنیا میں ہوگا۔ مگر میں کہیں اور عالم میں ہونگا جو تمام تاریکیوں سے پاک اور تمام اضطراب سے بری ہے۔ واللہ میں حالت مذکورہ کی سرگوشی تلاش میں ہوں اگر وہ مل جاوے تو زہے قسمت۔ پھر فی العقبس کی مثال میری حالت کی نسبت گدی ہوئی مثل ہے۔ میری حالت اُس سے مزید خراب اور بدتر ہے۔

شعرہ

شب تاریک و بیم موج گرداب چہیں حائل

کجا دانند حال ما سبکساراں ساحل

میرے آنے کی صورت میں میں ہوں گا۔ اور سہی مہند ہوگا اور میں۔ آپ

مکان مذکور اور اُس کی کیفیت حالات سے مطلع فرماویں امید ہے آپ جواب سے جلد مطلع فرماویں گے۔

نیز امید ہے کہ آپ معہ عزیزیاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزیاں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیا کے ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹ ستمبر ۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ تراکم

سلام سنوں! والانا مر آفریز تشریف صدور لایا مشکور ہوں۔ میرا دل تو
آرزو مند تھا اور اب بھی ہے کہ حاضر ہو کر مقامات مجوزہ آفریز دیکھتا لیکن عزیز
صاحب کے بخار کی علالت نے مجھے متفکر اور پریشان کر رکھا ہے اور ابھی تک عزیز
کو صورت آرام پیدا نہیں ہوئی۔ آپ اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ ضرور دعا کریں۔
کہ خداوند کریم عزیز کو شفا کامل عطا فرماوے۔ میں بھی پانچ روز سے لبِ ارضہ
تنفس بیمار رہا ہوں۔ اسی وجہ سے کل سہل کیا تو صورت آرام ہو گیا ہوئی ہے۔
اور کل چار بجے سے آرام معلوم ہوتا ہے۔

آپ نے اپنی یہاں تشریف آوری کا ارادہ تحریر فرمایا ہے بسم اللہ آپ ضرور
تشریف لاویں میں اس روز چشم براہ ہونگا۔ مگر آپ یہ ضرور بواپسی ڈاک
تحریر فرمادیں کہ آپ ۱۹ کو تشریف لاویں گے یا ۲۰ کو تاکہ میں کہیں اس روز ادھر
ادھر نہ جا سکوں۔ تاکید ہے۔ میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ آتے وقت آپ کس
ہیڈک کھور اور چائے لاہور سے خرید کر لیتے آویں سو ان کی نسبت عرض ہے
کہ میں نے ہر دو اشیا قبل ازین منگوالی ہیں۔ لہذا اب آپ ان کے خریدنے
اور لانے کی زحمت نہ فرمادیں۔

قبل ازین امساک باران یہاں بہت ہوا جس سے فصلیں خراب ہو گئیں۔ مگر پہلے
 بیہ ۳۱ ویکم ماہ حال کو یہاں کافی بارشیں ہوئیں اور اب کل سے مکرر بارش ہو رہی
 ہے۔ کل کافی بارش ہوئی تھی اور آج بے شمار بارش چار بجے صبح سے سات بجے
 تک ہوتی رہی ہے۔ اللہ نے بڑا فضل کیا ہے ورنہ قلیہ رانی اور کاشت فصل
 و بیع محال نظر آتی تھی اور سب خیریت ہے اگر فکر ہے تو عزیز صاحب کی عداوت

کام شک و امن گیر ہے۔ عزیز پر اللہ اپنا فضل کرے آمین

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

مگر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جہڑا یاد۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون اکل والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا شکریہ پیہیں اپنی حالت

کیا عرض کروں۔ عجب کشمکش میں ہوں۔ ایک طرف تو اپنی حالت آدم لینے نہیں دیتی

اور دوسری طرف سے عزیز صاحب کی علالت بخار نے مجھے سخت پریشان کر

رکھا ہے۔ واللہ یہاں کوئی ایسا اصلی غم خوار اور غم غلط کرنے والا شخص نہیں ہے۔

جو میری طبیعت کے باغ غم سے اپنی غم خواری کے ذریعہ ایک دم کے لئے بھی مجھے

ہلکا کر سکے اگر ہیں تو دوسرے عالم میں ہیں۔ حیب و مانا جانا ہوں تو وہ ضرور

غم غلط کر دیتے ہیں۔ مگر یہاں کی فضا اس عالم میں جمانے کے لئے دن کو اور زیادہ

وقت کے لئے اجازت نہیں دیتی۔ لہذا عجب مصائب کے سابقہ پڑ رہا ہے۔

اللہ ہی اس دریاے مصائب سے پار لگائے۔ ورنہ میری تدابیر اور سعی

بے سود ہے۔ چاء اور ہیڈک کیور میرے پاس موجود ہیں۔ ان کے ترسیل کی

تکلیف نہ فرمادیں۔ والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جھنڈ یا کہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۸/۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا بشکر یہ ہے الحمد للہ
کہ عزیز صاحب کو پرسوں سے بخار چھوڑ گیا ہے اور اب عزیز آدم اور صحت
سے ہے۔ مگر کمزوری اس قدر ہے کہ کھڑا نہیں ہو سکتا اور نہ اچھی طرح سے
بول سکتا ہے۔ لیکن اُمید ہے کہ چند روز میں عزیز یہ کمی پوری کیسے گا۔ اللہ کا
ہزار ہزار اس پر شکر ہے۔

میں تین چار روز کہ ہوادہ ضلع لدھیانہ جانے کا ارادہ کرتا ہوں۔ کیونکہ
چودھری جھنڈے خاں سکنہ ہوادہ مدت سے تقاضا کر رہے ہیں۔ یہ ارادہ
تاہنوز بچتے نہیں ہے۔ شاید بچتے ہو جائے۔ تو چلا جاؤں گا۔ ورنہ ان کو آنے
سے انکار تحریر کروں گا۔ امسال قبل از وقت تنفس کی شکایت پیدا ہو گئی ہے۔
اور سفر میں اس سے ڈر لگتا ہے اور کہیں جانے کو اس وجہ سے دل نہیں چاہتا۔

اُمید ہے آپ خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا وسلام

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۱۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد علی

سلام سنوں! آپ کے والا نام جات ثروت صد و لاکھ۔ لیکن میں
اپنی علالت کی وجہ سے جواب میں تیار نہ ہو سکا۔ معاف فرمادیں۔
حالات یہ ہوئے کہ حضور والا سے رات کے کامیوں میں از مقدار معینہ کمی کام
کرنے کا الزام اکثر مجھ پر عائد ہوتا تھا۔ جس کی وجہ یہ تھی۔ کہ دیوان خانے میں حکم حسب
رات کو اکثر شور و غوغا رکھتے ہیں۔ اور جیسی کافی بکسوٹی اور رپوڈگی کی ضرورت
ہے۔ نہیں ہونے دیتے۔ میں نے اس سے ان کو روکا بھی بار بار ہے لیکن وہ
روکنے پر اوردیز ہوتے رہے اور ہوتے ہیں۔ اور رات بھر اپنی خدر اور نشہ کی
حالت میں سجت باغ بکسوٹی کے ہیں۔ اندر میں حالات میں نے ارادہ کیا۔
کہ میں مسجد کے متصل نو تعمیر کردہ مکان میں سات کو جا قیام کروں۔ چنانچہ میں
نے اس کی سفیدی وغیرہ کرائی اور ارادہ داخلہ مکان کیا۔ لیکن اللہ کی شان
ان دنوں مجھے زلہ سے زیادہ تکلیف ہو رہی تھی۔ تاہم میں بیرونی مکان مذکور
میں چلا گیا اور اذالہ زلہ کی غرض سے میں نے مسہل کیا۔ مسہل تو اچھا ہو گیا۔
مگر اسی روز بنجار ہو گیا جس سے تقریباً ہفتہ بھر میں تکلیف میں رہا۔ اب
کل سے بنجار سے آرام ہوا ہے۔ بنجار ہونے پر میں واپس دیوان خانہ آ گیا تھا

اور ابھی یہاں ہی ہوں۔ مزید آرام ہونے پر میری مکان مذکور میں واپسی ہوگی۔
 بتایا نزلہ تاہنوز موجود ہے۔ شاید آپ میرے نقل مکان کی ضرورت کو چندا
 نظر اہمیت سے ملاحظہ نہ فرمادیں۔ لیکن میرے لئے یہ نہایت ضروری اور
 عظیم تر ہے۔ کیونکہ اپنی زندگی کی علت غائی محض انتہائی ضروری ہے اور
 بس۔ اذ آنکہ میں تو لاسٹے ہوں اول و آخر اور ظاہر و باطن حضور ہی حضور
 ہیں۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
 گھر میں اور عزیز نصرت اللہ و دیگر عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چندیا۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۳/۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنوں! والانا مرآة العزیز شرف صدور لایا شکر یہ ہے۔ میں کیا
 عرض کروں۔ گو بہت دن ہوئے مجھے بنجا سے آرام ہو گیا تھا۔ مگر تاہنوز نزلہ
 سے نجات نہیں ملتی۔ گو پہلے سے معتذ بہ کمی ہے۔ اندر میں حالات میرا آپ کے
 ماں ان دنوں حاضر ہونا دشوار ہو گیا ہے۔ یہ سب کچھ موسم کی سردی کا موجب ہے
 اور ابھی سردی روز بروز ترقی پر ہے۔ میں اپنی بیماری سے ڈر کر حاضری موجود

کے ارادہ کو طوقی کرنا ہوں اور عرض کرنا ہوں کہ اگر زندگی نئے دنیا کی تو میں
انشاء اللہ تعالیٰ موسم گرما آئندہ میں ضرور حاضر ہوں گا۔

میں شکور ہوں کہ آپ نے منٹوی شریف کی تمام جلدوں کی جلد بندی تیار
کرالی ہے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ اب رہا یہ سوال کہ وہ میرے پاس کیسے
پہنچیں۔ عرض ہے کہ ان کی ترسیل ڈاک سے خواہ مخواہ خرچ فاضلہ کا بار ہے۔
بہتر یہ ہے کہ جب آپ تشریف لاویں ہمراہ لیتے آویں مگر یہ ضروری ہے۔ کہ
اُس روز اپنے بھوکپور میں پہنچنے کے وقت سے ضرور مطلع فرماویں۔ تاکہ ہمارا
آدمی وہ کتابیں اٹھا کر آپ کے ہمراہ آجاوے۔ نیز میں یہ عرض کرنے سے
باز نہیں رہ سکتا۔ اذ آنکہ یہ عرض آپ کے لئے مفید تر ہوگی۔ کہ اگر آپ کا ارادہ
تعطیلات و سیر میں تشریف لانے کا ہو تو آپ ٹھیک شروع تعطیلات میں ہی
تشریف لے آویں ورنہ توقع کرنے سے دیگر لوگ بھی شاید کئی یہاں موجود
ہونگے۔ آئندہ آپ واناہیں جیسا مناسب خیال فرماویں۔ اُس پر عمل فرماویں
جیسا ارادہ تشریف ہو آپ اُس سے مجھے مطلع فرماویں۔

نیز عرض ہے کہ آتے ہوئے چاء چینی معلومہ ایک سیر بچتہ اور نیز خورشید عالم
بھٹری لاہور سے ضرور لیتے آویں۔ تاکید ہے۔ امید ہے آپ معہ عزیزان
خیریت سے ہوں گے۔ والسلام

نیز عرض ہے کہ کتب مذکورہ کی مزدوری و اخراجات سے مطلع فرماویں

تاکہ میں بذریعہ منی آرڈر جلد ارسال خدمت شریف کروں تاکہ یہ ہے۔

حکیم پور جنڈیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد حکیم
 سلام سنون! والا نامہ العزیز نثر صمدور لایا شکر یہ ہے۔ گو میں نے
 اپنی عیالت بنجار معمولی خیال کر کے اپنے سابقہ نیاز نامہ میں عرض نہیں کی تھی
 مگر اس کے طوالت پذیر ہونے سے ڈر کر عرض ہے کہ دوسرے روز جالندھر
 سے گھر کو روانہ ہونے سے پہلے مجھے بنجار ہو گیا تھا اور اب تک جاری ہے۔
 کسی وقت چوبیس گھنٹہ میں فرو بھی ہو جاتا ہے مگر پھر ہو جاتا ہے اور دو تہ تک
 رہتا ہے۔ افسوس ہے کہ حکیم صاحب یہاں نہیں ہیں۔ اور میرے یہاں آنے
 سے پہلے کے گئے ہوئے ہیں۔ ارادہ ہے کہ ان کی تلاش میں کسی کو ارسال کروں
 آپ کے والا نامہ سے عزیز ناصر کی نسبت پڑھ کر مجھے بے شمار فکر پیدا ہوا
 ہے۔ بنجار کی شدت کی حالت میں زیادہ کوشش تو نہیں کر سکا۔ لیکن سعی سے
 فارغ بھی نہیں رہا ہوں۔ ہرگز محال نہیں ہے کہ اللہ عزیز کے بلیات کو رد فرما
 دیوے۔ میں تو ناچیز اور سچچان ہوں۔ لیکن مولے قومی تراست ہمارے

حضرات کی شان اعلیٰ ہے۔

شعرے اولیاء اہست قدرت اذالہ

تیر بستہ باز گو داند ز راہ

زیادہ اور مفصل مجھ سے تحریر نہیں کیا جاتا۔ مگر یہ ضروری عرض ہے کہ آپ

فکر نہ فرمادیں۔ عزیز پر اللہ فضل کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ مقام فکر نہیں

ہے والسلام۔ اس وقت بھی مجھے بخدا ہے۔

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

۴

مورثہ ۱۲/۱۶

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تکرم

سلام سنون! بہت دن ہو رہے ہیں کہ میں اپنی علالت کی وجہ سے آپ

کو نیاز نامہ تحریر نہیں کر سکا۔ مگر میں اس اثنا میں اس منکر اور حیرت سے خالی

نہیں رہا ہوں۔ کہ آپ کی طرف سے بھی تحریر والا نامہ میں کچھ بے اعتنائی سے

کام لیا گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ خیر کرے اور موجب بجز کثرت مشاغل دیگر مبادو

آمین۔ گو چشم بصیرت عزیز ناصر کی نسبت تسکین و لاقی رہتی ہے مگر آپ کی طرف سے

عزیز کے حالات خیریت کا نہ آنا میرے لئے فکر افزا ہے۔ بواپسی ڈاک عزیز کے

حالات سے مطلع فرماویں۔ میں اپنے حالات کیا عرض کروں جیسا کہ پہلے آپ
کو معلوم ہے میں نزلہ سے بیمار تھا اس پر نچار کا اضافہ ہو گیا۔ بہت دنوں کے
بعد ان سے آرام کی صورت ہوئی تو پھر دانتوں کی درد شدت سے جاری ہو گئی اس
سے بہت دنوں سخت تکلیف رہی جس سے بیشتر حکیم صاحب ان پر پونکھیں لگوائیں
جس سے ان زخموں سے دوپہر سے رات تک بے شمار خون جاری رہا۔ اودیتا
سے بند کیا گیا۔ ان تمام عوارضات کے مجھے کمزوری بے شمار ہو گئی ہے! اب
عوارضات مذکورہ سے اللہ نے آرام دے دیا ہے! امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ کمزوری
رفتہ رفتہ رفع ہو جائے گی! اپنے اپنی تشریف آوری کی تاریخ سے مجھے اب تک
مطلع نہیں فرمایا۔ امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت ہونگے۔ والسلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۳/۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تکتکم

سلام سنون! والانا مہ آن عزیز تشریف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ میں اچھا ہوں
لیکن شکایت مرض سے ناسخ نہیں ہوں۔ تاہم شکر ہے کہ وقت گذر رہا ہے۔
آپنے شجرہ مظہرہ کی نسبت کچھ تحریر نہ فرمایا کہ اس کی تجویز آپنے کیا کی۔ اور
اس میں اب کیا ہو رہا ہے۔ امید ہے آپ مطلع فرما دیجئے۔ تعمیر مکان جدید کی
نسبت عرض ہے کہ اب خشت ہائے بھٹہ سے آنی شروع ہو گئی ہیں اور چاومتعلقہ
مکان مذکورہ کی نالی یعنی کوٹھی بن رہی ہے جو مختصراً مکمل ہو کر اتار دی جائے گی۔
اور پھر بعد رمضان تشریف تعمیر مکان ہوگی۔ ماسٹر رحمت علی صاحب آپکے بعد
تشریف لائے تھے ان سے مشورہ کیا گیا اور تمام سامان اور مصالح تعمیر کی خرید
ان کے ذمہ لگائی گئی اور انہوں نے اس کو خوشی سے قبول فرمایا۔ اس پر ان کو
تین صد روپیہ بالفعل دیا گیا ہے اور حسب ضرورت ہم ان کو دیتے جاؤں گے۔
آپ دعا کریں کہ خداوند کریم مکان مکمل فرما دیوں۔

امید ہے آپ اپنا روحانی و قلبی کام سعی سے کرتے ہوں گے۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔ والسلام

جملہ حضرات شعا صاحبان کو دعا و سلام۔

بیگم پور حیدرآباد - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۴۸۸

عزیز القدمین جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنوں! جناب کے چند والا ناجات معہ شجرہ طیبہ ثروت صدور لائے
بہت بہت شکر یہ ہے۔ عزیز من! میں آج گل کی اپنی روحانی حالت کی عرض
کہ دل اکثر اوقات یہ پرواز میں رہتی اور واپسی سے بغیر معمولی پرہیز کرتی ہے۔
باوجودیکہ موسم کی سردی سے جسم اکثر بیمار رہتا ہے تاہم روحانی پرواز میں کوئی
رکاوٹ نہیں پڑتی۔

سب کہتے ہیں کہ فقرا کو آخر خیر میں ایسا ہی معاملہ پیش آیا کرتا ہے۔ میرے
تیا ز نامہ ہذا کے تحریر کرنے میں تین امور سے توقف آیا (۱) موجب مذکورہ،
(۲) جسمانی خرابی صحت (۳) کاروبار تعمیر مکان اور نصب چاہ۔ شکر ہے کہ
نصب چاہ مکمل ہو گیا ہے۔ مگر فراہمی مصالح تعمیر میں سرٹوٹ کو شش ہو رہی ہے
مگر بھٹوں میں اینٹ کافی موجود نہ ہونے سے مشکلات پڑ رہی ہیں۔ انشاء اللہ
تعالیٰ یہ حل تو ہونے کی امید ہے۔ مگر دیکھئے کس نہج سے۔

شجرہ ثریف کو میں نے اب تک صرف ایک دفعہ پڑھا ہے۔ پڑھتے
وقت جب میں آخر اشعار پر پہنچا تو میں نے آخر اشعار اپنی خدمت میں پائے۔
اذا انکہ جو صفت کسی میں ہرگز نہ ہو اگر اس کی صفت مافوق الحقیقت بیان کی جاوے

تو واقعی مذمت ہوتی ہے واللہ میں ان کا مصداق ہرگز نہیں ہوں۔ اشعار مذکور
 پڑھتے مجھے اس قدر شرم آتی کہ واللہ میں حرق سے پانی پانی ہو گیا۔ شجرہ شریف
 کو دوبارہ پڑھنے کی مجھ میں اب تک جرأت نہیں ہوئی۔ یہی موجب ہے کہ میں
 اس کی نسبت آپ کو کچھ تحریر نہیں کر سکا۔ اور اس معاملہ کو میں نے آپ کی ملاقات
 کے وقت پر رکھا۔ کاغذات خطوط کی نسبت عرض ہے کہ یہ کاغذ تو اچھا اور عمدہ
 ہے۔ مگر اس کے بلا معاوضہ قیمت ہونے سے شہات پیدا ہو رہے ہیں۔ کیا آپ
 ان کی قیمت مجھ سے لے لیں گے۔ مطلع فرما دیں۔

ہمارے ہاں بارش زیندارہ اغراض کے لحاظ سے بہت کم ہوتی ہے مگر
 آج کل سردی غصیب کی پڑ رہی ہے جو میری صحت پر بہت بُرا اثر کر رہی ہے اللہ
 اپنے فضل و کرم سے یہ ایام بخیریت گزرنے تو اچھا ہے کہولت عمر سے کمزوری روزاً
 ترقی رہے اور جسم میں سردی کے مقابلہ کے تو اں کم ہے۔ اس وجہ سے تکلیف پر
 تکلیف رونما ہو رہی ہے۔

بارغ وائے مکان قابل تعمیر میں چاہ بالکل تیار ہو کر منڈیر بن چکا ہے تیس
 گروڑ اور سینٹ یہاں پہنچ چکے ہیں ابھی چونہ آنے والا ہے۔ ڈیل امینٹ
 بیچا سی ہزار کھٹہ سے یہاں پہنچی تھی جس میں سے بیس ہزار تیاری چاہ پر صرف ہو
 گئی اور باقی بیسٹھ ہزار موجود پڑی ہے چونکہ امینٹ کا پونے دو لاکھ کا تخمینہ ہے
 لہذا امینٹ ابھی کم یہاں پہنچی ہے۔ افسوس ہے کہ امینٹ بھٹہ پر بھی موجود نہیں

ہے حصول اینٹ کے لئے ہم سرگودھا کو شش کر رہے ہیں خدا کرے کہ دستیاب ہو جائے۔ اینٹ کا فکر لگ رہا ہے۔ مستری عبداللہ سکنتہ جی دانش منشاں جو تعمیر کا انچارج ہوگا۔ اور نیز ماسٹر رحمت علی صاحب جن کی تجویز اور صواب فیہ پر تعمیر کا کام چلے گا۔ کہتے ہیں کہ جب تک کہ سے کم ایک لاکھ اینٹ موقعہ بہرہ تیار نہ ہو کام ہرگز نہیں چلانا چاہئے۔ لہذا اب اینٹ کا بہت فکر ہے میں نے حضور سے کیا بی اینٹ کی شکایت کی تھی۔ اور نیز مایوسی۔ ارشاد ہوا کہ فکر مت کرو۔ ذات الہی اینٹ کا انتظام فرمانے کو ہے۔ اس سے اطمینان تو ہو گیا مگر نہیں معلوم کر یہ کہاں سے ملے گی فوارح میں کہیں نظر نہیں آتی۔ اللہ کو سب کام آسان ہیں۔

آمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے۔ والسلام
گھر میں اور عزیزاں کو بہت بہت دعا و سلام
جملہ شاعر صاحبان کو دعا و سلام۔

بیکم پور چند یا کہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۱/۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تہکم
سلام مسنون! والانا اللہ العزیز تشریف صدر لایا مشکور ہوں۔ آپ نے جو
دلائل دربارہ آخری اشعار شجرہ طیبہ تحریر فرمائے ہیں۔ گو میں اپنی حالت کے
لحاظ سے سخت ناموزوں پاتا ہوں مگر آپ کی حالت اور اصرار سے میں ان
کی نسبت سکوت اختیار کرتا ہوں۔ اچھا آپ کی مرضی آپ کے نیک بادوں
امدین ظن کا بدلہ نیک اللہ آپ کو عطا فرماوے۔ تاہم اللہ مجھے اپنی حالت
اور اشعار مذکور کو دیکھ کر شرم آتی ہے۔

اب میں شعر نمبر ۵ کی نسبت جس میں حضرت قبلہ قدس اللہ سرہ العزیز
کا ذکر خیر ہے عرض کرتا ہوں۔ اور کچھ مختصر سا حال بھی عرض کرتا ہوں۔ اور وہ
یہ کہ حضرت قبلہ قدس اللہ سرہ العزیز کا نام مبارک جو غوم لیتے تھے اور جس نام
مبارک سے آپ پکار سے جاتے اور مشہور تھے اور ہیں غلام شاہ تھا۔ ہم
لوگوں خصوصاً نیاز مند نے اپنے ازویاد اعمق سے غلام محمد شاہ کے نام سے
ہمیشہ حضور کو پکارنا اور یاد کیا ہے۔ اب میں شعر مذکور کو دیکھتا ہوں کہ قطع کے
لحاظ سے غلط ہے۔ میں نے بہر چند سوچا ہے مگر بحر مجوزہ میں اسم شریف
غلام محمد شاہ کا آنا دشوار تر ہے۔ لہذا میرے خیال ناقص میں اگر ہم مبارک عبیا کہ

عوام میں شہرت تھا شعر میں آجاوے تو چیداں مضائقہ نہیں ہے اور شعر اس طرح

ہو کہ بر غلام شاہ صاحب پر اثر

آپ نے جس وقت ڈالی ایک نظر

تو کام اور شعر بوزوں ہو جاتا ہے۔ لہذا عرض ہے کہ اگر آپ صاحبان شعر مذکور

پسند فرمادیں تو یہ ورنہ اس کی بجائے اسی ضمن کے اور شعر تجویز فرما کر داخل

شجرہ شریف فرمادیں۔ میرے خیال ناقص ہیں ناموزوں شعر سے ہمیشہ موزوں

شعر اچھا ہوتا اور قابل پڑھنے کے ہوتا ہے۔ آئندہ آپ مالک ہیں۔ میں آپ کے

کل کے والا نامہ شرف صدور لانے کے بعد اسی وقت یعنی بوقت تحریر نیاز نامہ

ہذا شجرہ شریف کھول کر مکرر پڑھا ہے اور شعر مذکور کی نسبت اپنی رائے ناقص

تجویز کی ہے ورنہ اس سے پہلے شرم کے ماتے جیسا کہ میں نے سابقہ نیاز نامہ میں

عرض کیا تھا۔ نہ دل نے پسند کیا۔ اور نہ شجرہ شریف پڑھا۔ آپ کے ارشاد کی تعمیل کر کے

مکرر پڑھا۔ اور شعر مذکور کی نسبت ابھی تجویز کر کے عرض کیا۔ آپ اس کے پابند

ہرگز نہیں ہیں۔ شعر مذکور جیسا آپ پسند فرمادیں تحریر فرمائیوں۔

جدید مکان کی عمارت ابھی تک تعمیر کوئی شروع نہیں کی گئی البتہ مصالح

عمارت فراہم ہو رہا ہے امید ہے انشاء اللہ تاملے عین لفظ کے دوسرے روز

کام تعمیر شروع کر دیا جائے گا۔

امسال سرمایہ بیاں! دش کافی نہیں ہوئی۔ اور حالت فصل بد سے بدتر

ہے۔ تین بیابانوں سے بیاں سردی بے شمار پڑ رہی ہے۔ جس کا میری طبیعت پر چھو

سے اثر ہے مرقا تو اب آخیر پر ہے لیکن مروی کے لحاظ سے اب سرا جوان ہوا ہے۔

امید ہے آپ معہ جملہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزاں و حضرات شعا کی خدمت میں دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخ ۱۱/۱۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام ستون! والا نامہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ ایک خط
پہول اور دوسرا کل رائے ار چند اس صاحب کے مجھے لمبٹی سے پہنچے اور وہ اپنے
بیمار بیٹے کے استقبال کے لئے وہاں گئے ہوئے تھے۔ کل کے خط میں وہ تحریر
کرتے ہیں کہ میں بیمار عزیز کو ہمراہ لے کر لمبٹی سے روانہ ہو کر اراہہ حال کے آٹھ
بچے صبح کے لاہور پہنچیل گا۔ اب آپ تحریر کریں کہ آپ کو کس روز لاہور لے
جاؤں۔ میں نے آج ان کو جواب لکھا ہے۔ کہ آپ کے تفکرات کو دیکھ کر تو ہر
وقت جانے کو تیار ہوں مگر میں آج کل اپنے امراض سے سحت مکرور ہو گیا ہوں۔
اگر آپ منظور کریں تو میں ۱۶ ماہ حال کو حاضر ہو سکتا ہوں۔ گو مجھے مکروری بھی ہے

لیکن بابو محمد عید اللہ صاحب بٹ کا والا نامہ شملہ سے آیا ہے جس میں وہ اپنی اہل
 آنحضرت کی تشریف آوری بتا رہے ہیں ۱۴ ماہ حال سے مطلع فرماتے ہیں۔ لہذا میں نے
 رائے صاحب کو ۱۲ تاریخ کے آنے کو تحریر کیا ہے۔ نیز یہ بھی ہے کہ آپ کے
 یہاں تشریف لانے پر میں آپ کے قیام لاہور کا ذکر کر لوں گا۔ بخار سے تو مجھے آرام ہو
 گیا تھا لیکن بعد شاکر دہ سے مجھے تکلیف رہی بعد ازاں میں ۶ ماہ حال کو ماسٹر
 رحمت علی صاحب کے پسر کی شادی پر گیا اور سردی لگنے سے سخت دورہ مرض
 دمہ شروع ہو گیا۔ دورات تو اسی حالت میں وہاں مصیبت مرض کا اندھیری
 رات میں آکر بھی یہی حال رہا۔ اب کل سے قدرے آرام ہے مگر طبیعت سخت
 کمزور ہے۔ میں اپنی کمزوری کو دیکھ کر ضرور تھا کہ رائے صاحب کے ہاں جانے سے
 انکار کرتا۔ مگر واللہ ان کے انکار کو دیکھ کر میں اپنی جان پر مصیبت برداشت
 کرنے کو تیار ہوں۔ ہر ایک امر تو اللہ جل شانہ کی قدرت میں ہے اہل میں تو
 فی الواقعہ ہر طرح سے لاشے ہوں۔ ان کے انکار اور ہمدردی مجھے مجبور کرتے ہیں
 کہ جس طرح سے ہو سکے میں وہاں حاضر ہو جاؤں۔ باقی بوقت ملاقات و سلام
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور خٹیا لہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! آپ کے کئی والانا مے شرف صدور لائے مگر میں جواب عرض

نہیں کر سکا۔ آپ یہ عدم تحریر نیازی نامہ میری کاہلی پر احتمال فرماتے ہیں گئے جو ہرگز

نہیں ہے۔ بلکہ یہ توقف و کاہلی میری بیماری دماغ کا موجب ہے۔ پہلے مدت العمر

میں مرض مذکور نے مجھ پر ایسے حملے متواتر بلکہ ہر وقت ایسے کبھی نہیں کئے تھے جیسے کہ

موسم بہار میں کئے ہیں۔ جیسے فروری گذشتہ آیا ہے مجھ پر دماغ کا حملہ اکثر ہر وقت

رہتا ہے اور کسی وقت قلیل وقت کے لئے چند گھنٹہ کے لئے آفاقہ ہو تو ہو۔ درنہ

ہر وقت یہی کیفیت مجھ پر نازل رہتی ہے۔ سابقہ علاج سب بیکار ہیں۔ اب ان سے

کچھ عارضی آفاقہ بھی نہیں ہوتا۔ آج کل مجھے جو تکلیف ہو رہی ہے خدا دشمن کو نصیب

بھی نہ کرے۔ زیادہ مفصل کیا عرض کروں۔ اذنا تک اب تو مجھ میں تحریر رسالت کے لئے

نہ اس سے فرصت ہے اور نہ طاقت ہے۔ میں اس بات پر زیادہ عرض کرنے

سے مجبوراً لاجچار ہوں۔ اسی ضمن میں میں آپ سے ضروری عرض کرتا ہوں کہ اخبار

پرتاب لاہور سے جو کل مجھے پہنچا ہے اس میں ایک اشتہار علاج مرض دماغ کا درج

ہے جو میں بچشمہ اجناس مذکور سے لے کر ارسال کرتا ہوں تاکہ آپ اس کی نسبت

کما حقہ لاہور سے دریافت کریں کہ یہ اشتہار اور دوائی دماغ کا کمان تک درست

فیز دریافت فرادیں۔ کہ اس میں کوئی گشتہ تو شامل نہیں ہے اگر آپ کسی ایسے بیمار سے دریافت فرما سکیں جس نے یہ دوائی کھا کر صحت حاصل کی ہو تو بہت بہتر ہوگا۔ بیمار صحت یافتہ کا مزاج بھی معلوم کریں کہ بلغمی تھے یا صفراوی وغیرہ۔ عرض کہ ہر طرح سے حالات معلوم کریں۔ مشکور بے شمار ہونگا۔ میں آج کل مرض مذکور سے بہت تنگ آگیا ہوں۔ بلکہ جان سے تنگ ہوں۔ میں آپ کی یہ مہربانی کبھی فراموش نہیں کروں گا۔ زیادہ کیا عرض کروں تاکید اور سچت تاکید ہے۔

عزیز نصر اللہ کی علالت سے سحت نگر پیدا ہوا عزیز کو اللہ شفا کامل عطا فرماوے۔ میں باوجود اپنے مرض کی شدت کے عزیز کے لئے دست بردار ہوں۔ آپ عزیز کے حالات سے بواپسی ڈاک مرطمان فرادیں۔ اللہ رحم کرے مجھ سے زیادہ اس وقت تخریر نہیں ہو سکتا۔ ورنہ زیادہ معروف نجات عرض کرتا اور السلام میں آپ کے والائے نامہ کا سحت منتظر ہوں گا والسلام گھر میں اور عزیراں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع نوشہار پور

مورخہ ۲۶/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاو اللہ مراد حکیم

سلام سنوں! والانا مہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں کیا عرض کروں جب سے آپ تشریف لے گئے ہیں کچھ افاقہ کے بعد عزیز می حکیم علی بخش ایسا بیمار ہوا کہ نہ صرف تیمار داران بلکہ خود بیمار بھی زسیت سے بالکل مایوس ہو گیا حتیٰ کہ مجھے علیحدہ کر کے انہوں نے اپنی زسیت سے مایوسی بیان کرتے ہوئے آخری وصیت بھی کر دی لیکن میں اس کے خلاف تھا کیونکہ مشاہدہ اس کے خلاف تھا۔ دور دراز سے حکیم کے رشتہ داران بھی اطلاع دینے پر حکیم کی آخری ملاقات کے لئے آگے جو آج صبح واپس ہوئے ہیں۔ اصل میں علاج اور تشخیص تمامی معالجوں کی غلط تھی۔ اخیر پر حکیم سید غلام جیلانی شاہ صاحب کو بلا یا گیا۔ اور انہوں نے تشخیص کی کہ صرف مرض بواہر کا غلبہ ہے چنانچہ اس کا علاج کیا گیا اور اللہ نے مرض کو تسفا عطا فرمائی شروع کر دی گئی ابھی مرض فراش ہے مگر صورت آرام و تسفا کافی نمودار ہو چکی ہیں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تعلقے لے چنڈ روز تک کئی آرام ہونے والا ہے۔ انہی افکار میں ہم لوگ اس روز سے غلطیاں بچاں رہے ہیں۔

فاضل کا ضلع فیروز پور سے پیرانہ اذحق صاحب کا خط آیا تھا کہ ہم اکوان

کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ مرحومہ کی مغفرت و علو درجات کسے تاکیدی تھی
گو میں اپنے حکیم کی علالت سے مصنمحل اور اس میں مصروف تھا تاہم میں نے ان
کے لئے پوری سعی کی اور بعد کامیابی ان کو مطلع کر دیا۔ چونکہ پیر صاحب کے اہلیہ کو
اور اہلیہ سے پیر صاحب کو محبت بہت تھی لہذا وہ میری خدمت مذکور سے ایسے
خوش ہوئے کہ اب سختی سے طبیعتی ہیں کہ ان کی موت میرے مواجبہ میں ہو اور میں
ان کے لئے بھی ویسا عمل کروں۔ لیکن یہ امور اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ میرا ارادہ
ہے کہ میں چند روز تک فاضلکلا میں رہی۔ فاتحہ خوانی کے لئے جاؤں سفر طویل
ہے۔ مگر موسم اچھا ہے میں آج کل اچھا ہوں اور اللہ کا شکر ہے والسلام
گھر میں وغریبوں کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۱/۵

غزیر القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! والانا اللہ عزیر شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے آپ میری

ضرور آج کل وہاں انتظار فرماتے ہوئے اور بلاشبہ میرا بھی وہاں جلد حاضر ہونے

کا ارادہ پختہ تھا۔ لیکن آج کل حالات زمانہ عجیب در عجیب پیش آ رہے ہیں۔

جن کی وجہ سے کہیں اور سر اُدھر جانا دشوار نظر آتا ہے۔ اول۔ فراہمی روپیہ مالگزار کی سرکار کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔ گو سرکار نے خفیف سے خفیف بھی کر دی ہے تاہم جنس کے نہ فروخت ہونے سے زمینداران دم توڑ رہے ہیں۔ اور وہ بالکل تلاش ہیں۔ سرکار کی جانب سے تقاضا ادائیگی مالگزار کی شروع ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ وقت کیسے پورا ہو کر ٹٹے۔

ان معاملات میں اگر میں یہاں سے غیر حاضری کا ارادہ کروں تو عزیز طفیل محمد کی تکالیف کی کوئی حد و حصر نہیں رہے گی۔ اور مجھے بھی بہت قلق رہے گا۔ لہذا جب تک یہ معاملات طے ہونے کی صورت پیدا نہیں کرتے۔ میرا دماغ حاضر ہونا دشوار معلوم ہوتا ہے۔ میرا آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ بچتا ہے لیکن ان معاملات کے طے ہونے کی صورت میں۔

امید ہے آپ معہ عزیز اہل خیریت سے ہوں گے۔ والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چندیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۰/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تکلم
 سلام سنون! والانا انہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے آپ کی تاکید
 مزید میرے وہاں جلد حاضر ہونے کی نسبت میں نے بڑھی۔ جن سے دل تو یہ چاہتا
 ہے کہ اگر ہو سکے تو پر لگا کر اڑوں اور وہاں حاضر ہو جاؤں۔ مگر اللہ کی شان اسکل
 مجبوریاں عرض کر وہ سابقہ پر مزید مجبوری یہ پیدا ہو گئی ہے کہ حکیم الہ بخش صاحب
 چند روز سے پھر بخار میں مبتلا ہیں اور آج رات اس پر اضافہ یہ ہوا کہ درد پہلو بھی
 شامل ہو گیا ہے جس سے مزید افکار پیدا ہو گئے ہیں۔ قاضی صاحب نے جس وجہ
 سے جلد مشاعرہ کا قرار پانا تحریر فرمایا ہے میں اس کو تسلیم کرتا ہوں۔ مگر مجبور ہوں
 جس سے میں بچتے وعدہ کسی تاریخ پر حاضر ہونے کا نہیں کر سکتا۔ مگر اس میں شبہ
 نہیں کہ آپ مشاعرہ کی جو تاریخ بھی مقرر فرما کر مجھے مطلع فرمادینگے۔ میں اس
 تاریخ پر سرتوڑ کوشش حاضری کے لئے کرونگا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اس پر حاضر ہونے
 ہو جاؤں گا آپ ضرور مناسب تاریخ مشاعرہ کے لئے مقرر فرما کر مجھے مطلع فرمادیں
 میرے دل میں تو بہت سے امور قابل عرض ہیں لیکن تحریر لانے سے قاصر ہوں۔
 لہذا حاضری پر فوقاً وقتاً عرض کرونگا۔

عزیزہ زہرہ بیگم سے فرمادیں۔ کہ آپ کا کرامت نامہ مجھے پہنچا میں نے

اُس کو پڑھ کر خوشی بے شمار حاصل کی دعا کرتا ہوں کہ اللہ سرورِ دُوزخ حاضر ہو کر میں
 آپ کے حالات سنو گا۔ اور اپنی معروفات عرض کر دوں گا والسلام
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

یگم پور چند پالہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۶/۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
 سلام سنوں! والہات ماجات آنحضرت ص و ر لائے مشکور ہوں۔
 صرف آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے یہاں سے فراغت حاصل کرنے
 کے تفکرات میں مصروف رہا ہوں اور اسی وجہ سے تحریرِ نیا زمانہ میں دیر ہوئی۔
 ادھر ادھر ہاتھ پاؤں ہلا کر صرف معاملہ سرکارِ ادا ہو سکا ہے جو ۲۵ ماہ حال کو
 داخل خزانہ سرکار کر دیا گیا ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ اراضیات کا چکوٹہ وغیرہ اب
 تک ایک دم ابھی تک نہیں آیا اور نہ آنے کی چنچاں اُمید ہے۔ کاشت
 ایاضی کے لئے راتے امسال آئندہ کوئی فراغہ نہیں ملتا۔ عجیب حیرانی ہو رہی
 ہے۔ دیکھئے ذاتِ الہی کیا انتظام فرماتے ہیں۔ بہ لحاظ مذکور ہم لوگ عجیب اظہار
 ہیں گرفتار ہیں۔ ایک ایٹلائے عظیم معلوم ہوتا ہے۔ دعا کرتا رہتا ہوں کہ خداوند

اگر یہ ابتلائے عظیم اور طویل ہے تو ہمیں اس کے برداشت کے لئے صبر اور
استقلال عطا فرماتا کہ مجھ سے کوئی لغزش سرزد نہ ہو جاوے اذ آنکہ میں
کمزور ہوں اور تیرے احکام ہمیشہ شدید پہلو اختیار کر لیتے ہیں۔ ابہا عرض
کرنے پر کچھ ٹھماتے ہوئے اُمید کی جھلک نمودار ہو کر جاتی ہے۔ نہیں معلوم
کیا انجام ہے اور کیا ہونے والا ہے۔ اللہ کی ذات پاک کو بہتر معلوم ہے
باتیں تو بہت ہیں جو آپ سے عرض کے قابل ہیں۔ مگر ان کو میں حصول نیاز
کے وقت پر چھوڑنا ہوں۔

اب ارادہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں ۱۴؎ کو علی الصبح
یہاں سے روانہ ہو کر ۱۴؎ انا بچے دن کے امرتسر شیخ عبدالمجید صاحب سبج مطالبہ
خفیفہ کی خدمت میں پہنچوں گا۔ وہ دن اور اگلے دن امرتسر میں لبر کر کے ۱۴؎
کو ڈیرہ دون پینچر سے ۹؎ دن کے قریب گوجرانوالہ اسٹیشن پر پہنچ جاؤں گا
بہتر تو یہ ہے کہ آپ میرا انتظار بوقت مذکور گوجرانوالہ اسٹیشن پر فرمادیں
اور آپ کی تکلیف کو مد نظر رکھتے ہوئے میرا دل بھی چاہتا ہے کہ آپ
گوجرانوالہ میں ہی تشریف رکھیں اگر آپ میری عرض مذکور نا قابل قبولیت
خیال فرمادیں تو بہتر یہ ہے کہ آپ بجائے لاہور میں رات رہنے کے ۱۴؎
کو شام تک امرتسر تشریف لے آئیں۔ شیخ صاحب موصوف اسٹیشن
سے شمال کی طرف ایک کوٹھی میں رہتے ہیں جو اسٹیشن سے قریب واقع ہے

اگر جواب اور اضافہ سے مجھے یہاں مطلع فرماویں تو مشکور ہوں گا۔
 امید ہے آپ مع عزیزان خیریت سے ہوں گے والسلام
 گھر میں اور عزیزان اور حضرات شغرا صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور جینڈیا لکھنؤ ضلع پوشتیاد پور

نمبر ۲۸ ۱/۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد علی

سلام سنون:

للہ الحمد ہر آپ چیز کہ خاطر می خواست

آخر آمدن پس پودہ اسرار و دل

کل والانا اللہ العزیز بیری از مرادہ کامیابی عزیز نصر اللہ صاحب و طالب

صاحب شرف سعد و دلایا۔ اس کو میں نے نہایت وارفتگی سے پڑھا اور اپنے

عشق کی مصیبت زدہ طبیعت کو اس سے آبیاری بھجت و انبساط کی گئی اللہ

کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہر دو صاحبان امتحان دینے والوں کی نسبت جو وعدہ

ذات الہی سے بنیام کو جرانوالہ نیاز مند سے گذشتہ قیام کو جرانوالہ میں حاصل

ہوا تھا وہ اللہ نے بخیر و خوبی سرانجام فرما دیا سچ بات تو یہ ہے کہ امتحان دینے

کے بعد حبیب جو اب بات عزیزیاں کی جاسب نظر قمعض بھٹی تھی تو وعدہ مذکور
منزلزل ہوتا خیال میں آتا تھا۔

مگر جب وعدہ مذکور کو پورے کھا جاتا تھا تو اس میں استقامت مکمل نظر آتی تھی۔
گویا کہ عزیزوں کے جوابات امتحان امید شکن اور وعدہ الہی امید افزا آخر تک
نظر آتے رہے۔ آخر پر وعدہ خاص نے نقائص جوابات طیباً مہیٹ شد ما کہ
ہم گنہگار ان پر اجہاں اور رحمت عظیم فرمائے اور نتیجہ نیک برآمد فرمائیں
وعدہ اللہ حق کے ثبوت و اثرات ظہور فرمائے۔ الحمد للہ الحمد اکثیراً
علیٰ ذلک۔

میں عزیز نصر اللہ اور آپ کو اور عزیز کی والدہ ماجدہ صاحبہ کو مبارک باد
عرض کرنا ہوں۔ دیکھنا فقرا اپنے کام میں کس قدر ہوشیار ہوتے ہیں آپ عیب
برآمد ہونے سے پہلے میرے وہاں حاضر ہونے کے لئے ہر چند روز لگانے اور
کوشش فرماتے رہے مگر میں اپنا پہلی بچا تا رہا۔ اذ آنکہ پہلے وہاں حاضر ہونا
قبل از برآمدگی نتیجہ تھا۔ اور شیرینی محمود سے محرومیت اللہ نے مجھے کسی سے اس
داؤ سے محفوظ رکھا اور جب معمولی شیرینی کا وقت آ پہنچا تو حکم فرما دیا کہ اب
گو جرانوالہ چلنے کی تیاری کرو اور آسامی سے معمولی خراج بزور و شور مکمل کرو۔
لہذا میں نے اسی غرض سے حکم کو جو جرانوالہ حاضر ہونے کا ارادہ مسعوم کر لیا ہے۔
خراج مذکور عزیز سے تو بھینڈ شیرینی وصول کیا جائے گا۔ تاہنا انسان شیرینی اور

ضیافت مذکور کو مفت اور دایرگاہاں خوری پر اہتمال کرے گا۔ لیکن مولوی صاحب
 ہم لوگ تو اپنی محنت اور فرودری کا بہت غلیل حصہ وصول کرتے ہیں اور باقی
 چھوڑ دیتے ہیں۔ غور کر کے دیکھو کہ پونج ہے یا نہیں۔ اب غور طلب امر یہ ہے
 کہ آئندہ عزیز کو کیا کرنا چاہئے۔ اس پر حاضر ہو کر بالمشافہ گفتگو ہوگی۔
 میں نے کل کے نیا نامہ میں اپنا پروگرام سفر آپ کے عرض کر دیا تھا جو
 اکیب ہے کہ وہ آج حاضر خدمت ہوگا۔ باقی بوقت ملاقات والسلام
 گھر میں اور عزیز نصر اللہ صاحب و دیگر عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند یاد۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد شکیم
 سلام سنون! آپ کا طویل نامہ کل شرف صدور لایا۔ آپ جیسے یاد
 فرمادیں۔ میں ان پر شکر ہوں۔ اس سے پہلے کہ میں آپ کے ارشادات
 کے جناب عرض کروں۔ میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ اپنے حالات کا
 ایک نمونہ آپ کے عرض کروں جن کے ماتحت میری زندگی کا آج کل سخت مرحلہ
 طے ہو رہا ہے۔ آپ میری طبیعت کے حالات سے جو اس پر جو جواب لوائے

میں عامدہ ہوئے اچھی طرح سے واقف ہیں مجھے ان کے اعادہ کی ضرورت
 نہیں ہے اب میں اس کے آگے کے حالات عرض کرتا ہوں اور وہ یہ ہیں
 کہ جس وقت میں گوجرانوالہ سے آپ کے ہرکاب روانہ ہوا اس سے پیشتر
 اور نیز اس وقت اپنے جسم میں اور معدہ میں عجیب تلامطم پاتا تھا مگر اس
 ارادہ سے کہ جس طرح سے ہو سکے جلد گھر پہنچ جاؤں میں نے آپ سے وہ
 حال عرض کرنا پسند نہیں کیا تھا۔ خیر ان حالات میں آپ سے رخصت ہو کر جالندھر
 پہنچا اور دوسری صبح گھر پہنچ گیا۔ لیکن اس اثنا میں مجھے جلد پیشاب شروع
 ہو گیا جیسا کہ گوجرانوالہ میں مجھے اتنا بخار میں اور نیز بعد شروع تھا۔ پہلے پہلے
 تو میں نے اس کو سرسری اور معمولی خیال کیا مگر بعد میں سوزاک کی طرح اس کی
 درد شامل ہو گئی اور مزید یہ کہ پانچ پانچ منٹ کے بعد پیشاب اور اکثر وقت
 درد مذکور شامل حال رہی۔ اپنے حکیم صاحب کا علاج شروع تھا مگر چند روز
 قطعاً آرام نہیں تھا۔ حکیم صاحب کی بھی یہی رائے ہے اور میں بھی اس کا
 قائل ہوں کہ میرا یہ مرض ان ادویات کے استعمال کا نتیجہ ہے جو میں نے
 گوجرانوالہ میں استعمال کی تھیں۔ اذ آنکہ ڈاکٹری ادویات نہایت گرم اور
 خشک ہوتی ہیں۔ اور وہ تھیں۔ اللہ کو بہتر معلوم ہے کہ جو شدت درد سے
 میری حالت بد سے بدتر رہی اور تاہنوز ہے۔ اب تک اس سے رہائی
 حاصل نہیں ہوئی۔ گو اب بعض وقت کچھ وقفہ سے حاجت پیشاب ہوتی ہے۔

مگر تا ہنوز شکایت کافی باقی ہے۔ اور درود نے مجھے بالکل نڈھال اور کمزور کر دیا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ اب وقفہ مذکور سے کچھ کمی معلوم ہوتی ہے مگر پیشاب کے وقت درد کی وہی شدت ہے۔ غرض کہ میں تا ہنوز اپنے آپ کو گرجرانوالہ کے مرض کے سلسلہ میں غلطان پچیاں پاتا ہوں اور اس سے رہائی نہیں ہوتی۔ یہ ہیں حالات جن میں گرفتار اپنے آپ کو پاتا ہوں۔ میں نے سابقہ نیاز نامہ میں اپنے یہ حالات اس وجہ سے آپ کو تحریر کرنے پسند نہیں کئے تھے کہ مجھ پر جو گذر رہی ہے گزرے۔ میں آپ کو اس کے معلوم ہونے سے کیوں تکلیف دوں۔ مگر چونکہ آپ نے حسب سابق مجھے تکلیف سفر برداشت کرنی ہی پسند فرمائی ہے۔ لہذا میں نے اپنے موجودہ حالات عرض کئے ہیں۔ مجھے وہاں حاضر ہونے میں تو ہرگز کبھی گریز نہ ملتی۔ اور نہ اب ہے لیکن میں اپنی کہولت عمر کو کیا کروں۔ اور جو اس پر شذائذ سفر سے آتے ہیں اس کا کیا مداوا کروں۔ میں اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ اہل مرض ہمیشہ اپنے حصول غرض کی لئے دوسرے کی تکالیف سے نابینا ہوتے ہیں۔ اور اہل دنیا کی ہمیشہ سے یہی حالت چلی آئی ہے۔ واللہ میں میں تو اس کی ہمیشہ سے تعمیل کرتا رہا ہوں۔ اور میں نے کبھی انحراف نہیں کیا۔ لیکن اپنی کمزور حالت کو کیا کروں اور اس کا کیا علاج کروں۔ گو اللہ صاحب اپنے فرائض کی ادائیگی کے بارہ میں جو اس نے انسان کے فترہ

لگا رکھے ہیں فرماتے ہیں کہ لا تکلیف اللہ نفسا الا وسعها۔ لیکن عرض مند
لوگ اس قدر معافی فرمانے سے بھی عاری ہیں۔ آپ جانتے ہیں ایسے سفر اور مرض
کی حالت میں کسی کو کیا دے سکتا ہوں۔ جیسا کہ اب کے ہوا ہے۔ خیر بات
یہ ہے کہ مجھے وہاں حاضر ہونے میں تو ہرگز تامل نہیں ہے اگر میری حالت
جسمانی اچھی ہو۔ مگر مرض اور احتمال مرض کی حالت میں یہ امر میری طاقت سے
باہر اور مجال نظر آتا ہے۔ میں زیادہ کیا عرض کروں اس وقت بھی درد سے
خالی نہیں ہوں اور مزید تحریر نہیں کیا جاتا والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور خدیوالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹/۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد تنکیم
سلام سنون! آپ کے والا نامہ آئے لیکن میں دانتوں کے درد
کی شدت کے سبب لاجار تھا اور جواب میں نیاز نامہ عرض نہ کر سکا۔
معاف فرمادیں۔ ابھی درد مذکور سے کلی آرام نہیں ہوا تاہم پہلے سے بہت
افاقہ ہے۔ عزیز نصر اللہ صاحب کی علالت اور کمزوری سے بہت فکر نیاز مند

کو پیدا ہوا ہے۔ دعا ہے کہ ثنائی مطلق منزیقہ کو جلد سے بلند آرام عطا فرمائے
 آمین۔ آمین۔ ثم آمین۔ لاہور والے عزیز کی نازک حالت معلوم ہو کر بہت قلق
 ہوا۔ مگر اللہ کے احکام کے مقابلہ میں کسی کو یا اسے و مزون نہیں ہے۔ اللہ
 عزیز کو شفا بخشے۔

مجھے آپ کے آج کل کے تفکرات اور نگاہوں سے کمال سہارہ دی ہے اللہ
 آپ کو بوجہ احسن ان سے نجات عطا فرمائے۔

میں تیرہ یوم سے مکان جدید واقعہ باغ میں آ گیا ہوں۔ مکان مذکور مکمل ہو کر
 معماران و مزدوران رخصت ہو چکے ہیں۔ آپ اب ضرور تشریف لادیں اور شریک
 لطف و حظ ہو کر مشکور فرمادیں۔ اور قبل از ارادہ میں آپ سے مشورہ طلب کرنا ہوں۔
 کہ میرا ارادہ یہ ہے کہ چونکہ مکان تیار ہو چکا ہے اور میں

اس میں فروکش بھی ہو گیا ہوں لہذا اپنے احباب کو جو محض چند ہیں بلا کر ایک
 معمولی دیہاتی ضیافت دوں۔ اگر آپ اس کو پسند فرمادیں تو یہ ماہ ستمبر آئندہ
 کے پہلے ہفتہ میں تجویز ہو سکے گی۔ اپنی رائے سے مشکور فرمادیں۔ مگر افسوس ہے
 کہ میرے پرانے دوست آج کل مجھ سے علائقہ ناراض معلوم دیتے ہیں اور اصل
 ماجرا سے آپ واقف ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ مکان جدید کی تیاری کا جب
 مراد صاحب نے مجھ سے اصرار کیا تو میں نے اس کا مشورہ موصوف سے طلب
 کیا تو انہوں نے ایسا کرنے سے مجھے بہ اصرار منع کیا۔ اس کے بعد میں نے آپ سے

مشورہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ ضرور بنوالموچنا نچہ آپ کے رائے کی مطابق عمل کرتے ہوئے مکان تیار ہو گیا۔ مگر جہاں تک میری سمجھ ہے میں بغور معلوم کرنا رہا ہوں۔ کہ مولوی صاحب موصوف ہمارے اس مکان کی تعمیر کو بہ نظر نفرت اول سے اخیر تک دیکھتے رہے۔ اب میرے اس مکان کے داخلہ کا حال لینا عمر بخش صاحب ساکن بہرام سے جب آپ نے سنا تو آپ نے مجھے یہ خط میں تحریر کیا: آپ اُمید ہے جدید فرودگاہ میں تشریف لے آئے ہونگے اور حویلی میں عجب بے رونقی ہو گئی ہوگی۔ اس حویلی سے برسوں سے آئس تھا اس کے چھوڑنے میں قلق محسوس کرتا ہوں۔ اس کے چھوڑنے سے کمرہ میں عجب جادو تھا۔ میں نے اُن کے خط کی عبارت لفظ بہ لفظ آپ کو تحریر کر دی ہے اس میں مراد فرق نہیں ہے۔ جو کچھ عبارت مذکور سے میں سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ اُن کا قلق میری حویلی کے اخراج سے صرف نہیں ہے بلکہ جدید مکان کے میرے داخلہ پر بھی ہے۔ ایسے موقعوں پر جیسا کہ ایک دوست اپنے دوسرے کو مبارکباد اور تهنیت دیا کرتا ہے۔ مجھے یہ تهنیت مذکور اس دوست نے تحریر فرمائی ہے۔ جس کے علاوہ دیگر جانفشانیوں کے اس کے تعمیر مکانات میں اس قدر جانفشانی اور سہر دی کہ چپکا ہوں کہ مکانات مذکور کی ایک ایک اینٹ اس کی گواہ ہے پھر اپنی دل کی خاص حالت میں بنیادی اینٹ کارکھنا اور مکان کی تمام تیاری کے ایام میں ایک ایک اینٹ اور مصالحہ پر روزانہ نگاہ دل مبذول کرتے

دہنا اپنا فرض عین اسی طرح سے اُس کی افتتاح پر۔ ان جملہ امور کے بعد اُن سے میرا مبارک باد دینا جس کے جواب میں اُن کے کلمات علانیہ سب کے رو برو یہ تھے کہ یہ سب مبارک باد آپ کو ہے میں نے کچھ نہیں کیا یہ سب آپ نے کیا ہے اور مکان فی الواقعہ آپ کا ہے وغیرہ وغیرہ اب مجھے اس کے عوض میں مبارک باد کی بجائے آپ اپنا قلم تحریر فرماتے ہیں۔ یہ میں تقاضا کرتا ہوں کہ اس کا جواب آپ نے خط مذکور کے آنے پر اُن کو جواب تحریر کیا ہے۔ کہ آپ نے میرے حویلی کے چھوڑنے اور جدید مکان میں داخل ہونے پر جو قلم تحریر فرمایا ہے میں اُس کا مشکور ہوں اور مجھے اُمید بھی یہی تھی۔ ان کو میرا خط پہنچے چار پانچ روز ہو گئے ہیں مگر اب تک اُنہوں نے کوئی جواب ارسال نہیں کیا۔ جس کی یہ تعبیر ہے کہ اُن کا افتعانی پارہ چھڑھ گیا ہو گا اور ضرور مجھ سے آپ خفا ہو گئے ہوتے۔ اس حالت سے میرا قیاس ہے کہ اب ضیافت کی تقریب پر غالباً تشریف نہیں لاؤں گے۔ میں ان کو مدعو ضرور کروں گا۔ تاکہ حجت تمام ہو۔ پھر دیکھا جاوے گا۔

ہمارے پرانے دوستوں کا یہ حال ہے جس کی فلاح و بہبودی پر میں نے اپنی تمام عمر صرف کر دی۔ اس پر میں مزید کیا عرض کروں۔ آپ سب حالات سے واقف ہیں۔

آپ نے تشریف لانے کے لئے تحریر فرمایا ہے لہذا عرض ہے کہ اگر آپ کو

مزید فرصت ہو اور دوبارہ تشریف لاسکیں تو آپ ابھی تشریف لے آویں۔
مگر تقریب مذکورہ پر دوبارہ آپ کو ضرور تشریف لانی پڑے گی۔ جیسا آپ پسند
فرمادیں آپ عمل فرما سکتے ہیں۔ اُمید ہے اور خدا کرے کہ آپ معہ جملہ خاندان

خیریت سے ہوں والسلام
گھر میں اور عزیز نصرت صاحب و دیگر عزیزاں کو دعا و سلام۔

بیگم پورہ جٹ پورہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۸/۸

عزیز القدمین جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون؛ والانا ما العزیز مشرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ میں نے
سابقہ نیاز نامہ میں عرض کیا تھا کہ میرا ارادہ ہے کہ مکان جدید کی تقریب میں اپنے
احباب کو تکلیف تشریف آوری دے کر ان سے ایک ضیافت عرض کروں۔
چنانچہ ارادہ مذکورہ کی اطلاع میں نے آپ کو دی تھی کہ بغرض مذکور میں آپ کو
کسی خاص تاریخ پر تشریف لانے کے تکلیف دوں گا۔ لیکن میں نے کل رات
حضور والا رحمت اللہ علیہ سے استصواب اور اجازت طلب کی تو آپ نے شاید
دسم و فخر اہل دنیا خیالی فرماتے ہوئے مجمع مذکورنا پسند فرماتے ہوئے بریک وقت

اجتماع مذکور بند فرما دیا اور فرمایا کہ وقتاً فوقتاً آویں گے اور مکان دیکھ جاویں گے۔
اجتماع مذکور میں تہنتر اور دنیاوی پہلو زیادہ ہے۔

لہذا اس کو ہم پسند نہیں کرتے۔ لہذا میں نے ارادہ اجتماع مذکور بند کر دیا ہے۔
اب آپ کو ابازت ہے کہ آپ جس وقت چاہیں یہاں تشریف لے آویں۔
مگر آنے سے پہلے تشریف آوری کی تاریخ اور وقت سے مطلع فرماویں۔
مجھے عزیز نصر اللہ صاحب کی عنایت کا بہت فکر ہے۔ اللہ اس کو آرام
عطا فرمائے آمین۔ تم آمین

انسپیکٹر صاحب بنک کے معاملہ کی نسبت عرض ہے کہ ان کا معاملہ واقعی
اول سے اب تک کچھ مشوش ہی نظر آتا رہا ہے۔ لیکن دیروزہ سعی کرنے سے کچھ
پہلو بدلتا نظر آیا ہے۔ لہذا اگر وہ اپیل کر دیوں تو مناسب ہے۔ لیکن فیصلہ کے
قریب پر مجھے ضرور یاد دلا دیں۔

آپ کے اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کی مبارک باد کا میں تہنور سے شکریہ
ادا کرتا ہوں۔ اللہ آپ کو خوش و خرم و فائز اللہم رکھے۔ آمین۔ اب آپ تحریر
فرماویں کہ آپ کا ارادہ تشریف آوری کب سے مطلع فرماویں۔ یہاں آج کل بارش
نہیں ہوئی اور موسم گرما کمال تیزی پر ہے۔ تاہم میری طبیعت اچھی ہے۔
اسباب دانتوں کے درد سے بھی قدرے آرام ہے۔ لاہور والے عزیز بیمار کی
معالجت مرض کا بہت فکر اور افسوس ہے۔ اللہ رحم کرے۔

چند روز ہرٹے ہیں کہ ایک شخص انور بیگ کا خط مجھے پہنچا تھا جو غالباً
 پہلیچہ آفیسر صاحب گوجرانوالہ کے دفتر میں ملازم ہیں۔ انہوں نے اپنے خط
 میں اپنی مالی حالت کی کمزوری اور نیز تیرہ ماہی کی گرانہ کی بہت شکایت کی
 تھی۔ اس کا جواب میں نے ان کو تحریر کر دیا تھا نیز وظیفہ تحریر کر دیا تھا کہ وہ
 پڑھا کریں۔

امید ہے آپ مع عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام
 گھر میں اور عزیز نصرائٹ صاحب دو دیگر عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۰/۸/۰۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
 سلام سنوں با والامعہ العزیز شرف صدور لایا۔ آپ کے ارشاد کے
 مطابق میں نے عزیز مرحوم کے حالات معلوم کرنے اور اگر ضرورت ہو تو اس کی
 مدد کرنے کی آج رات کوشش کی۔ تلاش کرنے پر اللہ نے عزیز مرحوم کو ملا دیا۔
 میں یہ دیکھ کر کسی قدر حیران رہ گیا کہ عزیز کی حالت حالانکہ اوقات زندگی میں
 اس کی بہتر کرنے کی عزیز نے عبادتِ انوار سے کوئی کوشش نہ کی تھی نہایت عجز

تھی یعنی اس کو کسی تکلیف بعد امدت سے جو عوام کو ضرور ہوا کرتی ہے سابقہ نہیں پڑا
 تھا۔ عزیز مر تو م نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا اور نہایت محبت اور تپاک سے لپکے
 مگر محبت سے باویدہ گریاں میرے سینہ سے چمپٹ گیا۔ میں نے بھی محبت سے
 اس کو اپنے سینہ سے لگا لیا اذ آنکہ وہ میری محبت کے برز نظر آیا۔ اس کے بعد میں
 نے عزیز سے حالات دریافت کئے تو اس نے حسب ذیل اپنے حالات بیان کئے
 کہا کہ مرض الموت اور تسع کی تکالیف سے میں مر رہا تھا کہ مجھ کو آپ کی تصویر
 دکھائی گئی۔ میری خوش قسمتی نے ایسا پہلو بدلا کہ تصویر سے مجھ کو معاشق پیدا ہو گیا
 عشق کا پیدا ہونا تھا کہ دنیا کی طرف سے مجھے پروہ گر گیا اور عالم ثانی جس میں اب
 ہوں صاف صاف نظر آنے لگ گیا۔ جب میں نے اپنے بسم کی جانب دیکھا
 جو اس وقت میرا وہی بسم ہے تو اس پر مجھے بہت سیباہ داغ دکھائی دئے۔
 جن میں سوزش معلوم ہوتی تھی جب میں تصویر پر نظر جاتا تھا تو سوزش میں مستعد
 کی ہو جاتی تھی۔ کچھ تو اس وجہ سے کہ مجھے تصویر پر کی نگاہ سے آدم کی صورت
 پیدا ہوتی تھی اور کچھ اس محبت و عشق سے جو مجھے تصویر اور اہل تصویر سے پیدا
 ہو گیا تھا۔ میں نے تصویر کو اپنے سینے اور دل میں رکھ لیا۔ بس اس کا دکھنا تھا
 کہ تمام سوزشیں دفن ہوئی شروع ہو گئیں جس وقت میں خصال کے ماتھے میں تھا
 تو میری حمد تکالیف رفع ہو چکی تھیں۔ کارکنان النبی نے میرے ساتھ بہت سہولت
 کا بڑا ڈکھا کیا کہ میری مرضی اور خواہش کے خلاف جہاں وہ میرے لئے جانے کے لئے

ماموں تھے جلد نہیں لے گئے تھے۔ بلکہ میری مرضی کے مطابق مجھے میرے جسم نے
 ارد گرد رہنے دیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ میرے جسم مردہ کا جنازہ پڑھا گیا۔ اس وقت
 مجھے تعجب اور کچھ منہسی بھی آتی تھی اذ آنکہ ان کے ان افعال سے مجھے کچھ فائدہ نہ
 تھا۔ حتیٰ کہ میں گوجر والہ نعش کے ہمراہ گیا۔ لاہور اور گوجر والہ کے خوشی و اقارب
 خصوصاً والدین کے جنرے فرخ کا نمائندہ دیکھا۔ میں اس وقت کہتا تھا کہ کاش
 یہ سب اور خصوصاً والدین میری موجودہ حالت کا بیانیہ کو دیکھتے تو بجائے جنرے
 کے خوشی کرتے۔ مگر اب بیابان کی یاد دیکر کہتے تھے۔ حتیٰ کہ میں دفن کیا گیا اور اپنے
 ہمراہان کی راہنمائی میں یہاں پہنچا۔ اس وقت سے اب تک مجھے کوئی سوزش
 تو ہرگز نہیں ہے اور داغ بھی نابود نظر آتے ہیں۔ مگر اصل خوشی سے تاہنہ عموماً
 ہوں۔ اس پر آپ کے نیاز مند نے روحانی سبق عرض کیا اور عزیز نے اسے اندر
 کر لیا۔ میں وہاں بیچھا گیا اور عزیز اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ اس پر ایک گھنٹہ
 گزرا ہو گا کہ عزیز کارکنان شریف لے آئے اور مجھ سے بیان کیا کہ اس شخص
 کو مقام بالا میں لے جانے کے لئے ہم آئے ہیں۔ اور مجھ سے اجازت طلب کی
 میں نے کہا بسم اللہ سے چلو ہمراہ چلوں گا۔ انہوں نے کہا ہنر ہے چلو اذ آنکہ
 ہمارے حکم میں درج ہے کہ آپ ہمراہ آنا چاہیں تو آجائیں۔ چنانچہ ان کی ہدایت
 پر عزیز کو حالت مذکور سے فارغ کیا اور ہم سب مل کر اس مقام پہنچے جو
 اعلیٰ اور بہت بریں کے نام سے موسوم ہے۔

المختصر عزیز کو وہاں مقیم کیا اور عزیز وہاں کے آرام و عیش کو دیکھ کر مہوت
 ہو گیا۔ اور نہایت خوش ہوا۔ اس کے بعد میں نے رخصت طلب کی تو عزیز نے
 فرط محبت سے بہت رو دیا۔ اس پر میں نے اس کی طرح طرح سے تسکین کی اور
 اس سے اپنے رونانہ طے کا وعدہ کیا۔ اور عزیز کو نہایت خوشی اور نہایت
 تسکین کی حالت میں وداع کیا اور واپس آیا۔ امید ہے آج رات بلکہ ہر طرح
 رات عزیز سے ملا کر ونگا حتیٰ کہ دوپورے عیش میں نہ آ جاوے۔
 میری یہ سرگذشت ہے جو آپ کے حکم کی تعمیل میں مشتب کی گئی ہے۔
 نیز عزیز نے مجھے تاکید کی ہے کہ آپ میرے والدین سے بہت تاکید فرما دیوں۔ کہ
 وہ میرے لئے نزع مزید مرکز نہ کیا کریں۔ کیونکہ میں تو ایسے عیش خانہ میں آ گیا
 ہوں جس کا نظیہ دنیا پر ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ کیا آپ ناراض ہیں کہ مجھے ایسے
 عیش پیارتے چوہدری صاحب کی طفیل کیوں حاصل ہوئے۔ باقی رہا یہ امر کہ
 میں آپ سے جدا ہوں یہ جدائی سب کو طے والی ہے۔ میں نہ آپ کو چھوڑتا
 تو کبھی آپ مجھے چھوڑ جاتے۔ یہ ہر دو باتیں ایک ہی بات ہے اور سلام کہتا تھا۔
 قصہ مذکور تو ختم ہوتا۔ اب عرض ہے کہ میرے دو نیا زنا مرکل آپ کو
 ضرور پہنچے امید ہے آپ تعمیل فرما دیجئے! افسوس ہے کہ میرا نے آپ کے
 کتبہ مکان میں بنا کی تاریخ کی رباعی کندہ سے غلطی نکالی۔ اور اس پر ہنچکرتے
 ہیں۔ کہ "سبیم این گفت اب العشق دا کوڑے سنہ مندرجہ کتبہ ہرگز نہیں

نکلنا۔ اس کا غم بھی افسوس ہے والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۰/۹/۳۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تبکم
سلام سنوں! والانا مرہ آن عزیز زینت صدور لاپا شکر یہ ہے۔ آپ کے
تشریف لے جانے کے بعد میں مکر بنجار اور تنفس سے بیمار ہو گیا جن سے مجھے
مقتد بہ تکلیف ہوتی۔ عوارضات سے تو اب اللہ نے آرام فرما دیا ہے۔ لیکن
تاہنوز کمزوری زور دل پر ہے۔ امید ہے خداوند کریم اس سے بھی آرام عطا
فرما دیونگے۔ میں کیا عرض کروں اب تو زندگی بہت دشوار گزار ہو گئی ہے۔
اگلی یک روز آرام سے گذرنا ہے تو ہفتہ عشرہ علالت کی زد میں۔ میں بیچ
عرض کرنا ہوں کہ اگر راتوں کے مناظر اور سیر و سفر او پیشینیاں کی ملاقاتیں میری
ملاقاتوں کے زحموں کا اندال نہ کریں تو بس یہ زندگی فوراً ختم ہو جاوے رات
عجیب رات تھی! اور اس کے مناظر سحت و لکش اور دل باغنے از آنکہ جلد
حضرت الما العزم اور علیہ القدر آپ کے دوست کی ملاقات کا انا وہ ظاہر

فرماتے ہوئے تشریف لائے۔ اُس وقت اور اس سماں کی کیفیت اور حالات
کیا عرض کروں۔ اُن کے بیان کی قلم کو طاقت ہے کہ تحریر کر سکے اور نہ زبان
پہن سکتی ہے کہ عرض کر سکے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ گو وہ سین رات رات ختم ہو
چکا مگر میں تاہرزب سے آپ کو اسی مجمع مقدسہ میں دیکھ رہا ہوں اور ابھی
تک وہی سماں اپنی چشم دل کے پیش نظر ہے۔

رات جو جو کچھ ہوا مگر میں اس کے تحریر کرنے کی جرأت کر دوں تو اُس کے
لئے ایک کتاب ضخیم کفایت کرتی نظر نہیں آتی۔ لہذا میں اس کی تحریر کیفیت و
سرگرمی سے دستکش ہوتا ہوں۔ البتہ اس قدر عرض کرنا ہوں کہ مجمع مقدسہ موصوف
میں نہ صرف اولیائے کرام اور قطبِ غوث ہی شامل تھے۔ بلکہ ان میں کئی حضرات
انبیاءِ علیہم السلام شامل تھے۔ اُن کے ہمراہ بہت سی سیر ہوئی اور بہت سے مقامات
اعلیٰ و تفرجگاہ روحانی دیکھنے میں آئے اور اثنائے سفر میں پرواز ہائے روحانی کی بہت
سے مقابلے بھی ہوئے۔ مگر میں سچ عرض کرتا ہوں کہ اول تو امت حضرت محمد صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور خصوصیت سے علامان حضرت غوث پاک قدس اللہ سرہ العزیز
کاسب کے مبرا اول رہا۔ واللہ حضرت غوث پاک اُس وقت فرطِ خوشی اور محبت سے
اپنے علامان پر قربان ہوئے جاتے تھے اور اکثر آپ کی زبان مبارک پر مرجا اور تحسین و
آفرین کے لحاظ جاری تھے۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ حضرت معشوق قدس اللہ سرہ العزیز
کے ایسے محبت اور قدر وافی پر علامان حضرت کے قربان ہو گئے اور سچ تو یہ ہے کہ علامان

نے اپنی عمر بھر کی۔ انفتائیوں اور جانگدازیوں کا اجر عظیم اس وقت حاصل کر لیا۔
 آپ کا نیاز مند خصوصاً اس وجہ سے کہ وہ تاہو ز قید حیات میں ہے اور
 باایں ہمہ پروا میں نیر اور قطع منازل میں پیش رو تھا حضرت کی خاص توجہ اور
 خاص الطافت کا اور و قرار و با گیا۔ بلکہ اخیر خاتمہ پر حضرت قدس اللہ سرہ الحسن زین
 نے تمام مجمع موصوف میں نیاز مند کی جانب اشارہ فرماتے ہوئے فرمایا کہ ہم اپنے
 اس بچہ پر خصوصیت سے فخر کرتے ہیں کہ باوجود قید حیات میں ہونے کے وہ
 سب برسبقت لے گیا۔ ہم اس کی مزید درمزید پرورش کرنے والے ہیں اس کے
 بعد آپ دیکھیں گے کہ یہ کیا کچھ ہے۔ اب ہم نے ارادہ پختہ کر لیا ہے کہ اس کو
 اب اپنی صحبت سے ہرگز کبھی علیحدہ نہ کیا کریں۔ وغیرہ وغیرہ فرمایا جس کے بیان و
 تحریر سے مجھے عنت شرم آتی ہے اذ آنکہ کہاں وہ ذات منزہ۔ مقدس اور پاک
 اور کہاں آپ کا نیاز مند ناکارہ و ناپاک اور سیاہ کار۔ واللہ اس وقت
 میں نیاز نامہ تحریر کر رہا ہوں۔ مگر اپنی سیاہ کاری اور حضور کے الطافت پر
 غور کرتے ہوئے مارے شرم کے عرق در عرق ہوں اور رو رہا ہوں یہ خیال
 کر کے کہ

گرچہ خردم نسبتاً است بزرگ

ذرۃ آفتاب تا بنیسم

نسکین ہوتی ہے۔ مذکورہ مشاہدات و حکایات متقابلہ کو ختم کرتا ہوں۔

آپ خود قیاس فرما سکتے ہیں۔ امید ہے آپ معززین اور خیریت سے ہونگے
والسلام۔ گھر میں اور عزیز نصر اللہ صاحب و دیگر عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جبڑیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۶/۱۰/۱۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد تکم

سلام سنون! والا نامہ آنحضرت کی کل شام وقت شرف صدور لایا جس میں
سے آپ کی شکایت کمزوری اعصاب اور اضطراب و قلق جسمانی مطالعہ کر کے
مجھے نہ صرف حیرانی پیدا ہوئی بلکہ میں دریائے تفکرات میں غرق ہو گیا۔ اور
اب تک ایسی حالت میں ہوں! فوس ہے کہ میں آپ کے دور بیٹھا ہوں۔
ورنہ بہت کچھ مدد ادا کرتا۔ پہلے آپ بو ایسی ڈاک اس سے مطلع فرماویں کہ
آیا یہ فکر! اور حالت صرف آپ کی ہی ہے یا اس میں عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ
بھی شامل ہیں جیسا کہ کچھ بھی ہو آپ اس کا ہرگز فکر نہ فرماویں انشاء اللہ تعالیٰ
آرام ہو جاوے گا۔ میرے خیال میں بالفعل آپ یہ شغل کم بلکہ اس میں کامل نافرماویں
اور جب تک آپ یہاں تشریف نہیں لاتے یہ ناعہ جاری رکھیں پھر یہاں آپ
کے تشریف لانے پر جیسا مناسب ہوگا علاج کیا جاوے گا۔ مگر اس اثنا میں

آپ ظاہری معالجہ خورد و نوش سے ضرور کرتے رہیں۔ اس سے بھی معتد بہ فائدہ ہونے کی امید ہے اور نیز اس عرصہ میں نیاز مند بھی آپ کی جانب متوجہ اور کوشاں رہے گا۔ آپ اس کا فکر پرگز نہ کریں۔ البتہ آپ مداوا سے مذکور کریں۔ اور طبیعت کو قدرے آرام دیویں انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہو جاوے گا ایسے مراحل اس راستہ میں اکثر آیا کرتے ہیں اور گذر جاتا کرتے ہیں۔ لیکن اندر میں حالاً شیخ کی صحبت ضروری اور لایعلاج ہے جو امید ہے چند روز تک آپ کے تشرف لانے پر ہو جاوے گا۔ آپ ماہِ عال کے اخیر یا ماہِ آئندہ کے آغاز میں تشرف لانے کا ارادہ فرمادیں۔ یہ بھی خیال رکھیں کہ وہ ایام کسی تعطیل کے ایام نہ ہوں۔ اذ آنکہ تعطیل میں کسی اور دوست کے آنے کا احتمال ہوتا ہے اور چونکہ عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ بھی تشرف لاوینگے لہذا غیر کی آمد سے صحبت لطف ہوگی۔ میں نے آپ کے فرمانے پر جانڈھر سے دریافت کیا کہ ریلوے کا ڈبہ سواری معلومہ دوپہر کو بھوکپور کی جانب چلتا ہے یا نہیں اور اگر چلتا ہے تو کتنے بجے۔ اور کس وقت۔ وہاں سے جواب آنے پر میں دوسرے نیاز نامہ میں اس کی نسبت گزارش کروں گا۔ آپ نے عزیزہ فرمائے صاحبہ کا شکر یہ تو تحریر فرمادیا۔ لیکن عزیزہ حالت تحریر نہ فرمائی امید ہے آپ عزیز کی موجودہ حالت مفصل تحریر فرمادینگے۔

بیز عرض ہے کہ آپ آتے ہوئے میرے لئے دو بکس مہڈک کپور لاہور سے

لیتے آویں مشکور ہونگا۔ امید ہے آپ سے عزیزاں خیریت سے ہونگے و اسلام
گھر میں اور نیز جملہ عزیزاں کو دعا و سلام اور جملہ شاعر صاحبان کی خدمت میں
بصد شوق السلام و علیکم

بیگم پور جیٹیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۶/۳/۱۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد علیکم
سلام سنون! والانا ما آن عزیز شرف صدور لایا شکر یہ ہے۔ سابقہ
والانا ما میں جو امر مجھ سے آپ نے دریافت فرمایا تھا اور مشورہ طلب کیا تھا۔ لہذا
عرض ہے کہ اگر وہ اور آپ عزیزہ کا ہمراہ آنا پسند فرماتے ہیں تو بسم اللہ اپنی
بہن کے ہمراہ وہ بھی ضرور تشریف لے آویں۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ ان کے ہمراہ
آنے کی صورت میں آپ مجھے ان کے ہمراہ آنے سے مطلع فرما دیں تاکہ میں
ڈولی کی بجائے بیل گاڑی بھوگ پورا اسٹیشن پر ارسال کرنے کا انتظام کروں تاکہ
ہر دو عزیزاں اس میں بیٹھ کر یہاں آرام سے انشاء اللہ تعالیٰ پہنچ جاویں گے
مگر آپ تاریخ اور بھوگ پور پہنچنے کے وقت سے مطلع فرما دیں۔ تاکہ بد سے۔
میری طبیعت بہت دنوں سے رو بہ صحت تھی۔ لیکن کل تمام دن صبح شام

کے بعد تک بلکہ تمام رات ترشح ہوتا رہا۔ اور آندھی سرد ہو کے چلتی رہی جس سے رات کے آخری حصہ میں بگاڑ پیدا ہوا۔ مگر شکر ہے کہ صبح تک اس کا ازالہ ہو گیا۔ اس وقت آرام سے ہوں۔ آپ کا مشاعرہ گو گذر گیا۔ اور ان آنکھوں نے نہیں دیکھا لیکن واللہ اس کے لطفوں سے ہرگز بے بہرہ نہیں رہا ہوں اپنے تخیل نے اس کا بہت کچھ لطف حاصل کیا جس کا سرور ابھی تک دل پر حاوی ہے۔ اللہ آپ کو اور آپ کے مشاعرہ اور حضرات شعرا کو ہمیشہ خوش و خرم اور دائم قائم رکھے آمین۔ آمین تم آمین۔ واقعی ایک عاشق ربانی کے لئے یہ عجیب و غریب نعمت عظمیٰ ہے۔ جس سے میں محروم ہوں۔ اس سے زخم ہوتے ہیں تازہ چھل چھل کر اور واقعی احسان صاحب کا شعر ہے

جو تبار نہ آئے عمر بھر عمر بھر اس کی تمنا کیجئے

بڑے پایہ کا شعر ہے اور کسی عاشق اہل حال کے تمام سولح عمریاں اس میں شاعر صاحب نے درج فرمادی ہیں واقعی یہ لوگ تلامذہ الرحمن ہوتے ہیں۔ ان کے منہ سے فیضانِ غیبی کے فیض سے وہ بات بے ساختہ نکل جاتی ہے جس سے ان کے دل ہرگز اس کی ماہمیت و کیفیت کے آگاہ نہیں ہوتے۔ سبحان اللہ۔ عجب راز الہی ہے۔ جو لوگ اپنے بے نشان ہونے میں کامیاب ہوتے۔ وہ واصل ہوتے اور جو بے نشان نہ ہو سکے وہ اہل دولتِ سرمد سے محروم رہے۔ مولوی صاحب! اصل اسلام بے نشان ہونا ہے اور

میں جو بے نشان نہ ہو سکے وہ مسلم اہل حال کی نظر اور مذہب میں کامیاب ہیں
 اذ آنکہ حجاب و ثریث معشوق سے دور نہ ہو سکا جس کا حجاب باقی ہو۔ اہل
 معنی میں وہ کافر ہے۔ سزیر من عاشق ہمیشہ ہجر و جدائی کی شکایت بربط اللسان
 چلیے اور ہے ہیں۔ لیکن واللہ اس میں ایک خاص لطف اور عجیب مزہ ہے جو دل
 من داند من دالم و داند دل من۔ مگر جب آگے گئے اور معشوق سے بھٹ کر ہوئے
 تو مزہ اور لطف سابقہ کی یاد میں تاسف سے پکار اٹھے کہ پیسا کرتے ہیں
 پیسا ہوئے اب پیسا کس کو کہئے۔ ہجر و وصل اب دونوں چھوٹے اب کس کے
 ہو رہے ہیں۔ لیکن حجب دہاں قطرہ نے سمندر میں محو ہو کر دیکھا تو گوہنے سے معذرت
 تھے مگر اپنے میں ہر لحظہ اور ہر آن میں عجیب و غریب نشان دیکھی۔ دل نے چاہا
 تو سمندر میں چلے گئے۔ اور پھر دل نے چاہا تو خشکی پر چھا گئے۔ پھر کبھی آفتاب
 کی سیر کی اور بعد ازاں مہتاب کو آپا مال کیا۔ غرض کہ اپنی سیر سے کوئی جوہر اور
 ذرہ باقی نہ رہا اور حجب سیاحی و سیاحی کے بعد غور کیا اور غور سے دیکھا تو معلوم
 ہوا کہ میں نے اپنی سیر کی ہے۔ اور یہ سب کچھ میں ہی ہوں اور میرے ہوا سے کوئی چیز
 موجود ہی نہیں ہے تو میں نے اب بعض اوقات اپنے گذشتہ پر مزہ تکالیف کو
 نہ تکلف یا دیکھا تو اپنی موجودہ شان اور سیرنی ڈانٹ سے ان کو بہت ہیچ پایا جب
 کن کی انگ پید ہوئی تو فیکوں فی اللہ جلوہ افروز ہوا جب غور سے ہر نظام
 کائنات کو دیکھا تو ہر آن اور ہر وقت کن فیکوں جلوہ افروز دیکھا یہ سلسلہ لاقتنا ہی پایا

اور اسی میں اپنے آپ کو مدغم دیکھا جس کی دھوم مدت سے سنتے میں آتی تھی۔
 اور میں نے کبھی ہم کو رو لایا کر ایک طویل مدت سے مار رہا تھا۔ اس کو بھی اسی
 پیٹ میں سلطان بیچان پایا۔ آخر غسل دور بین کو سڑاق رکھ کر خود بھی اس
 کی خودی میں جانشال ہوئے۔ اور اپنی خودی کو ابڑا ہی آگ میں جلا کر رکھ کر دیا۔
 اور لیل و نهار کے مصائب سے نجات حاصل کی اب اس قطرہ کو جس کا کمند میں
 کچھ پتہ نہیں ملتا بجز خار کہو تو بجا ہے اور اب جو کچھ دیکھو اسی کا پرتو ہے اور
 بس والسلام۔

گھر میں اور عزیزوں و حضرات شغرا کو دعا و سلام

بیگم پور چند یادہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۳۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سون: والانا امہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ میں آپ

کی اس تک و دو کے لئے جو آپ دوائی کے لئے فرما رہے ہیں مشکور ہوں۔

مگر یہ دیکھ کر کہ دوائی سیال حالت میں ہوگی اس سے نا اُمید ہو گیا ہوں کیونکہ

آپ جانتے ہیں کہ

گرچہ ضدل کا لگانا دوسرا ہے علاج

تو بھی گھسنا اور لگانا دوسری بھی تو ہے

ایسی صورت میں ایک تو سیال دوائی دوسرے تیسرے روز بتوانی پڑا کر گئی

جو یہاں کے حالات سے محال ہے۔ دوسرا اس کے پیسے کا کھیرا دیکر لہندا

عرض ہے کہ اندر میں حالات آپ تجویز اور تیار دوائی کی تکلیف نہ فرماویں

میری حالت سراسر شکایت سے ہرگز خالی نہیں ہے مگر شکر ہے کہ ایام

گذر رہے ہیں۔

گھر میں سب لڑکیوں سے عزیزہ زہرا بیگم صاحبہ کا سلام و پیام کہہ دیا گیا

ہے۔ جس کے جواب میں وہ عزیزہ سے پرتپاک و محبت کا سلام عرض کرتی ہے۔

امید ہے آپ بعد عزیزاں خیریت سے ہونگے و اسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۱۱

عزیزہ القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنون! والانا مجاہد العزیز شرف صدور لائے۔ قدرے علیل

ہونے کی وجہ سے میں قبل ازیں جو اب عرض نہیں کر سکا معاف فرمادیں آپ کی ترسیل
 دوائی کا بہت بہت شکر یہ ہے مگر میں نے اس کو محض ڈر کی وجہ سے ابھی تک استعمال
 نہیں کیا کہ مبادا اس کے کھانے سے اپنی کیا حالت پیدا ہو کیونکہ قبل ازیں ایک دفعہ انگریزی
 دوائی کے استعمال سے میں سخت بد حال ہو چکا ہوں اور نیز قریب المرگ شاید آپ کی تشریف آوری
 اور مزید یقین دلانے سے میں اس کو استعمال کر سکوں۔

شکر ایز و متعال ہے کہ بجز شغل معلومہ کے آپ کی روحانی حالت رو بہ ترقی ہے۔

اللہ ہمیشہ آپ کو درجات روحانیت میں ترقی پر ترقی نصیب کرے۔

آپ نے دسمبر یعنی ماہ حال کے ایام تعطیلات میں اپنے ہمراہ عزیز نصرت اللہ صاحب

کو لانے کی اجازت طلب کی ہے بسم اللہ آپ ان کو ضرور ہمراہ لے آویں۔ میں

ان کے دیدار سے مستفید ہوں گا! اور ان کی صحبت سے راحت حاصل کروں گا۔ لیکن یہ

ضروری ہے کہ آپ آتے وقت لاہور سے دو ٹیکس ہینڈلک کی بور اور سیرنجیہ چاء معلومہ

میرے واسطے لیتے آویں مشکور ہوں گا۔ میری حالت مرض کے لحاظ سے اچھی نہیں

ہے۔ سرما زوروں پر آ رہا ہے اس وجہ سے روز افزوں تکلیف ہو رہی ہے۔

میرا شمولہ نیاز نامہ عزیزہ زہرہ بیگم کے حوالہ فرمادیں۔ جملہ عزیزان و جملہ

شعراء صاحبان کی خدمت میں دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا کہ۔ ضلع مویشیاری پور

مورخہ ۱۲/۱۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد تکم
 سلام سنون! والانا مہ ان عزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے آپ یہاں
 اجتماع احباب کے خواہ مخواہ میری مفروضہ تکلیف کا خیال فرماتے ہیں۔ واللہ مجھے
 تو جس قدر جمع احباب یہاں تشریف آور ہو اسی قدر خوشی اور راحت حاصل
 ہوتی ہے بسم اللہ آپ تشریف لے آویں اور آکر دیکھ لیں کہ ہم لوگوں کو کسی
 تکلیف کا کبھی کچھ احساس معلوم ہوتا ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں ہوگا۔
 میں اپنی صحت کی بات کیا عرض کروں۔ سہرا زور یہ آگیا ہے۔ اور
 طبیعت اسی قدر گری جاتی ہے تاہم قدرے آرام ہے۔ لیکن جس وقت باش
 شروع ہو کر ہوا مرطوب ہوتی تو اس کے زیادہ تر خراب ہونے کا پورا تجربہ
 اور اعتماد ہے۔ خصوصاً موسم بہار میں اچھا ہر چیز آید برسر سنہر زبداوم بگذر و امید
 ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے۔

میں نے اخبار میں آزاد کے ترجمان القرآن یعنی ان کی تفسیر القرآن کا اشتہار
 بار بار پڑھا ہے اور میری توجہ محض اس کی جانب اس وجہ سے ہوئی کہ اشتہار میں
 درج ہے کہ باقی تفاسیر اپنے اپنے وقت پر لٹیکل رنگ میں تحریر شدہ ہیں۔ اور
 یہ تفسیر سنہ آن کے اصل رنگ میں تحریر ہوئی ہے۔ آزاد کے کیریکٹر کو خیال کرتے ہوئے

یہ اُن کا دعویٰ ہے بعد از قیاس ہے تاہم لاہور میں آتے ہوئے مبارک علی صما
کی دوکان میں اُس پر نظر مارتے آویں والسلام

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱/۳۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام مسنون! والانا ما العزیز بثمر صد رلایا شکر یہ ہے۔ آج کل

میری صحت نہایت منزلزل ہے اور اکثر راتوں کو تکلیف رونما ہو جاتی ہے

مگر جیسی زندگی بسر ہو رہی ہے اُس پر شکر الہی ہے۔ اب کی مرتبہ آپ اور

شعرا اور دیگر احباب کی تشریف آوری سے مجھے عجیب لطف حاصل ہوا۔ یہ سب

آپ کی سعی کا نتیجہ تھا اللہ آپ کو معہ عیال و اطفال دارین میں خوش دھرم رکھے آمین!

امید ہے آپ اور گھر میں اپنے کام میں مشغول ہونگے اور تحفہ تاجیر نیاز

کو محبت سے قبول فرمائے ہونگے۔

اپنے گھر میں بنجار کی تکلیف تحریر فرمائی ہے جس سے فکر پیدا ہوا۔ مگر

امید ہے کہ اللہ کریم و رحیم نے صورت آرام پیدا کر دی ہوگی۔ تاہم آپ بواپسی

ڈاک اُن کے حالات مزاج اقدس سے مفصل مطاع فرماویں۔ نیز میری جانتے

ان کی مزاج پرسی فرماویں تا کید ہے۔ شرفی صاحب کے گھر کے حالات سے مطلع فرماویں
 اُمید ہے عزیز نصرت اللہ صاحب اپنے کام میں مصروف ہونگے والسلام
 گھر میں اور جملہ عزیزوں اور جملہ شعا صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۴/۳/۲۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرزا محکم
 سلام سنون! والانا اللہ تعزیر معہ پارسل ہیڈک کی پورٹ ٹرف صدور لایا شکریہ
 ہے۔ واللہ مجھے رہ رہ کر بار بار یہ خیال آتا ہے۔ کہ آپ کی ان عنایات کا کس
 طرح اور کس نہج سے میں عمدہ برآہوسکوں گا۔ آپ اس قدر عنایات مجھ نیاز مند
 پر مہذول فرما رہے ہیں کہ میں تو ان کا شکریہ بھی ادا نہیں کر سکتا۔ بجز اس کے اور
 کیا کر سکتا ہوں کہ آپ کو دعائیں دینا رہوں کہ خداوند کریم آپ کو دنیا و عاقبت
 میں فائز المرام فرماوے آمین۔ آمین ثم آمین۔ تا ہنوز میں نے آپ کی فرستادہ
 ہیڈک کی پور استعمال نہیں کی ہیں مگر اُمید ہے کہ امروز و فردا ضرور استعمال کروں گا
 اور پھر نتیجہ عرض کروں گا۔

آپ لاہور شریف فرماوے تو آپ نے نسخہ حاصل کر کے ہیڈک کی پور تیار

کر واکر ارسال فرمائی۔ مگر میری دوسری غرض کی نسبت جو میں نے تفسیر ترجمان القرآن کے لئے غرض کیا تھا کہ ملاحظہ فرما کر اس کی بابت تحریر فرماویں کہ کیسی ہے آپ نے کچھ تحریر نہ فرمایا۔ غالباً آپ لاسپور میں اس کا ملاحظہ فرمانا بھول گئے ہونگے ورنہ آپ اس کی نسبت ضرور تحریر فرماتے۔ اگر ہو سکے تو اس کو ملاحظہ فرما کر اپنی رائے تحریر فرماویں۔ مشکور ہونگا۔

آپ نے عزیزہ زہرہ بیگم کی علالت بخار کی نسبت تحریر فرمایا۔ اس سے بیارمند اب تک منفق رہے۔ اُمید ہے عزیزہ کو اللہ نے آرام سے دیا ہوگا۔ آپ میری طرف سے ان کی عیادت فرماویں اور میزان کے حالات مزاج سے بواپسی ڈاک مطلع فرماویں آج کل اپنی صحت کی وہی حالت ہے جو ہمیشہ مرا کو ہوا کرتی ہے۔ شکر ہے افضاں خیراں وقت گذر رہا ہے مگر بوقت سے۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیز نصر اللہ صاحب و دیگر جملہ عزیزان کو دعا و سلام
جملہ شعرا صاحبان کی خدمت میں دعا و سلام۔

بیگم پور خبیڈ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۱۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآت حکم

سلام سنوں باوالا نامحیات العزیز شرف صدور لاسے۔ شکر یہ ہے۔

میں قبل ازیں جواب اس وجہ سے عرض نہیں کر سکا کہ میں بارش اور زوالہ باری کی

غیر معمولی سردی سے مرض نزلہ وغیرہ بیمار ہو گیا۔ یہ بارش یکم و دوم ماہ حال کے

ماہین شب کو ہوتی تھی۔ ابھی تک کلی آرام نہیں ہے۔ البتہ پہلے سے قدرے

افاقہ ہے۔ یہاں بارش بہت اور خوب ہوتی ہے۔ آپ کے فرسادہ ہیڈک کیوں

میں سے میں نے تاہنوز صرف وہ ہیڈک کیوں استعمال کی ہیں جو آپ کی ساختہ

ہیں۔ میں نے ان کی دوائی اور اڑ میں تو کوئی نقص نہیں پایا ہے۔ البتہ اس کے

ی نقص ہے جو تکلیف دہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ ٹکیہ کا حجم یعنی قد بہت بڑا ہے۔

جس سے دیر تک بھگونے اور نکلنے میں تکلیف ہے اگر دوائی چھوٹے خولوں

میں ڈالی جائے تو نقص مذکور رفع ہو سکتا ہے۔ امید ہے بشرط امکان آپ

نقص مذکور رفع فرمانے میں سعی فرماویں گے۔

گو میں علالت کی وجہ سے نیا نامہ ارسال خدمت تشریف نہیں کر سکا

لیکن آپ کے والانا نامہ کے اس مضمون سے کہ والدہ صاحبہ عزیزہ نصر اللہ

کو بیمار اور کھانسی کی دیر سے شکایت ہے اور صورت افاقہ پیدا نہیں ہوئی۔

نہایت اور مزید در مزید افکار پیدا ہوئے اور تا ہنوز اپنے دل پر مسلط ہیں۔
 میں بہت حیران ہوں کہ آپ نے اب تک مرض کی تشخیص اور علاج میں
 اس قدر کیوں غفلت اختیار فرمائی۔ جس سے مرض طویل پکڑ گئی۔ کیا ایسی
 غفلتوں کے مشاہدات اور ان کے نتائج آپ کی پیش نظر نہیں ہیں کہ کیا
 سے کیا ہوتا جا رہا ہے۔ اللہ آپ ایسی غفلت کو بالکل چھوڑ دیں اور تشخیص اور
 علاج کی جانب مکمل توجہ فرماویں اللہ فضل فرما دیوں گے۔ واللہ ایسا سعید
 فطرت کا رفیق و شفیق انسان دنیا بھر میں تلاش کرنے سے ملنا مشکل ہے مگر
 چونکہ آپ کو یہ نعمت بلا محنت دستیاب ہوئی لہذا آپ کے دل میں اس کی
 چنداں قدر و وقعت نہیں ہے۔ اسی وجہ سے معاملہ مذکور میں غفلت ہے۔
 میں امید کرتا ہوں کہ آپ علاج و تشخیص کی نوعیت اور طبیعت مرصیہ کے
 حالات سے مجھے جلد مطلع فرماویں گے۔ اس پر میں بہت مشکور ہوں گا۔
 ترجمان القرآن کی نسبت عرض ہے کہ آپ نے اس کے ملاحظہ سے جو رائے
 قائم فرمائی ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں اور اس کی خریداری کے
 ارادہ کو ترک کرتا ہوں بہت اچھا ہوا کہ وخطابے عملاں واجب امت
 نشین۔ امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام
 مشمولہ نیاز نامہ آپ براہ مہرانی عزیزہ زہرہ سلیم صاحبہ کو عطا فرما دیں
 جملہ عزیزان اور جملہ عزیزان شہرا صاحبان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیا کراچی ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲/۳/۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآت حکیم

سلام سنون! والا نامہ آنحضرت صمدور لایا۔ شکر یہ ہے۔

عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کی علالت سے میرا دل تاملنا ہوز مطمئن نہیں ہوا اذ انکہ
نہ آپ نے کسی ڈاکٹر یا حکیم سے تشخیص تاملنا ہوز حاصل کی ہے۔ اور نہ کسی علاج

کا آپ نے اقدام کیا ہے۔ اگر میں اس پر اپنا تعجب و حیرت اور افسوس

ظاہر کروں تو حق بجانب ہوں گا۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ بخار سے دو تین

روز سے اب آرام ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو یہ آپ کی دوائی اور علاج کا ہر

نتیجہ نہیں ہے۔ اس کا کوئی اور موجب ہو گا جس سے آپ ناواقف نہیں

ہیں۔ البتہ آپ تشخیص اور علاج فرما کر مجھے نتیجہ سے بہت جلد مطلع فرماویں۔

مشکور ہونگا۔ نیز ایک والا نامہ نیاز نامہ ہذا کے پہنچنے پر مجھے ضرور ارسال

فرماویں جس میں عزیزہ کے موجودہ حالات طبیعت درج ہوں تاکہ ہے۔

اللہ نے المضاعف فضل فرمایا۔ کہ ترقی صاحب کو ایک بچے کی امید

کرتے کرتے دو بچے عطا فرمائے اللہ ان بچوں اور ان کے والدین کی عمر و راز

کرے آمین۔ آپ میری طرف سے ترقی صاحب کو بڑی پرتیاک اور پوزور

مبارک باد عرض کر دیوں۔ اس میں شبہ نہیں جیسا آپ نے تحریر فرمایا ہے ترقی صاحب

سے ضیافت یعنی ضروری ہے مگر یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ دونوں وارد و بچوں کی ایک
 ضیافت کیسے اور کس حساب سے ہو سکتی ہے ہر ایک امر میں ضرورتِ حساب ہے
 اور یہاں بھی حساب کے مطابق ضیافت کی تعداد ہونی ضروری ہے آگے آپ
 دانا ہیں۔ شکر ہے کہ اللہ نے احسانِ صاحب کے گھر میں بھی تجھ عطا فرمایا ہے، اگر
 وہ آپ کے بل میں تو آپ ضروری اُن کو میری طرف سے مبارک باد فرماویں یہاں
 یکم ماہ حال کو بہت زالہ باری و بارش ہوئی تھی جس سے چند روز گذشتہ میں مری
 کا خوب زور ہو گیا تھا۔ مگر اب دو تین روز سے مری کم تھی لیکن کل سے پھر سرد
 ہوا اور ہر وقت کی ترشح کا زور ہے جس سے سردی پھر زور پے آگئی ہے۔
 میری طبیعت تاہم اچھی ہے قدرے شکایت سے نمالی نہیں ہے۔ امید ہے
 آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان و شعرا
 صاحبان کو دعا و سلام۔

بگیم پور خٹہ یا کہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۰/۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بگیم

سلام سنون! والانا مہ آن عزیز شرف صدر لایا مشکور ہوں۔ الحمد للہ

عزیزہ زہرہ بگیم صاحبہ کی علالت کی بابت سے میری طبیعت کچھ تو ہلکی ہوئی۔

ورنہ واللہ بعض حالات و کیفیات معلوم ہونے سے میرے تو حواس اڑ گئے تھے۔ اور اسی وجہ سے میں نے اپنے افکار کی پراگندگی میں آپ کو تشخص و علاج کے لئے تاکیدات تحریر کی تھیں۔ جو کچھ مجھ ناچیز سے ہو سکا عزیزہ کے لئے کیا مگر آپ کی تشخص و علاج اللہ نے کارگر کی اور عزیزہ کو صورت آدم پیدا ہوئی۔ یہ حملہ مرض سالہا سابق کی نسبت شدید تر نظر آتا تھا۔ مگر شکر ہے کہ اللہ نے کچھ سعی کرنے پر فضا میں معتد بہ تبدیلی فرمادی ورنہ کسی مولوی کا نقشہ بندھ گیا تھا۔ آئندہ آپ ہر دو صا جان امراض کی جانب سے ایسی غفلت اور سہل انگاری ہرگز نہ فرمایا کریں۔ تاکید ہے۔

آپ یہاں تشریف آوری کا ارادہ فرماتے ہیں بسم اللہ آپ ضرور تشریف لادیں۔ مگر تعین تاریخ تشریف آوری سے مطلع فرمادیں میں اس روز چشم برہ ہوں گا۔

اپنے ہیڈک کی بور کی تعداد کی نسبت مطلع فرمایا ہے۔ لہذا عرض ہے کہ دو ڈیے کی تعداد سے ہرگز کم نہیں ہونی چاہئے۔ مگر یہ ضروری ہے کہ خول چھوٹے اور پتلے ہونے چاہئیں۔ سابقہ کے کھگونے اور نکلنے میں کافی وقت واقعہ ہوتی ہے۔ میرے خیال میں لاہور کی دوکان سے ضرورتیہ لیں۔ اگر ہیڈک کی بور کے ڈیے پہلی قیمت پر ملتے ہوں۔ تو وہ ہیرا اچھے ہیں۔ آئندہ آپ مالک ہیں۔ میں کیا عرض کروں۔ اب وہاں کسی آسامیاں ایسی پیدا ہو گئی ہیں جن کے

ذمہ جدید مطالبات ضیافتوں کے پیدا ہو گئے ہیں مثلاً احسان صاحب لاہور
 والے۔ بلکہ میں آپ کا نام اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کا نام بھی فہرست مطالبہ میں
 تحریر شدہ پاتا ہوں۔ آپ کی نسبت دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ مطالبہ
 دیگر مطالبات سے مزید فروری ہے اور محنت طلب بھی کیونکہ مرض کا معاملہ بہت
 نرسک خراب تر ہو گیا تھا۔ اور معالج کی طرح سے زیادہ زور لگانا پڑا ہے۔ لہذا
 اس کی اہمیت سبک بالاتر ہے۔ اللہ ان آسامیاں کو اگر سمجھ عطا فرماوے تو یہ
 نقدی کی شکل میں یہاں ارسال فرما دیں جس سے جانبین تردد اور تکلیف سے
 محفوظ رہیں۔ کیا آسامیاں تجویز مذکور کی معقولیت پر صناد کریں گے۔ امید تو بہت
 ہے آئندہ جو اللہ کو منظور۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ معہ عزیزان خیریت سے
 ہونگے والسلام

گھر میں اور جمنہ عزیزاں و دیگر حضرات شعا صاحبان کو دعاؤ سلام

بیگم پور جمنہ یاد۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۵/۳/۱۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرانیکم

سلام سنون! وانا نامہ آن عزیز شرف سعدورالایا شکر یہ ہے۔ اللہ کا

ہزار ہا شکر ہے کہ اللہ نے عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کو بخار اور کھانسی سے آدم

اور کئی شفا عطا فرمادی ہے۔ الحمد للہ علی ذلک۔ زیادہ مجھے خوشی اس وجہ سے
 بھی ہے کہ ایک آسامی ضیافت دہندہ نووارد ہو گئی ہے۔ ضیافت کھا بیٹیں گے
 اور مزے اڑائیں گے۔

میں اچھا ہوں اور کسی قدر مزید تکلیف کو جو موسم بہار۔ موسم سرما پر
 اضافہ پیدا کیا کرتی ہے برداشت کر رہا ہوں۔ چند روز ہوئے تو موسم کسی قدر
 گرم ہو گیا تھا مگر اب چار پانچ روز سے ترشخ باراں اور ژالہ باری سے دفعتاً
 پھر سرد موسم عود کر آیا جس سے مجھے زیادہ تکلیف ہوئی۔ مگر شکر ہے کہ رات سے
 مجھے آرام ہے۔ یہی وجہ تو وقت تحریر نیاز نامہ کے لئے ہوئی معاف فرماویں۔

عزیز نصر اللہ صاحب کی علالت کا فکر ہے اللہ عزیز کو آرام عطا فرماو
 آمین۔ میرے خیال میں یہ تکلیف موسم بہار کی وجہ سے ہے اور امید ہے کہ اختتام
 موسم پر صورت آرام پیدا ہو جاوے گی۔ آپ کی تشویش و اضطراب کی نسبت
 میں کیا عرض کروں۔ اس راستہ میں ہم چوتھم تکالیف سے واسطہ رہتا ہے۔
 آپ جس دلعینی نیاز مند سے یہ تکالیف بیان فرماتے ہیں۔ وہ اللہ آپ سے
 کہیں زیادہ ان مصائب عشق میں مدت سے گرفتار ہے۔ نہ پائے رفق نہ جائے
 ماندن۔ بخدا بعض اوقات تو ایسی حالت ہوتی ہے۔ کہ زندگی دنیاوی سے
 تنگ آکر روح پرواز کرنے پر تل جاتی ہے۔ اس پر دفعۃً دیگر حالت وارد
 ہوتی ہے کہ جس سے جملہ کائنات کو اپنے زیر نگیں دیکھتا ہوں۔ اسی طرح سے

اپنے ایام گزر رہے ہیں تفصیل سے ان کی سرگذشت بیان کرنے کے قابل نہیں
ہے ورنہ عرض کرتا

شعرہ پرسیدیکے کہ عاشقی چسپیت

گفتا کہ چومن شوی بدانی

گھر میں اور عزیز نصر اللہ صاحب و دیگر عزیزان و مشغرا صاحبان کو دعاؤم

بیگم پورہ جینڈ یا کہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۶/۳۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنوں! والانا مہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ مشکور ہوں۔ میں
کیا عرض کروں اب کے تو یہی بات ہوئی کہ نہ خدا ہی ملانہ وصالِ صمیم۔
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔ از آنکہ قبل ازیں مردار کبیر سنگھ صاحب
نے تشریف لاکر مجھ سے بہ اصرار فرمایا کہ مشینوں کے نصب کرنے کے لئے
مکان زیر تعمیر ہے اور ابید ہے یکم بسا کھ تک مکمل ہو جاوے گا اور یکم کو
اس میں مشین رکھی جاوے گی۔ لہذا تم بھی اس موقعہ پر دہاں ضرور چلو۔ جس پر
میں نے امر نڈ کو تسلیم کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں سفر مذکور کا ارادہ

عرض کر دیا۔ لیکن اب مردار صاحب پر سوں تشریف لائے تو فرمایا کہ عمارت
 مذکورہ ۲۰ اپریل سے پہلے ختم ہونے کی امید نہیں ہے۔ لہذا تم کو وہاں ۲۰ سے
 پہلے نہیں جانا پڑے گا۔ امر تسر وغیرہ کا سفر تو اس کا الحاق تھا لہذا اس کے
 ساتھ وہ بھی ملتی ہو گیا۔ افسوس ہے کہ آپ کی ان دنوں کی تشریف آوری
 میری تحریر مذکور سے ملتی ہو گئی۔ اگر ہوسکے تو آپ تشریف لے آویں۔ اس
 میں شبہ نہیں کہ اب کٹائی فصل ربیع عنقریب شروع ہونے والی ہے اور جملہ
 زمینداران معدہ متعلقین اس کام میں در و فصل تک مصروف رہینگے بلکہ اب
 ضمناً کام در و فصل کا تشریف ہو گیا ہے۔

امید ہے آپ مع عزیزاں خیریت سے ہونگے۔ والسلام
 گھر میں اور عزیزاں اور جملہ شعرا صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور چندیا لہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۰/۳/۲۰

عزیز القند من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
 سلام سنوں! والاناہ آن عزیز ثروت صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ آج کل
 مردار صاحب کے مزید اصرار پر مجھے ۲۲/۳ کو جانڈھر جانا پڑا۔ لہذا میں اس

روز اس وقت جبکہ مشین بلڈنگ میں رکھی جاوے گی۔ ان کے شامل ہونگے اس
روز میں مولوی صاحب کے ہاں جانڈھر قیام کروں گا۔ اس کے بعد۔ کے پروگرام
سے میں آپ کو مطلع کرنا تو نہیں چاہتا تھا تا کہ آپ مجھے گوجرانوالہ جانے
کی تکلیف نہ دیوں۔ اس میں شبہ نہیں کہ میں عزیزہ زہرہ بیگم کی تعلیم کی خاطر
گوجرانوالہ جانا اپنا فرض سمجھتا رہا ہوں اور اسی سبب سے یہ تکلیف گوارا
کرنا رہا ہوں۔ مگر میں اب دیکھتا ہوں کہ اللہ نے میری رفع تکلیف کی خاطر
عزیزہ کو یہاں آنے کی بہت عطا فرمادی ہے تو اب میرا وہاں جانا فضول
معلوم ہوتا ہے۔ لہذا میں اب گوجرانوالہ جانا فضول سمجھتا ہوں۔ شاید آپ
جیران ہونگے کہ میں لاہور کیوں جا رہا ہوں۔ وہ بات یہ ہے کہ عزیزہ غلام ظہیر
صاحبہ اپنے بھائی حقیقی نوشی محمد خاں صاحب پائل کلرک ریویسٹیشن لاہور کے
پاس چھ ماہ سے منقیم بہ لاہور ہے۔ کچھ بیمار بھی رہتی ہے وہ اور اس کا بھائی موسم
سرمہ کے شروع سے مجھے وہاں جانے کے لئے اصرار کر رہے ہیں۔ پہلے تو سرمہ کا
بہانہ تھا۔ اب وہ بھی ختم ہوا۔ لہذا جانا پڑا۔ میرا ارادہ وہاں ایک روز ٹھہرنے
کا ہے۔ آئندہ دیکھا جاوے گا۔ پروگرام یہ ہے کہ پچھ ۲۳ کو میں امرتسر
جج صاحب کے ہاں پہنچوں کیونکہ ان کا اصرار سرمہ سے بھی پہلے کا ہے اور
کچھ ضرورت بھی ہے ۲۴ وہاں ٹھہروں اور پچھ ۲۵ کو بروز سوموار میں لاہور
چلا جاؤں۔ ایک ادھر روز وہاں رہ کر واپس گھر کو چلا آؤں۔ نوشی محمد خاں

مذکورہ سٹیشن کے قریب آسٹریلیا بلڈنگ کے مکان نمبر ۱۸ میں رہتا ہے۔ میں وہاں

اُس کے گھر بٹھروں کا باقی اور خیریت ہے اور میں بھی اچھا ہوں۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت ہونگے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزاں اور جملہ شعراء صاحبان کی خدمت میں دعا و سلام

بیگم پور چندریالہ خلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۸/۵/۳۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنون! والانا مہ تشریف صدور لایا شکہ یہ ہے۔ آپ نے ۵

کے روز اپنی تشریف آوری کا وعدہ تحریر فرمایا ہے بسم اللہ آپ ضرور تشریف

لاویں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ اُس روز چشم براه ہونگا۔ قریب بارہ بجے دن

اُس روز کھاران معہ ڈولی سٹیشن بھوگپور پر آپ کے انتظار میں موجود ہونگے۔

آپ میرے لئے ہینڈ ک کیور کثیر تعداد میں جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا ہے

ضرور لیتے آویں لہذا آنکہ اب میرے ماں بھی سٹاک قریب الاختتام ہے۔

افسوس ہے کہ اُس روز باوجود تلاش کے صاحب مجھ سے مفقود رہے

واللہ وہ وقت عجیب اور خاص تھا۔ تاہم اب آپ کے اور اُن کے ارشاد

کی تعمیل میں غرض ہے کہ بالفعل صاحب ہتھیار روزانہ پانچ سو مرتبہ اول و آخر
درود شریف پڑھا کریں۔ اور اس میں ناغہ ہرگز نہ کریں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ نیا زہد
بھی اپنے اوقات میں اُن کا ضرور خیال رکھے گا۔ اور وہ اپنے حالات و مقامات
مطلع کرتے رہیں۔ تاکہ یہ ہے۔ باقی بوقت ملاقات۔

امید ہے آپ سے عزیزاں خیریت سے ہوں گے والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزاں و حضرات شعا صا حبان کو دعا و سلام

بیگم پور جیل یا لہ۔ ضلع مویشی پور

مورخہ ۱۵/۴/۲۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شریف صدور لایا مشکور ہوں۔ آپ نے
اپنی کیفیات قلبی و روحانی اُس میں جو تحریر فرمائی ہیں میں ان کو پڑھ کر نہایت
خوش اور مطمئن ہوا اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہم زد و قزد۔ انشاء اللہ تعالیٰ امید
کامل ہے کہ آپ اب منزل پر جلد پہنچ جانے والے ہیں۔ میں حالات موجودہ کی
نسبت ابھی مزید تکلیف آپ کو نہیں دیتا۔ لیکن اس قدر عرض کرنے سے باز
بھی نہیں رہتا۔ کہ آپ حالت اور سبق حاضرہ میں محویت حاصل ضرور کریں۔ اب

وہ بار و جو ہر ایک چیز پر جا دو گرا عظم نے کیا ہوا ہے جس سے ہر ایک شے کی اصلیت آپ سے پہاں تھی رفع ہو کر اُس کی اصلیت آپ کو نظر آنے والی ہے اور آپ کو اُس میں انہماک کامل حاصل ہونے والا ہے مگر شرط یہ ہے کہ آپ سوام کے روبرو بیرونہ ہرگز فاش نہ کریں اور اس پر ضبط سے کام لیں۔ کیونکہ ماہرین حضرات اسی مقام کے حصول پر نصیحت فرماتے ہیں۔ کہ اگر لفظ مرانتب نکلی زندگی کیا آتے حافظ علیہ الرحمۃ کا یہ شعر پڑھا نہیں اور اُس کے معنی پر غور نہیں کیا وہ شعر آپ کی حالت کا مرقع ہے اور اُس کے معنی آپ کی حالت کے

شعرے
اے دل طریق ہندی از محتب بیاموز

مست است در حق او کس ایں گمان ندارد

عزیز من! اب جو لباس ذات الہی آپ کو پہنا رہا ہے اُس کو عوام کے کا زدن تک ہرگز نہ پہنچاؤ۔ مگر اس میں ایسی محویت حاصل کرو کہ کسی وقت بھلی آپ کو بازگاہ معشے سے علیحدگی نہ ہو۔ ہاتھ کام نہیں کرتا۔ ورنہ نیا ذمہ بہت کچھ عرض کرتا۔ اپنے اپنی حالت سے مجھے کسی قدر آگاہ فرمایا مگر عزیزہ زہرا کی نسبت کچھ تحریر نہیں فرمایا۔ جس سے میں متردد ہوں۔ اب آپ عزیزہ کی حالت ہرگز نہ فرمائی۔ البتہ میری طرف سے عزیزہ کو تاکید کر دیوں۔ کہ وہ اپنے قلم سے اپنے حالات حاضرہ مفصل مجھے تحریر کریں۔ تاکید ہے۔

میں تو روزانہ آپ ہر دو کی خدمت کرنے سے ہرگز دریغ نہیں کرتا۔ مگر

آپ تحریر فرمادیں۔ کہ آپ اس کو کس قدر محسوس کرتے اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مولوی صاحب! کیا آپ دیکھتے ہیں کہ وجود واحد کے بجز اور کچھ نہیں ہے اور یہ دیکھتے ہیں کہ تمام خورد و بزرگ اور عالم و فاضل کیسے اور کس قدر مسخ ہیں اصل بنیائی سے وہ قطعاً محروم ہیں۔

امید کرتا ہوں کہ آپ معہ عزیزان خیریت سے ہوں گے۔ افسوس ہے کہ آپ کی بھینس انتقال کر گئی۔ دیکھو اللہ صاحب کوئی اور سامان کر دیونگے۔ میں اچھا ہوں۔ مگر موسم بہت گرم ہو گیا ہے کہ الامان معلوم ہوا ہے آپ نے رانا سے جالندھر سٹیشن پر ضیافت لے لی۔ اس تنہا خوردی سے ہم لوگوں کا نقصان اور آپ کا فائدہ ہوا۔ یہ بھی دنیا داروں کا ایک کرتب ہوا ہے السلام گھر میں اور جملہ عزیزان و شعرا صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۷/۳/۲۷

عزیز القدر جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنوں! والانا مجاہد ان عزیز شرف صدور لائے۔ شدت گرمی سے
ایام گذشتہ میں جوأت نہیں پڑی کہ میں جواب میں نیاز نامہ عرض کروں۔

امید ہے آپ میرے صنعت اور موسم کی شدت کو خیال مبارک میں لا کر یہ توقف
 معاف فرماویں گے۔ الحمد للہ کہ عزیز نصر اللہ کو اللہ نے کامیابی عطا فرمائی مدت
 پہلے سے وعدہ اور امید بھی تھی۔ آپ کے تحریر فرمانے پر آسامی ہذا کی نیت
 کے خلوص پر مجھے یقین آ گیا ہے ورنہ زمانہ بڑا بے وفا ہے۔ اچھا اگر اللہ کو
 منظور ہوا تو آسامی مذکور سے قرض ضیافت وہیں موقعہ پر وصول کیا جاویگا
 از آنکہ آب چاہ بوسر چاہ کا قانون درست ہے۔ میں کامیابی مذکور کی عزیز اور آپ
 اور والدہ ماجدہ عزیز کو مبارک باد عرض کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خداوند کرم
 عزیز کو اُس کے تمام مقاصد دینی اور دنیوی میں کامیاب فرماوے آمین ثم آمین۔
 آپ اور عزیزہ زہرہ بیگم کے حالات روحانی میں نے آپ کے اور اُن کے
 والاناہجات سے پڑھے گو آغاز حالت ہے مگر انشاء اللہ تعالیٰ اچھی ابتداء ہے
 اس سے قیاس ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہتر انجام ہو کر رہے گا۔ دعا ہے کہ
 انشاء اللہ فرزند۔

آپ کے یہاں سے تشریف لے جانے کے بعد جس زور و شور سے گرمی نے
 زور مارا اور جس قدر لہجنتی رہی۔ خرابی الامان۔ حالانکہ اس اثنا میں چار پانچ سے
 زیادہ بارشیں یہاں ہو چکی ہیں مگر گرما اپنے زوروں پر ہے۔ کل یہاں بادش
 ہوئی ہے۔ رات اور اس وقت دن کو بھی خشکی ہے مگر تمازت آفتاب پھر شروع
 ہو گئی ہے امید ہے پھر وہی گرما اور جس عود کرنے والے ہیں۔ چار روز سے کوٹھی

کے فرنٹ کا فرش اوکھاڑ کر جدید لگا رہا ہے۔

آپ ضرور بالضرور عزیزہ نسر اللہ کو کہیں ملازم کرادیں۔ اب اس کا گھر میں بیٹھنا بالکل فضول اور بے فائدہ ہے۔ اس کے لئے میں سخت تاکید عرض کرتا ہوں۔ اگر آپ نے اس کو ملازم نہ کرایا یا کہ عزیزہ نے پہلو تھی کیا تو سمجھا جاوے گا۔ کہ آپ نوک کفران نعمت الہی کے فریب ہیں۔

امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے۔ والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان اور حضرات شہداء صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۶/۳/۱۹۳۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنوں! کئی دانا حاجات آن عزیزہ شرف صدور لائے جن کا شکریہ

ہے۔ لیکن میں بوجہ علالت تزلزلہ بنیاد و دروسر کہے جواب میں نیاز نامہ جلد ارسال

نہیں کر سکا معاف فرمادیں مجھے ماہ مال کے آغاز سے چند روز پیشتر عوارضات

مذکورہ شامل حال ہو گئے تھے جن کی وجہ سے بٹھے عشرہ سے زائد وقت تکلیف

وہی شکر ہے کہ بعد میں تمام عوارضات سے آرام ہو گیا اور اب بے بندہ تعالیٰ

آرام اور صحت کے ہوں۔ آرام ہوتے ہی مجھے خرابی عینک کی سوچھی جو بہت ناکارہ اور خراب ہو چکی تھی۔ چنانچہ میں ۱۲ اکتوبر کو بہ سواری موٹر ہمراہ سردار شجاع سنگھ صاحب پیر سردار کبیر سنگھ صاحب علی الصباح گھر سے روانہ ہو کر اور امرتسر میں چار پینے کی وجہ سے ایک گھنٹہ صرف کر کے دس بجے دن سے پہلے لاہور وکان عینک فروش پر پہنچ گیا اور نظر کا معائنہ کرانے کے بعد دوکاندار نے کہا کہ اگر آپ چار پانچ گھنٹہ یہاں لاہور میں ٹھہر جاویں تو میں چار بجے بعد دوپہر عینکیں تیار کر کے دے دوں گا چنانچہ ہم وہاں ٹھہر گئے اور چار بجے عینکیں لے کر واپس امرتسر آ گئے ہیں۔ وہاں سے میں ۱۲ اکتوبر کی شام کو سیالکوٹ پہنچا اور دوسرے روز صبح گھر آ گیا میں نے آپ کو اپنے سفر مذکور سے بدیں وجہ اطلاع نہ دی کہ آپ کو یہ خبر تکلیف کا موجب ہوگی اور خود ارادہ گو جرانوالہ حاضر ہونے کا اس وجہ سے نہ کیا کہ میں بیماری کی وجہ سے کمزور تھا۔

میں کیا عرض کروں سال گذشتہ کی گرمی میں جب کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ بیمار ہو گیا تھا اور اب بھی اسی مرض سے انہیں ایام میں بیمار ہوا ہوں میں نے غور سے معلوم کیا ہے کہ اس کا اہم سبب کثرت ہیڈک کیور ہے۔ لہذا میں نے اب دل میں تہیہ کر لیا ہے کہ جس طرح سے ہو سکے اس کو ترک کر دوں۔ چنانچہ میں نے دس بارہ روز تو یہ بالکل نہ کھائی۔ بعد میں اب دوسرے تیسرے روز بعد کبھی کبھی ایک کھانا ہوں تاکہ اس کے دفعۃً ترک کرنے سے کوئی شدید

عارضہ نہ پیدا ہو لہذا آپ اپنی اور میڈیکل کیوز تیار کرنے کا ارادہ نہ فرمائیے
پھر دیکھا جاوے گا۔

یہاں مدت سے بادشہ ہورہی ہے اور دوسرے تیسرے روز ہو جاتی ہے
اب موسم اور ہوا کی شدت گرامفقود ہے۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت
سے ہونگے میں بھی اب اللہ کے فضل سے اچھا ہوں۔

عزیز نصر اللہ کی نسبت جہاں اور جیسا آپ پسند فرماتے ہیں عمل فرماویں
مگر بیکار نہ چھوڑویں۔ بیکاری مضر ثابت ہوگی۔

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔ جملہ صاحبان شہرا کو سلام۔

بگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۱/۳۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بگم

سلام سنوں! خدا کرے کہ آپ بخیریت تمام آج اپنے دولت خانہ پر
تشریف فرما ہو گئے ہوں۔ اپنی خیریت اور سفر کے حالات سے مطلع فرماویں۔
جیسا کہ میں نے آپ کے مکانات مشترکہ کی نسبت گزارش کیا تھا۔ اس کی نسبت
مجھے فکر پیدا ہو گیا ہے۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پورہ

مورخہ ۲۳/۹/۲۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرادکم

سلام سنون! والانا ما العزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ گو

جالندھر سے واپس آنے پر مجھے بیمار شدید سے سابقہ پڑا۔ مگر شکر ہے کہ اللہ

نے اپنے فضل و کرم سے اس سے جلد نجات فرمادی۔ اور اب میں بالکل آرام

سے ہوں۔ لیکن افسوس ہے کہ ملیریا بیمار کا بہت زور ہے۔ اور یہاں کوئی

گھر نہیں جس پر ہسپتال کا مشینہ نہ پڑتا ہو۔ اسی ضمن میں ہمارا گھر بھی ملیریا سے

ہسپتال ہے۔ مگر اللہ کا شکر ہے کہ تاہنوز سب کی حالت گو کمزور

ہے مگر سب کے سب رو بہ صحت ہیں۔ اپنی اپنی باری پر فراتش ہوتے رہے ہیں

مگر اللہ آرام دے رہا ہے اور صحت پا رہے ہیں۔ ہرگز مقام فکر نہیں ہے۔

تاہم کاروبار خانہ داری اور خصوصاً تیاری کھانے میں سخت اتری رہتی ہے۔

لیکن شکر ہے کہ وقت اچھا گزر رہا ہے۔ اسی ضمن میں عرض ہے کہ بہ حالات

مذکورہ بالا آپ بالفعل شعر اصحابان کو ستمبر میں ہمراہ نہ لاویں۔ پھر آئندہ موسم پر

اس کو منتوی رکھیں۔ مگر خود بدولت ستمبر میں ضرورتاً شریف لاویں اس میں

ہرگز ہرگز اتوانہ فرماویں معاملہ مکانات کی نسبت زبانی عرض کروں گا۔

بالفعل اس کا کوئی اقدام نہیں کیا گیا اور نہ ارادہ ہے۔ موجبات زبانی عرض ہونگے

واللہ میری طبیعت بہت اداس رہتی ہے اور اس جملہ عالم اور اس کے اہالیان اور اسباب کو دیکھ کر سخت بے مزہ ہوتی ہے۔ اور اس کی کسی چیز سے نہ لطف آتا ہے اور نہ مزہ حاصل ہوتا ہے۔ واللہ اب تو یہاں کا قیام اوپر اور بیگانہ اور اجنبی معلوم ہونا رہتا ہے نہیں معلوم کہ یہ سفر کب ختم ہو اور مجھے اپنے وطن اور گھر میں پہنچنا کب نصیب ہو اس میں شبہ نہیں کہ باوجود شدت سفر کے میں کم سے کم نہائی وقت تو اپنے وطن اور گھر میں روزانہ صرف کرتا ہوں لیکن باقی وقت سفر کی شدت میں ضرور صرف ہوتا ہے اور اپنے آپ کو سخت ناگوار اور بے لطف معلوم ہوتا ہے التجا اور دریافت کرنے پر ارثا ہوتا ہے کہ اب چنداں مزید مفارقت نہیں تاہم اپنی بے کلی اور اشتیاق یار کے لئے تسکین مذکور کافی نہیں ہے لیکن کیا کیا جاوے۔ دست بدست دگرے پائے بدست دگرے تاہم اس میں شبہ نہیں کہ یہ دنیا اور اس کی جملہ فضا اپنی طبیعت روحانی کو سخت ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ زیادہ تکلیف یہ ہے کہ یہاں کوئی ایسا محرم راز نہیں جس سے حال دل بیان کر کے طبیعت کو ہلکا کر لیا کروں۔ ایسا راز داں یار گوجرانوالہ سے درے ملنا محال ہے۔ مگر اپنی پیرانہ سالی اور اس کے عوارضات سے گوجرانوالہ امریکہ سے قریب دکھائی نہیں دیتا۔ اندر میں حالات میں کیا کروں بس وہی بات ہے کہ قردویش برجان بدوش میں زیادہ اس پر کیا عرض کروں۔ دل میں اندوہ منہم و دانہ دل منہم اور حالات کیا عرض کروں۔ آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ زیادہ تحریر

کرنا مگر ہاتھ لکھنے والا کہاں سے لاؤں۔ لہذا سلام
گھر میں اور جملہ عزیزان و شتر اصحابان کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالیہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۰/۳/۲۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام ستون! والانا مہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ میں
آج کل آدم سے ہوں اور آپ کی خیریت مطلوب۔ میں آپ کے ایک امر میں مشورہ
طلب کرتا ہوں اور ساتھ ہی یہ بھی التجا ہے کہ اگر آپ اس کو مناسب سفر
فرماویں تو تحریر فرماویں کہ کیا آپ ہم سفر ہو سکتے ہیں۔ عرض یہ ہے کہ چند سال
سے ایک شخص مسہمی احمد حسن قوم اراٹیں ساکن شہر دہلی حضرت مولانا صاحب
مرحوم کا معتقد ہے اور چند مرتبہ یہاں معہ اہلیہ خود آیا بھی ہے مگر روز اول سے
اُس کا تقاضہ میرے دہلی لے جانے کا رہا۔ اور میں بھی اُس کے مزید و مزید تقاضا
سے وہاں جانے کا وعدہ ضرور کرتا رہا ہوں۔ محض محبت کی وجہ سے وہ ہر ایک
سال میں کسی نہ کسی تہ کا پارسل بذریعہ ریلوے مجھے ارسال کرتا رہا ہے۔
جس کے آنے پر میں بہت شرمندہ ہوتا رہا ہوں اور اُسے تاکید سے ایسے

پارسل کے تہ ارسال کرنے کی تاکید تحریر کرتا رہا ہوں۔ مگر اُس نے یہ بات کبھی نہ مانی۔ اور ٹریسل پارسل مذکورہ ہمیشہ کرتا رہا۔ سال گذشتہ کے مزید درمزید اُس کے تقاضا پر میں نے اُس سے ستمبر حال کے آنے کا وعدہ کیا تھا۔ خیال تھا کہ یہ وقت فراموشی سے گذر جائے گا۔ لیکن کل اُس کا طول طویل خط معہ پارسل فروٹ مجھے پہنچا۔ پارسل تو ابھی رییسے والوں کے پاس ہو گا۔ لیکن اُن کے خط مذکور کی تاکیدات اور کیے وعدوں کو یاد دلانے نے مجھے پانی پانی کر دیا۔ اس سے اپنے دل میں تہیبہ کر رہا ہوں۔ کہ اگر ہو سکے تو میں وعدہ مذکور ضرور ایفا کروں اور انہی ایام ستمبر میں دہلی سے ہو آؤں۔ اس پر اب یہ فکر پیدا ہو گیا کہ یہ سفر مجھے تنہائی میں تکلیف دہ ہو گا فلانہذا کا ہونا ضروری ہے اور یہ بھی یاد آیا کہ آپ یہاں تشریف لانے والے ہیں اور یہی دن آپ کے تشریف لانے کے ہیں۔ پس مناسب معلوم ہوا کہ آپ سے اول یہ مشورہ طلب کروں کہ دہلی جانے کا عزم کروں یا نہ کروں اور عزم کی حالت میں ہمراہ کس کو لوں۔ میں یہاں سے مسی مہندیا اور کسی کو ہمراہ لے سکتا ہوں۔ مگر تجربہ ہے کہ یہ لوگ امور سفر سے ناواقف ہونے کی وجہ سے مجھے ہرگز مفید اور آرام دہ نہیں ہو سکتے اندر میں حالات میں نے مناسب خیال کیا کہ آپ سے دریافت کروں کہ آپ یہاں کب تشریف لانے والے ہیں اور نیز یہ بھی آپ سے دریافت کروں کہ کیا آپ کے دل میں دہلی دیکھنے کی اہنگ ہے۔ اگر ایسا ہو تو میں سب بہتر آپ کی ہمراہی پسند کرتا ہوں۔ کیونکہ خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو اگر ایسا نہ

ہوسکے تو میں کسی اور کو ہمراہ لے جاؤں گا۔ یہ ہرگز ہرگز خیال نہ فرماویں۔ کہ میں آپ کو
 دہلی جانے کے لئے مجبور کرنا ہوں۔ اگر آپ خوشی سے پیشہ فرماویں تو آپ دہلی جانے
 کا ارادہ فرماویں۔ ورنہ ہرگز ہرگز عزم نہ فرماویں۔ تاکہ یہ ہے اگر آپ جلد یہاں تشریف
 نہ لائے جیسا کہ آپ تحریر فرماتے ہیں۔ تو میں شاید دہلی چلا جاؤں اور آپ لے نیل و مرام
 یہاں سے واپس ہوں۔

براہ مہربانی آپ اپنے ارادہ سے بہت جلد بلکہ بو اپسی ڈاک مجھے مطلع
 فرماویں۔ واللہ میں دہلی کے سفر سے ہرگز خوش نہیں ہوں۔ مگر مجھے احمد حسن کے
 حسن سلوک نے مجبور کر دیا ہے کہ جس طرح سے بھی ہوسکے میں ایک مرتبہ دہلی ضرور
 جاؤں گا امید ہے آپ بو اپسی ڈاک اپنے جملہ عزائم سے مطلع فرماویں گے۔
 میرے دل میں آپ سے عرض کرنے کے لئے باتیں تو بہت ہیں۔ لیکن ہاتھ کی
 کمزوری اور تیز آپ کی تشریف آوری کی امید سے میں تاہتوز وہ عرض نہیں کرتا۔
 اگر خدا کو منظور ہو تو بالمشافہ عرض ہوں گے والسلام
 گھر میں اور جملہ عزیزان و شہداء صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور جیٹیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۳/۳/۳۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
سلام سنون! کل شام وقت والا نامہ آن عزیز تشریف صدور لایا۔ شکریہ
ہے۔ میں آپ کے ارادہ عزم سفر وہلی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اذ آنکہ اس سے
مجھے انشاء اللہ تعالیٰ سفر میں آرام کافی رہے گا۔ آگے جو اللہ کو منظور۔ لہذا
ضروری اور بہت ضروری ہے کہ آپ بدین نیاز نامہ ہذا یہاں تشریف لے آئیں
آپ کی تشریف آوری پر جیسا مناسب ہوگا کیا جاوے گا۔ مگر آپ کا جلد تشریف
لے آنا نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اندر میں حالات میں آپ کا انتظار پرسوں
بتاریخ ۹/۱۵ کو کروں گا اور اس روز شام تک میں آپ کے دیدار فیض آثار
سے مسرت و فرحت حاصل کروں گا۔

آپ کے تحریر فرمانے سے مجھے عزیزہ نسیم کی حالت بخار و علالت سے
بہت فکر پیدا ہوا۔ مگر دیکھا گیا تو انشاء اللہ تعالیٰ ہرگز متعاقب فکر نہیں ہے اور
امید ہے عزیزہ کو صورت آرام ہوید ہوگی ہوگی۔ تاہم جب تک آپ مطلع نہ
فرماویں میں عزیزہ کے فکر سے خالی نہیں ہوں۔ اللہ کرے عزیزہ کو آرام ہو گیا ہو۔
اور آپ بے فکری سے اپنا سفر طے فرماویں۔

معروضات تو بہت ہیں جو قابل عرض ہیں چونکہ آپ تشریف لانے والے

ہیں۔ وہ وقتاً فوقتاً عرض ہوتے رہینگے۔ میں نے کل کے نیاز نامہ میں آپ کے عرض کیا تھا کہ آپ لاہور سے میرے لئے چاء خرید فرما کر لیتے آویں۔ چونکہ آپ جلد تشریف لانے والے ہیں۔ اور نیز ابھی کچھ ذخیرہ چاء میرے پاس موجود ہے لہذا آپ چاء کی خرید کسی دوسری تشریف آوری کے وقت پوچھوڑیں۔ اوداب آپ جلد تشریف لے آویں۔

آپ عزیزہ نسیم کو میری طرف سے پیار اور سلام دیویں اور میری طرف سے عزیزہ کو فرما دیویں۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ تو بالکل اچھی اور شفا یاب ہیں ہرگز مقام فکر نہیں ہے۔ امید ہے عزیزہ کو معتد بہ آرام حاصل ہو گیا ہوگا۔ میں عزیزہ زہرہ بیگم کے فکر صحت سے اکثر اوقات متنفر ہو جاتا ہوں۔ اذ آنکہ ابھی منزل فقران کو طے فرمائی ہے۔ اور اس میں صحت کی بے حد ضرورت ہو کر رہتی ہے۔ اللہ کے فضل و رحم سے ان کو کافی شفا حاصل ہو جاوے۔ آمین۔ امید ہے آپ عزیزان خیریت سے ہونگے و استسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۰/۱۰

عزیزہ القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرزا نسیم

سلام سنوں! میں کل آپ کے رخصت ہو کر بخیریت تمام بارہ بجے سے پہلے

گھر پہنچ گیا۔ اُن عنایات کا جو آپ نے مجھ پر مہذول فرمائے ہیں تہ دل سے شکر یہ
 ادا کرتا ہوں خصوصاً عزیزہ کسٹور کا جو دو وقت روزانہ میری خاطر جدوجہد
 عظیم میں مبتلا رہیں۔ میری طرف سے آپ اس کو پیارا اور دعا دیوں۔
 گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۲/۱۰/۲۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراکم
 سلام سنون! آن عزیز کے والانا نے شرف صدور لائے شکر یہ ہے
 آج کل میری صحت اچھی نہیں ہے۔ نزلہ اور زکام قبل از وقت مجھے تار ہے
 گو ان عوارضات بدنی نے مجھے تنگ کر رکھا ہے۔ مگر میری طبیعت چونکہ
 دیر سے ان کے برداشت کی عادی ہے۔ وقت کو تکلیف سے مگر معمولی طرز
 پر صرف کر رہی ہے۔ مگر ان سے ناقابل برداشت جو بات اس وقت مجھے
 تار رہی ہے وہ میری طبیعت کی اداسی ہے۔ دنیا اودا فیہا میں اب کوئی
 چیز ایسی نظر نہیں آتی۔ جس میں کوئی دل لگی پیدا ہو اور میری طبیعت کو ہلکائے
 البتہ عالم ثانی کی دلربائی اودا لفریبی ہر وقت پیش نظر رہتی اور دلکش معلوم

ہوتی ہے۔ جتنا وقت وہاں صرف ہوتا ہے بس اسی وقت کو میں وقت سمجھتا ہوں
 مگر یہاں کے اوقات ہر وقت بے مزگی اور بے ہودگی سے لبریز پاتا ہوں
 یہاں اپنی طبیعت اس قدر اچاٹ اور بے لطف رہتی ہے کہ ان کا بیان
 میری قلم اور میری زبان کے بیان سے باہر ہے اندریں حالات میں بار بار
 سوال کرتا ہوں کہ جب دنیا اور مافیہا مجھ پر بے لطف کر دی گئی ہے تو اب
 میرے یہاں رکھنے اور بقید حیات مجھ سے رکھنے کا کیا فائدہ ہے۔ اس پر حکم
 ہوتا ہے کہ گھبراؤ نہیں وہ وقت قریب تر ہے جب تم کو اس عین سے رہا
 کر دیا جاوے گا۔ ابھی تمہارا وہاں رہنا کسی مصلحت کی وجہ سے اور کسی مقدر
 کی وجہ سے ہے ورنہ تم کبھی کے یہاں ہوتے لیکن اب بھی تم اس کا خاتمہ سمجھو۔
 اس پر میں دم بخود ہو کر خاموش ہو جاتا ہوں لیکن اپنی ادا اسی میں سرسوز فرق
 نہیں آتا۔ ادا اس ہوں اور سخت ادا اس۔ یہ کسخت رات جس کو دنیا والے حیات
 کہتے ہیں ختم ہونے میں نہیں آتی۔ خدا جانے وہ کون مصلحت ہے جس سے ایام
 مجبوسی اس قدر طویل ہو رہے ہیں۔ بخدا میں تو اس طوالت سے بجان تنگ
 آ گیا ہوں۔

واللہ ایک آپ کی محبت اور صحبت ہے جو جس وقت یاد آجاتی ہے۔

تو ایک لہر خورمی دل پر جاومی ہو جاتی ہے ورنہ خیر۔ پھر وہی ادا اسی اور وہی
 آہ و نالہ قلبی ہے جس سے واپسی کے وقت میں فرصت نہیں ہے۔ یہ حالات

ہیں جو مدت سے مجھ پر مسلط ہیں۔ اور ابھی ان سے نجات نظر نہیں آتی۔

باقی رہا یہ امر کہ میں کیا ہوں اور کون ہوں۔ یہ امور ات معطلی کو بہتر معلوم
ہیں اپنی زبان اس میں لال اور گونگی ہے۔ البتہ اس قدر عرض کرنے سے باز
نہیں رہتا کہ ہر روز یہ حالت ہے کہ خدا خود میری مجلس بو و شنب جا تیکہ من بودم۔
امید ہے آپ مع عزیزاں خیریت سے ہونگے۔ گھر میں اور جملہ عزیزاں

و شتر اصحابان کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۹/۱۰/۳۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تکلم

سلام سنون! والانا ما لغزیز بترت صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ آپ کے

والانا مر سے میں نے ان اثرات کو جو کبھی میری مفارقت جسمانی سے آپ پر

عاید ہونے والے ہیں پڑھے۔ بلاشبہ یہ مفارقت بھی ایک بلائے عظیم ہوتی

ہے گو فقرا کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ مگر افسوس ہے کہ میری اداسی سے آپ

میری قرب موت کے معنی سمجھتے ہیں۔

عزیز من! اگر قرب موت جسمانی مجھے معلوم ہو جاتا تو یہ اداسی مجھ پر کیوں

مسلط ہوتی۔ واللہ اس وقت تک مفارقت جسمانی بذریعہ موت ابھی مجھے
 دور نظر آتی ہے اور اسی وجہ سے میں اندرونی اور بیرونی حالتوں میں واویلا
 کرنا ہوں۔ کہ یہ شب مفارقت جلد ختم ہو۔ میں نے اپنی حالت کے زار ہونے
 سے آج رات بھی استصواب کیا تھا۔ لیکن جواب وہی عرصہ طولانی کا تھا جو
 پہلے ملتا رہا ہے۔ لہذا عرض ہے کہ آپ ابھی زیادہ قلق کو اپنی خاطر خاطر میں
 جیکہ نہ دیویں۔ اس میں شبہ نہیں کہ میں اس حالت وصل و فرحت کا دل سے
 متمنی ضرور ہوں۔ کیونکہ عملاً یہ عالم مصائب و مفارقت کا ہے اور سخت جد جہد
 پر بھی مفارقت سے مصیبت سے ہرگز خالی نہیں ہے۔ انہی حالات عرصہ جہاں
 فانی اپنے پردت سے تنگ ہو رہا ہے اور اب اس کی تنگی اپنے پر زیادہ محسوس
 ہوتی ہے۔ مگر تا بہ کہ آخر وہ دن ضرور آئے والا ہے جب میں نے مستحق کو
 اپنی آنکھوں میں عشق و محبت میں لے کر ایوانِ نبی میں چھلانگ ماری ہے۔ خواہ اس
 میں کچھ عرصہ ہی کیوں نہ ہو مگر تا ہم یہ وقت قریب تر نظر آتا ہے۔ آپ بھی متفکر
 نہ ہوں آخر آپ صاحبان نے بھی تو وہیں جانا اور قیام والی کہنا ہے اور قانون
 المرء من احب معدن کے زیر آپ اور میں انشاء اللہ تعالیٰ کیجا اور ایک مقام پر
 رہنے والے ہیں۔ پھر فکر اور اندیشہ مفارقت کیسا۔ اگر کچھ درمیانی مفارقت عارضی
 طور پر ہو تو کیا آپ اب گوجرانوالہ قیام پذیر نہیں اور میں بگم پور چند یالہ۔ بس
 ہچو قسم وہ درمیانی مفارقت قیاس فرمایویں۔ آپ اپنے اور میرے میں اب

مفارقت کے خیال اور اندیشہ کو دل سے باہر نکال دیں واللہ وہ تو مدت سے معدوم ہو چکا ہے جن میں اتنا اتصال دائمی قرار پایا گیا ہو ان کو مفارقت کا اندیشہ دل میں لانا کیا حرام نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ پیارے مولوی صاحب! او یہ فانی خرقہ اپنے اوپر سے جلد اتار پھینکیں اور سردی خرقہ پہن کر یار کو آنکھ میں لٹے ہوئے اپنا آپ نابود و معدوم کر کے یار کے نکل میں گھس کر یار ہی بن جاویں واللہ یار نے مجھے تو وعدہ مذکور کے ایسا کا ہزاروں بلکہ لاکھوں مرتبہ قول و اقرار دیا ہوا ہے۔ اور نیز آپ کی نسبت بھی قول صادق دیا ہے کہ آپ اور میں یکجا بلکہ یک تن ہوں گے۔ پھر اندریں حالات فکر کیا اور اندیشہ کیا۔ آپ میری اداسی ملاحظہ فرماتے ہیں۔ بھلا یہ کس لئے ہے صرف اس وجہ سے کہ جب مفارقت بدنی پر یار نے بظرت مذکور ملنے اور جام وصال پلانے کا وعدہ فرمایا ہے تو اس ظلمت کدہ مفارقت میں کیسے قیام کر سکوں۔ مقاہم دہم شل باظہورا اس کے معنی میں ہے۔ آپ جانتے ہیں شراب ظہور کس کو کہتے ہیں۔ بس اسی حالت کو جس کو میں نے اوپر عرض کیا ہے جب قطرہ بخرنا پیدا نہیں مل گیا اور اپنی کاذب ہستی نابود ہو گئی اور بخر کی ہستی میں اپنے آپ کو پایا اور زندہ پایا تو شراب ظہور کی حالت نشہ ظہور اس پر وارد ہو گئی اور رو دکھ اور غم و الم خرقہ فانی کے ساتھ ساتھ رہے اور یہ سونا کندن اپنی اصل کان کے مرکز میں مقیم ہو گیا اسی کو فقد فا ذم فوناً عظیماً کہا گیا ہے۔ میں اس سے آگے آپ سے کیا عرض کروں۔ زبان

لال ہے اور قلم جگہ شکافتہ اور شکستہ۔ اس سے اگر کوئی مزید دریافت کرنا چاہے
تو شعر مذکور کے مفہوم پر کاربند ہو جاوے۔ پھر پورا پتہ حاصل ہو جاوے گا۔

شعرہ پرسیدیکے کہ عاشقی چسیت

گفتار کہ چو من شوی بدانی

آج کل میں خیریت سے ہوں اور طبیعت اچھی ہے۔

آپ جیب یہاں تشریف لاویں تو لاہور سے میرے لئے ایک سیر نچتہ چاہئے
اور خود شہید عالم جتڑی اور تیز اپنی ساختہ ہینڈک کیور ضرور لیتے آویں مشکور ہونگا۔
امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔

نیز عرض ہے کہ پرسوں مجھے دہلی سے نواب احمد حسن صاحب کا خط آیا ہے
جس میں وہ بڑی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ آپ کی وساطت سے
میں مولوی محمد حسین صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ کہ انہوں نے مجھ سے
عمر بھر پیار کرنے کا وعدہ فرمایا ہے لہذا ان کا شکریہ عرض ہے۔ نیز وہ آپ کو
مکوڑ دہلی تشریف لے جانے کے لئے تمکلت ہیں۔ آج کل سروی روتر انسٹنٹس
ترقی کر رہی ہے۔ اور میں بھی کیل کانٹے سے تیاری کر رہا ہوں۔ والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان و شعرا صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۳

شریہ القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنون! وانا نامہ آنحضرت ص و دلایا شکر یہ ہے۔ امید ہے

آپ اپنی کیفیت نو میں ضرور مشار ہونگے۔ اور عزیز زہرہ بیگم صاحبہ کو اُس سے

محروم نہیں رکھا ہوگا۔

میں کیا عرض کروں کہ یہ ایام تو میرے فکر میں گذرے ہیں۔ کیونکہ پہلے عزیز

طفیل محمد مرض نثریہ اور بخار سے بیمار ہو گیا۔ جب اُس کو کئی روز کے بعد اللہ نے

آدم دیا تو پھر عزیز صاحب بخار اور دشکم سے سخت بیمار ہو گیا۔ مگر شکر ہے۔

کہ اللہ نے اُس کو بھی صحت و آدم عطا فرما دیا ہے۔ میں انہی افکار و ترددات سے

آپ کو نیاز نامہ تحریر نہیں کر سکا۔ معاف فرمادیں۔

میں آپ کے خفیہ طور پر ایک نیا گرشہ بہا جریا بیان کرتا ہوں۔ وہ مولوی

صاحب جالندھری کا معاملہ ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ عمر بھر میں اُس کے دباوی

معاملات کے اجراء و کامیابی کا آلہ بنا رہا اور کون ہفتہ اور دن ایسا گذر رہا ہے

جس میں اُس نے مجھے آکھ کا نہ بتایا۔ جو کچھ آپ اُس کے پاس یا اس میں آپ

دیکھتے ہیں سب کبھی کی توجہ کے نتائج ہیں اور بس۔ مگر بہ تناضدائے فطرت بدحو

عوام اور خصوصاً بی: اسرائیل کا حصہ ہے زید کا تب وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند

نام بردہ کو یہ سوچ گئی کہ یہ تفضلات میری اپنی لیاقت کا نتیجہ ہیں اور اسی وجہ
 اُس کے خیالات کسی قدر گستاخانہ مدت سے میرے ساتھ چلے آتے تھے۔ مگر واللہ
 سالہا سال اس کو گذر گئے۔ مگر میں نے اُس کے کاموں کو اسی طرح سے کیا جیسا کہ
 پہلے کرتا تھا اور ارادہ تھا کہ اسی طرح سے میں اپنی مدت العمر بسر کروں گا۔ مگر
 اس میں ایک اور راز بھی اب تک اس کے لئے سرسینہ رہا ہے کہ میں نے
 روز اول سے اس کو یقین دلا دیا کہ یہ سب کچھ حضرت مولوی محمد معظم صاحب قدس
 اللہ سرہ العزیز سے ہے۔ میں ان کی خدمت میں عرض کر دیتا ہوں اور وہ مہربانی
 فرما کر وہ کام کر دیتے ہیں۔ یہ راز اس وجہ سے اختیار کیا گیا کہ میری حالت یہ لوگ
 واقف نہ ہو سکیں اور میری رفتار طے منازل فقر میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔
 چنانچہ اس پر اُس کو ایسا لگایا گیا کہ وہ ابھی تک اس پر جا بیٹھا ہے اور مجھ کو
 محض پتیا میرا اور چٹھی رساں سے زیادہ وقعت نہیں دیتا۔ اس اشارہ میں اُس نے
 مجھ سے ہزاروں نہیں لاکھوں گستاخیاں کیں مگر میں ان کو اپنے راز کی پوشیدگی
 کے لحاظ سے خوشی سے ہمیشہ برداشت کرتا رہا۔ حتیٰ کہ اب یہ پیمانہ لبر یہ ہونے پر
 آگیا۔ وہ اس طرح پر کہ اُس کی خباثت نفس اور اس کی بعض اوقات کی
 گستاخیاں مجھے اب میری طبیعت کو ناقابل برداشت معلوم لگیں اور فی الواقعہ
 چونکہ میرے منازل جلد طے ہو چکے لہذا مجھے اپنے اختیارات کی چنداں ضرورت
 ہی نہ رہی۔ مگر اس حالت میں بھی وہ اپنی اسی صراط پر مستقیم تھا اور ہے۔ ان

حالات میں میری دلی توجہ اُس کی جانب سے مکدر ہو گئی اور میں اس نئے کام اور اُس کی دنیاوی حالت، باوجود فائز رکھنے سے پہلو تہی کرنے لگ گیا۔ جس سے وہ پہلے تو اکثر ادت تک رہا مگر پھر ایک پیز اپنی قعر و کت میں جاتے دیکھ کر اب صحیح اٹھا۔ اور ان دنوں ایک طمان و طویل خط اس نے مجھے ڈاک سے ارسال کیا کہ ان دنوں ادت سے میں قعر و کت میں ہر طرح سے گرا جاتا ہوں آپ حضرت مولانا قدس اللہ سرہ کو میری طرف توجہ نہیں دلاتے یہ آپ کا شیوہ کیا بُرا اور ظالمانہ ہے۔ اس خط میں انہوں نے بے حد الزامات گستاخیوں کا مجھے مورد بنایا۔ جس پر واللہ مجھے غرور و عنف نہ آیا مگر میں اُس کو دبا گیا۔ اس میں اس نے مجھے ظلمانی یعنی تاریک سیاہ دل کا بھی خطاب دیا ہے جس کو میں اپنے حق میں تمام دشنام سے بدتر و دشنام نبیان کرنا ہوں۔ خیر اس کے جہاں سب میں نے کل حضرت کی جانب سے ایک تہدیدنی خط تحریر کر کے ارسال کیا ہے۔ اُس پر احسانات جواب تک مدت العمر میں ہو چکے ان کی تعداد تو واللہ لاکھوں سے متجاوز ہے۔ مگر تاہم ان میں سے چند ایک گنا کر اُس کو بنایا گیا ہے۔ کہ ہم نے تمہاری اس قدر عذبات کیں اور مدت العمر میں بہت ایک فرمائش تعمیر مسجد اور دیوار و صحنہ کی کی تھی۔ اور تم نے جیسے مسجد کی تعمیر کی اور اس میں اپنے مہمار کو اختیار کام مسجد کی جیسے جیسے رکھو تھی۔ سے آپ تاکید کرتے رہے اور وہ اُس پر عمل پیرا ہوا ہم اسی وقت سے ان جملہ باتوں سے واقف ہیں اور ہمارے روضہ

کو مرگوشی سے قطعاً چھوڑ دیا گیا۔ بسلاؤ تمہارا کون سا حق ہمارے ذمہ ہے کہ آئے
 دن زین نوہم پرکتے ہو۔ ہم تمہارے باپ کے نوکر نہیں ہیں اور تم اپنے میں کسی
 خوبی کو دیکھو اگر کوئی ہے تاکہ اس کے بولنے پر ہم پر تمہارا کوئی حق خدمت ثابت
 ہو سکے۔ نرضیکہ بڑی ڈانٹ کا خط کل روانہ کر دیا ہے۔ دیکھیے کیا ہوتا ہے۔
 اور وہ کیا کرتا ہے۔ سچ یہ ہے کہ اگر وہ خاموش ہو جاوے۔ تو میں اس کی روزانہ
 فرمائشوں سے بچ جاؤں۔

آپ اپنی حالت سے مفصل مطلع فرمادیں کہ اب کیسی ہے کہیں بنجانے
 پھر عود تو نہیں کیا اور عزیزہ زہرہ بیگم کو کتنا حصہ ملا۔ امید ہے آپ تفصیل سے
 تحریر فرمائیگی والسلام۔ عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کو بعد سلام واضح ہو کہ آپ کا
 خط مجھے پہنچا جس کا شکریہ ہے۔ آپ اپنے قلم سے تحریر کریں کہ سبق نو کا آپ کو
 کیا حصہ دیا گیا ہے اور اس نے آپ کی حالت پر کیا اثر کیا ہے اور اب کیا حالت
 و کیفیت ہے مفصل تحریر فرمادیں۔ اور خیریت ہے والسلام
 جملہ عزیزان و شعرا صاحبان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جت پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۸/۱۲/۳۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنون؛ والا نامہ آنحضرت صدور لایا۔ لیکن میں اپنی بعض مشرور
 اور پریشانیوں سے آپ کی خدمت میں جلد جواب عرض نہیں کر سکا۔ مصروفیت تو
 یہ تھی کہ علاوہ اور مہمانوں کے ۲۵ کو بابو سعید اللہ نے اپنے پیر اور خوردا اور بابو عبدالغنی
 صاحب کے تشریف لے آئے اور کل بعد دوپہر واپس ہوئے ہیں۔ تاہنوز اور بعض
 لوگ یہاں موجود ہیں اور بعض آ رہے ہیں اور بعض جا رہے ہیں۔ لیکن واللہ اپنی
 پریشانیوں سے ان محافل سے کچھ مزہ نہ آیا اور نہ آنے کی کوئی امید ہے۔ اپنی پریشانیوں
 اس وجہ سے ہیں کہ ۲۳، ۲۴ دسمبر کی درمیانی رات کو شام سے صبح تک خوب بارش
 ہوئی جو زمیندارہ اغراض کے لئے کافی سمجھی گئی ہے۔ اور اس میں ذالہ باری بھی خوب
 ہوئی جس سے ہوا میں سردی اور رطوبت بے شمار پیدا ہو گئی۔ جو میرے مرض نفس
 کے اضافہ کے لئے کافی تھی۔ چنانچہ اس سے مرض کے متواتر حملے ہوتے ہیں اور فرو
 ہو جاتے ہیں مگر میں تکلیف میں ہوں اور یہاں سردی کا بہت زور ہے دوسری
 پریشانی جس نے میری حالت بہت تباہ کر رکھی ہے وہ عزیز صاحب کی ملاکت
 کسی ڈاکٹروں کو عزیز دیکھا گیا ہے۔ انہوں نے معائنہ کے بعد یہ کہیں یہ نکلایا
 ہے کہ عزیز کا بگاڑ سب سے بڑھا ہوا ہے۔ مگر یہ گز خوفناک نہیں ہے۔ لیکن بہت

کمزور ہے اور ہوتا جا رہا ہے اور رنگ زرد ہے اور کمزوری بڑھ رہی ہے اور
بھوک کم ہے اور بعض وقت اس کو درد شکم بھی ہو جاتی ہے۔ اس سے اپنے فکر کا
کوئی اندازہ نہیں ہے۔ بعض ڈاکٹرنے تشبیہ کیا ہے کہ عزیز کے پیٹ یعنی معدہ میں کرم
ہلک ورم ہیں۔ اور یہ جملہ عوارضات اس کی وجہ سے ہیں۔ چنانچہ عزیز کا قدرے پانخانہ
کرم مذکور معلوم کرنے کے لئے کل لاپورٹیکل ایگزائزر کے ملاحظہ کے لئے بسبیل ڈاک
ارسال کیا گیا ہے تاکہ پھر ملاحظہ وہ نتیجہ سے مطلع کریں۔ دیکھئے اس سے کیا نتیجہ برآمد
ہوتا ہے۔ اللہ اپنا فضل فرماویں اور نتیجہ اور علاج میں آسانی پیدا فرماویں۔ بات یہ
ہے کہ میں اپنی علالت سے تو ہرگز چنداں پریشان نہیں ہوں جتنا کہ مجھ کو عزیز مذکور
کی علالت نے پریشان کر رکھا ہے۔ آپ اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ عزیز کی صحت
کے لئے ضرور بالضرور اپنے اوقات خاص میں دعا فرماویں مشکور ہوں گا۔

میں نے اپنی پریشانیوں کے موجبات تذکرہ بالا تو عرض کئے واللہ آپ
کی علالت سے بھی میں معتد بہ پریشان رہتا ہوں۔ گو اپنی چشم بصیرت آپ کی صحت
کی تسکین دیتی ہے مگر جب تک آپ اپنے قلم سے اس کی تصدیق نہ فرماویں۔
تسکین مکمل حاصل نہیں ہو سکتی لہذا براہ مہربانی آپ اپنی اور گھر کی خیریت سے بواپی
ڈاک مطلع فرماویں تاکہ میرے قلب خریں کو کچھ تسکین حاصل ہو سکے۔

عزیز نصر اللہ صاحب کیا واپس تشریف لے آئے ہیں۔ میں زیادہ کیا عرض
کروں۔ آپ دانا ہیں والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان و شعرا صاحبان کو دعا سلام

میں آپ کے جواب کا سخت منتظر ہوں۔ جلد ارسال فرما دیں۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱/۳/۶۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد شاہ

سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں ان دنوں میں جلد جواب اس وجہ سے عرض نہیں کر سکا۔ کہ مہمانان کے ورود اور میری ناسازی طبع بوجہ کثرت سردی اور نیز عزیز صاحب کی طبیعت کے بگاڑ کے تفکرات بے شمار رہے اور تا ہنوز ہیں۔ امید ہے آپ توقف ناگزیر معاف فرماویں گے۔

اللہ کا ہزار ہا شکر ہے کہ اللہ نے آن عزیز کو مکمل شفا عطا فرمائی۔ کمزوری کا کوئی فکر نہیں انشاء اللہ تعالیٰ رفتہ رفتہ رفع ہو جاوے گی تاہم آپ پر ہزاروں معمولی علاج سے ہرگز غافل نہ ہوں۔ موسم کی شدت اور خرابی سے ضرور ڈرنا چاہئے اور تدارک سے غفلت نہیں کرنی چاہئے۔ دعا ہے کہ اللہ کریم و رحیم آپ پر درو عزیزان کو ہر طرح کے چشم زخم زمانہ سے مصون اور محفوظ رکھے۔ آمین آمین ختم آمین واللہ میں سچ اور بالکل سچ عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ کا ایہ تعظیبات بہا

میں تشرفیت نہ لانا میرے سخت صدرہ قلبی کا باعث ہوا ہے۔ میں نے مصلحتاً آپ سے اپنی اس محبت کا جو آپ ہر دوسے مجھ کو ہے کبھی اظہار نہیں کیا۔ مگر میرے سلوک اور اس کے نتائج سے آپ معلوم کر سکتے ہیں۔ لہذا اور لوگوں کا یہاں آنا اور آپ کا ان میں موجود نہ ہونا میرے لئے صدرہ عظیم کا باعث ہوا ہے۔ بہت سے مہمان آئے اور پیرانوار الحق صاحب بھی آئے۔ میں ان لوگوں سے پرسوں فارغ ہوا ہوں۔

اب میں عزیز صاحب کی نسبت عرض کرتا ہوں۔ عزیز مذکور بادی النظر میں زرد رنگ اور کمزور ہے صنعت جگڑاں پر نمایاں ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے خوردبین سے اس کا پاخانہ دیکھا تو بتلایا کہ اس کے معدہ میں ہک ورم ہیں اور زردی رنگ اور کمزوری اور جملہ عوارضات کا یہی داعیہ موجب ہے۔ ان کیرٹوں کا عزیز کے معدہ سے خارج ہونا بجز مسهل وغیرہ کے ممکن نہیں ہے۔ لہذا عجیب مصیبت میں ہم گرفتار ہیں جو میری تخریب سے کہیں افزوں ہے۔ اذ آنکہ عزیز بچہ ہے دوائی سے بدولی کرنا ہے اول تو کھانا نہیں اگر کھالے تو قے کر دینا ہے سجد میں نہیں آنا کہ کریں تو کیا کریں۔ علاوہ برآں آج کل سردی اس قدر زور پکڑ گئی ہے کہ خدایا الامان۔ لہذا ارادہ ہے کہ سردی رفع ہونے پر علاج مذکور کے لئے سعی کی جاوے گی۔ آگے جو اللہ کو منظور بات یہ ہے کہ عزیز کی علالت نے مجھے پیر سے پیر قوت بنا دیا ہے اللہ رحم فرماوے۔ میری حالت یہ ہے کہ سخت حملہ تنفس تو مجھ پر ابھی تک نہیں ہوا

لیکن اس کی شکایت سے میں کسی روز اور کسی وقت فارغ نہیں ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ مرض کے اور تفکرات کے لحاظ سے تلخ زندگی بسر کر رہا ہوں۔ مگر چار باد سناختن ناچار باد سناختن۔ زندگی کا یہ دشوار مرحلہ جیسا ہے گذر رہا ہے۔

امید ہے خدا کرے آپ اب توانا ہو گئے ہونگے اور کمزوری معتد بہ رفع ہو گئی ہوگی خدا کرے کہ بقایا کمزوری بھی جلد رفع ہو جاوے آمین؛ مگر آپ بوایی ڈاک اپنے اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کے حالات طبیعت سے مفصل مطلع فرمادیں بہت مشکور ہونگا۔

گھر میں اور جملہ عزیزان و شعرا صاحبان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند یالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۳/۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد شکم

سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپ کے

تشریح سے جاننے کے بعد گو میری طبیعت کئی مرتبہ بگڑی مگر الحمد للہ صورت آدم

جلد پیدا ہوتی رہی اور اب بھی گو نہ آدم ہے تاہم کچھ نہ کچھ شکایت پیدا ہو جاتی ہے

مگر آدم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سے گذر رہی ہے۔ شکر ہے۔

عزیز ریاض ابھی تک جالندھر سے ہے اور ذیہ علاج ڈاکٹری ہے۔ خبر آتی ہے کہ حالات علاج تسلی بخش ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ بہت جلد تکمل عزیز مذکورہ اتوار آئندہ تک آجائے۔

عزیز صاحب کی نسبت عرض ہے کہ اس کی سابقہ دوائی ہو میو پیٹیک ختم ہوئے پر ان کے ڈاکٹر نے اور دوائی تبدیل کر دی ہے اور وہ کل سے شروع ہے۔ علاج دوائی مذکور سے عزیز کے رنگ وغیرہ میں نمایاں فرق معلوم ہوتا ہے اور اس کی طبیعت صحت کی طرف مائل معلوم ہوتی ہے آگے جو اللہ کو منظور۔ ڈاکٹر کہلا کر ارسال کرتا ہے کہ ایک ماہ کے علاج سے انشاء اللہ تعالیٰ عزیز کو کلی آرام ہو جائے گا۔

امید ہے آپ سفر شمالی سے واپس تشریف لے آئے ہونگے اور انشاء اللہ تعالیٰ سفر کامیابی سے ختم ہوا ہوگا۔ تاہم حالات و کیفیت سفر سے ضرور مطلع فرمائیے۔

امسال سردی نے جو گت بنائی ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے مگر شکر ہے کہ پرسوں سے سردی کمی پر معلوم ہوتی ہے۔ این ہم غنیمت است۔ امید ہے آپ اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ اپنے اپنے اشغال اور سیر و ساحت میں خوب مشغول ہونگے۔ میں تو ہمیشہ آپ پر دو کے لئے یہی دعا کرتا ہوں کہ اللہم زود فرزد۔ امید ہے کہ یہ مقرون بہ اجابت ہو رہی ہے۔

اس قدر میں تخریب کر چکا تو واللہ اپنے میں ایک جوشِ محبت جو مجھے آپ سے
 ہے۔ عجیب انداز اور جوش سے موجزن ہوا۔ انگ پیدا ہوئی کہ آپ سے کچھ
 روز عشق و محبت الہی عرض کروں۔ تخریب اور عرض کرنے کو تھا کہ واللہ اپنے ہاتھ کی
 کمزوری نے واویلا مچا دیا کہ مجھ میں مزید تخریب کی طاقت نہیں ہے اور کہا کہ ایسی
 باتیں اب زبانی بیان کرنے کا وقت ہے اب ان کے تخریب کا وقت نہیں ہے لہذا
 چار باید ساختن ناچار باید ساختن میں نے ارادہ تخریب ترک کر کے نیاز نامہ ختم کرنے
 کا نتیجہ کیا۔

امید ہے اور خدا کرے کہ آپ معہ عزیزان خیریت سے ہوں۔ آمین والسلام
 گھر میں اور جملہ عزیزان و مائنی صاحبہ و شعا صاحبان و طالب صاحب کو سلام

بیگم پور چند یا کہ خلیع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶/۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنون! والانا اللہ العزیز کل شام وقت شرف صدور لایا۔ اس میں
 سے عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کے حالات علالت پڑھ کر اس قدر فکر دل مخزون میں
 پیدا ہوا جو تخریب سے افزوں تر ہے۔ افسوس ہے کہ آپ نے قبل ازیں اپنے کسی لانا

میں اس کا ذکر تک تحریر نہیں فرمایا۔ آپ کا یہ خیال فرمانا کہ اس کے ذکر سے مجھے
 رنج ہوگا بجا اور درست ہے۔ لیکن جو شخص محض رنج و غم کے لئے ہی پیدا کیا گیا ہو
 اس کے لئے ایسی نگہداشت فضول ہے۔ اگر بچہ جو قسم غموم و افکار سے حالت نجات
 کبھی نمودار ہو جاتی ہے تو غم عشق جس نے ہر وقت دوزخ دل میں پیدا کر رکھا ہے
 میرے جلانے کے لئے کافی ہے۔ واللہ میں مدت سے اس دوزخ کا خوگر ہوں اور
 اسی کا ایندھن ہوں عزیزہ موصوف کا آپ زیادہ فکر نہ فرماویں اللہ آرام دینے
 والے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ ظاہری علاج میں سعی بلیغ فرماؤ
 تاکید ہے۔ اور ان سے فرماویں کہ درود شریف کثرت سے پڑھیں۔ پھر انشاء اللہ
 آرام ہی آرام ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ مجھے جلد جلد حالات عزیزہ سے مطلع فرمانے
 رہیں اور میری طرف سے بعد سلام ان کی ضرورت عیادت فرماویں۔ اور عرض از جانب
 نیاز مند کریں کہ مقام فکر نہیں ہے انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہونے والا ہے۔ عزیز رہیں
 جانڈھر سے شفا پا کر واپس گھر آ گیا ہے۔ اور آنکھ کی حالت اچھی ہے لیکن عزیزہ صاحب
 گو اچھا اور چلنا پھرنا ہے۔ مگر زرد اور کمزور ضرور ہے۔ بہک ورم کا علاج ڈاکٹر ہی اچھی
 نہیں کیا گیا۔ مجھے اُس کے علاج مذکور سے ڈر لگتا ہے کیونکہ شاید وہ ہر روزہ کر رہے کہ
 دوائی کی تکلیف برداشت کرے یا نہ۔ اس کی فکر اور سخت فکر میں ہوں کیا عرض کروں
 برسات سے اب تک انہی افکار کا تسکار ہوں۔ ابھی نجات ملتی نظر نہیں آتی۔ اللہ
 رحم فرمانے والے ہیں۔

گو سردی معتد بہ کم ہو گئی ہے نگر میری حالت ابھی ویسی ہی ہے جیسی سرما کی شدت میں تھی۔ سرما میں بھی شکایت مرض معمولی رہی ہے شدت سے نہیں ہوئی۔ میں نے دو سال کے تجربے سے دیکھا ہے کہ اس مکان بیرونی میں مجھے سرما کو اتنی شکایت نہیں ہوتی جتنی موسم برسات کو ہوتی ہے لہذا میں ارادہ کرتا ہوں کہ اگر زندگی نے وفا کی تو میں برسات آئندہ میں ماہ ڈیڑھ ماہ کے نئے ایسے علاقہ میں جاؤں۔ جہاں بارش کم ہوتی ہو اب سوال یہ ہے کہ ایسا علاقہ کونسا ہے۔ میرے خیال میں ریاست بہاول پور ہے نیز قاضی کا یا بیکانیر وقت آنے پر دیکھا جاوے گا۔ کہ کہاں آب و دانہ ہے۔

جواب کے جلد مطلع فرمادیں مشکور ہونگا۔ والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزیاں و شعرا صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور چند یاد۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۱/۳/۳۲

عزیز القدر من جناب مولیٰ صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام ستون! والانا مرآت العزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ اتوار گذشتہ
یعنی پرسوں ڈاکٹر بدرالدین صاحب نے جالندھر سے آکر عزیز صاحب کا علاج بہت
کیا اور سہل و خیر دیا گیا۔ یہ دوائی کا پہلا کورس تھا۔ کہتے ہیں کہ ایسے کورس ایک
ایک یا دو اور ہفتہ ہفتہ کے وقفے سے دینے پڑینگے۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ تمہارا کام

کی امید ہے۔ یہ جملہ امور اللہ کے یدِ قدرت میں ہیں اور اسی کی ذات پاک پر
بھروسہ ہے۔ گو کمزوری ہے تاہم عزیز کی حالت اچھی ہے۔

پرسوں اور اس سے پہلے روز یہاں خوب بارش ہوئی ہے اور حالت فصل
بہ سے بہتر ہو گئی ہے۔ تاہنوز اب محیط سے دیکھئے اور کیا پردہ غیب کے برآمد ہوتا ہے
میں آپ کے تشریف لے جانے کے بعد زکام و نزلہ سے بہت بیمار ہو گیا اور
اس کے ہمراہ خفیف بخار بھی رہا۔ گو اب اس کی شدت نہیں ہے مگر تاہنوز اس
کی تکالیف و اثرات سے طبیعت صاف نہیں ہوئی۔ امید ہے رشتہ رشتہ
صحت کئی حاصل ہوگی۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان و شرعاً صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۹^۳ ۱۳۳۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنوں! والانا مہ آفریز تشریف صدور لایا شکر یہ ہے۔ عزیز صاحب
کو دوا توار گذشتہ ہفت ورم زائل کرنے والی دوائی ڈاکٹر صاحب نے جالندھر
سے آکر اپنے مواجہ میں دی اور سہماں و غیرہ اچھے ہو گئے ہیں۔ پہلے التوار دوائی
دینے کے تین یوم بعد عزیز کے پاخانہ کا ڈاکٹر صاحب نے معائنہ از خود بین کیا تو
معلوم ہوا کہ کیرٹوں میں معتدبہ کمی ہو گئی ہے مگر تاہنوز ان کا بقایا عزیز کے معدہ

میں موجود ہے۔ اب دوبارہ دوائی دینے پر وہ امید کرتے ہیں کہ غالباً بقایا نہ رہا ہو۔ لیکن بعت یا موجود ہونے کی صورت میں پھر ایک مرتبہ وہی دوائی کھلانے کا ارادہ کرتے ہیں۔ لہذا آدمی معہ پاخانہ عزیز آج جا لندھر ڈاکٹر صاحب کے پاس روانہ کیا ہے اور وہ معائنہ کے بعد اپنی رائے ظاہر کریں گے۔ کہ کیرٹ ختم ہوتے یا ابھی بقایا موجود ہے۔

میں اپنی حالت کیا عرض کروں۔ اس سے پہلے نیاز نامہ میں میں اپنی حالت گذارش کر چکا ہوں۔ کہ نزلہ اور بخار سے بیمار ہوں۔ گوان ہر دو عوارض سے معتدبہ آرام ہو چکا ہے مگر بقایا نزلہ خفیف باقی ہے مگر میں محسوس کرتا ہوں کہ جسم میں کمزوری بے شمار ہے یہ بھی ہے کہ بھوک بہت کم ہو گئی ہے اور کچھ کھایا بھی نہیں جاتا۔ لیکن رب کے زیادہ مصیبت یہ ہوتی کہ چار روز ہوئے صبح مسواک کرتے وقت وہ ڈاڑھ یعنی چبانے والا دانت جس سے چند سال سے کھانے کا کام چلنا تھا۔ اٹھ کر نکل کر گر پڑا۔ اب کھانے کا کام تقریباً بند ہے۔ علاوہ کمی شہتہا کے نہ کھا سکے گا یہ بھی موجب غنیمت ہے۔ جسم اور دانتوں کی خرابی مدت سے اپنی لائق مجال تھی بہت سے احباب نے دانت مصنوعی لگوانے کے لئے مجھے مشورہ دیا۔ مگر واللہ ہمیشہ یہ خیال پیش نظر ہونے سے کہ اب بوسیدہ زندگی کی زیادہ فکر کرنے کی بنیادیں کیا ضرورت ہے اور نیز اپنی موت کی ہر وقت شدید انتظار رہتی ہے۔ میں ہمیشہ مشورہ مذکور پر کار بند ہونے سے گریز کرتا رہا ہوں۔ لیکن اب موجبات مذکور سے کام صحت جسمانی تقریباً بالکل خراب ہو گیا تو اپنے میں نشست و برناست کی قوت بھی معدوم کے قریب قریب نظر آتی ہے۔ کیسا اچھا ہوتا اگر ان نکال دینے سے پہلے

زندگی مستعار کا کام تمام ہو جاتا۔ اندر میں حالات میں آپ سے مشورہ طلب کرتا ہوں۔
 کہ کیا کروں تکلیف بہت ہے لیکن ایک بات فرحت اور امید افزا ہے۔
 کہ جس روز سے یہ حالت پیدا ہوئی ہے اُس روز سے بیداری اور مراقبہ اور خواب
 یکساں ہو گئے۔ اب دیدار اور وصلِ یاد میں بیداری جو کبھی خفیف مزاحمت پیدا کرتی
 تھی۔ بالکل مراقبہ کے ہم پلہ اور ہم آہنگ ہو گئی ہے۔ میں زیادہ کیا عرض کروں۔
 آپ دانا ہیں۔ اس پر جیسا آپ مناسب خیال فرماویں اپنا مشورہ دیں آپ
 دانا ہیں۔ اب ہاتھ کھٹک گیا اور تحریر مزید دشوار تر ہے۔ لہذا سلام
 گھر میں اور جملہ عزیزان و شعرا صاحبان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد نکم
 سلام سنون! ادا لانا مہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ عزیز صاحب
 کی نسبت عرض ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے عزیز کو تین مہفتہ سے دوائی کا کورس
 برائے تلف کرنے ہٹ ورم دے رکھا ہے۔ دوسرے کورس کے بعد بھی عزیز کے
 پاخانہ سے جرم پایا گیا لہذا کل تیسرا کورس بھی ڈاکٹر صاحب نے جانڈھر سے آکر بروقت
 دیا اور مہل وغیرہ اچھا ہو گیا جس سے امید ہے کہ اب جرم مذکور کا وجود عزیز کے معدہ
 میں نہیں رہا ہو گا تاہم ڈاکٹر کے ارشاد کے بموجب کل کو پھر پاخانہ برائے معائنہ جانڈھر

ارسال کیا جاوے گا۔ مگر ڈاکٹر کی رائے ہے کہ اب عزیز کو دوائی خون پیدا کرنے والی ضرورت شروع کر دینی چاہئے۔ چنانچہ وہ کل کو جالندھر سے ارسال کریں گے۔ تو کھلانی شروع کر دی جاوے گی۔ سب امور اللہ کے ہاتھ میں ہیں مگر امید بہتری اور شفا عزیز کی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ڈاکٹر کے آنے میں تمام جدوجہد جناب سردار صاحب کی ہے۔ میں ان کا نہایت مشکور ہوں۔ وہ ہر ایک امر میں مجھ پر بڑی مہربانی فرماتے ہیں۔ اللہ ان کو جو کچھ چاہے۔ آمین۔

اب میں اپنی حالت عرض کرتا ہوں۔ کہ بہت دنوں سے مجھے نزلہ نے دق کر رکھا ہے اور طرفہ یہ کہ نزلہ پر نزلہ ہوتا رہا۔ اور اس دوران میں حقیقت بخار بھی اکثر رہا جس سے بہت کمزوری ہو گئی جو اب تک شامل حال ہے۔ آخر گذشتہ جمعہ کے روز میں نے مسہل کیا جو اچھا ہو گیا اور اب طبیعت رو بہ صحت ہوتی جاتی ہے۔ اس دوران علالت میں میری آواز ایسی بیچ گئی کہ ایک دو روز اشارہ سے بات کرنی پڑی اب اس کو بھی آرام ہو رہا ہے اور طبیعت صحت کی طرف اٹل ہے امید ہے انشاء اللہ اس عارضہ سے آرام ہو جاوے گا۔ لیکن جو بڑی علت میں اپنی علالت اور کمزوری محسوس کرتا ہوں وہ غذا کو چبانے والے دانوں کا مفقود ہونا ہے۔ واللہ اب کھانا ایک شدید مصیبت ہو رہی ہے نہ غذا چبائی جاتی ہے اور نہ کھائی جاتی ہے جس سے کمزوری دن بدن زیادہ رونما ہو رہی ہے جیسا کہ آپ تجویز فرماتے ہیں۔ کہ مجھے ضرورت دانت لگوانے چاہئے میں بھی یہ ضرورت خیال کرتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں کہ جلد لگواؤں تاکہ صحت میں زیادہ خرابی پیدا

نہ ہو۔ اب سوال یہ ہے کہ دانت کس جگہ اور کس دندان ساز سے لگوائے جائیں
 ویسے تو اب یہ حالت ہے کہ دندان ساز لوگ اب تقریباً ہر جگہ ملتے ہیں اب
 کوئی شہر ان سے خالی نہیں ہے لیکن قابل آدمی ایسے کم ہیں جس کے لگائے ہوئے
 موزوں اور کارآمد اور دیر پا ہو سکیں۔ آنحضرت کو غالباً اس کا چنداں تجربہ نہیں لیکن
 نیاز مند کو اس کا تجربہ کامل ہے جہاں تک مجھے معلوم اور تجربہ ہے اس وقت
 پنجاب میں صرف ایک شخص دندان ساز بنام جلال الدین لاہور میں ہے۔ جو ہفتہ
 میں دو دن امرتسر میں کام مذکور کرتا ہے اور باقی دن لاہور میں۔ سنا ہے کہ یہ فی
 دانت تین روپیہ لیتا ہے اور عمدہ اور کارآمد و دیر پا دانت لگا دیتا ہے۔
 میری رائے میں اگر دانت لگوائے جائیں تو ایسی شخص سے لگوائے جائیں اب
 آپ تحریر فرمادیں کہ اس کام کے لئے ہمیں لاہور کچھ بھیرنا پڑا تو کہاں بھیرینگے۔
 میں سردار احمد صاحب کے ہاں قیام کرنا ہرگز پسند نہیں کرتا اور نہ وہاں قیام
 کروں گا۔ کیونکہ طرز اخلاق سے میری طبیعت بہت متنفر ہے لاہور میں بھیرنے
 کا شبہ مجھے اس وجہ سے ہے کہ میرے شکستہ دانت جو بالکل بیکار ہیں وہ
 موتہ میں موجود ہیں۔ دانت لگوانے سے پہلے جن کا اخراج ضروری ہے ان کے
 اخراج اور جدید کے لگوانے میں غالباً کچھ وقت ضرور عائل ہوگا۔ لہذا میں اس
 وقت کے گزارنے کی فکر میں ہوں کہ کہاں صرف کیا جاوے۔ میں تو اور سب
 جگہ سے کسی آدمی کو سراٹھے کو پسند کرتا ہوں ورنہ اگر زیادہ وقفہ حاصل ہوا تو
 گوجرانوالہ موزوں ہوگا۔ تاہم آپ اس پر غور فرما کر اپنی رائے سے مشکور فرمادیں۔
 عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کی علالت نزلہ کا مجھے بہت فکر ہے اللہ ان کو شفا

اور آرام جلد عطا فرماوے۔ آمین۔ آپ اُن سے میرا سلام فرمادیں۔ اور

میری طرف سے اُن کی عیادت فرمادیں والسلام
جملہ عزیزان و شہداء صاحبان و نواب کو دعا و سلام

بیگم پور جڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۳/۳۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا شکم

سلام سنون! والانا محبت آن عزیز ثروت صدور لائے شکر یہ ہے
میں سب سے پہلے آپ کی اُس سہاروی کا شکر یہ ادا کرنا ہوں جو آپ علاوہ
دیگر سہارویوں کے میرے دانت لگوانے کی سہاروی فرماتے ہیں۔ اب میں
عزیز صاحب کے حالات عرض کرتا ہوں کہ عزیز کے معدہ کے ہک ورم
ذائل کرنے کا تیسرا کورس پچھلے سے پچھلے اتوار کو ختم ہو گیا اس سے تیسرے روز
معائنہ کرنے سے ڈاکٹر نے نتیجہ دیا کہ اب ہک ورم کلیتاً ذائل ہو چکے ہیں اس
پر ڈاکٹر نے ایک سٹینٹ دوائی عزیز کو دو دفعہ کھانے کے واسطے دی جس میں
فولاد تھا۔ ابھی اُس کی دو خوراکی کھائی تھی کہ عزیز کو سخت قبض ہو کر درد شکم
اور بخار ہو گیا۔ اُس اثنا میں دو مہل دے گئی اور چار روز بعد ان عوارضات
سے آرام ہوا۔ اس پر ڈاکٹر نے دوائی تبدیل کر دی اور موجودہ دوائی میں
معدہ کی تقویت کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ یہ دوائی چار روز سے استعمال

ہو رہی ہے اور مفید ثابت ہوتی ہے اس سے بھوک اچھی لگتی ہے اور ہاضمہ
 اچھا ہے۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ حالت امید افزا معلوم ہوتی ہے لیکن ابھی
 عزیزیت کمزور ہے اور رنگ زرد ہے۔ جملہ امور اللہ کے یدِ قدرت میں
 ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ امید کامل ہے کہ عزیز کو اللہ صاحب شفا کامل عطا
 فرمادیں گے۔ میں کیا عرض کروں میں نے دانستہ معروضات مذکور میں آپ
 کی پھر وی کی نوعیت اور عزیزہ نہرہ بیگم صاحبہ کا ہمارے ہمراہ محض میری
 خدمت کے لئے لاہور تشریف لے جانا اپنے اور عزیزہ نے تجویز فرما کر تحسیر
 فرمایا ہے۔ واللہ میں اس سے علاوہ خوش ہوتے کے حیران رہ گیا ہوں کہ اللہ
 تیری شان دنیا میں مجھوتا تو اں اور کہنے و سند سیدہ اور نیکے شخص کے لئے بھی
 قابل اور پھر و انسان تو نے پیدا فرما کر چھوڑے ہیں۔ کیونکہ واللہ باللہ میں
 اپنے میں کوئی قابلیت اور اصلاح نہیں دیکھتا اور بد سے بدترین اپنے آپ
 کو ہمیشہ دیکھتا ہوں۔ میں عزیزہ کے ہمراہ لے جانے کی تجویز کا شکر یہ ادا کرتا
 ہوں۔ اور عرض کرتا ہوں۔ کہ اُن کو اس کام کے لئے ہمراہ لے جانا میں ہرگز
 پسند نہیں کرتا ہوں۔ البتہ آپ کا میرے ہمراہ ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے۔
 اور ہم کھانے کا سامان کسی دکان وغیرہ میں اچھی طرح سے کر سکتے ہیں۔ اس سے
 کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں کیا عرض کروں میرے آتے
 میں ابھی توقف بہت معلوم ہوتا ہے جس کی وجوہات یہ ہیں کہ حکیم صاحب
 گو مدت سے بیمار ہیں مگر امراض سے اس وقت اُن کی حالت نازک اور
 خوفناک ہو رہی ہے۔ اس وجہ سے ان دنوں میں یہاں سے بغیر حاضر ہونا نامناسب

معلوم ہوتا ہے۔ دوسرا فضل ربیع کی کٹائی ان دنوں میں شروع ہونے والی ہے۔
اس کے لئے بھی اپنی موجودگی ضروری معلوم ہوتی ہے۔ البتہ ان سے فراغت پر
انشاء اللہ تعالیٰ اپنے حاضر ہونے کا ارادہ ضرور کروں گا۔

تعمیر مکانات شروع ہے اور زور سے کام ہونا رہا ہے جس سے اینٹ کا کام
تقریباً خاتمہ پر ہے البتہ لپائی سب کی سب باقی ہے جو بعد در و فصل کرانے کا ارادہ
ہے۔ آگے جو اللہ کو منظور میری حالت آج کل اچھی ہے مگر کمزوری بہت محسوس
ہوتی ہے۔ امید ہے کہ ماہ میں دانت لگنے پر رفع ہوگی۔

آپ کو تشریف فرمائے اب دیر ہو گئی ہے کیا آپ ارادہ نہیں فرماتے کہ اپنے
دیدار فرحت آثار سے مجھے مستفید فرماویں۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیرت سے

ہونگے والسلام

و شعر اصحابان کو دعا و سلام

گھر میں اور جملہ عزیزان

بیگم پور خٹہ یا لہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنین! والانا مجبات ان عزیز بشارت صدور لائے لیکن میں بعض

مصرفیتوں کی وجہ سے تحریرِ نیاز نامہ سے قاصر رہا۔ اس کی وجہ زیادہ تر مہمانوں کی آمد تھی۔ انہی دنوں میں حکیم صاحب مرحوم کا چہلم تھا۔ امید ہے آپ توقف ناگزیر مذکورہ معاف فرماویں گے۔ الحمد للہ میری طبیعت آج کل اچھی ہے۔ مگر موسمِ اندازہ سے زیادہ گرم ہو رہا ہے تاہم شکر ہے کہ سر میں مرض کی شدت کی نسبت آرام سے ایام گذر رہے ہیں۔

آپ مجھے وہاں حاضر ہونے کی نسبت تحریر فرماتے ہیں۔ لیکن تاہم روز کسی ایک مانات سدراہ ہو رہے ہیں۔ ایک تو بقایا تعمیر مکان جو زور و شور سے ہو رہا ہے۔ اور ہر وقت روپیہ کی داد و ستد جاری رہتی ہے۔ دوسرا فراہمی چکوتہ اور اداسیگی معاملہ سرکاری۔ تیسرا اپنی طبیعت کی بے ڈھب رپودگی جس سے ان دنوں میں سروپاگم ہوں۔ نثار اللہ تعالیٰ ان سے فراغت پر میں حاضر ہونے کا مصمم ارادہ کرونگا۔ میرا ذخیرہ میڈیکل کیورخانہ پر ہے اگر جلد ارسال فرماویں تو بعید از عنایت قدیمانہ نہیں ہوگا۔ گو مجھے مصرفیت کیسی اور کتنی ہو واللہ آپ ہر وقت میری چشمِ دل کے پیش نظر رہتے ہیں۔ آپ کو یہ امر اپنی حالت سے ہرگز پوشیدہ نہیں ہے امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔

عزیزہ کسور سے فرمادیں کہ آپ کی پر لذت ضیافتوں کے لئے میری طبیعت ہر وقت ٹھیک رہتی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ کچھ وقت کے بعد بہت جلد حاضر ہونے والا ہوں۔ اتنی کثرت سے آپ کی ضیافتیں کھاؤں گا کہ آپ انہیں پکاتے پکاتے

تھک جاؤنگی۔ والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان اور مائی صاحبہ کو دعا و سلام

بیگم پور خٹہ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۰/۳/۱۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! والاناامہ آنقریز معہ پارسل حملہ ہیڈک کیور شرف صدور

لایا بہت بہت شکر یہ ہے۔ افسوس ہے کہ ڈبہ پارسل مذکور میں خلو ہونے کی وجہ

سے تین درجن ہیڈک کیور ضائع ہو گئیں۔ مگر کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ میں یہ ہرگز عرض

نہ کرنا صرف اس غرض سے عرض کیا گیا ہے کہ آئندہ احتیاط رہے۔

میں کیا عرض کروں اور سچو قسم عرض سے میں ہمیشہ آپ سے اپنا حال عرض

کرنے سے سخت پرہیز کرتا رہا ہوں اور اس وقت بھی پرہیز ہے مگر آپ کے والاناامہ

کے شکر گزارنے کے

تیری تلاش میں میرا وجود ہی نہ رہا

مٹا گئی میری ہستی کو جستجو تیری

واللہ اس نے میرے بچرے دم کے غوطے دراز کر کے مجھے معدومیت کے قریب

قریب کر دیا ہے طبیعت اور حالت کو واپس کرتا ہوں لیکن وہ واپسی کا نام

تک نہیں یعنی۔ اندر میں حالت میں آپ سے کیا عرض کروں کہ مجبوز ایک
اور صرف ایک کے اور کچھ نہ سوچتا ہے۔ اور نہ کچھ نظر آتا ہے میری
اسی حالت میں کل میرے پاس حضرت عونث پاک تشریف فرما ہوئے! اور میری
حالت پر نظر نہ رحم و الطاف فرما کر ارشاد فرمایا کہ اِنَّ اللہَ لَطِیْفٌ فِیْ مَاہِ

الہَا وَ کَیْفَ فِیْ مَاہِ خَلْقًا۔ یعنی اللہ نے لطافت کی جانب توجہ فرمائی تو اللہ میں

بیٹھا اور کثافت کی جانب خیال کیا تو خلق بن گیا۔ یہ سب کچھ وجود واحد کے پہلو ہیں

اور بس۔ مجھے سمجھت حیرت درحیرت پیدا ہوتی ہے کہ امانت تو مدت سے مرچکا

ہے۔ اس کو اس نام سے اب کیوں پکارا جاتا ہے۔ یہ لکھ رہا تھا کہ عرش بریں سے

بزور ندا آئی کہ یہ نام بھی اسی واحد معشوق کا ہے فرمائیے میں اب آپ کو کیا تحریر کروں

میرے عزیز! میں کیا عرض کروں تار سا اور بے حال فقرا نے فنا اور بقا پر

بہت سی دماغ بازی کی ہے۔ میں نے یہ تحقیق دیکھ لیا ہے کہ وجود واحد کی سب

حالیاتیں ہیں جن کو غیر محقق اور کوتاہ نظر لوگ تفرقہ سے دیکھتے ہیں۔ واللہ ذات واحد

ہر رنگ کے نمے لے رہی ہے اور یہ اس کی صفات ذات کا تقاضا ہے۔ اس قدر

تخریب کیا تھا کہ آندھی اور تار ایک آندھی آئی اور اس نے تخریب کی طاقت مجھ سے

نکال کر سمندر میں ڈال دی اب وہ سمندر میں طیران بڑی دور سے نظر آتی ہے۔ مگر

میں شل ہو گیا ہوں۔ طرفہ یہ کہ بڑے زور سے سمندر مجھے پکار رہا ہے کہ تم اپنے فنا

ہونے والے دوست کو قال سے کیوں پکارتے ہو اس کو حال خود بتلا دے گا۔ میں

خاموش اور تخریب سے توبہ کن ہوں والسلام

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۴/۳/۱۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد شکم

سلام سنون! والانا ماہ العزیز شرف صدر لایا۔ شکر یہ ہے۔ آپ مجھ سے دریافت فرماتے ہیں کہ میں گوجرانوالہ میں آپ کا شرف نیاز کب حاصل کر سکوں گا۔ لہذا عرض ہے کہ چونکہ تعمیر کا کام قریب الاختتام ہے جس کی اُمید دو ہفتہ تک کی جاتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بعد حاضر ہونے کا عزم کروں گا۔ اس وقت میرا حاضر ہونا اس وجہ سے دشوار ہے کہ معماران اور مزدوران کو ان کا حساب مزدوری ببقا کہنا ضروری ہے۔ قریب وقت آنے پر میں اپنی حاضری کی تاریخ عرض کروں گا۔ میں کیا عرض کروں۔ اپنی کمزوری تم سے ڈر لگتا ہے۔ کہ کہیں شدت گرما اس پر وہاں زیادہ اثر بدنہ کر دے۔ کیونکہ ہواداد فضا میں دن بھر کمرہ میں باوجود پانی کے چھڑکاؤ اور پنکھا جنبانی کے تڑپ کر وقت گزارتا ہوں۔ اور بے شمار پانی پیتا رہتا ہوں۔ تاہم میرے حاضر ہونے میں انشاء اللہ تعالیٰ شہد نہیں ہے۔

عزیزہ کشور کی ضیافتوں کی تیاریاں تو مجھے یہاں سے نظر آرہی ہیں اور ان کی لذت سے بھی بہ لحاظ روحانیت بہرہ ور ہوں لیکن یہ تمہا فوری ہے۔ مگر اہلی لذت تو تب حاصل ہوگی جب عزیزہ اپنے خاص رہنوں میں میرے

سامنے لاوے گی۔ آپ عزیزہ کو بعد پیار میری طرف سے تاکید فرما دیوں کہ
میری ضیافتیں بے شمار ہوں گی بڑے اندازہ پر تیاری کرے۔ میں کیا عرض
کروں ایک طرف سے تو موسم کی ٹوٹھلیں رہی ہے اور دوسری طرف آتش
عشق جلا رہی ہے۔ اوروں کو تو دوزخ بعد الموت ملے گا۔ مگر یار نے ہمیں
تو یہیں نصیب کر رکھا ہے۔ الحمد للہ علی ذلک۔

امید ہے آپ معہ عزیزیاں خیریت سے ہونگے۔ والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان و شعرا صاحبان کو دعا و سلام

۴

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۰/۶/۳۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا شکم
سلام سنون! والانا مہ آن عزیز نثرت صدور لایا شکر یہ ہے۔ الحمد للہ
کہ میں اور عزیز صاحب خیریت سے ہیں۔ اب تو عزیز صاحب خود بخود پرپوں
سے سکول میں داخل ہو گیا ہے۔ اللہ اُس کو کامیاب کرے۔ آمین۔ تم آمین۔
آپ مجھے حاضر ہونے کے لئے تاکید تحریر فرماتے ہیں۔ واللہ باللہ میں
نہایت سعی سے حاضر ہونے کو تیار ہوں لیکن کیا عرض کروں مثل مشہور ہے۔ کہ

جن اور عسما راگر کہیں داخل ہو جاتے ہیں تو وہاں سے نکلنے کا نام نہیں لیا کرتے
 بس وہی حال ہمارے معماروں کا ہے۔ وہ تاہنوز نکلنے کا نام نہیں لیتے۔ یہی
 وجہ ہے جس سے میں اب تک آپ کی خدمت والا میں حاضر نہیں ہو سکا امید
 ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ دو مہینہ تک کام تعمیر ختم ہو جاوے گا اور پھر حاضری
 کا عزم کروں گا۔ واللہ باللہ میری طبیعت میں آپ کے حصول نیاز کا عجب
 اضطراب پیدا ہو رہا ہے۔ لیکن موجب مذکور تاہنوز مانع ہے امید ہے کہ
 اب انشاء اللہ عنقریب نجات قریب ہے اور پھر بہت جلد حاضر ہونے والا
 ہوں۔ بلکہ ارادہ مصمم ہے نجات مذکور حاصل ہونے پر پہلا کام آپ کی خدمت
 میں حاضر ہونا ہے۔

یہ مجھے پہلے سے امید و اتق تھی کہ عزیزہ کثورت نے میری ضیافتوں کے
 لئے بہت سی تیاری کی ہوئی ہے اب آپ کے تحریر فرمانے سے ان کا مزید
 وثوق پیدا ہونا جاتا ہے۔ دیکھو میں انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب حاضر ہو کر
 ہر ایک ضیافت سے بہرہ ور ہوں گا اور اتنا کھاؤں گا۔ کہ عزیزہ پکاتے پکاتے
 تھک جاوے گی! اور کہے گی کہ یہ بیٹو مہمان اب یہاں سے چلا جائے۔ تو
 اچھا ہے۔ اس نے تو سب کچھ کھا لیا پر سیر ہونے میں نہیں آتا۔

اب یہاں تو بارشیں بہت دنوں سے شروع ہیں۔ اور موسم خوشگوار
 ہے۔ لیکن اس سے پہلے دنوں میں تو چند دن گرمی نے ہر ایک متنفس کا کچور

نکال دیا۔ مجھے عزیزہ نصر اللہ اور طالب صاحب کی ناکامی کا بہت افسوس ہے۔ چلو پھر سے اللہ کامیاب فرمادے۔

دل میں باتیں تو بہت ہیں جو تحریر کے قابل ہیں۔ مگر میں ان کو موصول ملانا کے وقت پر چھوڑتا ہوں۔ تاکہ زیادہ لطف حاصل کروں۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزاں
و شغرا صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور چندیا۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۸/۳/۳۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآہم
سلام مستون! والانا ما ان عزیزہ شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔
واللہ آپ کے والانا موصوف نے مجھے بے طہب تڑپایا۔ مگر میں اپنی
شدت مرض سے جلد جواب عرض نہیں کر سکا۔ امید ہے آپ معاف فرماویں گے
میں اور میرے فلم ان عنایات اور تواضعات کی تحریر سے جو نہ صرف آپ نے
اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ نے مجھ پر میزول فرمائیں بلکہ آپ کے بچوں اور عزیزوں
اور احباب کی تواضع اور مدارات نے میرا ایسا سرخم کیا ہے کہ واللہ قیامت

تک یہ اٹھنے کے ہرگز قابل نہیں رہا ہے۔ میں ہرگز مبالغہ سے نہیں بلکہ مبالغہ سے
 میں توبہ کرتا ہوں۔ میری آپ سے اور عزیزہ موصوف سے یہ حالت پیدا ہو
 گئی ہے کہ فی الواقعہ آپ صاحبان سے نہ دل جدا ہو۔ نہ کو چاہتا ہے اور نہ
 آپ کی فرط محبت سے کسی وقت دل اور دماغ فارغ اور خالی ہوتا ہے۔ اگر
 آپ مجھ میں فنا ہیں تو واللہ میں اپنے آپ کو آپ میں ادغام اور معدوم پاتا
 ہوں۔ میں حیران در حیران کہ آپ مجھ سے کسی فرود گذاشت کی جو شاید آپ کی
 طبیعت کے کسی شبہ سے پیدا ہوتی ہوگی معافی مانگتے ہیں جس سے میں اس قدر
 نادم ہوا ہوں۔ کہ قلم اٹھاتے وقت عرق افعال سے تڑپتہ ہورہا ہوں۔

عزیز من! وہ تو اضع اور مدارات کا کونسا پہلو تھا جس کی آپ نے فرود گذاشت
 کی ہو۔ واللہ میں تو اپنے حوصلے سے آپ کی عنایات جو مجھ پر مبذول ہوتی ہیں۔
 زیادہ پاتا ہوں اور آپ ان کی کمی کی معافی مانگتے ہیں۔ میں آپ سے آنکالیفت
 کی معافی مانگتا ہوں جو میں نے اپنے قیام کو جو انوالہ میں آن عزیز کو دیں اور دینی
 پسند کریں امید ہے آپ اپنی دریادلی سے مجھے معافی مذکور تحریر فرما کر مشکور
 فرمادیں گے! اب میں شہ از ان تکالیفت کی عرض کرتا ہوں جو آپ سے رخصت ہو کر
 مجھے یہاں برداشت کرنی پڑیں۔ اور جن کی وجہ سے میں آپ کو اب تک نیا زمانہ
 عرض نہیں کر سکا۔ میں اس روز آپ سے رخصت ہو کر دس بجے دن کے جالندھر
 اور دہاں سے چھ بجے شام کے گھر پہنچا۔ طبیعت اچھی تھی اور صحت کی حالت میں

رات کو کھانا کھا کر سویا۔ مگر اللہ کی شان نصفت رات سے موسلا دھار بارش شروع ہوئی جو لگاتار اڑتا لیس گھنٹہ بڑھتی رہی۔ آپ قیاس فرما سکتے ہیں کہ ایسی حالت میں میری صحت کا کیا حشر ہوا ہوگا۔ دم کا ایسا شدید دورہ شروع ہوا کہ ہر ایک دم دم واپس تھا۔ اسی حالت میں کئی روز گزرے۔ ادویہ استعمال کیں مہل کیا مگر طبیعت ہوا سب پر غالب رہی آخر بارش بند ہوئی اور کچھ دھوپ لگی تب کچھ افاقہ ہوا۔ کل رات شدید ترین رات تھی۔ صبح اسپتال پہنچے آئے اور ادویہ دیں۔ جو ذریعہ استعمال ہیں۔ اور اس وقت مرض سے قدرے افاقہ ہے اور طبیعت دوبہ صحت ہے۔ گو پرسوں سے مزید بارش نہیں ہوئی مگر آسمان پر بادل محیط ہے اور گھٹائیں سیاہ و ردی پہننے ہم مریضوں کی جانوں پر آفت برپا کر رہی ہیں۔

اللہ کے فضل سے اب پرسوں سے ماہ بھادوں شروع ہو گیا ہے جس سے امید ہے کہ چند روز تک بارش کی کمی ہو جاوے گی۔ آئندہ جو اللہ کو منظور۔ جو شدید حملہ کہ یہاں مرض نے مجھ پر کیا ہے اس سے مجھے کمزوری بے شمار ہو گئی ہے۔ مگر امید ہے صحت ہونے پر رفتہ رفتہ اس سے آرام ہو جاوے گا۔ آئندہ جو اللہ کو منظور۔

آپ عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ سے بعد سلام میری طرف سے یہ عرض کر دیوں۔ کہ آپ کی مہربانیاں اور آپ کی خدمات یاد کر کے میرے آنسو بے تحاشہ رواں ہو جاتے ہیں۔ واللہ آپ بھی عجیب لوگ ہیں کہ اپنے جادو سے جادو گروں کو از سر تاپا موثر فرما دیتے ہیں۔ اللہ آپ کو خوش رکھے۔ والسلام۔ امید ہے آپ معہ عزیزیاں

خیریت سے ہونگے۔ مگر میں اور جملہ عزیزان و دیگر احباب کو دعا و سلام

بیگم پور جدید پالہ - ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرزا حکیم

سلام سنون! والانا محبت آن عزیز شرف صدور لائے شکر یہ ہے آپ

ہمیشہ اپنا قلق و اضطراب تفصیل تحریر فرماتے ہیں۔ میں ان حالات سے بخوبی

واقف ہوں اور یا تجربہ ہوں۔ واللہ اس میں مجھے آپ کے ایسی ہمدردی ہرگز نہیں

ہے۔ کہ آپ کی آتش عشق کم یا فرو کرنے کی کبھی سعی کروں۔ اذ آنکہ جو حضرت است

اس آتش میں جل کر اٹھ کر ہوئے ہیں۔ ان پر آتش و نوح اللہ نے جہم فرمادی

ہے۔ بلکہ روتخ ہمیشہ سے اللہ سے پناہ مانگ رہا ہے اور دعا مانگتا ہے۔

کہ اللہ ان لوگوں کو مجھ سے دور رکھو کیونکہ ان کا میرے قریب آنا بھی مجھے سرد

اور فہاہ کر دے گا۔ واللہ آتش عشق کے بجز نہ کبھی یہ آگ سرد ہوتی ہے اور نہ ہی

میں تو آپ ہر دو عزیزان کے لئے ہمیشہ ہی التجا کیا کرتا ہوں اور کہتا رہوں گا

کہ الہی ان ہر دو عزیزان کی آتش عشق ایسی شعلہ زن فرما کر ان کا وجود محض آتش

ہی آتش ہو جائے اور یہ آتش عشق کے شعلہ کی لپیٹ میں مرکز عشق میں جا کر جو ذات الہی

ہے اور غم اور فغاہ ہو جاویں۔ اور میں۔ میرے عزیزان! واللہ میرے پاس اس آتش کے بجز اور کیا چیز رکھی ہے میں خود آتش میں سوختہ ہوں اور انا اللہ تعالیٰ کے آپ ہر دو کو جلا کر اور اٹھ کر چھوڑوں گا۔ یاد رہے کہ یہ آگ اور یہ سوز اور یہ قلق و اضطراب ہم لوگ ان کو دیا کرتے ہیں جن کو ہم اپنی جان سے پیارا جانتے ہیں اور غیروں کو ہم آرام دیا کرتے ہیں۔ مگر پیاروں کو از سر تا پایا اٹھ کر بنا دیا کرتے ہیں۔ اور ان کی راکھ بھی نسیم الہی کے حوالہ کر دیا کرتے ہیں اور ان کو معدوم کر دیا کرتے ہیں۔ میرے عزیزان! میرے دل کی محبت جو آپ کے ہے آپ اس سے اندازہ فرما سکتے ہیں کہ وہ کس قدر ہے کہ آپ کو کس قدر سوزش و اضطراب عشق سے واسطہ آ رہا ہے۔ بس یہی سہلائی محبت ہے اور یہی سہلائی سہرا یہ ہے اور میں۔

میں نہ کہتا تھا کہ منہ سے نہ لگا سا عر عشق

میں اندوہ سے اب ہم موئے برنثار کہ تو

اس پر زیادہ کیا عرض کروں یہ قصہ ناتمام ہے نہ کبھی ختم ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ اب میں فضول اور ناکارہ بات عرض کرتا ہوں۔ کہ ماٹے کے پانچ بوٹوں کی مجھے ضرورت ہے جس کے لئے آپ انتظام فرماویں۔ اس کے علاوہ عرض ہے کہ سردار کیہ سنگھ صاحب پرہوں یہاں تشریف لائے اور مجھ سے تاکید تھے کہ میں آپ کو تاکید سے عرض کروں کہ ان کو بیگانہ کی اپنی اراضی میں تقریباً دو ہزار بوٹا ماٹے کا لگانا ہے جو عمدہ اور معمر ہوں کیا آپ ان کے لئے ان کا بندوبست

فرما کر کہ یہ دستیاب ہو جاویں مشکور فرما سکتے ہیں۔ ان کے دیگر امور کی نسبت
 آپ اُن سے خط و کتابت فرما سکتے ہیں۔ میری صحت بفضلِ الہی اب کسی قدر اچھی
 ہے۔ گو بارشیں اب گو نہ کم معلوم ہوتی ہیں مگر تاہنوز ان کا بقایا موجود ہے اور
 آج صبح بھی معمولی سی بارش ہو چکی ہے۔ اب وہاں بارشوں کا کیا حال ہے اندرنی
 مکان کی فروخت اور بیرونی مکان کی تعمیر میں آپ اپنا سو و زیاں اور آدم و
 تکلیف کا اچھی طرح سے اندازہ فرمائیے۔ اور میرے وہاں آنے کو ہرگز خیال
 میں نہ لادیں کیونکہ میں تو آفتاب لب بام ہوں اور مکان کا معاملہ ہمیشہ کے لئے
 آپ کے اور پیمانندگان کے لئے ہے تاکیدی ہے۔

امید ہے آپ معہ عزیزیاں خیریت سے ہوں گے۔ والسلام
 گھر میں اور جملہ عزیزیاں کو دعا و سلام

بیگم پور جیڈیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۹/۳/۳۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
 سلام سنون ابوالانامہ آن عزیز بشارتِ صدور لایا تشکر یہ ہے۔ میں جب
 آپ کی خدمت سے واپس آیا ہوں بارشوں کا زور یہاں اس قدر ہے کہ خدا یا

الامان۔ کوئی دن ایسا نہیں گذرا جس روز موسلا دھار بارش نہ ہوئی ہو۔ فصلیں تقریباً نباہ ہو گئی ہیں اور زمین کے رقبہ جات خراب ہو گئے ہیں۔ اپنی حالت یہ ہے کہ بارہا مرض نے حملہ شدید کیا اور اللہ صاحب آرام عطا فرماتے رہے۔ ابھی تک بارشوں کا سلسلہ بند نہیں ہوا۔ روزانہ زورو شور کی بارش ہو جاتی ہے۔ ۲۹/۳۳ کو آٹھ گھنٹہ بارش ہوئی رہی جو نو ایچ پیمانہ میں تھی۔ گذشتہ بہت سالوں میں ایسی بارشیں برسات میں نہیں ہوئی تھیں۔ آپ ان بارشوں سے میرے مرض کا اندازہ فرما سکتے ہیں! البتہ جانندھر کے ڈاکٹر نے مجھے ایسی پٹریاں دی تھیں جن سے دورہ کی روک ہو سکتی ہے میں نے انہیں آزمایا ہے واقعی ان سے دورہ رک جاتا ہے۔ میں ہم غنیمت بہت مگر یہاں ہوا ایسی نساک ہے کہ الہی توبہ اچھا اگر زندگی باقی ہے تو یہ وقت جوں توں کر کے کٹ جائے گا۔ کمزوری اس وقت زیادہ ہو گئی ہے امید ہے بارش کھلنے پر اس سے بھی آرام ہو جائے گا آپ تحریر فرمادیں کہ وہاں بارشوں کا کیا حال رہا ہے۔

اپنے ارادہ نثر لیت آدمی نصف ماہ حال کا کیا ہوا ہے آپ ضرور تشریف لے آویں لیکن عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کو اس فتنہ پر گزرنے پر راہ نہ لاویں کیونکہ راستہ بھوک پور سے آگے ایسا خراب ہے کہ ڈولے وغیرہ کی گذر دشوار تر ہے پیدل آدمی بھی تکلیف سے گذر سکتا ہے سائیکل کے پودوں کی نسبت عرض ہے کہ اگر آسانی سے

دستیاب نہیں اور نیز لانے میں آسانی اور آرام ہو تو ان کو لانے کا ارادہ فرماویں ورنہ میرے دل میں ان کے لگانے کی چنداں اہمیت ہرگز نہیں ہے۔ اگر ہوئے تو کیا اور نہ ہوئے تو کیا واللہ آپ ہرگز تکلیف نہ فرماویں۔

فرمائیے اور کیا حال ہیں۔ مرزا صاحب کا رنگ قائم ہے یا کھو بیٹھے آپ ٹھیک تاریخ سے مطلع فرماویں کہ کس روز آپ تشریف فرما ہوں گے تاکہ کوئی آدمی کھیس اور درپوں کے اکٹھا کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں کھو گیا پہنچ جاوے! امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹/۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا حکم
سلام سنون! والانا ماہ ان عزیز برف صدور لایا شکریہ ہے۔ ان عزیز نے
۹/۸ کو یہاں تشریف لائے کا ارادہ ظاہر فرمایا ہے بسم اللہ آپ تشریف لائیں
میں ابھی تک یہ امر تحریر نہیں کر سکتا کہ اس روز آپ کے جالندھر تشریف لانے
پر سردار صاحب کی موٹر بوٹوں کے لانے کے لئے موجود ہوگی کیونکہ آپ کے والانا ماہ
آنے کے بعد سردار صاحب مجھے ملے نہیں ہیں البتہ ان سے اتنا امدت تک ملنے

پر میں بات چیت کر کے آپ کی خدمت میں ضرور حیا مر قزاد پاویگا عرض
 کرونگا۔ میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ چونکہ بھوگیپور سے آگے راستہ کثرت
 کیچڑ سے موٹر کے لئے دشوار گزار ہے لہذا اگر موٹر بوٹے لے کر جالندھر
 سے آوے تو بھوگیپور تک آوے اور بھوگیپور ہائے آدمی ٹوکرے لے کر
 موجود ہونگے اور وہ بوٹوں کو ٹوکروں میں رکھ کر وہاں سے بہ آسانی لے
 آویں گے۔ یہ تجویز سردار صاحب سے مشورہ کرنے پر موقوف ہے جو بعد مشورہ میں
 آپ سے عرض کروں گا۔ نیز عرض ہے کہ الحمد للہ برسوں سے مجھے بیمار سے
 اللہ نے آرام عطا فرمادیا ہے اور اب ہر طرح سے طبیعت صاف ہے لیکن متواتر
 بیمار رہنے سے کمزوری بے شمار ہے انشاء اللہ بصورت تندرستی اس سے
 بھی آرام ہو جاوے گا۔

میں آپ سے ایک ضروری عرض کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اپنے حکیم
 صاحب مرحوم کے بعد میں نے ان کے صاحبزادہ عبدالعزیز خاں سے مشغول
 طبابت شروع کر دیا۔ اور وہ اس پر عمل پیرا ہے اور بیمار لوگ جو ق درجہ
 اس کے پاس آتے ہیں اور اکثر شفا پاتے ہیں۔ یہ کچھ تو ہو لیا مگر اس کے پاس
 کتب طبابت کا ذخیرہ کم از ضرورت ہے۔ لہذا ارادہ ہے کہ اس کو کتاب
 طبابت اکبر اعظم فارسی معہ قرابادین اعظم مکمل فارسی خرید دی جاوے تاکہ وہ
 بوجہ احسن خدمت خلق اللہ سر انجام دے سکے۔ اگر ہو سکے تو آپ آنے سے پہلے

ورثہ بعد لاہور کے کسی کتب فروش کے ذخیرہ سے دریافت فرماویں کہ آیا کتب
مذکورہ جو عمدہ چھاپی اور عمدہ اور پائیدار کاغذ پر مہر و ستیاب ہو سکتی ہے۔ اور
کس قیمت پر۔ ان کا ہر ایک پہلو غور سے ملاحظہ فرماویں۔ آپ کے مطلع قرآنے پر
قیمت ارسال ہوگی۔ پھر آپ خرید کر اور ان کی عمدہ جلدیں بندھا کر ارسال
فرماویں۔ یہ امر باعث مشکوری ہوگا۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے
ہونگے والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور خدیبا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

تورخہ ۱۲/۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
وہ سلام سنون، پرسوں سردار صاحب بالندھڑے معہ جرمن صاحب
میم جرمین صاحب و شورا ج شگہ بہاں آئے۔ چونکہ جرمن صاحب مذکور کا
اکلوتا بیٹا بیمار ہو کر دس روز قبل فوت ہو گیا تھا جس سے متوفی کے والدین
بہت اداس ہو کر واپس اپنے ملک اور وطن کو جانے کے لئے تیار ہوئے
تھے۔ اس لئے گذشتہ نمگل کو شورا ج شگہ اُن کو بہاں اپنے ہمراہ لایا اور بہاں
کی توجہ کرنے سے اُن کے دلوں میں کچھ ہمتاقت پیدا ہو گئی تھی۔ اور مکرر

ان کے ہمراہ سردار صاحب بھی بروز اتوار آئے اور پچھو قسم معاملات پیش
 نظر تھے اس لئے آپ کی تشریف آوری اور بوٹوں کے لانے کا معاملہ مجھے
 ذکر کرنا بھول گیا جس کی وجہ سے میں نے کل سردار صاحب کو بذریعہ ڈاک
 خط کیا تھا جس میں میں نے تحریر کیا تھا کہ مولوی صاحب معہ بوٹوں کے
 ۹/۳ کو دس بجے دن کے گاڑی سے جالندھر اسٹیشن پر آویں گے کیا آپ
 اپنی موٹر کار عطا فرماویں گے کہ وہ اس پر بوٹے لاد کر بھوگپور تک لے آویں
 اور بھوگپور سے آگے ہمارے آدمی اٹھا لائیں گے۔ میں نے ان کو یہ تحریر
 کیا ہے کہ آپ کو موٹر عطا کرنی منظور ہو تو آپ مولوی صاحب کو جو جرنالہ
 میں مطلع کر دیں۔ اُمید ہے کہ وہ آپ کو ضرور تحریر کریں گے۔ اگر ایسا نہ ہو تو
 بھوگپور جانے کا انتظام ریل سے فرمایوں۔

بیز عرض ہے کہ صاحب اور اس کی میم جو صدر سپر سے بہت بیکل تھے
 وہ گونہ تسکین میں آگے معلوم ہوتے تھے۔ اور اُمید ہے کہ اب غالباً
 فیکٹری چھوڑ کر وطن کو نہ جاویں۔

میں اب اچھا ہوں اور سب خیریت ہے۔ امید ہے معہ عزیزان

خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جبڑیا لہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنون! والانا مہ آن عزیز شرف صدور لایا شکر یہ ہے۔ مجھے
 کل آپ کا خط پہنچا تھا۔ میرے خیال میں آپ ان دنوں میں ارادہ تشریف
 فرماویں! اس کے علاوہ ایک اور بات ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ چونکہ
 بارشیں اسوج تک پڑتی رہیں زمیندار لوگ کاشت ربیعہ کے لئے قلبہ رانی
 کافی نہیں کر سکے۔ جس کی تلافی اب کر رہے ہیں اور دیر تک کریں گے۔ لہذا
 بھوگپور سے یہاں تک آنے کے لئے یہاں سے بیل گاڑی کا مہیا ہونا اخیر
 کا تک یعنی دو عشرہ نومبر تک نہایت دشوار ہے۔ پس بیل گاڑی بڑا اگر آپ
 بھوگپور سے آگے تشریف آوری کا ارادہ فرماویں۔ تو ضروری ہے کہ نومبر کے
 عشرے آخری کے اخیر تک کا انتظار فرماویں۔ یہاں ان دنوں میں بیل گاڑی
 کا دستیاب ہونا دشوار تر ہے۔ اب آپ جب تجویز فرماویں اس سے مطلع
 فرماویں۔ اب میں اپنے ہیڈک کیمپور خوری کی دستخان عرض کرتا ہوں اور وہ
 یہ ہے کہ دو ماہ گذرتے ہیں جب میں اپنے دورے مذکور کی تکلیفات میں مبتلا
 ایک روز دن بھر سخت افکار و مضطرب میں گرفتار تھا اور خیال کرتا تھا کہ اس
 سے یا اس کے بدل سے اگر کوئی ہو سکے مجھے نجات حاصل ہونے محال ہے اس لئے

میں نے تہیہ کر لیا کہ اس سے نجات حاصل کرنے سے اور کوئی طریق اس سے
 احسن نہیں کہ بارگاہِ معشے سے اس کے ترک کی منظوری حاصل کروں۔ چنانچہ
 شب آئندہ کو اس کے لئے کوشش کی گئی۔ معاً منظوری نازل ہونے پر حکم صادر
 ہوا کہ درخواست منظور ہے مگر اس سے نفرت پیدا ہونے کے لئے آپ کو
 تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ اس کو منظور کرو تو احکام جاری ہوں۔ میں نے چارو
 ناچار اُسے منظور کر لیا۔ چنانچہ اس پر مجھے بخارا اور دیگر تکالیف شدید میں مبتلا
 کیا گیا۔ مگر اس اثنا میں مجھ میں ہیڈک کیور سے ایسی نفرت پیدا ہوئی کہ الحمد للہ
 اب میں اس کے خیال اور یاد سے سحت بیزار ہوں۔ ڈیڑھ ماہ سے میں نے
 اُس کی شکل تک نہیں دیکھی اور نہ کبھی دیکھنے کا انشاء اللہ ارادہ ہے۔ لہذا درودِ
 کی میں نے اس کے کھانے کی اجازت لے لی ہے۔ ہیڈک کیور کا قصہ تو
 اس طرح تمام ہوا مگر علاج بہت تکلیف دہ تھا۔ خدایا الامان! ابھی تک اُس
 کے عوارضات سے نجات نہیں ملی۔ اور تو خیر میرے کانوں کی شنوائی میں بہت
 نقص واقع ہو گیا ہے۔ ایک کان میں زیادہ نقص اور دوسرے میں ابھی
 کم ہے۔ علاج کرنا ہوں مگر آرام نہیں جبران ہوں کہ کیا کروں کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔
 اپنے اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کی تشریف آوری پر عزیزہ نسیم کو
 ضرور ہمراہ لیتے آویں۔

واللہ مجھے سحتِ افسوس پیدا ہوا کہ تقاضائے عمر و صحت کے سبب آپ

دودھ سے دست بردار ہو رہے ہیں قانونِ فطرت سب پر اپنی شدید حکمرانی
 کر رہا ہے۔ اور نہ اس سے کبھی کوئی بچا ہے اور نہ بچے گا۔ سچ ہے حکمِ الہی سے
 بچنے کی کس میں تو اں ہے۔

گو میرے جسم میں روزانہ تو اں پیدا ہو رہے ہیں مگر کانوں کے عارضہ نے
 مجھے سماعت بے مزہ کر رکھا ہے۔ فرمائیے: فروخت مکان کا اب ارادہ تو
 نہیں ہے۔ اگر میرے ہی آنے کے لئے اس کی فروخت ہے تو آپ ہرگز فروخت
 نہ فرمادیں۔ کیونکہ میں وہاں ہمیشہ آنے والا نہیں ہوں آگے آپ دانا اور مالک
 ہیں۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ اب ہاتھ میں زیادہ تحریر کرنے کی سمیت نہیں ہے
 والسلام
 گھر میں اور جملہ عزیزان اور شعراء صاحبان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۳۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
 سلام سنون! والانا ما ان عزیز شرف صدر دلایا۔ شکر یہ ہے۔ آن عزیز نے
 مجھ سے ہیڈک کیور بنا کر لانے کی نسبت دریافت فرمایا ہے سو عرض ہے کہ
 آپ ہرگز ہیڈک کیور نہ بنوائیں اور نہ لائیں! ان کے میں نے اسے بالکل ترک

کر دیا ہے۔ اب اللہ اے مجھے اُس سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ واقعی وہ بہت
 بری چیز ہے۔ اور وہاں اور یہاں میرے امراض کا موجب اصل میں بھی زہر
 تھی۔ وقار بنا عذاب النار۔

میں ہمیشہ آپ کو تکلیف دینے کا عادی ہو گیا ہوں اور آپ بروہنت
 کرنے کے لہذا تکلیف ہوں کہ آپ لاہور سے مفصلہ ذیل کتب اور نیز ایک
 سیرِ نخبہ چاہی جیسے کہ آپ ہمیشہ لایا کرتے ہیں۔ خرید کر اور لا کر مشکور فرما دیں
 کتب یہ ہیں۔ اخبار الاخبار فارسی۔ فی اسرار الابرار و دیوان شمس تبریز ہر دو
 ایک جلد میں۔ خوانِ نعمت مصنفہ انیس اختر صاحبہ۔ ایک جلد میں جلد
 بند ہوا دیں۔ خوانِ نعمت مذکور آپ کو سنٹرل بک ڈپو چیمبر لین روڈ لاہور
 سے دستیاب ہوگی۔ اس کے سوائے اگر کوئی اور کھانا سکھانے والی کتاب ہاں
 سے مل سکے تو اُن کی خرید فرمانے اور جلدیں بند ہوانے کی بھی ضرورت تکلیف
 فرما دیں۔ لیکن یہ بھی ضروری عرض ہے کہ کھانا پکانے والی کتابیں اس طرح
 پر خرید فرما دیں کہ ہر ایک کتاب کے آپ دو دو نسخے خرید فرما دیں اور اگر ممکن
 ہو تو ایک جلد میں دو مختلف کتابوں کی جلد بند ہوا دیں مثلاً خوانِ نعمت کے
 ساتھ اسی مضمون کی اور کتاب۔ ایک کتاب کے دو نسخے ایک جلد میں ہرگز
 نہ جمع کئے جاویں اگر گنجائش نہ ہو تو ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ جلد بند ہوا دیں
 مگر یہ ضرور ہے کہ اخبار الاخبار فی اسرار الابرار اور دیوان شمس تبریز ضرور ایک جلد میں ہوں۔

طبیعت تو آرام اور صحت سے تھی لیکن کل سے مجھے شدید زکام نے پکڑا
 ہوا ہے اور وجہ تکلیف بن رہا ہے۔ امید ہے اللہ اس سے آرام دیوں گے
 عزیز طفیل محمد خاں کی بیوی اپنے میکے میں دو ماہ سے بنجار میں مبتلا ہے بہت
 کمزوری ہو گئی ہے اور حالت نازک ہے اللہ اپنا فضل کرے مگر فکر بہت ہے۔

امید ہے آپ معہ عزیزیاں خیریت سے ہونگے والسلام
 گھر میں اور جملہ عزیزیاں و شعرا صاحبان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند پالہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲/۱۱/۳۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
 سلام سنون! والانا مہ آلعزیز شرف صدور لایا شکر برہے مطلع صاف
 ہے اور تخم ریزی ربیعہ بھی قریب الاختتام ہے لہذا عرض ہے کہ اب ۱۱/۱۱/۳۳ کے
 بعد اگر عزیزم تشریف آوری فرماویں تو بعید از عنایت نہیں ہوگا لیکن عزیزہ
 زہرہ بیگم صاحبہ کے ہمراہ عزیزہ نسیم ضرور ہمراہ ہو۔ عزیزہ کا مجھ سے اور میرا عزیزہ
 سے وعدہ ہے۔ امید ہے آپ عزیزہ موصوفہ کو ضرور ہمراہ لاویں گے! اب آپ
 تاریخ تشریف آمد نیز اس وقت سے جس وقت آپ بھوگو پور تشریف لانے والے ہوں۔

مطلع فرماویں تاکہ سبیل گاری آپ کے آنے سے پہلے بھوکپور موجود ہو۔ آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ ایک روز پہلے رات کو لاہور آکر قیام کرنے سے گوجرانوالہ سے بے وقت کی روانگی کے ہم محفوظ رہ سکتے ہیں۔ میرا بھی اس سے اتفاق ہے آپ ضرور لاہور رات کو قیام فرما کر صبح اس طرف نہفت فرماویں۔ اس سے آپ آرام سے رہیں گے۔ آئندہ آپ مالک ہیں۔

امید ہے آپ نے لاہور تشریف لا کر کتب اور چاء خرید فرمائی ہوگی۔ اور کتب کی جلد بندی بھی کرائی ہوگی۔ عزیز طفیل محمد کی بیوی تاہنوز بیمار ہے۔ اور علاج ہو رہا ہے۔ شفا اللہ کے یہ قدرت میں ہے۔

باتیں تو بہت سی ہیں جو قابل تحریر ہیں لیکن طاقت تحریر کہاں سے لاؤں نہ مجھ میں تو اں ہیں اور نہ میرے ہاتھ میں امید ہے آپ کی تشریف آوری پر وہ عرض ہونگی۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں آپ خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور جگہ عزیزاں و شرعاً احباب دعا و سلام

بیگم پور جبڑیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۶/۱۲/۳۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
 سلام سنون! کل تین بجے بعد دوپہر عزیز آپ کا ہمیشہ زادہ اور چار
 بچے والا نامہ آنجناب یہاں پہنچے عزیز کی زبانی اور نیز آپ کے والا نامہ سے
 آپ کی ہمیشہ صاحبہ کے انتقال کی خبر جانکاہ معلوم ہونے پر دل خزیں کو ایک
 صدمہ عظیم حاصل ہوا۔ لیکن تقدیر الہی کے آگے کیا پیش جا سکتی ہے۔ سچ تو یہ ہے
 کہ ہر ایک منتفیس کو جام موت پینا ضروری اور لا بد ہے۔ میں تو اکثر خیال کیا کرتا
 ہوں کہ مبارک ہیں وہ لوگ جو زندگی مستعد کی منزل آخری یعنی نزع سے آگے
 نکل گئے۔ یہ منزل جملہ زندگی کے مراحل سے شدید اور واقعی دشوار گزار
 ہے۔ اللہ اپنا رحم و فضل فرمائے۔ کیونکہ تلخ موت سے زیادہ دنیا میں اور کوئی
 چیز تلخ تر نہیں ہے۔ میں دست بدعا ہوں کہ اللہ کریم و رحیم مرحومہ کو جنت
 اور اپنا قرب حاصل اور نصیب فرماوے اور سپانندگان کو صبر جمیل۔
 اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔

میرے عزیز! موت کو بادی النظر میں تلخ تر چیز نظر آتی ہے مگر فی الواقعہ
 رحمت اور عروج ہے جو لوگ بہ تائید ایزدی عہد و جہد سے یار و معشوق حقیقی سے
 بوجہ اپنی ناقابلیت فطرتی کے نہیں مل سکے۔ اللہ ان کے لئے یہ موت عجیب

نعمت موصول الی اللہ ہونے کے لئے ہے۔ گو فقر الکل جسم غمخیزی سے نکلتے ہی
 یاد سے ہم آغوش ہو جاتے ہیں مگر یہ دوسرے محروم از فقر اور ناقابل الفطرت
 موت کے عروج کرتے ہوئے اور درد و الم سہتے ہوئے کبھی نہ کبھی ضرور معشوق حقیقی
 سے ہم آغوش ہو جاتے ہیں۔ اذ آنکہ کل شیء یوجع الی اصلہ۔ اگر حقیقت میں دیکھا
 جاوے تو موت ہی ایک ذبیحہ ہے جس سے معشوق اور وصل معشوق حاصل ہوسکتا
 ہے۔ عوام اور محروم لوگ اگر اس سے عروج کر سکتے ہیں تو فقر الکل بھی اسی ذبیحہ کے
 مکمل طور پر یاد میں او عام ہوتے ہیں۔ گویا ہر ایک کے لئے یہ رحمت الہی کا دروازہ
 ہے جس کا قاف ہونا ہر ایک کی خوش نصیبی ہے۔ اذ آنکہ مخبر صادق صلعم نے سب کو
 اس کی غمخیزی فرمادی ہے کہ الموت حبس یوصل الحبیب الی الحبیب
 اندریں حالات موت پر جنم و فرغ نہایت نازیبا اور بہودہ ہے۔ امید ہے
 آن عزیزان ربونہ اور مراحل سے ہرگز ناواقف نہیں ہیں۔ میں نے محض یاد دہانی
 کے طور پر یہ عرض گزارش کی ہے ورنہ اس کے تحریر کی ضرورت نہیں ہے والسلام
 گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بگیم پورہ خندیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۳/۳۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تیکم

سلام مستون! والانا مہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ سب زیادہ تک
مجھے عزیزہ زہرہ بگیم صاحبہ کی علالت کا ہے۔ خدا کرے کہ صورت آرام پیدا ہوگی
ہو۔ رواج قوم اور ملک بھی ایک بلا ہے جس سے اہل دنیا ہرگز محفوظ نہیں
رہ سکتے۔ یہ افعال اور اس کے اقدام بجز ظاہری تصنع کے اور کچھ فائدہ بخش
نہیں ہیں جب کوئی شخص اس کا اہل بننا چاہے تو اس پر ہزار آفت کا حملہ ہوتا
ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس سے اجتناب کرتے ہوئے غم یار میں اپنے
اوقات بسر کر کے آخر ہم آغوش یار جا ہونے۔ انہوں نے دنیا کا سہرا ترک کر کے
باشیم گریاں یار کی نعل میں جا مقام کیا۔ اصل میں دنیا قطعی بے دفا ہے۔ اور
یار و فادار عظیم ہے۔ خیر آپ براہ مہربانی عزیزہ کے مفصل حالات سے بواپسی
ڈاک مطلع فرمادیں سخت مشکور ہوں گا۔

آپ کے والانا مہ سے آپ کو خرچ کی تنگی معلوم ہوتی ہے۔ لہذا عرض ہے
کہ اگر آپ تھری فرمادیں تو میں بیک صدر روپیہ بذریعہ ڈاک ابلاغ خدمت تشریف
کروں۔ میرے پاس آجکل زیادہ روپیہ کی گنجائش نہیں ہے۔ ورنہ زیادہ
پیش کرتے کا ارادہ کرتا۔

آپ نے خرید تمباکو کی نسبت تحریر فرمایا ہے لہذا عرض ہے کہ جب
 آپ پسند فرمادیں خرید لیویں لیکن میری رائے میں اس کی خرید کا ارادہ نہ
 فرمادیں ازانکہ آیام تنگدستی میں جو قسم اقدام ہمیشہ تکلیف سے خالی نہیں
 ہوا کرتے ہیں۔ اپنا وقت ادھر ادھر سے تمباکو لے کر گزار لوں گا۔
 گواہ سردی زور پر آ رہی ہے اور اکثر ایرر رہتا ہے گونا گونا ہنوز بارش
 نہیں ہوئی۔ مگر میری صحت اچھی ہے۔ اور خیریت ہے اور اللہ کے فضل سے
 عزیز طفیل کی بیوی بالکل شفا یاب۔ امید ہے آپ مدد عزیزاں خیریت ہونگے والسلام
 گھر میں اور حجاب عزیزاں کو دعا و سلام۔

بگیم پور خید پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲/۳۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
 سلام مستنون! والانا مہ العزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے۔ میں اپنی
 حالت صحت کیا گزارش کہوں۔ جبکہ میں بنجار معلومہ سے شفا یاب ہوا ہوں
 مجھ پر مرض دمہ نے حملہ نہیں کیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ ۷ ماہ حال کی رات سے
 حملہ مرض مذکور مجھ پر شروع ہو گیا۔ دن کو کسی قدر آرام اور رات کو جان آتش و رکا

اب اسی طرح سے وقت گزر رہا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ موسم کی سردی نے
 معدہ سرد کر دیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ مرض مذکور میری کسی گت بناتے اور
 کیسا حال بد کرتی ہے۔ ضرورت بیان نہیں ہے۔ ابھی سردی روز افزوں ہے اور
 اس کے علاوہ ابھی بارش ہونے والی ہے۔ خدا جانے اس وقت کیا ہوگا۔ اچھا
 جو اللہ کو منظور اور میں راضی برضا ہوں۔

میں نے گواہیاب کو آنے سے بند کر دیا تھا۔ کہ ان تعطیلات دسمبر میں
 تشریف نہ لادیں پر کچھ کچھ آہی گئے۔ اس کے بعد کنی اور اشخاص آئے۔ جن
 سے آپ واقف نہیں ہیں اور وہ دور کے وہیات کے ہیں۔ غرض یہ کہ ان
 دنوں میں تنہائی نصیب نہ ہوئی۔ ان کے علاوہ سردار صاحب اور ان کا کنبہ
 مرد و زن آئے رہے اور مصروفیت کافی رہی۔ اب تعطیلات خاتمہ پر ہیں امید
 ہے آمد مہماناں بھی خاتمہ پر ہوگی۔ شکر ہے کہ عزیزہ زہرہ نگیم صاحبہ بھرت ہیں
 واللہ مجھ کو ان کا بہت بلکہ تھا۔

ہیں اور انکار کا حال کیا عرض کروں کہ ۱۰ ماہ حال کے قریب عزیزنا
 بخارا اور زلہ سے بیمار ہو گیا۔ جس کو ہفتہ کے بعد اللہ نے آرام دے دیا۔ مگر میری
 لڑکی جو نکیم صاحب کی طرف سے اور نیز عزیز صاحب کی والدہ زلہ اور بخارا سے
 بہت بیمار ہو گئیں۔ جن کو اللہ نے کل سے آرام عطا فرمایا ہے اسکے علاوہ تمام
 گاؤں بلکہ دیہات نواح میں عوام لوگ اسی مرض سے بہت بیمار ہیں

مگر شکر ہے کہ تا ہنوز مہلک ثابت نہیں ہوئے۔ آگے جو اللہ کو منظور جب
 کبھی آپ تشریف لائیں براہ مہربانی ایک جلد قرآن شریف جو اچھے موٹے
 خط اور موٹے کاغذ کا ہو لاہور سے لیتے آئیں کیونکہ طفیل محمد کی ہمیشہ کے
 لیے بقرض روزانہ تلاوت ضروری ہے۔ میں تو اب کی حالت قلبی پڑھ کر
 خوش ہوا ہوں آپ اس کو میری طرف سے مبارکباد دیں اور تاکید کریں
 کہ وہ اس کو ازویا کرے۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے۔ والسلام
 گھر میں اور حبلہ عزیزان کو دعا و سلام۔

یگیم پور خڈیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۹
۳۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرانکم

سلام سنوں! بہت دن گزرے ہیں کہ والا نامہ آن عزیز شرف صدر

لایا تھا۔ مگر میں اُس کے تحریر جو اب کے بوجہ گرفتاری اپنی بیماریوں کے تاہنوں

فاصلہ رہا۔ امید ہے آپ معاف فرماویں گے۔

میں اول نہایت اختصار سے اپنی حالت عرض کرتا ہوں اسکے

حالات یہ ہیں کہ دس بارہ روز ہوئے کہ معمولی دمہ کے حملوں کے علاوہ

مرض مذکور نے مجھ پر شدید حملہ کیا۔ اور اُس کی طوالت حملہ تقریباً ایک

ہفتہ رہی جس پر سہل کیا گیا۔ اور یہ دن نہایت سرد اور باد و باران کا تھا

مگر مزاجیہ کرتا تاہم سہل لے لیا گیا اور ابھی ہر وقت سینکنے سے کام تھا۔

شکر ہے کہ اجابتیں خاطر خواہ ہو گئیں۔ اور شدت تنفس میں افاقہ ہوا۔

لیکن اس کے دوسرے روز بخار ہو گیا جو چار روز مسلسل رہا اور اب پرسوں

سے بخار اور تنفس ہر دو سے آرام ہے لیکن کمزوری اس قدر ہے کہ میرے لیے

آنکھ اٹھا کر دیکھنا بھی ایک امر محال ہے۔ امید ہے چند روز تک اللہ عذاب

اس سے بھی آرام عطا فرمادیں گے۔ یہ جملہ آفات شدت سردی کے

تاسخ ہیں کیونکہ ان ایام جنوری میں یہاں وہ سردی پڑی اور پڑھ رہی ہے

کہ خداوند اللہ ان مدت سے ہر روز کو رہا ہے اور ابھی اس کا خاتمہ دوز نظر آتا ہے

ہفتہ عشرہ سے زائد وقت ہوا ہے کہ یہاں دور دور تک بارش کافی اور ترالہ باری بہت ہوتی ہے

عزیز مولوی صاحب۔ اب یہ زندگی مستعار ایک آفت جان ہو رہی ہے اور ہر ایک لمحہ

زندگی جسمانی تکلیف کا ایک پہاڑ گراں میرے لئے پیدا کر رہا ہے۔ مگر کوئی چارہ نہیں اور میں راضی

بہ رضا ہوں اور یار کے مخالف مذکورہ ہمیشہ شکر گوئیوں و فرخاں و خندہ ہوں مگر یہ ضرور ہے کہ اب

زندگی سے نفرت زندگی ہذا پیدا ہو رہی ہے روز بروز مزید درمزید پیدا ہو رہی ہے۔ اور مرغ روح

فقس تن پر خار سے پرواز کرنے کا متمنی نظر آتا ہے اور اب اسی میں اپنی بہتری خیال کرتا ہے اس بارہ میں

متمنی نظر آتا ہے اور اب اسی میں اپنی بہتری خیال کرتا ہے اس بارہ میں

بارہ سے دریافت کرتا ہوں تو ناہنوز بجز جواب خاموشی کے اور کچھ نہیں ملتا۔

میں یاد کی طرز ادا اور طریق معشوقانہ سے خوب واقف ہوں اسکی خاموشی ہزار

ادا معشوقانہ اپنے میں مستقر رکھتی ہے اور اسی سے عشاق جان سے فدا ہیں۔

واللہ اس قدر میں نیاز نامہ ہذا تحریر کر چکا تھا۔ کہ ندا آمد کہ جب ہم تمہارے

میں ہیں اور تم ہمارے میں تو جواب کو لسا اور کس کو دے۔ ہر چہ جوئے از

خود جو دہر چہ خواہی از خود طلب۔ واللہ اس پر خوش اور ہزار گونہ خوش ہوں

اور اس ضمن کو ختم کر کے اور عرض پر دانہ ہوں۔

کل سردار صاحب تشریف لائے اور خیریت کے تھکے مگر اب ضروری کام فرما

گئے ہیں کہ میں آپ سے عرض کروں اور وہ یہ ہے کہ انکا ارادہ اپنی اراضی بریکانیر

میں مالٹا اور سنگترہ کے باغ لگانے کا مصمم اور سچپتہ ہے اور میں مربع میں باغ
 لگانے کا ارادہ ظاہر کرتے ہیں سنگترہ کے پودے تو ضلع ہونشیار پور سے لینے
 کا ارادہ کرتے ہیں۔ مگر مالٹا کے پودے آپ کی معرفت گوجرانوالہ سے لہذا
 انہوں نے کل سخت تاکید مجھے کی ہے۔ کہ میں آپ کو تاکید عرض کروں
 کہ آپ گوجرانوالہ کے ذخیروں میں جس قدر مالٹا میسر ہو سکتے ہیں ان کا فوراً
 جائزہ فرمائیں اور ان کی انتہائی قیمت طے فرما کر ہر ایک امر متعلقہ طے فرمادیں
 اور یہ بات بھی طے فرمائیوں۔ کہ مالٹا مذکور بعد فروزی لے لیئے جاویں
 گے۔ غرضیکہ خرید مذکور کی نسبت ہر ایک امر طے فرما کر فوراً سردار صاحب
 کو ہر ایک امر معنی تعداد مالٹا قابل الحصول اور ان کی قیمت سے مطلع فرمادیں
 اور بعد شش بہاں تشریف لانے کا ارادہ فرمادیں۔ آپ نے جیسا کہ قبل ازیں
 تحریر فرمایا تھا۔ کہ ماہ حال کے اخیر عشرہ میں ہم بہاں تشریف لانے کا
 ارادہ کرتے ہیں لہذا عرض ہے کہ بسم اللہ آپ ضرور ہی تشریف لائیں۔ لیکن
 تاریخ اور وقت تشریف آوری سے ضرور مطلع فرمادیں مشکور ہوں گا۔
 سردار صاحب تو یہ کہتے تھے کہ اگر مولوی صاحب کسی اتوار ماہ حال میں
 بہاں تشریف رکھتے ہوں۔ تو ہم معاملہ مذکور کی نسبت ان سے زبانی گفتگو
 ضرور کریں گے۔ اگر ایسا ہو سکتا ہو تو آپ ان کو اپنی تشریف آوری کے
 کسی اتوار سے مطلع فرما سکتے ہیں تاکہ وہ اتوار کو آپ سے بہاں مل سکیں۔ زیادہ

اس بارہ میں کیا عرض کروں آپ وانا ہیں اور میرا ہاتھ اب تھری سے تھک گیا ہے لہذا نیاز نامہ ختم کرنا ہوں امید ہے آپ لاہور تشریف لے گئے ہوں گے اور عزیز کے غوزہ نسبت حالات سے کما حقہ واقفیت حاصل فرمائی ہوگی جن کو میں دلچسپی سے سننا چاہتا ہوں امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام گھر میں اور جملہ عزیزان اور نواب کو دعا و سلام۔

بگیم پورہ جینڈیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۰/۱۰/۱۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تیمم
سلام سنون! والانا ما آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے
مولوی صاحب! ہم لوگ تو اپنی موت مدت پہلے دیکھ چکے ہیں۔
واللہ اب ہمیں موت کہاں ہے اب تو یقیناً من الدار الی الدار کا معاملہ
ہے اور بس۔ اگر یہ لوگ مجھے پہچان لیتے تو ایسا ہرگز نہ کرتے بگ فقیر کی پہچان اور
عقیدت اللہ کی عنایت کے بجز ہرگز نہیں ہو سکتی۔ آپ خیال فرماویں کہ گھر کے
یعقوبیت اور بے ادب لوگ فقر کے سیلاب میں غوطہ خوردہ ہو گئے۔ اور
بیرونی عقیدت مند اس سے موتی نکال کر لے گئے۔ یہ بین تفاوت راہ از کجاست
تا یہ کجا مولوی صاحب! یہ حالات ہیں صرف آپ سے عرض کرتا ہوں ورنہ

اور کسی سے ہرگز نہیں۔ کیونکہ آپ کے بجز میں اور کسی کو دلی دوست ہرگز خیال نہیں
 کرنا۔ میں آپ کی سعی کا مشکور ہوں جو آپ مجھ ناچیز کے لئے فرماتے ہیں۔ مجھے وہ
 گولیاں مردار صاحب کی پہنچ گئی تھیں۔ اور ضرورت پر کھاتا ہوں۔ اللہ اللہ کہ اب
 مجھے گونہ آرام ہے اور سردیاں بھی معتد بہ کم ہو رہی ہیں۔

آپ جو دوائی حسب مشورہ ڈاکٹر یار محمد خان صاحب لاہور سے میرے لئے
 لائے ہیں اور اُس کی آزمائش کر رہے ہیں۔ اُس کا نام تک آپ نے مجھے تحریر نہیں فرمایا
 امید ہے۔ اُس کی آزمودہ کیفیت سے مجھے آپ جلد مطلع فرماویں گے والسلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۴/۱۰/۱۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! اول والا نامہ اور بعدش باہرسل بوتل دوائی فرستادہ آنقریز
 شرف صدور لائے جن کا شکریہ ہے۔ ابھی تک میں نے دوائی شروع نہیں کی کیونکہ
 بادل اور تقاطر ہے۔ مطلع صاف ہونے پر اسے شروع کرونگا۔ اور بعد کے حالات
 عرض کروں گا۔ انگریزی دوائی سے مجھے ڈر بہت لگتا ہے۔ اب میری طبیعت کسی
 قدر رو بہ صحت معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ سردی میں اب معتد بہ کمی ہو گئی ہے۔ مگر

آج سردی بوجہ بادل اور ترشخ کے زیادہ ہو گئی ہے جس سے اپنی نحیف طبیعت کو ہر وقت فکر مرض و انگیر رہنا ہے ابھی تک بارش نداد و محض ترشخ ہے۔

بیگم پور چند یارہ۔ ضلع ہوشیار پور۔

مورخہ ۱۳/۱۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون۔ مدت سے والملا نامہ آن عزیزہ شرف صدور نہیں لایا جس سے

خاطر خرابی مشوش ہے۔ یاد فرما کر مطمئن فرما دیں۔ مشکور ہوں گا۔ چار روز ہوئے ہیں تو

میں نے آپ کی فرستادہ دوائی دوپہر اور شام کے کھانے کے ہمراہ پی تھی۔ یعنی

کھانے سے نصف گھنٹہ قبل لیکن رات کو اس سے نفع ہو گیا اور رات بے آرامی

سے صرف کی۔ صبح کو نفع سے تو آرام تھا مگر قبض ہو گئی جس سے آج آرام ہوتا ہے۔

میں نے تکلیف سے ڈرتے ہوئے دوائی اسی روز ترک کر دی تھی۔ لہذا چونکہ عزیزہ

ذہرہ بیگم صاحبہ کو یہ موافق ہے پس ان کے لئے میں نے محفوظ کر لی ہے۔ آپ تشریف لائے

پر ضرور واپسی پر لے جاویں۔

یہاں بارش کے نہ ہونے سے فصلیں خراب تر ہیں۔ اور زمینداروں کی حالت

قریب نزع کے ہے۔ علاوہ بریں۔ بیات نواح میں جو میل میل کے فاصلہ پر واقعہ

ہیں مرض بلیک زور و شور سے تباہ کاریاں کر رہی ہے تاہنوز اپنے گاؤں میں
خیریت ہے۔ شکر ہے کہ شرعی صاحب کے گھرانہ نے لڑکی عطا فرمادی ہے لازم
ہے کہ مکر ریافت پسر کے لئے سعی بلیغ فرماویں اللہ اپنے فضل سے وہ بھی عطا
فرمادیوں گے! ایشہات قرآن حمل تو ان کے اللہ نے رفع فرمادئے ہیں۔ میری
طرف سے مبارک باد کہہ دیوں۔

عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کے حالات قلبی و روحانی سے مطلع فرماویں۔ والسلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳/۳/۲۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا شکم

سلام سنون! والانا امہ آنعزیزہ نثرت صدور لایا۔ اس وقت جبکہ میں آپ کے

انتظار میں کسی قدر وقت تشریف آوری میں توقف ہونے سے مرشار تھا۔ والانا امہ آنعزیزہ

پڑھا اور آنعزیزہ کی علالت سے نیاز مند کے دل پر سخت پریشانی حاوی ہوئی وعاسے

کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جلد از جلد آنعزیزہ کو کامل آرام اور شفا عطا فرماوے۔ آمین! انشاء اللہ

امید و اتق ہے کہ اللہ صاحب رحیم و کریم آپ کو جلد آرام عطا فرماوینگے۔ مگر آپ ضرور

بواپسی ڈاک حالات سے مفصل مطلع فرماویں مشکور ہونگا۔

آپ ایسٹرن تشریف لانے کا ارادہ فرماتے ہیں لہذا عرض ہے کہ آپ ان ایام میں ضرور تشریف لائیں۔ اگر ان ایام میں کسی نے آئے کہ لے مجھے تحریر کیا تو میں اسے ٹال دوں گا لیکن اگر کوئی بلا اطلاع آجاوے تو مجھے معاف فرماویں یہ میرے بس کی بات نہیں ہے۔ مگر اس سے کیا ہے خواہ کوئی آوے یا نہ آوے آپ ان دنوں میں ضرور تشریف لے آویں۔ مضائقہ نثار۔ اذ آنکہ آپ آپ ہیں اور وہ وہ ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ آپ بوایسی ڈاک اپنی خیریت مزاج اور تشریف آوری کے رد فرما کر مطلع فرمادیں۔ امید ہے جلد عزیزان خیریت سے ہونگے۔ میری طبیعت گو قدرے آدم سے ہے۔ مگر مکمل درست نہیں ہے کمزوری بہت ہے اور جسم میں ہرگز توازن نہیں ہے۔ طرفہ یہ کہ نہ بھوک لگتی ہے اور نہ کھایا جاتا ہے۔ اب میں اپنے میں ہرگز ہمت سفر نہیں پاتا۔ ان علامات سے عیاں ہے کہ اب وقت سفر قریب تر ہے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا وسلام

بیگم پورچند پالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۵/۴

پیارے بیٹا مولوی محمد حسین صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! والانا محبت شرف صدر لائے۔ شکریہ ہے۔ آپ مجھ سے

دریافت فرماتے ہیں کہ آیا میں گو بیرونوالہ حاضر ہونے کا ارادہ رکھتا ہوں یا نہیں۔ عزیزین! اب میرا ارادہ کیا ارادہ ہے جبکہ جسم میں تو ان نہیں کیونکہ اب میں اپنے جسمانی حالات روزمرہ دیکھتا ہوں کہ تنزل پذیر ہو رہے ہیں۔ اور اس سے طاقت جسمانی اور عزم معدوم ہو رہے ہیں۔ یہ حالات اس وجہ سے پیدا ہو رہے ہیں کہ ذات الہی میری زندگی نابیکار اور ستار کا جامہ مجھ پر سے کچھ دیر تک اتار کر مجھے اپنی دولت وصل سے مالا مال فرمائے والے ہیں۔

عزیزین! میری یہ مدت العمر کی آرزو ہے جس کے لئے تمام عمر بہت مصائب اور شدید تکالیف نہایت خوشی سے برداشت کیں اور اکثر اوقات زندگی سے بیزاری ظاہر کی تو اللہ کا شکر ہے کہ اب آوازِ خواہش وصل پر لبیک بزور آتی شروع ہوئی ہے۔ نہ صرف لبیک بلکہ مقامات اور آثارِ قرب کے اب روزانہ ہی نہیں بلکہ اکثر اوقات مالا مال کر دیا جاتا ہوں اور لبیک کے اکثر الفاظ یہ ہوتے ہیں کہ انا انت و انت منی۔ اس کے سوائے اور بے شمار بیغیامات ہیں جن میں امانت معدوم اور اثبات محبوب ہوتا ہے آپ سمجھ لیں کہ جب ذات محبوب میں فنا شدہ فقرا کا وقت وصال قریب آیا کرتا ہے تو ہمیشہ سچو قسم بیغیامات تو اتار اور ایسی خوش الحانی سے فقیر کو آیا کرتے ہیں کہ وہ اپنے قفسِ عنقریب کو توڑنے اور برباد کرنے پر مستعد ہو جایا کرتا ہے اور یہ وقت ایک عجیب اور پرہیزگار کشمکش کا وقت ہوتا ہے کہ ظاہرِ عاشق و معشوق میں یہ لحاظ کشمکش مذکور ایک اختلاف

اور جنگ معلوم ہوا کرتی ہے مگر باطن میں یار کی کار سازی ہوتی ہے۔ بس اس کا انجام یہ ہوا کرتا ہے کہ دریا میں قطرہ ایسا سما جاتا ہے کہ اس کا ابدالا بد تک تلاش کرنے سے بھی پتہ نہیں ملا کرتا۔ اوہو میں کیا تحریر کرنے لگا تھا اور فرط اور غلبہ حال سے کیا تحریر کر گیا معاف فرماویں۔

بات یہ ہے کہ اب اپنی کمزوری جسمانی اجازت نہیں دیتی کہ میں گو جبر انوالہ کا عزم کر سکوں۔ لہذا بہتر ہے کہ حیب چاہیں آپ تشریف لے آویں۔ اب میں عزیز نصر اللہ کی نسبت عرض کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جب والا نامہ آنحضرت خیر مشاہد عزیز نصر اللہ کے کر مجھے پہنچا تو تو مجھے بلاشبہ فکر بے شمار پیدا ہوا۔ اس امر کی نسبت کہ میں عزیز مذکور کے مشاہدہ کی صداقت یا غیر صداقت پر بحث کروں۔ میں نتیجہ اجتری عرض کروں جو پیدا ہوا اور جو مستقل اور مستقیم ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ آپ اور عزیز یقین فرمائیوں کہ اول تو وہ مشاہدہ فی الوجود تھا ہی کیا البتہ اگر اس کو کچھ قائم کیا جاوے تو کسی فقیر کی محبت آمیز جدوجہد پر اس کو کلیتاً نابود اور ملیا میٹ فرما دیا گیا۔ جس کا بہت دنوں سے نام و نشان باقی نہیں ہے۔ واللہ اب اس سے بالکل مطلع صاف اور شفاف ہے۔ ہرگز کوئی ثنائیہ شبہ باقی نہیں ہے۔ عزیز مطمئن اور کافی مطمئن رہے۔ لیکن یہ ضروری اور نہایت ضروری ہے کہ فقیر مذکور کو عزیز مذکور اور اس کے ہوا خواہاں ایک پر تکلف ضیافت دیوں۔ کیونکہ فقیر کی محنت بہت ہے اور قابل اجور ضرور ہے۔ اپنے اپنے نابینایان کی بحث

بے معنی کا ذکر اپنے والا نامہ میں تحریر فرمایا ہے۔ واللہ میرے دل میں بھی انگ پیدا ہوئی کہ اگر میں موجود ہوتا تو ضرور اس کو مستأ اور ان کے اندھا پن پر کئی قمقمتے لگاتا اور خوش ہوتا۔ اب آپ کی تشریف آوری پر آپ سے اس کے مفصل حالات سننے کا مشتاق ہوں لہذا آپ بحث کے جملہ مراحل اپنے حافظہ میں دوہرا لیویں۔ تاکہ آپ وقت پر مفصل بیان فرما سکیں میں وہ ضرور سنوں گا۔

امید ہے آپ جلد تشریف لائے گا ارادہ فرماؤنگے اور تاریخ آمد سے

مطلع فرماؤنگے۔ والسلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹/۳/۵۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنوں! والا نامہ آنحضرت صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ میں کیا عرض

کروں۔ اپنی ناتوانی اور کمزوری جسمانی سے ارادہ سفر کو جراتوالہ کی محبت و جرات کی

نسبت دریافت کرتا ہوں تو واللہ صاف انکار و جواب پاتا ہوں۔ لیکن جب

آپ عزیزان کی تاکیدات کو والا نامہ سے مطالع کرتا ہوں تو مردہ اور افسردہ جسم

کو ابھارتا اور ارادہ سفر کرنے پر تیل جاتا ہوں۔ پرسوں آپ کے والا نامہ آنے کے

وقت سے میں یہ جدال اپنے میں بوجہ اتم محسوس کرتا ہوں۔ گویا یہ جنگ روحانیت
 اور جسمانیت کے مابین ہے۔ آخر روحانیت غالب آئی اور سفر گوجرانوالہ کا ریزولوشن
 منظور ہو گیا۔ لہذا ارادہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ قتلے میں بروز سوموار آئندہ صبح کے
 قرعہ میل پر سوار ہو کر دس بجے دن کے گوجرانوالہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔
 لیکن عرض ہے کہ واللہ یہ سفر فی الواقعہ میرے لئے نہایت تکلیف دہ چیز ہے
 کیونکہ اب جسم ہرگز اس قابل نہیں رہا ہے کہ سفر کی صعوبات برداشت کرے۔ گو
 اس وقت میرا بچہ ارادہ ہے کہ سفر مذکور اختیار کروں۔ لیکن اپنے جسمانی امراض
 سے ڈر پیدا ہوتا ہے کہ کہیں وقت پر مانع نہ ہو لہذا آپ دو تین اور روز تک میرے
 نیاز نامہ ثانی کا انتظار فرمادیں اگر جسم میں برداشت تکلیف سفر کی بہت ہوتی تو
 حاضر ہونگا ورنہ امید ہے آپ معاف فرماویں گے۔ واللہ سفر میں جسم اول تا آخر
 صعوبت ہی صعوبت محسوس کرتا ہے اور اسی وجہ سے اس کے اقدام سے انکار
 کرتا ہے۔ امید ہے۔ آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام
 گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور خدیوہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۲/۵/۳۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرانیکم

سلام سنوں! والانا ماہ آغزیز تشریف صدور لایا۔ شکر ہے۔ میں اس روز

اپنے رخصت ہو کر بحیرت تمام پانچ بجے شام گھر پہنچ گیا تھا اور بحیرت کی کتاب

ابن خلدون کی قیمت بہت گراں ہے۔ آپ میرے لئے ہرگز خرید نہ فرماویں۔ نیز

عرض ہے کہ چونکہ میڈیکل کیموریہاں ختم ہو چکی ہے۔ میں تو کبھی کبھی لیکن عزیز عطا محمد

اکثر اسے کھاتا ہے لہذا تکلیف سے ایام گذرتے ہیں۔ اگر جلد تشریف لے آویں تو

دو الیٰ مذکور بھی ہمیں مل جاوے لیکن اگر تشریف آوری میں توقف ہو تو دو تین

درجن بذریعہ ڈاک ارسال فرما دیویں اور باقی ہمراہ لے آویں۔

امید ہے آپ ہر دو عزیزان میرے عرض کو بہ سبق پر سعی سے کار بند ہونگے

اور یقین ہے کہ اب نئی دنیا نظر آئے گا۔ گئی ہوگی تاہم آپ اپنی کچھ حالت توجو پیدا

ہوئی ہو تجریہ فرماویں۔

عزیز من! حالت مذکور میں جا کر مجھے تو یقین ہو چکا ہے کہ ذات واحد کے

بجز اور کچھ بھی نہیں ہے اور جو کچھ نظر آتا یا سوچتا ہے وہ صرف اسی ذات واحد کے

بطون میں اُس کے ارادہ اور تخیل کے بہ لحاظ اسماء صفات ظلال پر پا ہونے ہیں

یہ تاہم اسی مندر میں سے برپا ہوتے ہیں۔ اور اپنا مجوزہ کام سرانجام دے کر اسی

میں غائب ہو جاتے ہیں۔ اور راستہ کے مقامات واپسی جن کو ہمیشہ دوزخ سے
 موسوم کرتے ہیں اسی ذات کے تشعبات ہیں جن میں بجز فقرہ ایک کو اپنے تقاضا
 اندرونی کے لحاظ سے عبور کرنا ہے اسی ذات نے فی الواقع یہ لذات و عذاب
 چکھنے ہیں۔ یہ سب ہی لذتیں ہی لذتیں ہیں کیونکہ عذاب عذاب میں سے ہے۔ جو
 لذت کی ایک حالت ہے۔ عزیزانِ مین میں کیا تحریر کروں میں ان جملہ اشیاء و
 حالات کے مزے لیتا ہوں مگر ان کے بیان اور تحریر کے لئے نہ زبان ہے اور نہ
 الفاظ اور نہ قلم۔ یہ حالت جس پر وارد ہوگی۔ وہ خود سمجھے گا اس کے بغیر اس کا
 ظلم معدوم ہے۔ امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام
 شیخ نذیر احمد صاحب کو سلام اور ان کے ڈرامیور کو مبارک باد دیوں۔
 ایں بارگراں بوداوا شد چہ بجا شد۔

بیگم پور خدیوالہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۰/۵/۳۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنون! والانا معہ پارسل بمیثدہ فرستادہ آن عزیز بجا لیت صحیح و

سلامت ثروت سعد و رلائے۔ وصول کئے۔ شکر یہ اور دعا ہے
ایوقت تو خوش کہ وقت ما خوش کر دی۔

عزیزانِ من! میں آپ کے والا نام سے آپ پر دو عزیزان کا مقابلہ محمودہ پڑھ
کہ از میں خوش ہوا ہوں۔ اس میں شبہ نہیں کہ آپ کے تہ مقابل بافراحت اور فارغ
البال ہیں اس وجہ سے وہ آپ کے زیادہ ساعی اور کوشش قدم ہیں۔ باقی رہا ان کا اپنے
جہد کو صبیغہ راز میں رکھنا۔ یہ فنون مقابلہ کا ایک داؤ ہے جو قابل معافی ہوا کرتا ہے
آپ بھی سعی فرماویں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا میاب ہو جاویں گے۔

عزیزانِ من! آپ اس کے لئے سعی کامل فرماویں کیونکہ فقر کی یہ منزل آخری منزل
ہے اور اس کے لئے جملہ فقرانے ہمیشہ جان توڑ کوششیں کی ہیں۔ اس کے حصول پر فقیر
کی کوشش ختم ہو جاتی ہے اور فقیر ہو تو قبل ان تہو تو کی حالت میں داخل ہو
جاتا ہے۔ مگر یاد رہے کہ تیب اللہ اپنی خاص رحمت اس دوران میں نازل فرمایا کرتے
ہیں۔ تو اس حالت میں حالت جذبہ عطا فرمایا کرتے ہیں لیکن دیر کے بعد تکمیل فقر اس
جذبہ کی آمد پر ہوا کرتی ہے اور یہ جذبہ محض عنایت اور عطیہ بزرگی ہوا کرتا ہے۔ اس
کے بجز فقیر اور اوروں کو ہوا کرتا ہے۔ آپ اس جذبہ کی آمد یا حصول کو ہرگز خیال میں نہ
لاویں بلکہ اپنی سعی میں جہد و بہد فرماویں۔ بزرگ اسی ضمن میں فرمائے ہیں۔

توسندگی چو گدایاں بیشتر مسند و مکن

کہ خواجہ خود روشیں بندہ پروری داند

میں آپ عزیزان کی توجہ اسی حالت کی اہمیت اور حصول کی نسبت مثنوی
 حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی جلد چہارم صفحہ ۷۴ کی جانب دلاتا ہوں آپ اس
 حکایت کو اول سے آخر تک پڑھیں اور اس میں جو لفظ نسبتی آتا ہے یہ اسی حالت
 کو تعبیر کرتا ہے جو آپ کے سبق سے آپ کو حاصل ہونے والی ہے۔ اس کو آپ
 غور سے پڑھیں اور اپنے ہمراہی کو اس سے مکمل مطلع فرمادیں۔ تاکید ہے۔ اس کی
 نسبت کیفیات قویہ حد و حصر ہیں جن سے آپ کے نیاز مند کا خزانہ دل معمور تر ہے
 میرے ہاتھ میں طاقت کہاں کہ اس پر کافی معروضات عرض کر سکوں البتہ کبھی بابت
 عرض کروں گا۔ البتہ اس قدر عرض کرنا ضروری ہے کہ یہ منزل کھٹن ہے لہذا اس کے
 لئے کھٹن محنت اور جدوجہد کی ضرورت ہے۔ بات نتیجہ کی یہ ہے کہ آپ عوام
 کے نزدیک زندہ ہوں مگر فی الواقعہ مردہ اور ذات الہی سے زندہ ہوں یعنی
 آپ نہ ہوں البتہ آپ کی موت اختیار ہی مذکور پر ذات الہی بہ نفس نفیس ہوں اور
 بس۔ زیادہ کیا تحریر کروں تحریر کی طاقت نہیں ورنہ بہت کچھ عرض کرنا دعائے
 کہ اللہ آپ کو انکم ٹمکین کے خرخشہ سے نجات عطا فرمادے آمین۔ تم آمین تاکہ
 آپ نہ دل سے کام کریں اور کہیں حریت بازی نہ لے جاوے۔

میرے ہر سہ جدید شاگردان کے مفصل حالات سے آپ نے مجھے مطلع نہ
 فرمایا۔ امید ہے آپ مطلع فرما کر مشکور فرمائیگی۔

آپ تحریر فرمادیں کہ کس تاریخ کو آپ تشریف لائیں گے۔ امید ہے آپ

معدہ عزیزانِ خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان و طالب و نواب و شرقی کو دعا و سلام
تیز عرض ہے کہ آپ نے کسی کے ہمراہ آنے کی مجھ سے اجازت طلب فرمائی
میں بے بسم اللہ آپ ہمراہ لاسکتے ہیں مگر یاد رہے کہ آپ اپنے سبق کی اہمیت اور
نزاکت پر کچھ غور فرمائیوں۔

بیگم پور خدیوالہ ضلع مویشیاری پور

مورخہ ۱۴/۴/۳۴

عزیز القدر میں جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تیکم

سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ عزیز نظر اللہ
کی ناکافی امتحان سے جو اضطراب، آپ صاحبان کو پیدا ہوا میں اس کی شرکت سے
ہرگز علیحدہ اور خالی نہیں ہوں مگر جس نہج سے آپ نے اس کو اپنے دل میں پیدا کیا ہے
اس پر مجھے عموداً اعتراض ہے۔ آپ کے دل میں مقام ذاتِ الہی ہے پھر آپ
اس میں مچھو قسم گاؤ و خر کو کیوں بے اندازہ داخل کرتے ہیں۔

عزیز من میں بیخ عرض کرتا ہوں کہ جبکہ آپ راستہ ساوک الہی پر گامزن
ہوئے ہیں کسی کی جدہ ہمد سے کہیں بد دل ہو کر اس سے گریز نہ کرنا دیں آپ کو فائدہ

کسی صدمہ دنیاوی سے نہیں آزا یا ورنہ اللہ کی قسم کوئی فقیر ایسا نہیں گزرا جس کی آزمائش نہ ہوئی ہو اوروں کو تو آپ چھوڑو میرے حال پر ایک لمحہ غور فرماویں کہ مجھ سے کہا کیا سلوک آزمائش نہ ہوئے! اور ہو رہے ہیں جب میں اس راستہ پر گامزن ہوا اور اچھی طرح سے چل نکلا تو رفتہ رفتہ میری بیویاں اور میرے تین بچے مختلف اوقات میں مجھ سے علیحدہ کئے گئے۔ میرے والدین مجھ سے پہلے ہی علیحدہ کر لئے گئے تھے میں ان جملہ باتوں سے آگاہ تھا کیونکہ میرے عشق الہی نے مجھے ان فانی چیزوں کی اصل ماہیت سے پہلے خوب باخبر کر دیا تھا۔ مجھے ان میں سے ہر ایک کی جدائی پر فلق تو ضرور ٹوٹا مگر عشق الہی نے اپنے جذبات اور اپنی کیفیات ایسی دکھائی کہ میں ان کی جدائی کو بالکل فراموش کر گیا۔ اس سے میرے درجات روحانی اس قدر ترقی پذیر ہوئے کہ میرے قلا و زراہ میری حالت کو دیکھ کر حیران تھے۔ اس کے بعد واللہ مجھے بہت ابتداء اور شدا ئد سے آزا یا گیا لیکن اللہ کا شکر ہے اپنا پاؤں جاتے صداقت سے کبھی نہ پھسلا۔ یہ بھی اللہ کریم کی محض عنایت تھی ورنہ میں تو سخت ناکارہ تھا۔ مگر اللہ کی ذات پاک نے اپنی آزمائش کی مختلف آگ میں رکھ کر مجھے پختہ اور اپنی بارگاہ کے قابل بنا دیا ورنہ اللہ میں ہرگز اس لائق نہ تھا۔ جیسا کہ آپ مجھے دیکھتے ہیں۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ اگر میں اپنے مصائب آپ سے بیان کر دوں جو اس راستہ چلنے پر مجھ پر نازل ہوئے تو مجھے شبہ ہے کہ آپ کہیں یہ خیال کرتے ہوئے کہ خدا نخواستہ کہیں میری یہ حالت نہ ہو جاوے آپ پر

راستہ چھوڑنے پر آمادہ ہو جاویں۔

عزیز من! یہ عزیز نصرت اللہ کی معمولی سی ناکامی ہے جس کی تلافی اکتوبر میں ہو سکتی ہے تو آپ ایسے ٹیپٹانے کیوں ہیں اور دنیا اور اس کی مافیہا کو آپ نے کیا سمجھ رکھا ہے کیا یہ تماشائے ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ اور جس کے افکار سے آپ سرنمگوں ہو رہے ہیں کیا یہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اگر مجھ سے آپ اس کی کیفیت دریافت فرماویں تو اپنی چشم بنیاد سے ضرور یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ آپ جملہ خاندان کی آزمائش ہے۔ کیونکہ اس موقع پر کسی کو آپ کے اس معاملہ کی مدد سے روکنے کے اور کچھ معنی نہیں ہو سکتے۔ اندر میں حالات آپ اپنے ہوش سنبھالیں کہ آپ ایک معمولی سی ناکامی پر جامہ سے باہر کیوں ہو رہے ہیں۔

براہ مہربانی آپ ہوش کریں کہ یہ خطر اب قضا الہی کے مخالفت میں قیام کرنا ہے جو فقر کی موت سے تعبیر ہوا کرتا ہے۔ میں آپ کے خطر اب سے سمجھتا ہوں کہ خدا نخواستہ اگر آپ کو زمانہ گذشتہ میں کوئی دنیاوی عدم پہنچتا تو ضرور تھا کہ آپ منزل فقر سے گریز کر جاتے۔ مولوی صاحب! فقر پر تو صدقات عظیم آیا کرتے ہیں۔ مگر ان کا وقار کوہ ہمالیہ سے زیادہ گراں ہوا کرتا ہے لہذا ان میں کبھی خیریت پیدا نہیں ہوا کرتی۔ پس آپ ہوش سے کام لیں اور اپنی حالت میں استقامت پیدا فرماویں۔ میں زیادہ کیا گزارش کروں ہاتھ کمزور ہے۔ زیادہ کام تحریر نہیں کر سکتا ورنہ میں مزید معروضات گزارش کرتا۔ والسلام۔ گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چند یا لہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶/۳/۲۶

غزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد اکرم
سلام سنوں! چند روز ہوئے والاجات آن عزیز و غزیز نصر اللہ صاحب
ثروت صدور لائے شکر یہ ہے۔ اُن میں جو کچھ آپ نے اور غزیز موصوف نے
تخریب دیا ہے بجا اور درست ہے۔

غزیز ان من! میں کیا عرض کروں کہ یہاں کیا ہو رہا ہے۔ ہر ایک چیز نمودار
ہوتی ہے! اور پھر غائب ہو جاتی ہے۔ ظاہر بینیوں کی چشم سے ہر ایک چیز لباس
اصلی یعنی فنا ہن کر غائب ہوتی چلی جاتی ہے۔ پہلے پہلے مدت ہوئی یہ آمدورفت
جیران کن معلوم ہوتی تھی لیکن جب چشم حقیقت بین و اہوئی تو یہ امر یہی نظر آ
گیا کہ کوئی چیز کہیں نہیں جاتی اور نہ کہیں سے آتی ہے یہ سب کی سب الامان
کے مکان ہیں۔ آمدورفت اور نموداری و کم شدگی محض اپنی آنکھ کا قصور ہے
اور بس۔ کوئی چیز جو بیکانی نظر آتی تھی۔ وہ سب اپنی ثابت ہوئی۔ مگر یہ پردہ کب
اٹھتا ہے تب اٹھتا ہے جب دیکھنے والا اپنے آپ کو بارگاہِ لم بزل میں داخل
کر دے۔ گو قبل ازیں بھی حضرات سے یہ طریق معلوم تھا مگر رات حضرت بایزید
بسطامی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہوئے۔ اور بہت سی گفتگو کے دوران میں اس
کا بھی ذکر آیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنی حیاتِ فانی کے مراقبہ میں ایک مرتبہ

ذات الہی کو دیکھا اور ان سے میں تسو دریافت کیا کہ آپ کے پاس آنے کا کونسا طریقہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ دع نفسك فتعال یعنی نفس کو چھوڑ دو پھر ہاتھ پائیں آجاؤ۔ یعنی تاوقتیکہ نفس ہمراہ ہے۔ ہمارے پاس تمہارا آنا ناممکن اور محال ہے۔ آپ نے جو کچھ فرمایا درست اور عین درست ہے لیکن میں نے تجربہ سے دیکھا ہے کہ اول تو نفس کی کلی ہلاکت ناممکن اور محال ہے البتہ اگر اس کو مجاہدہ سے نیم مردہ کر دیا جاوے تاہم یہ آفت کبھی نہ کبھی ضرور اپنے آپ کو ظہور میں لا کر رہے گی۔ بلاشبہ یہ آفت یعنی نفس ایک عجیب اور نادر و مفید تر پیدا فرما کر اللہ نے اپنے راستہ چلنے والے پر اپنا احسان نہایا ہے۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ اگر انسان میں نفس نہ ہوتا تو انسان کو ملائکہ پر ہرگز فوق حاصل نہ ہوتا۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ کی پیداوار ہے جس سے انسان آگے نکل گیا اور فرشتہ پیچھے رہ گیا۔ میرے سے اگر کوئی اس کا ماجرا دریافت کرے تو میں جو کچھ اپنی چشم باطن سے دیکھتا ہوں وہ یہ ہے کہ نفس کے وجود سے اللہ کی ہر ایک شان کو ظاہر کر رکھا ہے جب یہ برسر کار ہو تو اللہ کے تمام شان ہائے جلال تکمیل پاتے ہیں جس کے ظہور پر ذات الہی خوش اور خواہاں ہے اگر یہ نہ ہو تو یہ شان پر وہ کتم میں ضرور رہے گی۔ مگر ذات الہی اس کے ظہور کی شائق ہے جیسا کہ آپ بیرونی اور اندرونی تجربات سے اس کا علم حاصل کر سکتے ہیں دوسری شق یہ ہے کہ اس کو پامال کرنے سے دوسرا یعنی شان جمال ہو یا ہوتا ہے تب سے آپ بوجہ حسن واقف ہیں اور میرے بیان کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ واللہ

اب تو مدت سے اپنی نظر میں یہ ہر دو یعنی جمال اور جلال برابر کے آلات اور
شان الہی نظر آتے ہیں۔ اور ہودی نظر کے لوگ خواہ جلال اور اس کے واسطے
ابلیس کو اپنی کوتاہ نظر سے بھی برا سمجھیں مگر میں تو اس کو بھی بڑے احترام کی نظر سے
دیکھتا ہوں۔

بات تو تھک گیا ہے لیکن آپ سے معروضات عرض کرنے بے شمار رہ گئے چلو
پھر زبانی عرض کروں گا۔ والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

۷

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۹/۶/۳۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
سلام سنون! والانا مہ العزیز ثروت صدور لایا مشکور ہوں۔ آپ نے
عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کی علالت کا حال تحریر فرمایا ہے جس سے نیاز مند کو بہت
فکر پیدا ہوا ہے کہ شافی مطلق عزیزہ کو بہت جلد آرام اور شفا کا مل عطا
فرماوے۔ آمین۔ آمین تم آمین۔ آپ میری طرف سے ضرور ان کی عیادت فرمائیے
آپ میری نسبت تجویز فرماتے ہیں کہ میں ایام برسات کے کچھ دن آپ کی

خدمت میں گوجرانوالہ گذاروں۔ سال گذشتہ کی تکالیف پر غور کرتے ہوئے میں اس کے اقدام کی ہرگز جرات نہیں کر سکتا۔ امید ہے آپ اس کے لئے ہرگز آئندہ تحریک نہیں فرماویں گے۔ میں اگر خدا کو منظور ہوا تو یہ ایام ہمیں اپنے گھر پر صرف کروں گا۔ اذ آنکہ اور جگہ جا کر یہ ایام صرف کرنے ہرگز سود مند ثابت نہیں ہوتے مگر زندگی نے وفا کی تو انشاء اللہ تعالیٰ میں ماہ مئی آئندہ میں گوجرانوالہ حاضر ہونے کا ارادہ کروں گا۔

میں اس وقت جالندھر جانے کو تیار ہوں کیونکہ سردار صاحب پر سوں مجھے تاکید فرمائے تھے کہ ۲۹ ماہ حال کو مشین کلاں جدید سیکریٹ بنانے والی فرٹ ہو کر کام شروع کرنے والی ہے تمہارا اس وقت وہاں موجود ہونا ضروری ہے لہذا اس وقت ان کی موٹر کار آنے والی ہے۔ میں اور مہندس ہم کو دونوں کو وہاں جانا ہے اور امید ہے ہم کل یا پرسوں واپس آ جاویں گے۔

ابھی تک یہاں کافی بارش نہیں ہوئی۔ جالندھر وغیرہ کافی ہو چکی ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ مع عزیزان خیریت سے ہوں گے۔ والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۰/۳/۲۰۰۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! والاناہ شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ آپ نامعقول غمغیر
کے گھر میں جمع ہونے سے اپنی حالت کی وجہ سے اوقات ضائع ہونے کی شکایت
تحریر فرماتے ہیں۔ میں تو مدت سے آپ کے شاہانہ حوصلے سے حیران ہوں کہ علاوہ
ان معمول اخراجات کے کس دریا دلی سے اپنے اوقات عزیز تباہ کر رہے ہیں۔
ہم نے مانا کہ یہ آپ کے رشتہ دار ہیں جن کی تو اضع ضروری اور لایا ہے۔ مگر اس
کے لئے کوئی ایسی حد مقرر ہونی چاہئے جس سے آپ کی ذراعت آخری تباہ ہونے
سے محفوظ رہے۔ آخر یہ آپ کو معلوم ہو جاوے گا کہ ان لوگوں کا وجود آپ کے
لئے شیطانی وساوس سے مزید نہیں ہے۔ میں اس پر زیادہ کیا عرض کروں۔ آپ
اپنی روزانہ رفتار اور اس کی رکاوٹوں پر غور فرمائیوں۔ میں اپنے میں ایسا حوصلہ ہرگز
نہیں پاتا کہ ہچو قسم دنیاوی تعلق داران میرے اوقات ضائع کریں۔ جب کوئی
ایسا شخص میرے پاس آتا ہے تو واللہ میں تو اسے احاطہ کوٹھی سے باہر نکالنے کی
بات کرتا ہوں۔ میرے لئے یہ سب غول راہ معلوم ہوتے ہیں اور بس۔ آپ نے
مالٹکے بوٹوں کی تعداد کی نسبت مجھ سے دریافت فرمایا ہے لہذا عرض ہے کہ
اس وقت میں بوٹے کی ضرورت ہے۔ اس سے آپ کو ہر طرح کی تکلیف ہے۔

اگر آپ ان کے نہ لانے سے رفع تکلیف فرماویں تو مناسب ہے۔ اذ آنکہ آپ کو یہ خواہ مخواہ کی تکلیف ہے لیکن اگر آپ نے ضروری ارادہ تکلیف فرمانے کا فرمایا ہو تو مطلع فرماویں اور کس روز کس گاڑی پر کتنے آدمی ٹوکرہ دے کر بوٹے لانے کے لئے بھوکپور اسٹیشن پر آپ کی خدمت میں روانہ کروں۔ شکر ہے کہ عزیز نظر اللہ صاحب کو اللہ نے عوارضات سے محفوظ رکھا ہے! امسال نہ زیادہ بارشیں ہوئیں اور نہ چنداں ہوا مرطوب ہوئی جس سے تنفس میں تاہنور تکلیف پیدا نہیں ہوئی۔ امید ہے یہ موسم آرام سے نکل جاوے گا لیکن معدہ میں ضرور کچھ خلجان رہتا ہے! انشاء اللہ نقلے ایں ہم خواہد گذشت۔ یہاں فصل کی حالت تاہنوز اچھی ہے مگر بارش بہت کم ہے۔

میرے کان میں نزول میل سے پھر گرانی ہو گئی آج پھر نکلوانے والا ہوں۔
 امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے و سلام۔
 گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چندیا کہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۸/۳/۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
 سلام مسنون! گو آپ پر سوا تشریف لانے والے ہیں لہذا نثر یہ نیا نامہ

کی مجھے چنداں ضرورت نہ تھی۔ لیکن ایک ناگہانی اور ضروری معاملہ پیش آنے سے
 نیاز نامہ ہذا کے تحریر کرنے کی ضرورت پیدا ہوئی۔ اور وہ یہ ہے کہ سردار کبیر سنگھ
 صاحب ایڈووکیٹ جالندھر کا بڑا دلخیز مسمیٰ کرتا رہا۔ سب سے پہلے پورے ضلع حصا
 میں متعین تھا۔ مرض و تیل کا ٹیکل سے بیمار ہو کر وہ جالندھر میں آیا اس کا آپریشن ڈاکٹر
 نے کیا لیکن وہ اس سے جانبر نہ ہو سکا اور ۲۵ ماہ حال کو وہ انتقال کر گیا۔ میں
 اُس کے افسوس کے لئے کل جالندھر گیا تھا اور ہر روزہ واپس آ گیا تھا۔ اگر آپ
 مناسب خیال فرمادیں جس کو میں تو مناسب سمجھتا ہوں تو آپ جالندھر تشریف
 لائے پر گاڑیوں کے درمیانی وقفہ میں مردار صاحب کے افسوس کر آویں۔ کیونکہ
 مردار صاحب کو اپنے بھائی کی موت ناگہانی سے صدمہ شدید پہنچا ہے۔ آئندہ
 آپ دانا ہیں۔

اُمید ہے آپ بوٹے عمدہ نسل کے احتیاط سے لاویں گے۔ اُمید ہے۔

آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
 گھر میں اور جملہ عزیزان و دوستان کو دعا و سلام

بیگم پور چند یا کہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۹/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد شکم

سلام سنون! والانا مہ شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ میں اپنے
دنیاوی تفکرات کے حالات آپ کے بجز اور کس سے بیان کروں۔ واللہ باللہ
آپ کی ذات کے سوائے نہ کسی سے یہ محبت ہے اور نہ میں کسی کو آپ جیسا
اپنا ہوا خواہ اور غم خوار پاتا ہوں۔

افسوس ہے کہ آپ تشریف لائے اور ناخوشگوار فضا کی وجہ سے
آپ کے بات تک نہ ہو سکی۔ سب باتیں دل میں ہی رہیں لب تک نہ آسکیں۔
میں چاہتا ہوں کہ تحریر کر سکوں لیکن ہاتھ کام نہیں کرتا۔ لہذا گزارش ہے۔
کہ اگر آپ جلد تشریف لے آویں گے تو تبادلہ خیالات ہو کر شاید مجھے تسکین پیدا
ہو۔ اور نیز اس تجویز پر غور ہو کہ ان تفکرات سے مجھے نجات کیسے حاصل ہو سکے گی۔
زیادہ تحریر نہیں کیا جاتا اور نہ مزید عرض کرتا۔

بیگم پو پو چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۰/۱۱/۳۳

تمت بہ ناز طبییاں نیاز مند مباد

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد تنگم

سلام سنون! والا نامہ آن عزیز معہ بیمہ ہیڈک کیورٹ صدفور لائے۔

شکر یہ ہے۔ واللہ آپ کے بخار کی نسبت آپ کے والا نامہ سے پڑھ کر مجھے

بے شمار کرا اور ترو پیدا ہوا۔ مگر الحمد للہ کہ ہنوز ملاحظہ والا نامہ ختم نہیں

ہوا تھا کہ نزول تسکین دربارہ آرام ہذا بخار نازل ہو گئے جس سے امید کامل

ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ صورت آرام جلد پیدا ہو کر رہے گی لیکن براہ مہربانی

آپ حالات طبیعت سے بواپسی ڈاک مطلع فرماویں۔

آپ نے جو آادگی سفر بربہا تحریر فرمائی ہے اس کا بہت بہت شکر یہ

ہے اور مجھے امید بھی ہی تھی۔

شکر ہے کہ اللہ نے عزیزہ کشور کو بخا سے آرام دے دیا ہے۔ عزیزہ

مہندہ اپنے کوٹ کی پیماٹش دوزی سے دریافت کر کے بتا دے گا واللہ سلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جیٹ پالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۴/۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرادکم
 سلام سنون! والانا مہ آغزیز شرف صدور لایا بشکر یہ ہے میرے افکار
 کی انتہا نہیں ہے جب سے میں نے والانا مذکور سے معلوم کیا ہے کہ ابھی
 تک آپ کا بنجار نے پچھا نہیں چھوڑا۔ یہ نوبتی بنجار ہے جو تیسرے روز ہوا
 ہوا کرتا ہے اور یہ خالص صفرا کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ یہ مجرب نسخہ بنجار مذکور
 کا ہے کہ آلو بنجار اور اعلیٰ ہم وزن لے کر کسی کور سے برتن گلی میں بھگوئے
 جاویں اور ان کے خوب طرح بھینکنے کے بعد ان کا زلال لے کر تین چار مرتبہ
 بلکہ اس سے بھی زیادہ مرتبہ اس میں معمولی سی شکر ملا کر روزانہ نوش فرماویں
 تو انشاء اللہ تعالیٰ صفرا کا زور فرو ہو کر بنجار سے کلی آرام ہو جانے کا بنجار مذکور
 سے بلاشبہ تکلیف ضرور ہے مگر انشاء اللہ انجام بخیر و بہ صحت ہے مقام فکر ہرگز
 نہیں ہے۔

جب تک آپ کو بنجار سے کلی آرام نہیں ہوتا میرے طبیعت افکار سے
 ہر وقت اور ہر لمحہ پڑمروہ اور نڈھال ہے۔ خدا کرے کہ جلد آرام ہو جاوے
 کیا میں یہ انتظار اب نہ کروں کہ آپ کا اب والانا مہ شرف صدور لاوے۔
 جس میں یہ تحریر ہو کہ اللہ نے بنجار سے اب آرام دے دیا ہے۔ میری نظر تو

مجھے اسی کا نشان دلاتی ہے۔ آپ براہ مہربانی بدیدن نیاز نامہ پڑھنا حالات طبیعت سے بواپسی ڈاک مطلع فرمادیں۔ مشکور ہونگا۔

دیگر یہاں کے حالات بدستور ہیں۔ والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۰/۳/۲۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ اللہ کا
لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اللہ نے بنجار سے آن عزیز کو آرام عطا فرمایا۔ دعا ہے کہ
قادر المطلق آن عزیز کو ہمیشہ خوش اور باصحت رکھے۔ آمین۔ آمین۔ تم آمین۔

امید ہے آپ خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنون! والا نامہ کل تمام وقت ثرت صدور لایا اور اس میں سے
عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کے رویہ صحت ہونے کے حالات پڑھ کر اپنی جان میں جان
آئی۔ اذاکہ آپ اس سے تاہنوز بے خبر ہیں کہ مجھ کو آپ ہر دو عزیزان سے کس
قدر محبت بلکہ عشق ہے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ میں اب تک آپ صرف آپ
ہر دو عزیزان کو اپنی روحانی اولاد بنا سکا ہوں اور آپ قیاس فرما سکتے ہیں۔ کہ
جس شخص کا صرف ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہو اور اس شخص نے ہر دو محنت جگر ان کو
اپنی جان توڑ کر کوشش سے پرورش کیا ہو ان پر اگر کسی صدمہ کا احتمال پیدا ہو تو اس
باپ کے جان پر کیا آفت آیا کرتی ہے۔ انہوں میں حالات واللہ عزیزہ کی علالت سے
میری جان پر ایک صدمہ عظیم کا احتمال ہونے کو تھا مگر اپنی نظر اور اپنی سعی عین یقین
کا یقین و لا وہے تھے اور نیز دلار ہے ہیں۔ کہ عزیزہ خدا کرے کئی صحت یاب ہو
اور علالت کا بادل آیا اور نکل گیا۔ مگر آپ کے والا نامہ جات میرے یقین مذکور
کو اکثر منزل کرتے رہے جس سے میرا پختہ ارادہ ہو گیا تھا کہ اہل معاند کے خلاف
بات ظہور پذیر ہو رہی ہے تو امانت اب لازم ہے کہ جس طرح سے بن پڑے
تو خود وہاں جلد پہنچ اور عزیزہ کا خود علاج کر کیونکہ یہاں دور سے تیرا اثر کارگر

ہوتا نظر نہیں آتا۔ اسی ارادہ پر امانت کا بند ہونے کو تھا کہ مجھے تنفس اور نزلہ
 نے آدبا یا مگر واللہ اس سے امانت نے ہمت نہیں ہاری تھی اور تیار تھا کہ کل
 والا نامہ تسکین بخش صادر ہو کہ تسلی بخش ہو اور گونہ جان میں جان آئی۔ مگر میں سچ
 اور بالکل سچ عرض کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ عزیزہ باصحت ہوگی مگر اپنی
 طبیعت کسی کے تحریر کرنے پر ایک احتمالی صدمہ کا شہید پیدا کر چکی تھی۔ لہذا
 سحت متمنی ہے کہ عزیزان کو چشم تن دیکھ کر مزید تسکین حاصل کروں۔ واللہ اس وقت
 خواہنے دل کی حالت ہے وہ سحت تقاضا کرتی ہے کہ جس طرح سے بھی ہو سکے
 میں آپ کو دیکھوں اور چشم تن سرد کر کے مطمئن ہو جاؤں لیکن میرا وہاں حاضر ہونا آپ
 کی بیماری کی حالت میں ہو سکتا ہے جس کی نسبت دل سے دعا ہے کہ اللہ آپ سے
 بیماری دور رکھے۔ اب دوسری بات یہ ہے کہ آپ یہاں تشریف فرما ہوں اس
 کے لئے شدت موسم اور نیز رمضان مانع ہیں لہذا سمجھ میں نہیں آتا کہ کروں تو کیا کروں
 البتہ آپ یہ عقدہ حل فرما سکتے ہیں۔

مجھے ابھی نزلہ زور سے ہے اور قدرے تنفس بھی بہراہ ہے مگر امید ہے کہ

انشاء اللہ تعالیٰ کل تک آرام ہو جاوے گا۔ مقام فکر نہیں ہے۔ امید ہے آپ معہ
 عزیزان پیریت سے ہونگے۔

عزیزہ کے حالات مزاج سے بالخصوص روزانہ مطلع فرماتے رہیں تاکہ یہ ہے

عالم سلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پوجنڈیا مکہ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۱۲/۳۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! والانا اللہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ الحمد للہ

اور اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اللہ نے عزیزہ کو کلی آرام عطا فرمایا۔ واللہ میری

جان میں اب جان آئی ہے۔ مجھے عزیزہ کی بیماری سے افکار اور تردد اس وجہ

سے مزید درمزید تھے۔ اور باوجود اپنی ناسازی طبع کے بدین وجوہاں اوقات

خیزاں آنے کا ارادہ کرتا تھا کہ مریضہ کی حالت خواب تر نظر آتی تھی۔ اول تو

اپنی نظریہ یقین دلاتی تھی کہ یہاں سے اللہ اس کو کاہ فرماتے ہوئے شفا عطا

فرماوے گا۔ لیکن ایسا نہ ہونے کی صورت میں سچتہ ارادہ تھا کہ جس طرح سے بھی

ہوسکے وہاں پہنچ کر سعی بلیغ کروں اور پھر کامیابی بلاشبہ تھی۔ مگر شکر ہے اللہ

نے اپنے فضل بے پایاں سے آرام عطا فرما دیا۔ اور مجھے سفر بے وقت اور پرہیز

سے نجات عطا فرمائی۔ اب میرا سفر محال ہے کیونکہ اس سے مجھے تکلیف بے حد

ہے۔ لہذا آپ میرے پر رحم فرماتے ہوئے مجھے معاف فرماویں۔ مشکور ہوں گا۔

عزیزہ نسیم کی نسبت فکر ہے۔ لیکن انشاء اللہ نقلے اس کو آدم ہونے والا

ہے۔ مقام فکر نہیں ہے۔ مگر اطلاع دیتے رہیں۔

بیگم پور جٹ پالہ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۱۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
 سلام سنون! والا نامہ آنحضرت صدف لایا شکر یہ ہے۔ میں کیا
 عرض کروں قبل ازیں عزیزگان زہرہ بیگم اور نسیم کی ملاکتوں نے تفکرات کا ایک
 پہاڑ اپنے دل پر معلق کیا ہوا تھا اب اللہ نے بصد جہد و جہدان سے کچھ صورت
 آرام پیدا کی تو ایک نا واجب اور صداقت سے بعید میاں نصر اللہ صاحب اپنے
 کاذب تفکرات سر پر اٹھائے سامنے آکرٹے ہوئے آپ عزیز کو میری طرف سے
 زور یہ پیغام پہنچا دیوں۔ کہ وہ اللہ اپنے امتحان کی تیاری زور و شور اور کمال جہد و جہد
 سے کریں۔ اللہ کی رحمت کا دروازہ اس کے لئے بالکل کشادہ ہے۔ واللہ وہ ہرگز بند
 نہیں ہوا ہے۔ اگر میرا یقین نہ ہو تو عزیز اپنی والدہ سے منت سماجت کر کے کمر مراقبہ
 کو اگر دریافت کر لے کہ کیا ان کا اب بھی وہی مشاہدہ ہے جس کو وہ پہلے دیکھ چکے ہیں۔
 انشاء اللہ اب عزیز کی حسب منشا اور کامیابی کا برآمد ہوگا۔ اگر وہ مشاہدہ خلاف امید
 تھا تو محض اس وجہ سے ہوگا کہ امتحان کی تیاری جیسی کہ عزیز کو کرنی چاہئے تھی تاہم زور
 وہ اس قدر نہیں کر سکا تھا۔ اس سے ضروری تھا کہ مزید درمزید جہد و جہد کی جاتی
 تھی کہ ہاتھ پیر توڑ کر مایوسانہ حالت پیدا کر کے ناامیدی پیدا کر لیتا۔ واللہ ایسا ہرگز
 نہیں ہے۔ عزیز کو ضروری ہے کہ اب زور و شور سے تیاری کرے انشاء اللہ تعالیٰ

اللہ فضل کرنے والے ہیں۔ میں سچ اور بالکل سچ عرض کرتا ہوں کہ بیمار کی حالت ضرور مایوسانہ اور بالکل مایوسانہ ضرور تھی۔ اور سلسلہ حیات اس قدر کمزور ہو گیا تھا۔ کہ نیز آندھی کا محض ایک جھونکا جو اس وقت چل رہی تھی۔ اس کی قطع کے لئے کافی تھا۔ اور ایسا ہونے والا تھا اور بالکل ہونے والا تھا۔ جب اللہ نے کسی از خود رفتہ کی التجا پر اتنا بڑا کام اور عظیم امر لوپا کر دیا تو کیا آپ کا کام جو اس سے بدرجہا خود تر ہے مکمل نہ کر دے گا۔ نیا نامہ ہذا کے پہنچنے پر تیاری امتحان بزد و ستور شروع کر دیوں اور اللہ پر توکل کریں تاکید اور مزید درمزید تاکید ہے۔

عزیز من! آپ نے یرون اور ان کی کیفیت دیکھی جو مجھ پر اور آپ پر آکر باعث بے شمار تکلیفات ہوئی۔ الحمد للہ کہ انجام بخیر رہا۔ میں کیا عرض کروں۔ دل کو تو میں روکتا ہوں کہ افسانہ راز الہی سے باز رہے لیکن جوش محبت پدرانہ اکثر اوقات جوش میں آجاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ چونکہ زہرہ بیگم صاحبہ نے زندگی کی مایوسانہ حالت عبور کی ہے اور اب وہ پھر اذکان دنیا میں نظر آتی ہیں۔ ان کے دیکھنے اور ملنے کو اپنا دل تڑپ رہا ہے۔ مگر یہ کیسے حاصل ہو۔ میں بیماری سے ترسان سفر کے ناقابل اور وہ کمزور تر اور موسم شدت سے سرد۔ لہذا ایسی ملاقات کی صورت بعید تر نظر آتی ہے۔ غالباً انشاء اللہ تعالیٰ فروری آئندہ میں یہ پیدا ہوگی البتہ آپ ان سے میرا شوق اور جوش محبت پدرانہ فرما دیوں۔ نیز فرما دیوں کہ آپ کا تحقیقی باپ آپ کی وقت میں طپالی و سوزاں ہے۔ امید ہے عزیزہ نسیم اب بالکل

خیریت سے ہوگی۔ میرا اُس کو اپنے ہاتھ سے پیار دلوں اور میرا سلام اُس کو فرمادوں
 آج رات یہاں خوب بارش ہوئی۔ سابقہ چند روز سے ترشح تھا۔ میری صحت تلمہوز
 اچھی ہے۔ والسلام

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۹/۱۲/۲۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنوں! والانا ماہ الغزیر معہ منی آرڈر ارسال فرمودہ آن عزیز شرف صدر
 لائے جن کا بہت بہت شکر یہ ہے۔ میں نے منی آرڈر حسب ارشاد آن عزیز نہایت
 شکریہ کے ساتھ وصول اور قبول کر لیا ہے۔ اور آپ کو دعائیں دیا ہوں۔ اللہ آپ
 ہر دو عزیزوں کو مفاد دینی اور دنیوی پر ہمیشہ فائز المرام فرماوے۔ آمین
 عزیز من میں دیکھتا ہوں کہ اس سال کسا و بازاری و کالت سے جو آمدنی آپ
 کو ہوتی ہے وہ مجھے اچھی طرح سے معلوم ہے اور اُس پر طرہ بیماریاں کے معاملات
 کے اخراجات۔ افسوس ہے اور میں شرمندہ ہوں کہ میں تنگی آمدنی زمیندارہ کی وجہ
 سے آپ کی کچھ مدد نہیں کر سکا جو مجھے ضرور کرنی چاہئے تھی۔ البتہ آپ نے میرے
 افسوس اور رفع شرمندگی کا سامان پیدا فرمادیا جس کا میں بے شمار شکر یہ تہ دل اور

جان سے عرض کرتا ہوں۔ لہذا میں نے ناچیز رقم کا مہنی آرڈر اور سال خدمت آنعزیز
 کو دیا ہے۔ امید ہے کہ آپ اس کو وصول اور قبول فرما کر میری دلی راحت کا
 سامان مہیا فرما دینگے! اور کمزور اور بیماری سے ناتواں عزیزگان کے غذا و پوشش
 کا تہیہ فرما دینگے۔ واللہ میں اس سے بہت مشکور ہونگا! اور آپ سب کو دعاؤں
 سے یاد کرونگا۔ اس میں ہرگز ہرگز شبہ نہیں کہ اگر آپ نے اس کی قبولیت میں ذرہ بھر
 بھی تامل کیا تو میری ناراضگی اور مایوسی کی کوئی حد اور کوئی شمار نہیں ہوگا۔

عزیز من! آپ نے عدم ثروت کی شکایت تحریر فرمائی ہے۔ خدا کے لئے کہیں
 شکایت مذکورہ کا ذکر تحریر فرمانا میرے ترسیل رقم کا باعث خیال نہ فرماویں۔ واللہ
 یہ ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ اس کا ذکر کرنا ایک اور موجب ہے جس کو میں عرض کرنے
 لگا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ میں آپ کے لئے بارگاہِ الہی میں آپ کے مزید درمزید
 ثروت و تونگری کی دعا کرتا رہا۔ واللہ میں اس سے ہرگز غافل نہیں رہا اور اپنے
 اوقات میں اس کے لئے سحنت ملتی ہوا لیکن اوپر سے یہی حکم آتا رہا کہ جس رفتار سے
 تم اپنے عزیزان کو ہماری طرف چلا رہے ہو ان کی ثروت کی حالت میں ان کو
 نہیں چلا سکو گے اور نہ وہ چل سکیں گے۔ ہماری منشا ہے کہ تم ان کو موجودہ حالت
 میں بالفعل رہنے دو بعد تکمیل دیکھا جاوے گا۔ اور نیز اس کے ساتھ یہ حکم آتا رہا کہ
 اس مسلک کو تمہارے ہادی کامل صلے اللہ علیہ وسلم صحیح اور قریں طریق ہونے کی وجہ
 سے زیادہ پسند فرماتے تھے۔ اور پسند فرماتے ہیں۔ بس ان احکام کے اتباع میں

میں دم بخود ہوتا رہا۔ اور ناہنوز ہوں۔ لہذا آپ اپنا وقت جیسا کہ بزرگان دین
 صبر و شکر سے گزارتے رہے ہیں گذاریں اور کبھی ثروت کی شکایت دل میں
 پیدا نہ کریں۔ اگر اللہ کو کبھی منظور ہو جیسا کہ حکم مذکور سے گونہ مستنبط ہوتا ہے، تو
 آپ کو دنیاوی ثروت بھی مل جاوے گی ورنہ آپ دولت دین پر کفایت کریں۔
 کیونکہ میں اور آپ یہاں ہمیشہ رہنے والے نہیں ہیں تو ہم نے ناپائیدار چیز کی اجتماع
 کو کیا آگ لگانا ہے۔ البتہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے لئے شہنشاہی آخرت
 موجود اور آپ کی صحت منظر ہے آپ اس پر کفایت کریں۔ سب بزرگان دین
 نے ایسا ہی کیا ہے آپ بھی انہی کے نقش قدم پر راستہ فقر طے فرماویں۔ میں زیادہ
 عرض کروں تو کیا کروں۔ آپ ان مراحل سے واقف تر ہیں۔

آج کل شدت سرما نہایت عروج پر ہے اور اپنی صحت متزلزل ہے اللہ
 اپنا فضل رکھے موسم سے طبیعت میں بہت ڈر پیدا ہو رہا ہے۔ مگر تاہنوز اچھی
 ہے۔ امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام

بیگم پور چند یا کہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنون! والانا امہ العزیز شرف صدور لایا بشکر یہ ہے۔ واللہ مجھے آپ
 کے والانا امہ نے کسی قدر حیرت میں ڈال دیا ہے کیونکہ آپ نے میرے جوش محبت
 اور میری دلسوزی کو میری ناراضگی پر محمول فرمایا ہے۔ پیار سے بیٹا! واللہ مجھے آپ
 سے ہر طرح سے نقد و قماش لینے کا حق حاصل ہے۔ اور حسب ضرورت ہونو
 بلا وریع آپ کے ان کی درخواست کرنے میں مجھے ہرگز تامل نہیں ہے۔ اگر زندگی نے
 مزید وفا کی تو آپ دیکھیں گے کہ میں اپنی کیسی اور کتنی ضرورتیں آپ کے پیش کرتا ہوں
 غالباً امید ہے آپ میری روزمرہ کی مانگ اور آرزو سے ضرور وق ہو جاویں گے۔
 کیونکہ ان کی کثرت آپ کو دم لینے نہیں دے گی۔ ازاںکہ دنیا بھر میں میرا نہ کسی پر
 یہ حق عائد ہے اور نہ میں کسی سے کچھ طلب کر سکتا ہوں۔ اور نہ کوئی کچھ دے سکتا ہے
 میرا یقین اور ایمان ہے کہ اگر میں آپ ہر دو عزیزان کے بدن سے کپڑے تک
 اتار لوں۔ تو آپ اس کو خوشی سے پسند فرما دیں گے! اور اگر شاید کبھی مجھے ضرورت
 ہوئی۔ تو ایسا کروں بھی لیکن اپنا ضمیر واللہ یہ کہتا ہے۔ کہ حسب کسی چیز کی ضرورت
 یہاں نہ ہو تو آپ کے وہ چیز کیوں لی جاوے۔ کیونکہ آپ کی آمدنی آپ کی کفالت سے
 ہرگز مزید نہیں ہے۔ اور اس پر طرہ یہ کہ آپ کے ذمہ بار قرض بھی موجود ہے۔ واللہ

اندریں حالات میرا ضمیر آپ کے ایسی چیز لینے کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ بارہا میرے دل میں یہ اُٹنگ پیدا ہوتی ہے کہ آپ کا بارہا قرض آپ کے سر سے اتارنے کی سعی کروں لیکن اپنے موجودہ زمیندارہ میں یہ محبت نہ پا کر دم بخود ہوتا رہتا ہوں۔ جن روحانی بیٹوں کا ساتھ مر کر بھی چھوٹنے والا نہ ہو ان پر آپ میری اہلی محبت اور دلسوزی کا کیا اندازہ نہیں لگا سکتے کہ کس قدر ہے۔ واللہ میں نے یہ اپنا اصل حال عرض کیا ہے تو آپ قیاس فرماویں کہ میں ایسی روحانی اولاد کو بے ضرورت کیسے اور کیوں دق کروں جو بعد از مرگ بھی میرے ساتھ پیوند و پیوند رکھتے ہیں۔ میرے پیار و با میری تو مدت العمر کی کمانی ہی آپ ہیں۔ اگر ذات الہی مجھ سے سوال فرماویں گے کہ تم نے دنیا میں کیا کیا۔ تو اپنا ارادہ نچتہ ہے کہ میں آپ پر دو عسزبان کو پیش کر دوں گا۔ اور عرض کروں گا کہ آپ میری کمانی مذکور کی طرح سے بڑا نال فرمالیوں کہ یہ کسی طرح سے ناقص اور نامکمل اور قابل ناپذیرائی تو نہیں ہے جس اولاد روحانی کو ایک بے خود فقیر نے اس طرح سے پرورش کیا ہو آپ براہ مہربانی اندازہ تو لگاویں کہ اس کو اولاد مذکور سے کس قدر محبت ہوگی اور وہ ان کو کیسے خوشحال رکھنا چاہتا ہوگا واللہ بس یہی امر ہے جس کے ذریعہ میں آپ کے جو سلوک کرتا ہوں مجھ سے صادر ہوتا ہے۔

اب آپ اندازہ لگا کر مجھے تحریر فرماویں کہ میرے افعال سے ناراضگی پیدا

ہوتی ہے یا شفیقتی و داریفتگی محبت۔

میرے پیارو! یہاں تو آپ کے عشق اور محبت کے سوائے اور کچھ نظر ہی نہیں آتا تو آپ نفسانی شبہات کیوں خواہ مخواہ پیدا کر کے مجھے بے مزہ کرتے ہیں۔ خدا کے لئے آپ اپنے اپنے مراقبات میں میری ذرا جانچ اور پڑتال کر کے تو دیکھو کہ میرے دل میں آپ کے عشق اور محبت کے سوائے اور کیا ہے۔

واللہ روپیہ کی واپسی کا موجب محض آپ کا عشق اور محبت ہے ورنہ عام اور کاذب محبت کا آدمی ایک رقم کب واپس کر سکتا ہے مناسب ہے کہ آپ اس کو اپنے صوف میں لاکر مجھے دناؤ فرماؤ۔ واللہ اس وقت آپ کے عشق اور محبت کا دریا میرے دل میں اٹھا ہوا ہے دل چاہتا ہے کہ اس کو سپرد قلم کروں۔ مگر ہاتھ میں تحریر کی طاقت کہاں! اور اس پر طرہ یہ کہ شدت سرما سے کل سے تنگی نفس شامل حال ہے جس قدر معروضات قلم بند ہوئے ہیں وہ بہ ہزار وقت و دشواری تحریر ہوئے ہیں۔ لہذا میرے عشق اور محبت کا گواہ آپ عزیزان کا دل ہے آپ ان سے دریافت فرمائیوں اور دریافت فرمانے پر جو کچھ وہ میری حالت کی ترجمانی کریں آپ مجھے ضرور اس سے مطلع فرمادیں تاکہ یہ ہے۔

امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۰/۲/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! والانا مہ آغزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ اللہ کا ہزار
شکر ہے کہ شادی کے انتظام کا معاملہ باوجود کثرت بارش کے بخیر و خوبی سرانجام
ہوا۔ مبارک باد۔

چونکہ آپ مائی صاحبہ کے فرائض سے اب فراغت پا چکے ہیں لہذا اب
میں ایک ضروری عرض گزارش کرنے لگا ہوں۔ گرفتبول افتدز سے عز و شرف۔
اور وہ یہ ہے کہ اب آپ مائی صاحبہ سے نہیں البتہ ان کے بیرونی ذریعات یعنی
دختران بیرونی سے سابقہ از تباط بند کر دیوں۔ اور کسی کو ضابطہ سے مزید اپنے گھر
میں قیام نہ کرنے دیوں۔ اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو آپ کو بجز بدنامی اور بد مزگی
کے اور کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس وقت ان کے دلوں کی کتابیں میرے آگے
رکھی ہوئی ہیں اور میں ان کو اچھی طرح سے پڑھ رہا ہوں۔ ان میں بجز بیوفائی کے
اور کچھ تحریر نہیں ہے۔ آپ جس قدر ان سے زیادہ ادتباط کریں گے۔ اسی قدر زیادہ
یہ مزہ ہونگے۔ پہلے کی نسبت اب ان کے خیالات آپ کی نسبت تبدیل ہو چکے
ہیں۔ آئندہ آپ کی مرضی اور آپ دانا ہیں۔ یہاں اب ہیڈک کیور خاتمہ پر ہے لہذا
نین بکس کی تعداد میں اگر تیار کر لیتے آویں۔ تو باعث شکروری ہوگا۔ میری صحت آج

کل چیزیں اچھی نہیں ہے اکثر شکایت رہتی ہے۔ چونکہ آپ تشریف لانے والے ہیں لہذا مزید معروضات عرض کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔
 اُمید ہے آپ معذرتِ عزیزانِ خیریت سے ہونگے۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چندیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲/۳/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا بیگم
 سلام سنون! والانا امہ آن عزیز چند روز ہوئے ثمرت صدور لایا شکر ہے
 عارضہ زحیر کی مجھے شکایت رہی جس سے ابھی تک کلی آرام نہیں ہوا مگر یہ ہرگز ہرگز
 فکر نہ انہیں ہے امید ہے انشاء اللہ آرام ہو جاوے گا۔ لیکن مجھے عسزیزہ
 زہرہ بیگم صاحبہ کی علالت کا بہت فکر ہے۔ اللہ ان کو شفا کامل عطا فرماوے آمین
 ثم آمین۔ براہِ مہربانی آپ اُن کے حالات طبیعت سے بواپسی ڈاک مطلع فرما کر
 مشکور فرماوے۔

مشنوی تشریف کی جلد ہفتم میں نے آج تک کبھی سنی بھی نہیں تھی۔ اگر وہ دستیاب
 ہو گئی ہے تو آپ اس کو طبع فرمانے کا نتیجہ فرماوے۔ تو آپ کو ثواب بے شمار اور

اور ہم نابود لوگوں کا شکر یہ حاصل ہوگا۔ مگر یہ ضرور ہے کہ خطا اور کاغذ اور صفائی بالکل ہماری نشوونما کی ہم پلہ ہو ورنہ چنداں لطف نہیں ہے۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۰/۲/۲۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! والانا مہ آلعونہ نثرت صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔

میرے کانوں کی حالت روزانہ خرابی کی جانب ترقی پذیر ہے۔ اب

نشوونما بہت کم رہ گئی ہے۔ چونکہ طبیعت اس کی عادی نہیں ہے لہذا اس سے

ہر وقت اضطراب اپنی طبیعت میں رہتا ہے اور بے مزگی طبع مزید درمزید ہے

اس پر طرفہ یہ ہے کہ کوئی علاج نہیں ہے۔ حتیٰ کہ تاہنوز تشخیص بھی تو نہیں ہے۔

کہ مرض کیا ہے۔ حیران ہوں کہ کروں تو کیا کروں۔ مناسب تو معلوم ہوتا ہے۔

کہ کسی ڈاکٹر ماہر امراض کانوں کو اپنے کانوں کا معائنہ کراؤں۔ اس پر مرض تشخیص

ہو کر علاج کرایا جاوے تو امید فائدہ ہو سکتی ہے۔ ورنہ حالت روزانہ بد سے

بدتر پیدا ہو رہی ہے اور اس سے مجھے بہت گھبرا آتا ہے جس سے طبیعت ہر وقت

سخت بد مزہ رہتی ہے۔ کیا آپ کوئی مفید مشورہ فرما سکتے ہیں کہ کیا کروں۔ گوئی

مجھے اب تنگی معلوم ہوتی ہے۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ یکم ۳۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنون! واللہ انامہ آن عزیز شرفِ صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ آپ کے
تحریر فرمانے کے مطابق عزیز نصرت اللہ کے پرچہ سوئم کی نسبت نیاز مند کو گونہ منکر
پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ فضل کرے۔ بیرونی سعی سے آپ دریغ نہ فرماویں۔ تاکہ یہ
کار ساز۔ مابین کار راست۔

گو میرے کاہن تقریباً بند ہو رہے ہیں اور لاہور جا کر کسی ماہر ڈاکٹر کو ان کا
دکھانا ضروری ہے تاہم ابھی میرے لاہور جانے میں وقفہ ہے اور نصف مئی کے
بعد ارادہ مذکور کرونگا اور آپ اپنا ارادہ تشریف آوری بنا بیخ ۵۴۱۱۱
فرماتے ہیں بسم اللہ آپ تشریف لے آویں میں اس روز چشم براہ ہونگا۔ اگر ہو
سکے تو آپ قانون فرضہ جواب پاس ہو اسے لاہور سے لیتے آویں تو میں مشکور
ہونگا۔

آپ نے اپنی علالت کی نسبت تحریر فرمایا ہے جس سے مجھے بہت منکر

وامتگیر ہو گیا ہے۔ اللہ آپ کو آرام اور شفا کامل عطا فرما دے خدا کرے کہ
 آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں والسلام
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۸/۵/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنوں! والانا ما انعمت علیہم شرف صدور لایا شکر یہ ہے۔ میں آپ کے
 رخصت ہو کر اور دوپہر جا لندھر لسبر کر کے تمام کے وقت ہم روزہ گھر پہنچ گیا تھا۔
 سفر خیریت تمام لسبر ہوا۔ اب بھی خیریت سے ہوں۔
 گو میں نے گوجرانوالہ میں آپ کے اپنے مماثلے ٹاکیڑ دیکھنے کے اثرات
 اور شاہدہ فی البطن کسی خاص مصلحت کی وجہ سے عرض نہیں کئے تھے لیکن بعد ش
 وہاں کے قیام اور رستہ کی تنہائی اور یہاں آکر مشاہدات کے اپنی حالت سے
 تطبیق عجیب ہوش رہا ثابت ہوئی۔ اصل الاصول یہ ہے کہ جس کو آپ کا ثنات
 کہتے ہیں۔ یہ فی الواقعہ بعض فی المشاہدہ ہم کو جدا اور علیحدہ جہاں نظر آتا ہے جس
 سے ذات الہی روزت معلوم ہوتی ہے۔ لیکن یہ جملہ کا ثنات فی البطن ہے نہ

خارج موجود ہے اور نہ یہ خارج ہے تخیل الہی کا یہ سارا کارخانہ ہے۔ تخیل میں یہ کائنات پیدا ہوتی ہے اور کمال اور پُر پُر تخیل سے ایک عالم ناپیدا کنار خارج میں ہے مگر فی الواقعہ سب لظون میں ہے سینما اور ٹاکیز کی سمیت مجھے اس سے مشابہ نظر آئی۔ واللہ میں وہاں بارہا لظن کی تہ میں گیا اور واپس آیا۔ ہم الہی سینما کی تصاویر ہیں چونکہ بناوٹی سینما کی تصاویر مصنوع کی صنعت ہے لہذا یہ اپنے اہل مرکز میں دخل پانے کی طاقت سے معرا اور بے نصیب ہیں مگر ہم لوگ جو ارادہ اور صنعت الہی کے مصنوع ہیں ہم لوگ اپنے مادی کامل صلعم کی پیروی سے اپنے مرکز میں پہنچنے اور شامل ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ جس سے آپ کا دوست اثنائے تماشہ مذکور میں بارہا اپنے مرکز میں پہنچا اور واپس آیا اور بہت لطف حاصل کیا بلکہ اب تک حاصل کر رہا ہے۔ واللہ میرے لئے تو تماشہ مذکور ایک تازیانہ کا کام کر گیا۔ اب اکثر اسی میں انہماک ہے اور بہت لطف ہے جو تخریر سے افزوں تر ہے جب آپ یہ حالت پیدا کریں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہم سینما کی تصاویر سے مزید نہیں ہیں اور مرکز میں صناعت کی صنعت سے ہم اس کے ارادہ کی طاقت کر کے ایک خارج عالم میں معلوم ہوتے ہیں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ السلام اس صنعت کی اصلیت کو سمجھانے اور تصاویر تخیلیہ کو مرکز میں پہنچانے کی غرض سے صنایع نے معبوت فرمائے جس سے خاص تصاویر اہل ارادہ کی ذات میں جا شامل ہوئیں۔ اور باقی چونکہ خیالی تصاویر

تھیں وہ تابو ہو گئیں۔ یہی حقیقت ہے اور یہی دوزخ۔ مزید شکر نداد و معتمد
واللہ تحریر کرنے میں ہاتھ کام نہیں دینا۔ ورنہ اس پر میں بہت کچھ
عرض کرتا۔ اپنے دل میں اور نیز حالات میں خزانہ ناپیدا کنار موجود ہے جس
کو نہ زبان بیان کر سکتی ہے اور نہ قلم لہنا خاموشی بہتر ہے۔

عزیز نصر اللہ سے آپ فرمادیں کہ وہ روزانہ الحمد شریف معہ بسم اللہ اس
طرح سے پڑھا کرے کہ بسم اللہ کی آخری میم۔ الحمد کے لام کے ساتھ مل کر مل کا
تلفظ پیدا کرے اور روزانہ ایک صد و ایک بار پڑھا کرے یا وضو۔ اول آخر
درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھا کرے اور پڑھتے وقت اپنے مرض کی صحت
کا خیال رکھا کرے اور بس

میں آپ کی ان عنایات کا جو آپ نے میرے سفر اور میرے قیام
کو جبرائیل میں مجھ پر مبذول فرمایا بہت بہت شکر یہ ادا کرتا ہوں۔ واللہ میں
اپنے آپ کو آپ کی اس قدر عنایات کے ہرگز قابل نہیں پاتا۔ یہ آپ کی
بندہ نوازی ہے جو آپ فرماتے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ کتابیں اور گرگانی بھی آپ جلد ارسال فرما دیں گے۔
امید ہے کہ آپ مع عزیزان حیرت سے ہونگے۔ والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۳/۵/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! والانا نامہ آنحضرت صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ گورگابی
کے چہرہ کے لئے زیادہ تر دوزخ شدہ ہیں۔ جیسا آسانی سے دستیاب ہوتا ہے
اس سے بنوالیں۔ ہرگز مزید جستجو نہ فرماویں۔ جو چہرہ آسانی سے ملتا ہے یہ
کافی ہے البتہ چہرہ مضبوط ہو۔

آپ کے والانا نامہ سے عیاں ہے۔ کہ اب آپ بھی تلاش تنہائی میں منہمک
ہیں۔ یہ مرحلہ ضروری اور لا بد ہے اور آخر تک اس کا لازم رہنا سنت اللہ
ہے۔ آپ ملاحظہ فرماتے رہے ہیں کہ میرا ہمیشہ سے یہی رونا چلا آتا ہے اب
جو تنہائی مجھے حاصل ہے یہ ہرگز اپنی حالت کو کفایت نہیں کرتی۔ اللہ کا شکر
ہے کہ آپ کی اپنی یہ حالت پیدا ہونے سے میرے کہنے دکھ کا تو آپ کو پتہ
لگ گیا ہے میں اس وجہ اپنے حسب حال ہونے سے اکثر بڑھا کرتا ہوں کہ

جہاں نے مختصر خواہم کہ در دے

ہمیں جائے من و جائے تو باشد

میں اس کا علاج آپ سے کیا عرض کروں تاہنوز مجھے تو یہ تنہائی
جس کی اپنے دل میں آرزو ہے حاصل نہیں ہوئی اور جو کم و بیش ہے اب

امید ہے میرا خاتمہ اسی میں ہو گا۔ تجربہ نے مجھے اب تک یہ سکھایا ہے کہ اگر جسمانی تنہائی کم حاصل ہو تو روحانی اور تنہائیِ نخلیت اکثر کفایت کیا کرتی ہے اس کی تعلیم میں نے ابھی تک آپ سے عرض نہیں کی کیونکہ ابھی قبل از وقت ہے لیکن اب وہ قریب تر ہے۔ اسی وقت یہ ہو گا کہ جملہ اشکال اور سہیت کذائی ٹوٹ جاویں گی اور اصل چیز ذہن اور نظر میں رہ کر تنہائی حاصل ہو جاوے گی۔ مگر یہ حالت وہ ہوگی کہ یہ حالت آپ کی موجودہ سہتی کو نہیں چھوڑے گی اندرونی اور بیرونی نظارگیوں کا صرف ایک وجود ہو گا اور ناظر اور منظور کا جھگڑا ختم ہو جاویگا۔ پھر آپ کو موجودہ تکلیف سے نجات مل جاوے گی۔ آپ ہرگز نہ گھبرائیں انشاء اللہ تعالیٰ اب یہ وقت قریب ہے۔ کسی کی ایک طرف ایک نظریہ تمام بکھیرا ختم کر دے گی۔ پھر نہ آپ رہیں گے اور نہ یہ مناظر جو تشویش خاطر کا موجب ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تمام قصہ ختم ہو جاوے گا۔ جیسا کہ کسی کا ہو چکا ہے۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ امید ہے آپ معہ عزیزانِ خیریت سے ہونگے والسلام۔ گھر میں اور عزیزان کو دعا وسلام

بیگم پور جنڈیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۱/۵/۳۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرانکم
 سلام سنون! والانا مرآة العزیز معہ پادری شرف صدور لائے شکر یہ ہے
 اچھا ہوا کہ مہند کی گورگابی اُس کے پاؤں کے مطابق نکلی۔ مگر میری ایسی کہ میرا
 پاؤں ہرگز اُس میں نہیں سماتا۔ میرے پاؤں سے ایک انگل سے زیادہ کم ہے۔
 پہلے تو معاً ارادہ ہوا کہ ڈاک سے اُس کو آپ کی خدمت میں واپس کر دوں۔ مگر
 پھر یہ خیال کر کے کہ غالباً آپ جلد تشریف لائے والے ہونگے آپ سے دریافت
 کرنے کے لئے نامہ لکھ کر اُس کی ترسیل میں التوا کر دیا کہ جیسا آپ تحریر فرماویں
 اُس پر عمل کیا جاوے۔ نیز عرض ہے کہ اور گورگابی بنوانے کی زحمت نہ
 فرماویں۔ کیونکہ یہ بد وضع اور گراں وزن ہونے سے مجھے ہرگز پسند نہیں ہے۔
 جناب بی بی صاحبہ کی مزید علالت سے مجھے بہت فکر ہو رہا ہے۔
 اللہ ان کو شفا کامل عطا فرماوے آمین! آپ کوشش سے معالجات فرماویں۔
 اور میری طرف سے ضروریات کریں۔ اور حالات سے جلد مطلع فرماویں۔
 نیز عرض ہے کہ ذخیرہ ہیکل کیور قریب الاختتام ہے لہذا جب آپ ارادہ
 تشریف آوری فرماویں۔ تو تین بکس کی مقدار کے ہیکل کیور بنوا کر ضرور لیتے
 آویں۔ تاکیدی ہے۔

آپ اپنی روحانی حالت جب تحریر فرماتے ہیں۔ تو واللہ مجھے عجیب خوشی اور فرحت قلبی رونما ہوتی ہے دعا ہے کہ اللہ ہر ذرہ ذرہ انشاء اللہ تعالیٰ اب وقت قریب آ رہا ہے کہ تمام اشیاء خواہ کیسی ہوں اور تمام خیالات خواہ کیسے شیریں و کڑوسے ہوں سب کے سب لذیذ اور شیریں ہو جائیں کیونکہ اب انشاء اللہ محمد حسین نہیں رہے گا بلکہ اس کی بجائے وہ ذات جامع صفات مستقیم ہوگی جو سب صفات اور اشیاء کی ماخذ ہے۔ پھر سب بکھیرے ختم ہو جائیں گے۔ پہلے گھر سنبھالنے کے لئے نصر اللہ کو تیار فرمالیوں۔ پھر آپ ہر دو کو یہ دولت سرمدی عطا ہوگی۔ یہ طریق احسن ہے ورنہ پھر تکلیف ہے زیادہ آپ دانا ہیں والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۰/۱۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراکم
سلام سنون! میں بہت دنوں سے آپ کے ان نظار میں تھا۔ لیکن معلوم
ہوا کہ آپ کسی فکر کی وجہ سے تاہنوز تشریت نہیں لاسکے۔ میں بھی فکر مذکور
میں آپ کا شریک ہوں۔ اللہ انجام بخیر کرے۔ آمین۔ میرے ہیڈک کیور ختم

ہیں اور ان کے بجز گزارہ ٹھیکل ہے۔

آج کل تو اپنی نظر بار بار کوٹہ کی حالت دیکھ دیکھ کر عجیب حالات ہمارے
 کر رہی ہے۔ ہمیشہ سے دولت و تکبر کے متوالوں اور عیش و عشرت کے دلداروں
 کا ہچو قسم انجام ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ زندوں کے لئے یہ شدید تائب کا
 سبق ہے بلکہ جن کی سمجھ مسخ ہو گئی ہو وہ کب ملتے ہیں۔ پھر از مکافات عمل
 غافل منشور کا نسخہ ضرور دکرنا پڑتا ہے۔ آپ تحریر فرماویں کہ کب نشر لیت
 لاویں گے والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعاء و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲/۳/۲۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراکم

سلام سنون! والانا مہ آن عزیز جس میں عزیز نصر اللہ صاحب کی گلابی

امتحان کا مزدہ تحریر تھا کل ثروت صدور لایا۔ آپ قیاس فرما سکتے ہیں کہ اس سے

مجھے کس قدر خوشی اور فرحت حاصل ہوئی ہوگی! الحمد للہ کہ کسی کا عزیز سے

گذشتہ سال بوقت تیاری جدید بڑے امتحان جو وعدہ تھا اللہ نے پورا فرمادیا

میں عزیز اور آپ سب کو مبارک باد عرض کرتا ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ بوقت وعدہ

مذکورہ جملہ معاملہ بوجہ احسن طے ہو چکا تھا۔ بعد ازاں اس کی یاد دہانی تھی اور بس۔
اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ عزیز کو اللہ نے کامیاب فرما دیا۔

ایں بارگاہ لب واداشد چہ بجا شد
اپنے اپنی ۱۶ کی تشرفیت آوری سے مطلع فرمایا ہے۔ بسم اللہ آپ
تشرفیت لے آویں میں اُس روز منتظر رہوں گا۔ ہیڈک کیور ختم ہیں ضرور لینے
آویں والسلام۔ گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

۴

بیگم پورہ خدیوالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۸/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد شکم
سلام سنون! والانا ما آن عزیز شرف صدور لایا شکر یہ ہے۔ آپ کے کئی
والانا ما آتے ہیں لیکن اپنے اپنی اور عزیزہ کی قلبی کیفیات پر قلم تک نہیں اٹھائی
خدا خیر کرے کہ یہ جمود کیوں واقع ہوا ہے۔ کیا آپ سیر ہو گئے یا منزل مقصود سے
مابوس ہو گئے ہیں۔ مجھے آپ سے ہرگز یہ اُمید نہ تھی جو سرزد ہو رہی ہے۔ یہ وقت
کمال جدوجہد کا ہے آپ اس کو سرسری خیال فرما بیٹھے ہیں فقرانے تو ان
مقامات کے لئے پہاڑوں اور جنگلوں میں پناہ لی ہے اور آپ سہل انگاری سے

کام لے رہے ہیں۔ یہ دنیا اور مافیہا آپ کا ہرگز ساتھ نہیں دیونگے۔ تو آپ
اس پر کیوں اس قدر فدا ہو کر دولت بے پایاں کو ہاتھ سے چھوڑتے ہیں۔ فقرا
نے تو ان مقامات پر اپنی جانیں قربان کر دی ہیں اور آپ قذیل توجہ سے بھی دریغ
فرماتے ہیں۔ میں آپ کے اس رویے سے ہرگز خوش نہیں ہوں۔ کیونکہ میں آپ کو مرکز الہی
میں دیکھنے کا دل سے متمنی ہوں۔ آپ سہل انگاری نہ کریں ورنہ میں بھی ایسا ہی
مجبوراً کرونگا۔

دانت ارسال نہ فرمادیں۔ جب آپ تشریف لائیں۔ اس کو بھی ہمراہ لیتے
آویں۔ تمباکو کا فکر مزید فرمادیں۔ پھر وقت ہاتھ سے نکل جاوے گا۔ تاکید ہے۔ اسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان دعا و سلام

بیگم بوید جٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۵/۳۷

عزیز القدران من جناب مولانا صاحب زہرہ بیگم صاحبہ ادا اللہ مراکم
سلام سنون! والانا محبت آن عزیزان شرف صدور لائے بشکر یہ ہے
میں نے سابقہ نیاز نامہ میں آپ کی منازل کی عظمت اور اہمیت کو زیرِ نظر
رکھتے ہوئے محض ازراہ محبت جس کا شغف مدت سے میرے دل میں موجزن

ہے۔ آپ کے عرض کیا تھا کہ آپ منزل و مقام کو جس پیسے آپ اس وقت عبور
 کر رہے ہیں۔ عظیم تر اور شدید تر خیال فرماتے ہوئے اپنے اوقات عزیز کو
 تقریباً مکمل اس پر لگاویں اذ آنکہ معلوم ہوا تھا کہ توجہ مکمل حتیٰ کہ اقتضاء حالت
 ہے آپ اس پر مبذول نہیں فرماتے۔ ایسی ہدایات کے لئے آپ پر میرے
 مکمل حقوق ہیں اذ آنکہ آپ کی تکمیل مد نظر ہے۔ آپ نے میری محبت آمیز ہدایات
 مذکور کو میرے غصہ اور خفگی پر محمول سمجھا یا جو قطعاً مرا مر غلط ہے۔ میری معروضات
 مذکور محض اور قطعاً محبت اور عشق کے تقاضا سے تھیں جو مجھ کو آپ سے ہے۔ لہذا
 الفجا سے عرض ہے کہ آئندہ اور اب بھی حبیب کبھی میرے بچھو قسم معروضات آپ
 کی خدمت میں نہیں آئیں آپ ان کو محبت کے تقاضا سے تحریر شدہ تصور نہ کیا
 کریں اور غصہ پر ہرگز محمول نہ فرمایا کریں۔ دستہ اور آپ کی حالتیں نازک تر
 ہیں اس میں لغزش کا اندیشہ ہر وقت دامنگیر ہے۔ آئندہ آپ دانا تر ہیں۔
 اس پر زیادہ کیا تحریر کروں آپ واقف تر ہیں۔ جو آرزو آپ مجھ سے مدت
 سے کیا کرتے تھے کہ کسی ٹھوکرے ہم نابود ہو جاویں اب وہ ٹھوکرا عنقریب
 آپ کو لگنے والی اور آپ کی ہستیاں نابود ہونے والی ہیں۔ اگر ایسا حال
 واقعہ ہونے کو نہ ہوتا تو ہاں تو ہنوز نصر اللہ کی کامیابی امتحان معروض التوا میں تھی۔
 آپ کو بہت سے تفکرات سے فادع کرنے کی غرض سے کامیابی مذکور ظہور
 پذیر ہوئی۔ لہذا آپ سے اب امید فراغت یافتہ اشخاص کی کی جانے والی ہے

اور آپ کو لازم ہے کہ آپ بہ طیب خاطر اس پر کار بند ہوں۔ کیونکہ ہمیشہ سے اس راستہ کے لوگوں کا یہی طریق چلا آیا ہے۔ یہ لوگ دنیا مافیہا تو کیا اپنی جانیں قربان کرتے چلے آئے ہیں اس سے ان کو منفعہ فقل ماذا فوزا عظیمیا کا ملنا رہا ہے۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ آپ خود اہمیت مقام پر خیال فرما کر سہیں کہ مقام کیا ہے اور آپ کی فراغت مقامی اور قلبی کسی ہے۔

امید ہے آپ میرے معروضات سابقہ و حال کو محبت آمیز اور عشق سے لبریز خیال فرماویں گے اور طے منزل کی سعی فرماویں گے۔ یہاں ابھی نثر شرح ہے کافی بادش نہیں ہوئی۔ جس زوروں پر ہے۔ جیسے بن پڑتا ہے۔ مناذل عمر طے کر رہا ہوں۔

امید ہے کہ آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام
عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور خٹیا لہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۳/۴/۲۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
سلام سنون۔ والا نامہ آنحضرت شرف صدور لایا جس میں تزدہ تشریف
آوری

آن عزیز درج تھا۔ جس کو پڑھ کر مزید در مزید فرحت سے سابلقہ پڑا اور نہایت فرحت سے میں لطف اندوز ہوا ہوں بسم اللہ آپ ۲۸ کو ضرور تشریف لائیں میں اس روز چشم براہ ہوں گا۔

امید ہے آپ اور عزیزہ موجود شغل کی اہمیت ملاحظہ فرما کر اس میں بہت محنت مصروف ہونگے اور اس کی کیفیات سے مسرور ہونگے۔ عزیزانِ من! انسان کی آمد یہ دنیا کی علت غائی محض یہی ہے کہ اس جادو کو جو اس کی آزمائش کے لئے اس پر پھونکا گیا ہے جس سے یہ اپنی مستی علیحدہ قائم کر بیٹھتا ہے اتار پھینکے اور اپنے اہل سے واپس ہو جاوے اگر یہ نہ ہو تو خواہ بہشت کا لطف اندوز ہو یا دوشخ کا مقیم وہ دائمی ہجر میں مبتلا رہے گا جو فی الواقعہ جہنم سے بدتر ہے۔ میں نے رشتگان میں سے بے شمار ایسے لوگ دیکھے اور ان کے حالات معلوم کئے ہیں جو عدم و اہل ہونے سے بہشت کو جہنم سے بدتر سمجھے بیٹھے ہیں جلد اور بلا محنت حاصل ہونے سے آپ خواہ اس کی اہمیت اور عظمت کو چندان خیال میں نہ لاویں مگر جن لوگوں کا میں نے ذکر کیا ہے وہ باوجود صد سالہ مصائب برداشت کرنے کے مقام اور حالت مذکور کے نزدیک تک نہیں بچسکتے اور دستِ حسرت مل رہے ہیں۔ آپ دنیاوی رنج و راحت اور اس کے عیش و آرام اور اس کی کامیابی اور ناکامی کو دل سے نکال کر باہر پھینک دیں۔ یہ سب بیچ ہیں۔ دنیا کی بڑی بڑی کامیابیاں اور عیش و آرام کرنے والوں کی حالت ان

کی قبور پر جا کر دیکھیں کہ اب ان کی کیا گت بن رہی ہے! اور ان کو ان عیش و آرام کے کیا کیا خمیازے برداشت کرنے پڑ رہے ہیں! اور اللہ والے لوگ کن کامیابیوں سے ہم آغوش ہیں۔ آپ دنیا پر دل نہ دیویں۔ اس کا قیام شہابہ کا قیام ہے پھر بس۔

میرے پیاروں! جلد جلد مقامات سے گذر کر یاد سے وصل ہو جاؤ ورنہ امانت جسم چھوڑنے کے بعد بڑی سمیت کرنے پر آپسے ملیگا۔ میں اس پر زیادہ کیا گزارش کروں۔ آپ مجھ سے دانائے ہیں۔

کئی مرتبہ یہاں بارش ہو چکی ہے۔ حالت

فصل عمدہ اور موسم خوشگوار ہے۔

امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور پنڈت لالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۴/۲۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرزا حکیم

سلام سنوں! والانا ماہ آن عزیز بترت صدور لایا۔ شکر یہ ہے میں تا منور
خیریت سے ہوں۔ مگر تاہم ہول کے موطوب ہونے سے گونہ صحت میں تفاوت

نمودار ہو گیا ہے اور بھوک کم ہو گئی ہے۔ ویسے تاہنوز اچھا ہوں۔

اب میں آپ کی حالت کی نسبت کچھ عرض کرتا ہوں اور وہ یہ ہے۔ کہ

انہی موجبات سے یہ راستہ فقر و شواہ گزار ہے۔ جو آپ کے اس وقت درپیش ہیں۔ آپ نے سالہائے گذشتہ میں میری حالتیں ملاحظہ فرمائی ہونگی اور اکثر اوقات

میری سچو قسم شکایات اور وادیا بھی مجھ سے سرزد ہوتا سنا تھا۔ اور اسی پر زور دے کے دباؤ سے میں تنہائی کا دل اور جان سے جو پارہا اور اب تک متلاشی ہوں۔

گو وہ مجھے ملی اور امیرانہ آرام عطا ہوئے مگر بہ تعاضدے اور یہ نوعیت حالت

میں تاہنوز مزید اور گہری تنہائی کا متلاشی ہوں۔ واللہ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ

اگر میری عمر قابل برداشت مصائب اور صحت اچھی ہوتی تو ضروری اور لابد تھا۔

کہ میں کسی بیابان یا پہاڑ کے غار میں ہوتا اور تعلقات دنیاوی کی پرواہ نہ

کرتا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس کی عمر بھر تلاش رہی مگر تاہنوز یہ دولت نصیب نہ ہو سکی۔

اچھا جو مرضی مولا۔ کیا آپ جانتے نہیں کہ عشق میں ہمیشہ مصائب اور درد و الم سے

فقر کا سابقہ رہا ہے اور وہ بلا پرواے غیرے اس کا شد و مد سے مردانہ واد

مقابلہ فرماتے رہے اور انجام پر کامیاب ہوئے۔ آپ بھی انہی کے نقش قدم

پر چل کر مردانہ وار مقابلہ کریں۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ مکمل کامیابی ہے اسی پر بزرگ

فرماتے ہیں۔ بندہ باگسل بر مردانہ باش

ہم فلند مشرب و دیوانہ باش

میرے پیارے! جن لوگوں کی آپ دلجوئی سے آپ اپنے اوقات عزیز
اب ضائع فرماتے ہیں۔ واللہ یہ سب غول داہ ہیں۔ آگے چل کر جو وقت قریب سے
ہرگز بعید نہیں دیکھیں گے۔ کہ ان کا نام و نشان آپ کے پاس نہیں ہوگا اور یہ سب
آپ کے حافطے سے بھی اتر جاویں گے۔ اور آپ سب کو فراموش فرما دیں گے۔
کیونکہ وہاں کی صداقت اور دلربائی کا تقاضا یہی ہے۔ کہ یہ کذب آمیز چیزیں
فراموش ہو جائیں اور مقام صادق میں حقیقی چیزیں آپ کے رونما ہوں۔
میرے پیارے! فقر میں یہ منزل جس میں اس وقت آپ گامزن ہیں گو
دشوار تر بادی النظر میں دکھائی دیتی ہے لیکن گم شدہ یار سے ہم آغوش کر نیوالی
یہی منزل ہے۔ ان مصائب اور دردالم کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جس سحر سے آپ اپنی
جداستی بنائے بیٹھے تھے وہ معدوم ہو کر اس کی بجائے یار کی ہستی قائم ہو جائیگی۔
اور سحر معدوم و نابود ہو جائے گا۔ پھر ٹوٹنے قفس عنصری کے مکمل طور پر آپ مرکز
الہی میں جا داخل ہونگے اور جہنم و فردوس کے جھگڑوں سے جو فی الواقعہ مقامات
محرورماں میں نجات حاصل فرما لیں گے۔ مگر آپ مردانہ بنیں اور سختی سے ان کا مقابلہ
فرمادیں۔ یہ زندگی ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔ بلکہ جو ایک شہاب سے مزید نہیں ہے
آپ اس کی اہمیت سے دل اٹھائیوں۔ زندگی کے کاموں پر گرفت فرمادیں مگر اس کو
غیر خیال فرما کر اور اصل حالت روحانی میں آپ منہمک رہیں پھر انشاء اللہ تعالیٰ
کا مہیابی ضروری اور لابد ہے۔ آپ ہرگز نہ گھبراہٹیں انشاء اللہ تعالیٰ سب کچھ

ہو کر رہے گا۔ آپ چنداں مضطرب کیوں ہوتے ہیں۔ ابھی تو آپ کا یار چشم عنصری سے فطرتاً آتا اور آپ کے گفتگو عنصری کرتا ہے وہ دن بھی قریب آنے والا ہے جب یہ آپ کی چشم عنصری سے اوجھل ہو جاوے گا۔ اور پھر بجز چشم دل اس کا ملنا محال ہوگا۔ ابھی آپ اپنی طے منزل کا ہرگز نہ فکر نہ فرماویں۔ آپ کا یار آپ کی جملہ اور ہر طرح کی خدمات کرنے کے لئے تیار اور کمر بستہ ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ آپ انہی حالات میں جن کی آپ شکایت فرماتے ہیں آپ بعد طے منزل آغوش یار میں ہونگے۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ یار ہی یار ہوگا اور آپ کلی معدوم۔ آپ ہرگز نہ فرماویں۔ البتہ میرے معروضات پر عملی پیرا رہیں پھر انشاء اللہ کامیابی ہے۔ آپ ہرگز نہ گھبراؤں۔ کیونکہ آپ کا یار سچو قسم حالات میں بھی طے کرانے منزل کی کافی اور مکمل اہلیت رکھتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

زیادہ کیا عرض کروں اب ہاتھ کام نہیں کرتا ورنہ بہت کچھ گزارش کرنا۔ امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے۔ والسلام
عرض مکر رہے کہ میرے نیاز نامہ ہذا کا روئے سخن آپ اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ یعنی دونوں کی جانب ہے۔ آپ ہر دو مطلع رہیں۔ گھر میں اور عزیزان کو
وعاوسلام۔

بیگم پور جبہ ٹیلا۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۰/۸/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تمکم

سلام سنون! والانا مہ! اعزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میجو است

آخرا مزیں پردہ اسرار برول

آپ کے والانا مہ سے وہ امید افزا خبر جس کو پیشتر چند روز سے میں آرزو بنا رہا

اور وہ دیکھ رہا تھا۔ مطالعہ کر کے باعث انبساط و فرحت، اپنی خاطر متفکر کے لئے

پایا۔ الحمد للہ علی ذلك۔ امید تو کرتے ہیں کہ یہ کاغذات خاتمہ ستمبر سے

پہلے نکل کر وہاں محکمہ معلومہ میں پہنچ جاویں۔ لیکن اب اللہ کے فریاد کرام سے اب

برویر ان کا پہنچنا ہرگز فکر افزا نہیں رہا۔

اب میری ہیڈ ک کیور خاتمہ پر ہے اور مہنتہ عشرتہ تک بالکل ختم ہے۔ شکر سے

بٹ صاحبان کا خط آیا ہے جس میں وہ ماہ حال کے اخیر حصہ میں اپنے یہاں آنے کا

ارادہ تحریر کرتے ہیں۔ کل رات تو ریاں کھانے سے میرے معدہ میں درد پیدا ہو گئی

جس سے رات کے دو بجے مجھے آرام آیا۔ مگر تکلیف بہت ہوئی۔ شکر ہے جلد

آرام آ گیا اب طبیعت بالکل تندرست ہے۔

امید ہے آپ ہر دو صاحبان اپنے کام روحانی میں بہ بہر تن مصروف ہو گئے

یہ منزل زیادہ توجہ طلب ہے لہذا آپ اس پر مزید توجہ مبذول فرمادیں۔ مگر مزاج پر
تثویث و اضطراب نہ آنے دیویں انشاء اللہ یہ منزل بوجہ احسن طے ہوگی۔ ہرگز
مقام فکر نہیں ہے آپ دیکھتے جاویں کہ یہ کیسی عمدگی اور مہولت کے طے ہوتی ہے۔
امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۵/۸/۲۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! والانا مرآت عزیز شرف صدور لایا شکر یہ ہے۔ میں آپ سے
کیا عرض کروں اور کیا تحریر کروں۔ چند روز سے اپنی حالت اُداسی سے بد سے بدتر
ہو رہی ہے۔ آپ ہرگز یہ خیال نہ فرمادیں کہ سکونت کے گھر یا گاؤں سے اُداس
ہوں۔ نہیں یہ اُداسی تو قالبِ عنصری سے ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ جب اس
قفص کو توڑ کر اپنے اہل مرکز میں جانا چاہتا ہوں تو پھر یہ ٹوٹ کر میں آزاد کیوں
نہیں ہوتا۔ حالانکہ قفس کے بنانے والا اور اس میں محبوس ہونے والا میں خود ہی تو
ہوں اب یہ حالت مدت سے ہے کہ میں قفس میں آنے سے پہلی حالت میں اکثر

مقیم ہوں۔ پھر بار بار مجھے کہیں اس میں تعفن کیا جاتا ہے اور لکد کو بقیس سے پال
 کیا جاتا ہے۔ واللہ اپنی حالت و ت سے تعفن نہ میں مجبوس رہنے کے ہرگز قابل
 نہیں ہے۔ اس ناواحب قید سے رہائی پانے کے لئے میں کیا سامان کروں کچھ سمجھ
 میں نہیں آتا۔ انہی وجوہات سے میں سخت ادا اس ہوں۔ پہلے تو میں اکثر خیال کیا کرتا
 تھا کہ تنہا جگہ حاصل ہونے سے صورت آرام پیدا ہو جاوے گی۔ مگر اب اپنی حالت
 سمجھاتی اور قعا صفا کرتی ہے کہ یہ آزادی محض تعفن چھوڑنے سے حاصل ہو سکتی ہے
 ورنہ ہرگز نہیں۔ اب میں جب کبھی تعفن کو کسی عین سے چھوڑتا ہوں تو واللہ میں اپنے
 آپ کو ایسے مقام پر پاتا ہوں جہاں سے کوئین مجھے دورائی کے دانہ سے کتر نظر
 آتے ہیں۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ سب چھوٹے بڑے رفتگان وہاں سے بے نشان
 ہیں۔ اندریں حالت اب سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں۔ آپ میرے محرم راز ہیں۔
 کیا آپ مجھے کوئی ایسی تدبیر فرما سکتے ہیں کہ جس سے تعفن بہ آسانی توڑ سکوں۔ آج
 رات میں نے زبردست ارادہ کیا ہوتا تھا کہ وہاں سے ہرگز واپس نہیں آؤنگا۔ مگر
 عجیب سے کہیں کیسے واپس لایا گیا ہوں۔ مقام مذکور میں گہوارے کی طرح جنینٹ ہائے
 بے شمار پیدا ہوئیں اور ہر ایک جنینٹ ایسی لذیذ اور دلہ با اور دلکش تھی کہ اپنی خواہش
 مٹتی کہ یہ ہمیشہ اودھام رہے۔ آخر پھر ایک ایسی جنینٹ آئی جس نے پھر مجھے تعفن کی
 قید میں مجبوس کر دیا اور گہوارہ الٹی کا پتہ بھی نہ لگا کہ کہاں گیا اور امانت جو امانت
 نہ رہا تھا اور یہ کسی اور عظیم ہیم سے اطلاق پا رہا اور موسوم ہو رہا تھا پھر امانت

بن گیا۔ واللہ یہ ظلم اور ستم نہیں تو اور کیا ہے! اب امانت ہوں مگر وہ تمام تماشہ
اپنی چشمِ دل کے سامنے ہے۔ اب امانت ہوں جس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں
اور کسی بزرگ کی پنجابی رباعی اپنی اس وقت زبان پر ہے گو یہ میری حالت سے
کہیں نیچے کی بات بتلاتی ہے تاہم اسے پڑھ کر رونا ہوں۔

کن فیکوں کہا جس ویسے اوتھے کیتیاں زوراں وریاں
نور تھیں نور جدا چا کیتو آساں ایہ بھی بیڑاں حسریاں

اُتھے سی ہیں مالک رب کے اُتھے آن زکاتاں بھریاں
ہن عیٹھی ماں دور امانت نہیں گلاں سناواں کھریاں

اب میں آپ کو مزید تحریر کروں تو کیا کروں جس قفس میں اب مجھے چید گھنٹہ
سے پھر محبوس کر دیا گیا ہے مجھے اس سے ہرگز کوئی اتس نہیں ہے بلکہ اس کو میں اپنا
دشمن خیال کرتا ہوں۔ حالت مذکور جو اپنا اصلی شمار ہے۔ مجھ سے دور نہیں ہو سکتی
بنا نامہ نیم ہوش میں تحریر ہو رہا ہے مگر مضامین صحیح اور درست ہیں آپ ان

پر عمل فرماویں۔ میں ادا اس اور سحت ادا اس ہوں والسلام

گھر میں اور سزیران کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد تنکیم
سلام سنون! میں کل کی ڈاک سے ایک نیاز نامہ آپ کی خدمت میں ارسال
کہ چکا ہوں جو امید ہے کہ آج شرف اندوز خدمت ہوا ہوگا۔ اندرونی حالت تو
ہمیشہ مزید تباہات سے کل سے بھی بیشتر خراب ہے۔ واللہ دل چاہتا ہے کہ قفس
توڑ کر کہیں جہاں جاتا ہوں فوراً نکل جاؤں۔ مگر تاہنوز اس کی منظوری میں التوا ہے
مگر میری حالت اضطراب کی وجہ سے خراب سے خراب تر ہے دل چاہتا ہے کہ اپنا
اضطراب کم کرنے کے لئے میں آپ سے بہت کچھ گزارش کروں مگر ہاتھ کام نہیں کرتا۔
لہذا خاموشی بہتر ہے۔

مگر میں اور عزیزیاں کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۰/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد تنکیم
سلام سنون! واللہ اللہ! عزیز شرف محدود رہا۔ شکر یہ ہے کہ میں سابقہ

نیاز نامہ میں آپ کے یہ تاکید عرض کر چکا ہوں کہ مالٹا کے بوٹوں کا لانا آپ بالکل ملتوی فرمادیوں مگر باوجود تاکید کے آپ نے پھر ان کے لانے کے لئے ارادہ تحریر فرمایا ہے جو جو میری طبیعت کے بالکل خلاف ہے۔ لہذا گزارش ہے کہ آپ براہ مہربانی بوٹوں کے لانے کا ارادہ کلی ترک فرمادیوں مشکور ہو گا۔ اس کی وجہ محض میری اداسی اور دنیا اور مافیہا سے اوچاٹ ہونا ہے اور میں۔

اپنی حالت مذکور آپ کے کیا عرض کروں بد سے بدتر ہے اب تو اس کو قلم بند کرنا بھی مجھے دشوار ہو گیا ہے واللہ میں اس سے سخت تکلیف میں ہوں۔ امید ہے آپ خیریت سے ہونگے والسلام۔ گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۵/۹/۳۵

من گم شدہ ام مرا جوئید
باگم شدگان سخن مگوئید

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! واللہ انہ اعزیرتہم صدور لایا شکر یہ ہے۔ واللہ انہ

مذکور سے آپ کا ارادہ تشریف آوری تاریخ ۱۲ ماہ عالی پڑھ کر مزید ورمزید فرحت

حاصل ہوئی۔ بسم اللہ آپ ضرور تشریف لائیں خوب گزرے گی جو بیل بیٹھیں گے
دیوانے دو۔

آپ نے اپنے والانا میں میری عرض عدم بٹے لائے کو میری مالی حالت
کی کمزوری پر استدلال فرمایا ہے۔ جو شاید سچ ہو مگر واللہ بٹے لائے سے منع کرنے
وقت مجھے اپنی کمزوری ذہن میں ہرگز نہیں تھی! اور نہ اس کی یاد تھی۔ بلکہ یہ تو میری
اندرونی حالت کا تقاضا تھا اور ہے جس سے جملہ کائنات اپنی چشم دل سے نابود
ہو چکی ہے۔ اب نہ گل میں بوری ہے اور نہ گلستاں میں دلربائی۔ سچ تو یہ ہے کہ
جب میں ہی نہ رہا تو یہ اشیاء کیسے رہ سکتی ہیں۔ واللہ جس دور سے میں آج کل گزر
رہا ہوں یہ میری حیات مستعار کا شدید تر اور سخت دشوار گزار مرحلہ ہے۔ اپنے سراورد
پاؤں کا کچھ پتہ نہیں لگتا کہ کہاں ہیں اور تھے بھی یا نہیں۔ اکثر اوقات سالم وہاں ہونا
ہوں اور دوسری حالت میں جس کو ادھورے لوگوں نے واپسی سے تعبیر کیا ہے اس
رنگ اور دولت کو اپنے میں لئے ہوئے ہونا ہوں اور یہاں اور وہاں کی فضا میں
پراں ہوتا ہوں۔ یہ حالت بھی بطون الہی کی ہے خارج کی ہرگز نہیں ہے! اور نہ خارج
کہیں ہے اور نہ اپنے لئے رہا ہے۔ میرے عزیز! امر اور نہی گناہ اور ثواب میں اب
تفرقہ نظر میں نہیں آتا۔ واللہ ہر دو ایک ہیں۔ کیونکہ میں ہر دو کو ایک جسم حقیقی سے برآمد
ہوتے دیکھتا ہوں۔ اب کس کو بیا کہوں اور کس کو بھلا۔ بخدا اب تو اپنی حالت بالکل دگرگول
ہو گئی ہے نہ میں رہا! اور نہ خدا بحیثیت خدارہا جیسا کہ پہلے سمجھ رہا تھا۔ حیران ہوں کہ

اب کس کو معشوق کہوں اور کون عاشق معشوق کرے۔ عاشق و معشوق اور عشق و عاشقی
 سب معدوم ہو کر ایک وجود بن گئے۔ مگر حیرت ہے کہ سوزش عشق تاہنوز باقی ہے۔
 حیران ہوں کہ یہ کیوں معدوم نہیں ہوتی درآنحالیکہ عشق و عاشق سب معدوم ہو چکے ہیں
 میں چاہتا ہوں کہ تمہارا حال خود بیان کروں مگر اس کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔ لہذا
 خاموشی بہتر ہے۔ آپ اس کو میری تحریر سے نہیں اپنے حال سے دریافت فرماویں۔
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۸/۹/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنوں! والانا ماہ ان عزیز کی ثروت صدور لایا۔ شکر یہ ہے اللہ مجھے
 آپ کے والانا ماہ مذکور نے نہ صرف حیران کیا بلکہ گو نہ آپ کی تشویش نے صطراب
 میں ڈال دیا۔ بات تو کچھ بھی نہیں تھی مگر آپ نے اس کا تینگر بنا لیا۔ مالی کمزوری
 میری ہوئی یا آپ کی میری نظر میں وہ ہر دو ایک ہیں یا ذآنکہ میں مدت سے آپ پر وہ
 عزیزان کو اپنے جسم کا ہنر سمجھے ہوئے ہوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ تاہنوز مفہوم ہذا
 پر نہیں پہنچے۔ آپ دیکھتے نہیں کہ آپ پر جو اثر ڈالنا مجھے منظور ہوتا ہے وہ اثر

میں اپنے پروردگار اور ہویدا کرتا ہوں اور وہ معاً آپ پر جا پیدا ہوتا ہے۔ اگر آپ میرے جسم کے جزو نہ بن گئے ہوں تو یہ اثر آپ پر کیسے ہویدا ہو سکتا ہے۔ آپ اس حالت اور راز کو اچھی طرح سے سمجھنے کی سعی فرمائیں۔ اور تفرقہ کو معدوم فرمائیں۔ یہاں تفرقہ حرام ہے اور مانع وصل الہی ہے۔

میرے پیارے! اگر مالی کمزوری واقعی گناہ اور عیب ہے جس کو اگر میں نے اپنی طرف منسوب کیا تو بوجہ مفہوم مذکور آپ کی طرف منسوب کیا اور اگر آپ کی جانب منسوب کرنا تو اپنی طرف تھا۔ اس میں فرق کونسا ہے۔ یہ تو جانبین ایک جانب اور طرفین ایک طرف ہیں۔

مذکورہ بالا تو نیا زندگی اصل حالت ہے جس کو میں نے مدت سے اپنے میں جاگزیں کر رکھا ہے۔ امید ہے کہ اس کو آپ میری نفاذی نہیں بلکہ اپنی حالت پر موثر سمجھتے ہونگے۔ اب رہا دنیا دارانہ پہلو میں آپ کے سابقہ والا نامہ سے جیسا سمجھا تھا گذارش کرو یا تھا۔ واللہ وہ بات نہایت معمولی تھی۔ جو تحریر کے بعد بوجہ کم از معمولی ہونے کے میرے ذہن سے فراموش ہو گئی۔ آپ ہرگز اس کا خیال نہ فرمائیں اگر بفرض مجال آپ کی ذہنیت کے مطابق کچھ ہوئی تو سب معاف ہے۔ دل سے معاف ہے۔ جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ اب میں آپ کے

انتظار ۱۵/۹ کو کر دوں گا۔ والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹/۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تنکم

سلام سنون! گو میں کل کی ڈاک سے نیاز نامہ عرض کر چکا ہوں اور بیرونی
حالت کے لحاظ سے مزید تحریر نیاز نامہ کی ضرورت نہ تھی مگر کیا کروں اندرونی
مواج اور حالات مجبور کرتے ہیں کہ آپ کے چند کلمات گزارش کرنے سے طبیعت
کو ہلکا کروں۔ لہذا عرض ہے کہ اب عالم بالاکئی دلکش فریبیاں مجھے واپسی کی
سخت مانع ہو رہی ہیں۔ نہ وہ مجھے واپسی کے لئے چھوڑتی ہیں۔ اور نہ میں بخوشی
خود واپس آتا ہوں۔ مگر ناگہاں ایک زبردست ہاتھ اپنی مٹھی میں دبا کر واپس
چھوڑ جاتا ہے۔ اس پر میری چیخیں نکل جاتی ہیں اور پھر میں زار و قطار روتا ہوں۔
پھر مٹھی والا خود تشریف فرما ہوتا ہے اول تو وہ ہمراہ رونے لگ جاتا ہے۔
اور اس سے فارغ ہو کر یہ کہہ کر تسکین دینے لگ جاتا ہے اور وثوق سے کہتا
ہے کہ پیارے اب چند روز کا فرقہ ہے اور یہ عنقریب مٹنے والا ہے تم روتے
کیوں ہو اور مجھے رولائے کیوں ہو۔ اور نیز یقین دلاتا ہے کہ پیارے یہ تیرا
روتا میرا رونا اور تیرا اضطراب میرا اضطراب ہے جو عنقریب نابود ہونے
کو ہے پھر وہ مجھے اپنے گلے سے لگا لیتا ہے۔ گلے سے لگانا یہ ہے کہ چند
منٹ کے لئے ہم ایک ہو جاتے ہیں بہ الفاظ دیگر میں معدوم اور وہ قائم اور

برقرار ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر ایک آندھی آتی ہے اور سابقہ نفسہ قہ
 آندھی کے گرد و غبار سے آلودہ ہوتا ہے۔ اب یہ حالات مثبت روز
 اور صبح و شام ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ آپ کے خیال میں میں آرام سے
 ہوں۔ لیکن میں بد سے بدتر حالت میں ہوں۔ اللہ کسی کافر کو نصیب نہ کرے
 اب حالت کسی قدر ہلکی معلوم ہوتی ہے۔ لہذا ختم کرنا ہوں۔

کل سردار صاحب آٹے اور مالٹا کے خشک بوٹہ کو جو صحن بیرونی کے
 قریب واقع ہے دیکھ کر بہ تاکید فرمایا کہ میں آپ سے عرض کروں کہ آپ
 آٹے وقت ایک مالٹا کا بوٹہ ضرور لیتے آویں۔ تاکہ اس کی جگہ نصیب کر دیا
 جائے۔ لہذا عرض ہے کہ اگر سہولت سے ہو سکے تو لیتے آویں۔ ورنہ خیر۔
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنون! والانا مہ آن عزیز تشریف صدور لایا جس نے مجھے آپ کی

علالت کی خبر سے سخت تمغکہ اور حیران کر دیا۔ بلاشبہ مرض عرق النساء سے

بوجہ درد شدت سے تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔ مگر ہمیشہ مریض اس سے شفا یاب ہوتے ہیں۔ چنداں فکر کی بات نہیں ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ بھی شفا یاب ہونے والے ہیں۔ لیکن زیادہ فکر آپ کی چند روزہ خانہ نشینی کا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کو جلد از جلد شفا اور کلی آرام معوط فرما دے۔ آمین۔ تم آمین۔

آپ براہ مہربانی بواپسی ڈاک مطلع فرمادیں کہ اب طبیعت کا کیا حال ہے اور ارادہ یہاں کی تشریف آوری کا کیا ہے آپ بروز معینہ تشریف لاسکیں گے یا نہیں تکلیف کی حالت میں ہرگز ارادہ سفر نہ فرمادیں اس سے مزید تکلیف ہوگی آرام آنے پر دیکھا جاوے گا۔ یا باقی صحبت باقی۔ لیکن حالات اور ارادہ سے بواپسی ڈاک مطلع فرمادیں۔

عزیز من! واللہ اب تو دنیا میرے لئے ہرگز رہنے کے قابل نہیں رہی

اب یہاں سے پل دینا ضروری اور آرام وہ ثابت ہو رہا ہے۔ واپسی پر اب کبھی اور کسی وقت آرام نہیں ملتا۔ میں تو اس سے یہی بات سمجھ رہا ہوں، کہ مصلحتاً مجھے یہاں سے اداس اور اچاٹ کیا جا رہا ہے تاکہ اس کو چھوڑنے میں آسانی ہو اور میرے لئے کوئی دلچسپی یہاں باقی نہ رہے۔ میں روزمرہ مصائب سے یہی امر نمودار پاتا ہوں۔ اور اب حسب مفہوم مذکور یہ میری حالت تقریباً منجمل ہو چکی ہے۔ اب تو انتظار وقت ہے کہ کس وقت حکم رحلت صادر ہو۔

واللہ میں کیسا خوش وقت ہوں گا جب یہاں سے پائے کو باں چلا جاؤں گا۔
خدا کرے آپ خیریت سے ہوں والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۹/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ تراکیم
سلام سنون! میں نے کل بھی نیا زنامہ بذریعہ ڈاک آپ کی خدمت
میں گزارش کیا تھا جو امید ہے آج وہ نثر و اندوز ملازمت ہوا ہو گا آپ
کی طرف سے تو ناہنوز کوئی خیر خیریت موصول نہیں ہوئی جس سے میرے افکار
اسی نہج سے مجھے سوزاں ہیں جلد مطلع فرماویں۔ آپ کے افکار سے ناہنوز مجھے
نجات نہیں ملی۔ آپ کے والا نامہ کا میں بے صبری سے منتظر ہوں اور دعا ہے
کہ خداوند کریم نے آپ کو آرام اور شفا کامل عطا فرمادی ہو۔ آمین۔ تم آمین۔
اب تو آپ کی تشریف آوری کا دن بھی قریب آ گیا ہے مگر خیر خیریت
مراج مبارک نہ آنے سے گونا گوں افکار اپنے دل پر ہیں والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور خنڈ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۵/۹/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! والا نامہ آنحضرت صمدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ آپ کے

ارادہ کرنے اور بیماری کے سبب نہ تشریف لائے جو صدمہ اس وقت میرے

دل پر ہے۔ دل من داندو من و اعلم و داندو من۔ طرفہ یہ ہے کہ آپ کی بجائے

کل سے مولوی امیر الدین خاں صاحب جالندھری فروکش ہیں اور کل صبح واپس

جاویں گے۔ سبحان اللہ۔ اللہ کی بے نیازی بھی عجیب ہے۔ میں ارادہ کے ٹھٹھا

تھا کہ آپ کی تشریف آوری پر دل کے چند پھوٹے پھوڑے صورت آدم دل

پیدا کروں گا مگر افسوس۔ آں ہم میر نہ افتاد حیف راسم حیف می آید خیال نامن

میں اپنی حالت کیا گزارش کروں۔ تاگفتہ بہ ہے۔ ایسا بیابان نصیب

نہیں کہ واپسی کبھی خیال میں بھی نہ آسکے اور ایسا دل نہیں کہ اس مفارقت کو

پر دانت کر سکے۔ حیران ہو کہ اندر میں حالات کروں تو کیا کروں اور دل مضطر

کو سمجھالوں تو کیسے سمجھالوں۔ میری تویر رائے ہے کہ منادی کرنا پھروں کہ کوئی

شخص اس فقر کا نام کمال تباہ کن کا نہ لبوسے۔ اور اس سے کلی اجتناب کرے

اس پر عجیب تہیہ ہے کہ آپ کے عوض میں ملا کون؟

منہ سے کہوں تو وہ سنے اور چیکے لاگے گا۔ ایسی کھٹن پریت کا کس بدھ کروں یاؤ

رات سے برتھا صائے محبت آنحضرتؐ بار بار ادا وہ پیدا ہوا کہ اس تکلیف
کی حالت میں آپ کو وہاں جا کر دیکھوں مگر پھر صفت اور ناتوانی جسم جو اب سے
دیتی ہے اور خاموش ہو جاتا ہوں۔ اور بعد ازاں یہ ناتوانی مجھے دعا کی جانب مائل
کرتی ہے کہ تو التجا بہ بارگاہ الہی کرنا کہ اللہ آنحضرتؐ کو پورے شفا عطا فرما دیں۔
اور میں عذاب ناہموار سے شفا حاصل کروں۔ پھر میں اس میں مشغول ہو جاتا ہوں
انشاء اللہ امید شفا کامل تر ہے لہذا امید ہے کہ آپ جلد تشریف لادیں گے
تاہم حالات مزاج مبارک سے جلد جلد مطلع فرما کر مشکور فرماتے رہیں۔
ہیڈک کیوں کل سے ختم ہے اور اب اس کے لئے ادھر ادھر ہاتھ مار رہا
ہوں۔ اگر آپ ان کو جلد ارسال فرما دیں تو بہت مشکوری کا موجب ہو گا۔
اور سب خیریت ہے مگر مدت سے بارش مفقود اور فصلیں تباہ والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جڈیا کہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۶/۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد

سلام سنون! واللہ انما آنحضرتؐ صدور لایا۔ شکر بہت ہے۔ پھر

واللہ انما ورد لایا۔ آپ کے کل کے واللہ انما نے مجھے محبت تفکرات کے سزا

میں ڈال دیا ہے کیونکہ شدت درد سے آپ کی ٹانگ چھوٹی ہو گئی اور ہیت وہی ہو گئی ہے۔ مرض کا مجھے اس قدر شک نہ تھا جتنا کہ تم کا بیت مذکور سے ہے آپ براہ مہربانی بدیدین نیاز نامہ ہذا تم کا بیت مذکور کی پوری کیفیت اور اس کے علاج اور نتیجہ علاج اور معالج کی رائے کی نسبت مفصل تحریر فرماویں تاکہ نوعیت حالات کا اچھی طرح سے پتہ لگے واللہ مجھے فکر مذکور سے سخت اضطراب و پریشانی ہے آپ بو اپسی ڈاک جملہ حالات مذکور سے مفصل مطلع فرماویں۔ تاکید ہے۔

گو جو میرے اندرونی حالات ہیں ان کے عرض کرنے سے اجتناب کرتا ہوں ہر چندان کہ وہ باتا ہوں مگر دجانے سے دستے نہیں بلکہ مزید شعلہ زن ہوتے ہیں۔ یہ شعر بالکل اپنے حسب حال اور مطابق ہے۔

اوپچی کہوں تو جگ سننے اور چپکے لاکے گھاؤ
ایسی کٹھن پیت کا کس بدھ کروں اُپاؤ

بلکہ یہ حالت ہے۔

مرا سوزے ست اندر دل اگر گویم زباں سوزد

وگر دم در شہم تر ہم کہ مغز نڈا سخماں سوزد

واللہ میں کبھی اس فضا کو دیکھتا ہوں اور کبھی اس فضا کو۔ مجھے حق لیقین دے سکتا ہو

چمکا ہے۔ کہ یہ ہر دو فضا میرے یہ الفاظ و دیگر ذات الہی کے لابدا اور ضروری ہیں

کیونکہ حسن کا تعاصبا ہے کہ جلوہ افروزی ہے مگر جلوہ افروزی بجز فضا ثانی کے

کیسے ہو سکتی ہے۔ لہذا حق یقین ہو چکا ہے کہ ذات ہر دو فضاؤں کے بجز کبھی
 نہیں تھی اور نہ آئندہ ہوگی۔ میں نے بڑی مشکلات سے فضا ثانی میں فضا اول
 پیدا کی اور اس کے حصول میں اپنے آپ کو تباہ کر دیا۔ مگر جب نظر مکمل پیدا
 ہوئی تو ہو پیدا ہو گیا کہ قدرت نے مکمل قاعدہ رکھا ہوا ہے کہ جب کسی کی یہ
 فضا ختم ہوتی ہے تو حسب قاعدہ قدرت خود بخود دوسری فضا شروع ہو جاتی
 ہے۔ لیکن ایک فضا میں دوسری فضا پیدا کرنے کی طاقت مخصوص ہے اور یہ
 خاص خاص مقامات میں عطا ہوتی ہے اور دوسرے اس سے محروم ہیں۔ عوام
 جو اس فضا سے بے بہرہ اور بے نصیب ہیں ان کو اس فضا سے دوسری فضا
 میں منتقل ہونے سے سخت مشکلات اور تکالیف کا سامنا ہوتا ہے جسکو ظاہر میں لوگ
 عذاب القبر اور عذاب الحشر سے تعبیر کرتے ہیں اور واقعی یہ دردناک حالت ہے
 جس سے برداشت کرنے والا تو بجائے خود رونا دیکھنے والے کی بھی جان گداز ہو
 جاتی ہے۔ میں نے تجربہ سے دیکھا اور مکمل مشاہدہ کیا ہے کہ جن لوگوں میں یہ قابلیت
 جو فقرا میں ہوتی ہے کہ ایک فضا میں دوسری فضا پیدا کر لیتے ہیں نہیں ہوتی تو
 ان کو ایک فضا سے دوسری فضا میں جساتے وقت وہ وہ مناسب پیش آتے
 ہیں کہ ناگفتہ بہ اور ناقابل برداشت ہیں انہی کو مختلف عذاب کے انسان کامل
 نے برائے فہم عوام عذابوں سے تعبیر فرمایا ہے۔ ورنہ بات صرف یہ ہے کہ
 ایک فضا کا مکمل انسان دوسری فضا میں بجز دردناک عذاب و الم کے نہیں

جاسکتا۔ اذآنکہ ایک فضا کے خواص جو اُس میں مستقیم اور جاگزیں ہیں بہ لحاظ فطرت تبدیل سمیت کرنے تکالیف کا باعث ہے۔ فقرا میں چونکہ ہر دو فضائیں ودعت ہوتی ہیں اور وہ بہ تقاضائے فطرت ہر دو میں یہاں بیٹھا ہوا تبدیل ہوتا رہتا ہے لہذا آخر پر ایک فضا سے دوسری فضا میں جانے سے اس کو ہرگز کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ اپنے روزانہ عمل سے اس کا مانوس ہوتا ہے البتہ عیش و محبت اور سوز و گداز روزانہ سے اس کو لذت تکلیف ضرور ہے۔ مگر یہ لذت بیچتہ کر بلا سے مشابہ ہوتا ہے اور پس۔

واللہ جب میں عبارت مذکورہ تحریر کر چکا تو اب مجھے ہوش آیا کہ میں کیا تحریر کر رہا ہوں۔ عبارت مذکور کا نہ سر ہے نہ پاؤں۔ البتہ میری اپنی مجنونانہ حالت کی بڑی ہے مگر اس کے لئے پڑھنے والے کے دل سوزاں اور جان سوختہ کی ضرورت ہے۔ ورنہ وہ مجھے کافر کہہ دیگا کیونکہ وہ خود کافر ہے اور نابینا ہے واللہ اب تو یہ ہر دو فضائیں اپنے لئے باز بچہ اور سیرگاہ ہیں کبھی اپنا طائر اڑ کر ایک میں جا بیٹھتا ہے اور کبھی دوسرے میں۔ طرفہ یہ کہ مکمل مہارت کی وجہ سے اکثر ہر دو میں یہ یک وقت رہنے کا عادی ہو گیا ہے۔ یہ فن اقد مہارت اُس نے استاد ازل سے سیکھی ہے کیونکہ وہ ہی ہمیشہ ہر دو میں رہتا ہے۔ میں کیا عرض کروں۔ کہ کیا اور کون ہوں بتلا دوں کہ میں کون ہوں۔ میں وہ ہوں کہ اگر اُس کا نام لے دوں تو سب مجھے کافر کہیں گے اور اس پر میں آفتا اور صدقنا کہوں گا۔

دل کے پھوپھوں کے بل اٹھنے سے سینے کے داغ سے

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چسپاں سے

اب اور آگے کیا لکھوں نہ تحریر کی طاقت اور نہ اپنے میں میں۔ لہذا

آداب عرض اور سلام۔

یہاں گھر میں لڑکیاں آپ کو اور عزیزہ کو بہت بہت سلام کہتی ہیں اور

کمال متفکرانہ حالت میں آپ کی عیادت اور دُعا کے شفا کرتے ہیں۔

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۹/۹/۳۵

عزیزہ القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ تراکم

سلام سنون! والانا ما ان عزیزہ معہ پارسل ہیڈک کیورٹ شرف صدور لایا۔

بہت بہت شکر یہ ہے۔ واللہ مجھے آپ کی علالت نے تاہنوز سخت متفکر

رکھا ہے۔ ہمیشہ یہ مرض بہت تکلیف دہ ثابت ہوئی ہے۔ اور میں آپ کی

تکلیف میں شریک ہوں۔ اندرین حالت مجھے کیسے چین آسکتا ہے۔ بسم اللہ

آپ ضرور تشریف آوری کا اقدام فرماویں۔ لیکن صحت کی حالت میں۔ کیونکہ

بقایا مرض کی حالت میں مزید تکلیف کا اندیشہ ہے واللہ مجھ میں گوسفر کی تواری

ہرگز نہیں ہے لیکن اگر آپ بوجہ تکلیف مذکور نہ آسکے تو میں انشاء اللہ تعالیٰ
 وہاں آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ ضرور کروں گا۔ اب آپ اپنے
 حالات پر غور فرما کر بواپسی ڈاک مجھے اپنے ارادے سے ضرور مطلع فرماویں
 تاکہ میں اور اپنے حالات کیا گزارش کروں نہ پائے رفتن نہ جائے ماذن
 سخت تکالیف اندرونی سے آج کل سابقہ پڑا ہوا ہے جس کو میں اگر ہو سکا تو
 بوقت ملاقات عرض کروں گا۔ مگر یہ حالت نہ تحریر میں آنے کے قابل ہے۔
 اور نہ تقریر میں آنے کے۔ جس پر یہ وارد ہیں وہی ان کو سمجھ سکتا ہے دیگر
 ہرگز نہیں۔ جلد جلد آپ اپنے حالات سے مطلع فرماتے رہیں والسلام
 گلہ میں اور عزیزان کو دعا وسلام۔

بیگم پور۔ جنتیہ بالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۳/۵

عزیز القدر میں جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد سکیم

سلام سنون! والانا مہ آن عزیز شرف صدور ملایا۔ شکر یہ ہے۔

آپ کا علالت اور درد کی حالت میں سفر کرنا ہرگز خطرہ سے خالی نہیں ہے۔

اور میں ہرگز پسند نہیں کرتا۔ کہ ایسی دردناک حالت میں یہاں تشریف لانے کی

زحمت گوارہ فرماویں۔ لہذا میں ارادہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ میں ۲۶ کو بروز جمعرات آئندہ یہاں سے بارہ بجے دن کے بعد روانہ ہو کر ۱/۲ بجے والی گاڑی پر سوار ہو کر جالندھر اسٹیشن پہنچ کر بعد چار بجے بمبئی ایکسپریس پر سوار ہو کر ۱/۲ بجے رات کے قریب آپ کی خدمت میں گوجرانوالہ ٹرٹ اندوز ملازمت ہو جاوے گی۔ مگر بدیں شرط کہ آپ اس روز میرے استقبال کے لئے لاہور تشریف لانے کا ہرگز ارادہ نہ فرماویں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو یہ بات بالکل یقین کریں کہ میں لاہور اسٹیشن پر آپ کو مل کر بالضرور واپس آ جاؤنگا۔ گوجرانوالہ ہرگز نہیں جاؤنگا۔ البتہ آپ عزیز نصرت اللہ صاحب کو گوجرانوالہ اسٹیشن پر میرے آنے کی وقت ضرور ارسال فرماویں۔ مگر وہاں بھی خود نہ آویں تاکہ عزیز نے مجھے سہولت سے گاڑی سے اتار کر آپ کی خدمت میں گھر لے جاوے۔ اس کی نسبت تاکید اور مزید تاکید ہے۔

میں کیا گزارش کروں فی الواقعہ ضعف عمر اور کچھ ناسازگاری طبیعت مجھ سے سفر کو دور رکھنے کی سخت دہی ہے اور میرا سفر ہرگز تکلیف سے خالی نہیں ہے۔ مگر واللہ آن عزیز کی تکلیف مرض کا خیال مجھے ہر وقت سنا تا ہے جس سے میں سفر کی جرأت کرتا ہوں۔ نیز میرے کان اب تقریباً بالکل بہرے ہو گئے ہیں طرفہ یہ کہ ان کو ڈاکٹر سے صاف کرائے ایک ہفتہ ہو چکا ہے۔ اب جلد جلد کانوں میں رطوبت آتے لگ گئی ہے اور اب میں بولا ہونے سے بقول ملاں ہشتی

ہوں۔ خدا کرے کہ آپ خیریت سے ہوں۔ باقی بوقت طاعات۔ والسلام۔
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور۔

مؤرخہ ۱۰/۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زلمو اللہ مرانکم

سلام سنوں! میں بالکل بصد خرابی و تکالیف چار بجے بعد دوپہر
گھر پہنچ گیا۔ کیونکہ اول تو جالندھر اسٹیشن پر سردار صاحب اور ان کے ذریعہ
میں سے کوئی نہ آیا۔ جوں توں کہ کے تکلیف سے گاڑی بدلی اور چھو گیا۔
اور آکر اسٹیشن ماٹریسی ڈاڑھی والے سے تاگہ کی نسبت دریافت کیا تو اس
نے جواب دیا کہ مجھے ابھی خط پہنچا ہے جس کی نسبت میرا یقین ہے کہ اس نے چھوٹ
پلا۔ البتہ چھوٹے اسٹیشن ماٹریسی نے میری مدد کی اور تاگہ اڈہ سے منگوا کر دیا۔
مگر افسوس ہے کہ وہ ریت کی وجہ سے چل نہ سکا اور گھوڑے نے چلنے سے جواب
دے دیا پھر واپس اسٹیشن میں آیا اور چھوٹے اسٹیشن ماٹریسی نے اور تاگہ منگوا کر
دیا۔ اس کے علاوہ میں نے ایک اور مزدور تاگہ دھکیلنے کے لئے ہمراہ لیا، تو
بعد خرابی چار بجے کے بعد یہاں پہنچا اور اللہ کا شکر کیا کیونکہ طویل عذاب کا

سلسلہ ختم ہوا۔ الحمد للہ کہ اب آرام سے ہوں۔ بحالات تکالیف مذکورہ ارادہ
پنچتے ہے کہ اب میں کبھی ارادہ سفر نہیں کروں گا اور آنکہ اب جسم اس قابل ہرگز
نہیں رہا کہ کوئی سفر اختیار کیا جاوے آئندہ میں اپنا سوا خواہ اس کو خیال نہ کروں گا
جو مجھے ہرچو قسم تکالیف نہ دے۔

امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ میرے نیا نامہ ہذا کے ثمرات اندوز ملازمت
ہونے کے وقت آپ معہ اجباب برادری عزیزہ قصر اللہ صاحب کی رسم سعید
نکاح خوانی کے لئے عزیز کی سسرال کے گھر جانے کو تیار ہونگے۔ گویا ہر ہیں
چشم مجھے اس وقت آپ کے ہمراہ دیکھ نہیں سکیں گی مگر میں اپنے کہنے اور
فرسودہ جسم کو چھوڑ کر ضرور اس وقت آپ کے ہمراہ ہونگا۔ اور اپنی چشم باطن سے
یہ تمام نظارہ مبارک دیکھتا ہونگا اور تکمیل نکاح پر آپ کو کسی اور زبان سے مبارکباد
کہتا ہوں گا۔ البتہ نکاح کی مبارک رسم تک آپ کے ضرور ہمراہ ہونگا مگر آپ کے
کھانے سے پہلے اور بعد تکمیل مذکورہ واپس ہونگا۔ جسمانی زبان سے میں بذریعہ
نیا نامہ ہذا مبارک پیش کرتا ہوں۔ مگر دوسری اندرونی زبان سے تکمیل تقریب سعید
پر عرض کروں گا۔ یہ بات دیکر ہے کہ آپ اس وقت کی مصروفیت سے اس کو
سن سکیں یا نہ۔ مگر میں امید کرتا ہوں کہ آپ تکمیل رسم مذکورہ پر مجھے جملہ حالات سے
مطلع فرماؤں گے والسلام
گھر میں اعد عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ - خلیع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرادکم
 سلام سنون! والانا مہ آن عزیزہ نثرن صدور لایا - شکر یہ ہے - میں
 اس وقت اچھا ہوں تاہم بقایا نزلہ سے خالی نہیں ہوں - اب موسم سرما
 آگیا ہے اور اسی طرح شکایت نزلہ مجھ پر مبتلا رہے گی - چار بائیس ختن
 ناچار بائیس ختن - مجھے والانا مہ مذکور سے یہ پڑھ کر کہ آپ کو تاہنوز شکایت
 درد باقی ہے بہت فکر پیدا ہوا - دعا ہے کہ اللہ آپ کو اس سے کلی آرام عطا
 فرمادے آمین - تم آمین - بہتر ہو اگر آپ سردار صاحب کے خط و کتابت کرنے
 کے بعد جالندھر جا کر ماہر جراح سے عرق النسا کا خون نکلوا بیویں کیونکہ وہ اس
 سے آرام کا ہونا و ثوق سے فرماتے تھے - بی بی صاحبہ کے نزلہ کا بھی مجھے فکر
 ہے - اللہ ان کو آرام دیوے - آپ میری طرف سے عبادت فرماویں - اور
 ان کے حالات سے مطلع فرماویں - مشکور ہونگا -

امید ہے آپ اپنی سابقہ کمی کو پورا کرنے کی بھد تمام سعی فرماتے ہونگے
 تاہم نتیجہ سے مطلع فرماویں - میں بھی سعی مذکور سے فارغ نہیں ہوں - والسلام
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام -

بیگم پور جڈ یا کہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۲/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد

سلام سنون! چند روز ہوئے ہیں تو والا نامہ آنحضرت صمدور لایا
تھا اس میں سے آپ کے ورد کے بقایا کا حال معلوم ہو کر اب تک افکار
مجھے دامن گیر ہیں۔ بواپسی ڈاک حالات سے مطلع فرماویں۔

امورات مذکورہ تو فرخانات زندگی تھے۔ اب آپ اپنی روحانی حالت

سے مطلع فرماویں جو اپنی زندگی کا حاصل اور نچوڑ ہے۔ واللہ اب تک بہت
سے دنیاوی حالتیں آئیں اور گذر گئیں یہ مجھ کو تو کل یوٹا ہونی شان سے ہرگز
مزید نظر نہیں آئیں۔ جب تک ہم تلویں کو غور سے دیکھتے رہیں گے ان کا عذاب

ہم پر نازل ہوتا رہے گا اور یہ تلویں جسم عنصری کے خواص ہیں جو ان پر زیادہ
مؤثر ہیں جو جسم عنصری کے زیادہ گرویدہ اور دلدادہ ہیں۔ مگر جو لوگ اس کو
نظر انداز کر کے یاد کے ہو گئے تو ان کو ان سے چنداں سروکار نہیں ہے۔

اس وقت رات کا ایک بجے کا وقت ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ مجھ سے

کیا پورا ہے اور عشق مجھ سے کیا کیا ناز و انداز کر رہا ہے۔ اول اول تو

بہت تجلیات دکھاتا رہا جو واللہ مجھے لہو اطفال سے مزید معلوم نہ دیتے

تھے۔ جب میں اس سے مطمئن نہ ہوا تو ایک ایسا زبردست وار مجھ پر

کیا کہ میں نے چشم غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الواقعہ وہ معشوق میں ہی تو
ہوں اور یہ سب تجلیات میری ہی تو ہیں۔ واللہ یہ سب ابتدائی تفسر
جسم عنصری کے اثرات کا تھا جو اس وقت قطعاً معدوم ہے۔ لا الہ الا اننا
اب آگے بار لٹے قلم نہیں کہ کچھ عرض کر سکوں۔ لہذا سکوت واجب ہے
بس سلام۔ گھر میں اور عزیزان کو دعائے سلام۔

ہیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۰/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراحم
سلام سنون! آپ وسط نومبر سے پہلے تشریف لانے والے ہیں۔
بسم اللہ ضرور تشریف لائیں۔ تاریخ سے مطلع فرمادیں۔ ہڈیک کیور
گو میرے پاس ایک مہینہ کے لئے کافی ہے مگر بعد ضرورت ہوگی اور آپ
پھر جنوری میں تشریف لائیں گے لہذا مزید ہوا کر ضرور لیتے آویں۔ اور نیز
ڈاکٹر سے کان کی دوائی شیشی میں ضرور لیتے آویں۔ نیز دو جلد قرآن مجید
جیسا کہ قبل انہیں عرض کیا ہوا ہے ضرور لیتے آویں۔ نیز جنوری ہائے خوشید عالم
وگدھاری لعل اگر تیار ہوں تو لیتے آویں جو ۱۹۳۶ء کی ہوں۔ والسلام

گھر میں وغیر بیان ————— کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۱/۳/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد شکم

سلام سنون اکل عین جانندھر سے واپسی پر مجھے والا نامہ آن عزیز پہنچا۔

شکریہ ہے۔ واللہ والا نامہ مذکور کو پڑھ کر میرے صہنطراب خاطر اور پریشانی کی

حد نہیں رہی۔ اذ آنکہ آپ ہر دو عزیزان کی صحت خراب اور فکر افزا ہے آپ

کی دنیاوی ذمہ داریاں جو تا ہنوز ادا ہو رہی ہیں مکمل نہیں ہونے پائیں تو میں

تکمیل منزل فقر جو اب قریب تر ہے موجودہ حالت میں مکمل ہونا کیسے امید

کروں جب آپ صحت کھو بیٹھو گے۔ اللہ آپ باز یافت صحت کی نسبت

سعی بلیغ فرماویں اور میرے خیال میں اس کا حاصل ہونا انشاء اللہ تعالیٰ اس

وقت چنداں دشوار ہرگز نہیں ہے۔ آپ کسی قابل ڈاکٹر یا حکیم کی طرف رجوع

فرماویں۔ درد موجودہ تو ایسی نہیں ہے کہ اس سے کلی آرام نہ ہو دیکھا اور آپ

کے شکایت جسمانی کا مجھے علم نہیں ہے اور نہ آپ نے اس کی نسبت تحریر فرمایا

ہے۔ مگر یہ درد ہرگز ایسی نہیں ہے کہ اس سے کلی آرام نہ ہو سکے۔ یہ چھوٹا قسم تفکرت

بی بی صاحبہ کی نسبت ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ کے علاج سے ان کو بھی اللہ آرام
 اور شفا عطا فرمادیں گے۔ مگر زیادہ فکر یہ ہے کہ آپ بد دل اور مہمت میں اس
 وقت بہت کم معلوم ہوتے ہیں جو علامت بد ہے۔ میں جہاں تک دیکھتا
 ہوں آپ ایسے کسی مرض میں مبتلا نہیں ہیں جس سے شفا نہ ہو انشاء اللہ آرام
 کلی ہونے والا ہے۔ لیکن جب آپ مہمت کریں اور تن وہی سے علاج فرمادیں
 میرے معروضات مذکور کی نسبت آپ اپنی رلٹے اور عزم تحریر فرمادیں کہ کیا
 ہے واللہ آپ کے فکر افترا والا نامہ نے میری مکر توڑ دی ہے خصوصاً اس
 وجہ سے کہ اور کوئی شخص اب تک مجھے ایسا دستیاب نہیں ہو سکا اور نہ دستیاب
 ہونے کی مجھے امید ہے کہ جس کو میں یہ ودیعت الہی سپرد کر کے اپنے فرض
 سے سبکدوش ہو سکوں۔ واللہ سحت فخط الرجال ہے۔ آپ کی عدم کامیابی
 میں میری ناکامی عیاں ہے۔ اس پر آپ میری پریشانی کا اندازہ فرما سکتے
 ہیں کہ باوجود آپ کی کم فرصت اور کم محنت کے میں نے یہ ودیعت آپ
 کے سپرد کرنے میں اب تک کس محنت اور جدوجہد سے کام لیا اور نہ ہمیشہ سے
 فقرائے اگر یہ دولت کسی کو دی ہے تو اس کو نیم مردہ جدوجہد سے بنا کر
 پھر یہ دی ہے اور آپ بلا کسی سعی شاقہ کے گھڑیٹھے حاصل کرتے رہے۔ زیادہ
 اس پر کیا تحریر کروں آپ غور فرما سکتے ہیں۔ واللہ میں آپ کی نسبت سحت
 فکر مند ہوں۔ آپ اپنے مزید حالات سے مطلع فرمادیں۔

عزیز نصر اللہ کے ایک فکر نے مجھے بہت فکر مند کر دیا ہے اور وہ یہ ہے
 کہ عزیز کے لئے بلاشبہ ملازمت تو مہیا ہو جاوے گی مگر آپ تحریر فرماتے
 ہیں کہ عزیز کا ڈاکٹری معائنہ ہو گا۔ تو مجھے فکر ہے کہ عزیز کے مرض انتخاب
 اور ملازمت کے خدانخواستہ مانع نہ ہو جاوے۔ اس مرحلہ کی نسبت آپ نے
 کیا تدبیر اختیار کی ہے یا کر و گے۔ کمزوری اور درد کی حالت میں خواہ خفیف
 ہو آپ کا بھوگپور سے یہاں تک آنا دشوار معلوم ہوتا ہے اور شمال ازویاد
 درد کا ہے جیسا آپ تحریر فرماویں میں انتظام کروں نیز تاریخ اور وقت
 بھوگپور پہنچنے سے مطلع فرماویں۔ اب ہاتھ تھک گیا لکھا نہیں جاتا۔ لہذا سلام
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ تراکم
 سلام سنون! والانا امہ الغزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے الحمد للہ
 کہ آپ نے وعدہ تشریف آوری معہ جناب بی بی صاحبہ تاریخ ۱۰ مارچ
 تحریر فرما کر مشکور فرمایا ہے۔ میں پھر تو

خوشا وقتے و خورم روز کار سے

کہ یارے بر خود از وصل یار سے

کاسماں ضرور بندھ جائے گا۔ بسم اللہ آپ ہر دو عزیز تشریف لائیں اور ضرور
لاویں۔ پیارو! اب چند دن مصائبِ زندگی اور فراقِ یار کے باقی رہ
گئے ہیں۔ بس پھر تو نہ یار یار رہے گا اور نہ ہم ہم رہیں گے۔ تاکس نگوید بعد
ازیں من دیگرم تو دیگری۔ یہ نعمت تو گو اب بھی بوجہ اتم حاصل ہے۔ لیکن
نابینا کو لعنتِ جسمِ عنصری متعالطہ میں ڈالتی ہے۔ پھر نابینا معدوم اور
وصل کی مینا کاریاں معلوم۔ چلو اب اندیشہ کیا اور فکر پھر کیا۔ واللہ اس کو
توفیق نے ذبح کر دیا اور معدوم و نابود کر دیا ہوا ہے۔ سبحان اللہ کیا تھے
اور کیا بن گئے۔ بینیں کیا نظر عوام کو دیکھا ہے اور کیا نظر خاص سے دیکھے گئے
گویم مشکل و گرنہ گویم مشکل۔ واللہ جو حشر کے بعد کا وعدہ تھا وہ اب تمام و کمال
یہاں حاصل ہے۔ مولانا کا یہ شعر عین اپنا حال ہے۔

تو قیامت شوقیامت را بسیں

دیدن ہر چیز را شرط است این

انشاء اللہ تعالیٰ بتاریخ مذکورہ ۱۲ دن کی گاڑی پر دو کہاڑ معہ ڈولی اور
دو آدمی تباکو وغیرہ اٹھانے کے لئے اور ایک صیل اور غریب مزاج گھوڑی
آپ کی سواری کے لئے بھوکپودا اسٹیشن پر آپ کا انتظار کرتے ہوئے موجود

ہونگے۔ آئندہ جو یار کو منظور۔ کان کی دوائی اور نسخہ ضرور لیتے آویں مجھے
 اُس سے بہت آرام ہے۔ اُس کو اکثر روزانہ استعمال کرتا ہوں اور تاہنوز
 کان میں کوئی تشکایت پیدا نہیں ہوئی۔ ڈاکٹر نے جانبدار کانوں کا معائنہ
 کیا اور بتلایا کہ یہ بالکل صاف ہیں اور جو سُرخی ان میں موجود تھی وہ بھی معدوم
 ہے۔ آپ ڈاکٹر سے میرا سلام کہہ دیویں۔ اور میرا شکریہ بیان کر دیویں۔
 اور دریافت فرماویں کہ دوائی مذکور کب تک استعمال کرتا ہوں۔
 امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
 گھر میں اور عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۱/۳۵ ۲۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد شکم
 سلام سنون! آن عزیز کے چند محبت نامے موصول ہوئے جن کا شکریہ
 ہے۔ مگر میں اپنی علالت کی وجہ سے جواب میں نیاز نامہ گزارش نہیں کر سکا
 کیونکہ آپ کے تشریف لے جانے کے چند روز بعد میرے زانو سے راست میں
 ورم ہو کر درد شدید پیدا ہو گیا جس سے ٹانگ ختم نہیں کھاتی تھی اور بیٹھا نہیں

امید ہے مگر سچ یہ ہے کہ عمر پیری مصائب کا گھر ہے گونا گوں کمزوریوں اور تکالیف کے لشکر صنعتی میں انسان پر دھاوا بولتے اور پامال کرتے ہیں۔ اچھا شکر ہے مگر طبیعت سحت بے مزہ ہے۔ آپ نے فالین مصلیٰ کے پتہ اور سے میرے لئے منگوانے کی زحمت گوارا فرمائی جس کا بہت بہت شکر یہ ہے۔ مگر واقعہ میں اس کی ضرورت نہ تھی کیونکہ میں تو ایک زمیندار اور دیہاتی ہوں اور اسی کے حسب میری زندگی ہے مگر آپ مجھے نازک اور زیادہ آرام طلب بنا رہے ہیں۔ میں اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ یہ آپ کی محبت کے کرشمے ہیں جو آپ مجھ ناچیز پر اذروئے کرم فرماتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کو آپ کے عزائم میں کامیاب فرماوے! اور دایرین میں خوش رکھے آمین۔ عرض ہے کہ میرے اندر کی چوکی کی پیمائش حسب ذیل ہے۔ طول ۵ فٹ عرض ۳ فٹ اندر چلتی فالین جو آپ عطا فرمانا چاہتے ہیں۔ چوکی کے لئے موزوں تر ہے۔ لہذا آپ پر ہرگز واپس نہ فرماویں۔ اس سے موزوں تر اور نہیں ہو سکتا۔

عزیزان من! اب وقت قریب آ گیا ہے کہ آپ اپنی منزل مقصود پر قیام پذیر ہوں یا در ہے کہ یہ منقام جہاں آپ دنیاوی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ واللہ محض خواب ہے اس سے واپسی بیداری ہے جو عوام کو مرنے پر اوز فقہ کو مراقبہ پیل جایا کرتی ہے اس کو کبھی زبانی وضاحت سے گزارش کرینگا قلم بند کرنے کی ہمت نہیں ہے۔ مجھ سے مزید تخریر نہیں ہو سکتا۔ سحنت

لاچار دی ہے ورنہ مزید معروضات گزارش کرنا لہذا سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

نورخہ ۱۲/۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب ذوالشکر اکبر

سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ میں

اپنی طبیعت کے حالات آپ سے کیا عرض کروں ناگفتہ بہ ہیں۔ سردی کی

شدت سے درد زانو تو تکلیف دہ تھی ہی۔ اب مزید برائے تنفس شب کے

آخری حصہ میں شروع ہو گیا ہے جس سے گونا گوں تکالیف ہیں۔ طرفہ یہ ہے

کہ نہ کوئی سہم خواہ ہے اور نہ علاج ہے۔ اس پر میں زیادہ گزارش سوچاؤں

سمجھ کر خاموشی اختیار کرتا ہوں۔ لیکن آپ براہ مہربانی میری حالت مذکورہ کو زیادہ

تکلیف دہ خیال نہ فرمادیں۔ یہ وہی ہے جو ہمیشہ مرا میں ہوا کرتی ہے۔

البتہ زیادہ شکایت یہ ہے کہ اب میں روز افزوں کمزور ہوتا ہوں۔ اسی وجہ

سے تکلیف روز افزوں ہے۔ اب اکثر دل میں اپنی رحلت کی امنگ پیدا ہوتی

رہتی ہے تاکہ ان تکالیف سے نجات حاصل ہو سکے۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے و السلام۔

میگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۴۴۵ھ۔ بوقت ۲ بجے شب

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد علی

سلام سنوں! آنحضرت کے دو تین والا نامے پہنچے مگر کمزوری اور جسمانی

افسردگی نے مجھے تحریر جواب کی جرات نہ پیدا ہونے دی۔ لیکن اس وقت

جو دس بجے کی پرواز کے بعد واپسی ہوئی تو گرمی سوسش سے اپنی طاقت بحال پا کر

میں تحریر نیاز نامہ ہذا کی جرات عود شدہ پا کر چند معروضات عرض کرنے لگا

ہوں۔ مگر ڈرتا ہوں کہ تاہنوز رنگ عالم بالا اپنے سر پر مسلط ہے۔ میں یہاں کی

باتیں کیسے گزارش کر سکوں گا۔ سب سے اول تو میں یہ شکایت عرض کرتا ہوں جس

نے مجھ پر سخت اور شدید تسلط کیا ہوا ہے کہ مجھے یہاں کیوں واپس کیا جاتا ہے

اور حقیقت سے بدر کر کے مجھے جہنم میں کیوں ڈالا جاتا ہے اور میری خواب مجھ

پر کیوں مسلط کی جاتی ہے۔ اس کا رونا و اللہ میرے لئے چھوٹا رونا نہیں ہے

بلکہ بے باکی ہے جس کا تاہنوز انجام نظر نہیں آتا۔ خدا جانے وہ مبارک

وقت کون اور کب ہوگا جب واپسی کے جہنم کا طوق اپنے گلے سے اتار لیا

چند منٹ ہوئے ہیں تو میں شہنشاہ تھا۔ نہیں شہنشاہوں کا فرماں رواں تھا

کیوں اب میں منڈاس کے سرزمین پر بیٹھا ہوا ہوں کس کو کوسوں واللہ اپنی

حالت شہنشاہی پیدا کرنے والا میں خود ہوں۔ اور واپس ناکارہ بھی میں خود بنتا

ہوں۔ بہرہ و میری اپنی پیدا کردہ حالتیں ہیں۔ میں ہر حالت میں اپنے آپ کو اپنی حالت کا تنو مند پاتا ہوں۔ اس پر میں زیادہ کیا گزارش کروں یا اگر میں کسی طرز سے حالت مذکور آپ سے عرض کرنے لگوں تو وہ باتیں بے سرو پا اور بے ربط ہونگی مگر ان کا انجام نہیں ہے لہذا بہ جبر عالم مذکور کے اثرات اپنے سے اتار کر دیگر معروضات گزارش کرنا ہوں۔ والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پوپہ جیٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مودتہ ۱/۳۶

عزیز القدمین جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون اکل کی ڈاک سے مجھے ڈپٹی کمشنر جالندھر کا دعوت نامہ
پہنچا ہے جس میں وہ مجھے ۵ الغایت، ۱ ماہ حال کے لئے اپنے سپر کی تادی
پر دعوت دیتے ہیں۔ میرا ارادہ پختہ ہے کہ میں ۵ کو بجے کی سہرہ بندی کے
بعد یہاں اپنے گھر واپس آ جاؤں۔ گو وہ قبل ازیں مجھے برات کے ہمراہ لاٹکپور
جانے کے لئے بہت تاکید سے کہتے تھے۔ مگر میں شدت سردی اور اپنی طبیعت
کی خرابی کا عند کر کے برات کے ہمراہ جانے سے انکار کرتا رہا تھا جس پر وہ

اُس وقت تو مان گئے تھے اور امید ہے اب بھی مان جاویں گے تاہم احتیاطاً
عرض ہے کہ اگر آپ کے بعد یہاں تشریف لاتے کا عزم فرماویں تو احسن
ہے۔ آئندہ آپ مالک ہیں۔ جیسا ارشاد ہو میں تعمیل کے لئے تیار ہوں۔

چونکہ آپ تشریف لانے والے ہیں لہذا میں مزید معروضات حصول

نیاز کے وقت پر چھوڑتا ہوں والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲/۳/۳۶

عزیز القندمن جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد

سلام سنون! میں پرسوں جا لندھ گیا اور کل راتے ار جب اس صاحب

کے پیر کی شمولیت سہرہ بندی سے فاسخ ہو کر گھر واپس آ گیا۔ اب آپ کے

انتظار میں ہوں۔ آپ براہ مہربانی اپنے سابقہ وعدہ پر جو ۲۲ ماہ حال تشریف

تشریف آدی کے لئے تحریر فرمایا تھا تشریف لے آویں۔ لیکن یو ایسی ڈاک

مطلع فرماویں کہ کیا آپ وعدہ مذکورہ پر پابند ہیں یا اس میں کچھ تغیر تبدیل

فرمانے والے ہیں۔ گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند یا کہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۳۶۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنون! والانا مہ آن عزیز بٹرف صدر لایا۔ شکر یہ ہے خان بہادر

صاحب آپ کی سعی بلیغہ سے اور نیز آپ جس قدر مجھ پر الطاف واکرم فرماتے

ہیں واللہ میں ان کا ہرگز مستحق نہیں ہوں۔ یہ آپ صاحبان کی مہربانیاں نہیں

تو اور کیا ہے۔ دعا ہے کہ خداوند کریم آپ صاحبان کو مزید درمزیہ جتائے خیر

عطا فرماوے۔ آمین۔

عزیز من! واللہ انداز دو ہفتہ کا عرصہ ہوا ہے کہ میں ہر وقت

عجیب حالت میں ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ جو حالت صبر اور حالت روحانی اللہ

نے نیاز مند کو عطا فرمائی۔ اس کا شکر یہ تو میں کیا کر سکتا تھا البتہ جیسا مجھ سے

ہو سکا۔ اسی طرح پر کیا کہ مقراض لا سے اپنے آپ کو کاٹ کر اور نابود کر کے

میں بار میں او غام اور نابود ہو گیا ہوں۔ واللہ مدت سے یہ حالت و زافرو

ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ یہاں خراب آباد دنیا میں رہنے کا خرچ پہلے سے

زیادہ اب ناہنجا اور بے فائدہ تفکرات سے لیا جاتا ہے یہ کیوں ہے۔

میں تو اس سے یہی خیال کرتا ہوں کہ اس میں یراز مستتر ہے کہ بار موت

ہلکا ہو جائے۔ جو بالکل ہو رہا ہے کہ ان المودات سے اپنا دل دنیا اور

اس کی محبتوں سے محض قطعِ خالی ہو کر اس نہج سے رحلت کروں کہ اس سے گریز نہ
کرنا اپنی کمالِ خوشی کا موجب ہو اور کوئی دنیاوی وابستگی اپنی خوشی مذکور کے اوچاٹ
کرنے والی نہ پیدا ہو سکے۔ میں سچ اور بالکل سچ عرض کرتا ہوں کہ میری حالت
کے لوگ متعدد گزرے ہیں جن کا شمار انگلیوں پر ہو سکتا ہے۔ مگر وہ اخیراً یام میں
فاسخ البال گزرے معلوم ہوتے ہیں جب میں ان کو مل کر مقابلہ حالت کرتا ہوں۔
تو مجھ سے باوجود یہاں سے علیحدگی کے ترجیح یافتہ یا سبقت رבו وہ ہرگز نہیں
پائے جاتے۔ بلکہ بعض حالات کے لئے سبق آموز نظر آتے ہیں۔ گو یہ الفاظ مختصر
یہ حالت غم اندوز تسلی بخش تو ضرور ہے لیکن واللہ میری حالت کے لحاظ سے
بہت تکلیف دہ ہے اور اب مجھ میں اس کی برداشت کی توانا نہیں ہی
اور سخت مہتمن ہوں کہ اس سے نجات مل جاوے۔ میرا خیال ہے کہ آپ میرے
معروضات مذکورہ کو معمولی اور سرسری خیال فرماتے ہوئے ان کی اہمیت اول
میری ضرورت نظر انداز فرما دیوں گے۔ اور تدابیر دفع تکلیف پر غور نہ فرماؤ گے
مگر میں آپ سے بصد آرزو منتی ہوں کہ آپ ان پر غور فرما کر میری نجات
از دنیا و مافیہا کی راہ نکال کر مجھے مطلع فرماویں گے۔ واللہ باللہ میں اپنی
حلو پروا اور پھر مذلت آمیز اوقات کی از تفکرات کو دیکھ کر حیران رہ جاتا
ہوں۔ اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں۔ آپ ذرا غور فرماویں کہ کہاں میں
اور کہاں یہ مرد و تفکرات۔ یہ طلاطم کیوں ہے۔ محض اس لئے کہ یہاں سے

مکمل ادچاٹ حاصل ہو تاہم میں کوٹشاں ہوں کہ چونکہ اب دنیا اپنے دل پر
 بوجہ اتم سر و محسوس ہو چکی ہے۔ میں بقایا زندگی دنیاوی میں بذریعہ پرواز حقیقی
 اپنا مستقل مقام ابھی سے اُس جگہ کہ بنا لوں جہاں مجھے بعد موت قیام دائمی
 اور سکونت اختیار کرتی ہے اور میں آپ سے سچ عرض کرتا ہوں۔ کہ اگر کچھ
 قسم تفکرات سے مجھے نجاست ہو تو میں ہمیشہ بمقام مذکور قیام پذیر ہوں۔
 میں اُس کا تجربہ اور عمل شب و روز بڑے شد و مد سے کر رہا ہوں۔ اور اس میں
 بہت کامیاب ہوں۔ حتیٰ کہ اکثر دستگان کے لئے ایک حیرت انگیز مثال
 ہوں۔ القصد بقا عنائے مذکور ہیں بہت چاہتا ہوں کہ کلی فراغت حاصل
 ہوتا کہ زندگان دنیاوی میں رہ کر مقبجان بارگاہ کا کام کروں۔ اور مجھے وہاں
 سے تقاضہ بھی یہی سہرا ہے لہذا آپ اپنی رائے سے بہت جلد مطلع فرماویں
 کہ میں حصول مذکور کے لئے کیا تدبیر اختیار کروں تاکہ یہ سے مجھے چار روز
 سے بجا رہتا اب آرام ہے۔

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۴ مارچ ۱۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنون! والانا مہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے رب کے
اول مجھے آن عزیز کے درد کا فکر ہے۔ جس کی نسبت دعا ہے کہ آن عزیز کو اللہ
جلد شفا اور آرام عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

آپ اس کا مزید فکر نہ فرماویں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہونے والا ہے
دو کم عزیز نصر اللہ کی علالت نے مجھے پریشان کر رکھا ہے۔ ہم اس سے کیا کیا
توقعات کرتے ہیں۔ اور کیا ظہور پذیر ہوتا ہے۔ واللہ عزیز کے فکر مذکور نے
مجھے عجیب افکار اور اضطراب میں مبتلا کر رکھا ہے اور اس کا مداوا تاہنوز
نظر نہیں آیا۔ مگر امید ہے کہ اللہ شفا بخشیں گے۔ آمین۔

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور خٹیا کہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۸/۳/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراکم

سلام سنون! والانا حیات آن عزیز شرف صدور لاتے رہے۔ جن کا
شکر یہ ہے لیکن میں بیماری اور کمزوری کے سبب جواب عرض کرنے سے
معذور تھا۔ اور تاہنوز آرام کلی نہیں ہے۔ بہت دن ہوئے حب سے میں
ذکام۔ بنجار سے بیمار چلا آتا ہوں۔ امید ہے آپ وقت ترسیل نیا نامہ
معاف فرما دیں گے۔

آپ کے والانا حیات سے آپ کی تکالیف درد وغیرہ دیکھ کر واللہ
دل اور جگر شق ہو رہا ہے۔ مگر میں ناکارہ کیا کر سکتا ہوں۔ بجز اس کے کہ
اُن کے افکار کی آگ میں جلوں۔ اس کے علاوہ عزیز نصر اللہ صاحب کی بیماری
اور بیماری نے مجھ میں حیرت انگیز تلام برپا کر رکھا ہے۔ کروں تو کیا کروں۔
اگر کسی معاملہ کو لے کر بیٹھتا ہوں تو حیرت کمزوری نے گرفت آستینم کہ تم چونکہ
آپ درد کی وجہ سے تشریف لانے سے معذور ہیں۔ میں نے بار بار ارادہ
کیا کہ میں خود خدمت والابیں حاضر ہو جاؤں۔ لیکن علالت اور کمزوری
روزمرہ مانع ہے۔ یہاں بارشوں کا سلسلہ تین ہفتوں سے بزور شروع ہے۔
چنانچہ رات بشار بارش پڑی اور اب تک ابر محیط اور مزید تقاطر جاری

ہے جس سے میری علالت روز افزوں ہو رہی ہے۔ امید ہے انشاء اللہ
 نعلے آرام ہو جائے گا۔ لیکن میرا دل بصد بنیابی عالم ثانی کے لئے لپکتا
 ہے۔ اور اکثر وہاں رہنے کا عادی ہو گیا ہے۔ انڈریں حالات کیا آپ
 عزم نہیں فرما سکتے۔ کہ آپ یہاں تشریف لاویں اور چند روز میرے پاس
 تشریف رکھیں پھر دیکھا جاوے گا کہ درد کی نسبت ذات الہی کیا ظہور
 فرماتے ہیں! ارادہ سے مطلع فرماویں۔ عزیز نصر اللہ کے معاملہ کی نسبت
 میں تردد اور فکر میں ہوں۔

خدا کرے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں والسلام۔
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۶/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآکم
 سلام سنون! والاناہ آن عزیز بشارت صدور لایا شکر یہ ہے۔
 آپ نے تشریف آوری کا عزم تحریر فرمایا ہے بسم اللہ تشریف لے
 آویں۔ سخت منتظر ہوں مگر تاریخ اور وقت سے مطلع فرماویں تاکہ بروقت

آدمی تھا کو لانے والے اسٹیشن پر آپ کے انتظار میں موجود ہوں۔ واقعی اب
 ہیڈک کیور خانہ پر ہے۔ ضرور بنوا کر لیتے آویں۔ میری جسمانی حالت آج کل
 عجیب و غریب ہو رہی ہے۔ علاوہ شکایات سابقہ کے اب جدید شکایات
 مجھے یہ پیدا ہو گئی ہے کہ بعض دن کو کھانا کھانے کے بعد قے ہو کر سب کھانا
 نکل جاتا ہے۔ سابقہ شکایات بدستور ہیں۔ اب کمزوری روز افزوں ہے۔ یہ
 مرحلہ بھی عجیب و غریب ہے اللہ کا شکر ہے۔ یہ علامات وصل یار کے قریب
 کی ہیں۔ واللہ اس حالت وصل کے لئے اب تو چھاتی پر سانپ لوٹ جانا
 ہے۔ سخت آرزو سے التجا ہے کہ اللہ وہ وقت جلد تر لاوے۔ آمین ثم آمین
 میں آپ کے افکار سے ہرگز فاسخ نہیں ہوں۔ چونکہ آپ عنقریب تشریف لانے
 والے ہیں لہذا اس پر مزید تحریر کی ضرورت نہیں بالمشافہ مفصل مکالمات ہونگے
 آج عید الفصحیٰ ہے۔ بارشیں یہاں خوب ہو چکی ہیں اور مردہ فصل ربیعہ اللہ
 نے زندہ کر دی۔ زمینداروں کی جان میں اب جان آگئی ہے۔ ورنہ مایوسی
 کی افسردگی سے قریب المرگ تھے۔

دل میں تو بہت سا مصالحہ تخریب کے لئے موجود ہے مگر اس کو بالمشافہ
 عرض کرنے کے لئے تاہنوز باقی رکھتا ہوں والسلام۔
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جہڑیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۳/۳/۳۶

عزیز القدرین جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
 سلام سنون! عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کے مفصل حالات سے بواپسی ڈاک
 مجھے ضرور مطلع فرماویں۔ بہت مشکور ہوں گا۔ واللہ مجھے آپ ہر سہ عزیزان کے
 فکر نے خمیدہ کر رکھا ہے۔ میں اور اپنے حالات آپ سے کیا گزارش کروں
 واللہ عجیب غریب اور ملاں کے نزدیک خالص کافرانہ ہیں۔ مگر کیا کروں
 ہرگز یہ اپنے اختیار سے نہیں ہیں آنچہ اوستاد ازل گفت بگو میگوئم۔
 واللہ جیسا ایک زاہد و عابد مصروف عبادت الہی نظر آتا ہے۔ اسی طرح سے
 فاسق و فاجر تعمیل حکم الہی پر کار بند ہونے سے عبادت کرنا دکھائی دیتا ہے چونکہ
 ہر وقت اور ہر لحظہ ذات الہی کے بجز اپنی نظر میں کچھ نظر نہیں آتا۔ لہذا میں اپنے
 زبردست مشاہدہ کے خلاف کیسے کار بند ہو سکوں۔ طرفہ یہ ہے کہ مشاہدہ کے
 دیکھنے والا بھی وہ خود ہے تو اس کو غلط کون قرار دے سکے میں گو حیرت
 میں بعض وقت آجاتا ہوں مگر مدت سے سب حیرت نابود ہو چکی ہے۔ یہ
 بھی خامی تھی جو دفع ہو گئی۔ اب تو واللہ باللہ صرف وجود واحد کے بجز اور کچھ
 نہیں سوچتا اور نظر آتا موت اور حیات ایک ہیں۔ اور یہ میری مرضی کے پہلو
 ہیں جن کو بدلتا ہوں۔ اول امد آخرا ظاہر اور باطن میں ہی تو ہوں۔ میرے سوائے

نہ کوئی تھا اور نہ کوئی آیا۔ اس سے آگے آپ سے کیا عرض کروں۔ البتہ اپنے
 دل کی غلو محبت سے جو آپ پر دو عزیزان سے ہے بیانگِ دہل کہتا ہوں۔
 کہ میں خود تو بموت مذکور مر گیا ہوں۔ مگر آپ کو مار کر چھوڑوں گا اور کبھی زندہ
 نہیں چھوڑوں گا۔ دیکھو عنقریب کیا ہوتا ہے۔ والسلام
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور حیدرآباد۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۹/۳/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنون! والانا مہ ان عزیز بشارت مند و دلایا۔ شکر یہ ہے۔
 دیگر حالات کیا عرض کروں۔ واللہ اب تو یہ دنیاوی زندگی سخت ناگوار اور
 دشوار گزار معلوم ہوتی ہے۔ اور اب دل اور جان سخت مٹنی پاتا ہوں کہ جہاں تک
 ہو سکے یہاں سے جلد کوچ کروں اور آٹھ دن کے مصائب فراق سے نجات
 حاصل کروں۔ حالت اور مضمون مذکور سے میرا دل لبرزیہ ہے مگر اس کی تحریر
 شکایت سے کیا بنتا ہے۔ تا وقتیکہ گوہر مقصود حاصل نہ ہو۔ آپ اور عزیز ہ دل
 سے دعا کریں کہ اللہ مجھے اس نفس مختصری سے جلد از جلد نجات دیوے۔ واللہ

میں بہت تنگ ہو رہا ہوں اور ہر وقت کے فراق نے مجھے تباہ کر رکھا ہے
 دنیا کی ناگواریاں ہر وقت سدباب ہو رہی ہیں۔ میرا دل تو اٹا ہوا ہے مگر
 مصلحتاً خاموشی اختیار کرنا ہوں والسلام
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جیل یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۳/۶

پیارے اور بہت پیارے جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد
 سلام مسنون! واللہ نامہ آنحضرت صمد در الایا شکر یہ ہے آپ کے
 واللہ نامہ مذکور سے میرا تودیل اور جگر شکن کر دیا۔ مگر مطالعہ کے بعد بھٹوڑی دیر تک
 تو اپنی حالت غلامانہ اور خاکسارانہ رہی۔ مگر اس کے بعد آپ کی محبت کے توجہ
 پر اپنے کسی بحر میں جوش اور سخت تلاطم برپا ہوا جو تا ہنوز شدت سے موجزن
 ہے۔ اندر میں حالت میں کیا وہ خود اپنے آپ کے رقم طراز ہے کہ آپ اپنی عارضی
 تکالیف کی اہمیت اور ان کے افکار کا نہ ہر بدین نیاز نامہ ہذا دل سے نکال
 کر باہر پھینک دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جملہ تکالیف رفع ہونے کو ہیں۔ میں
 اس پر مزید تفصیل سے عرض کرنا بوجہ شدت تفریق مذکور یہ نہیں کرتا اور نہ

تحریر کیا جاتا ہے۔ کون تحریر کرے اور کس کو کرے اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ نَفْسٍ
واحدہ۔ البتہ آپ نیا نامہ ہذا کے پہنچنے کے بعد کے حالات جملہ احباب
کے تفصیل تحریر فرماویں۔ مگر کچھ وقت گزرنے پر۔ زیادہ اس پر عرض کرنا
مناسب نہیں ہے۔

امید ہے آپ لاہور کے سفر کے مزید حالات سے مطلع فرماویں گے مگر
محض لیت و لعل اور گپ نشپ سے لبریز ہوں گے۔ اس وقت تو ٹری بات
میرے زیر غور ذہرہ بیگم اور نصر اللہ کے حالات ہیں آپ وہ بہ تفصیل تحریر فرماویں
لیکن وقت کو قدر نظر رکھ کر۔ آپ اپنے آدم مرض کو افاقہ تحریر فرماتے ہیں۔
یقین پیدا کریں کہ یہ مکمل ہے۔ پھر انشاء اللہ یہ مکمل ہے۔ اس میں انشاء اللہ تعالیٰ
ہرگز تفاوت نہ ہوگی۔ والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چندیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶
۳۶

پیارے مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! والا نامہ آن عزیز تشریف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ میں والا نامہ

سے عزیزہ زہرہ بیگم اور عزیزہ نصر اللہ کی حالت گونہ نشانی بخش پڑھ کر خوش ہوا ہوں
 آپ نے دیکھا آپ کے یار کا دم۔ دعا اور شاہدہ کیا درست ثابت ہوا۔ ابھی
 آغاز تھا مزید انجام تشریحی بخش ملاحظہ فرماویں اور چند وقت گزرنے پر مزید حالات
 تحریر فرما کر مسرور اور مشکور فرماویں تاکید ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سب کو آرام و نما
 ہونے والے ہیں مگر اشخاص متعلقہ سے آپ میری اور اپنی ضیافت دینی مقرر کرا
 لیویں۔ کیونکہ اہل تجربہ ان لوگوں کو بتلا گئے ہیں کہ مزدور خوش دل کند کاہ بیش۔
 مجھے عزیزان کی حالت سے جلد جلد مطلع فرماتے رہیں۔

امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۳/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! والانا مجانت آن عزیز شرف محدود لائے۔ شکر یہ ہے

میں والانا مذکور سے یہ پڑھ کر کہ عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ اور عزیزہ نصر اللہ اب

رو بہ صحت ہیں بہت خوش ہوا ہوں اور دعا ہے کہ اللہ رحیم و کریم مرد و عزیزان

کو صحت اور شفا کا مل عطا فرماوے۔ آمین۔ ثم آمین۔ ان کے مزید حالات کے
مطلع فرماتے رہیں گے۔ تو میں بہت مشکور ہوں گا۔

پیارے مولوی صاحب! آپ دیکھتے ہیں کہ دنیا اور مافیہا کیا ہیں۔
خدا کی قسم میں تو ان کو دیکھ دیکھ کر اس قدر بیزاد ہو گیا ہوں کہ ایک دم یہاں
کا قیام مجھے ہزار سالہ جیل میں رہنا معلوم ہوتا ہے۔ میں کیا عرض کروں۔ اب
ہر وقت اور ہر آن طبیعت اس قدر اداں رہتی ہے کہ اس کا بیان میری تحریر اور
تقریر سے کہیں افزوں تر ہے۔ اور شاہدات کیفیات مرکز سے اب یہ خاص
حالت پیدا اور مسلط رہتی ہے کہ نیکی تو نیکی ہے مگر لوگ اور ملاجسے گناہ کہتے
ہیں وہ بھی نیکی اور عبادت نظر آ رہا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہر نیکی اور بدی کی
تاریخ مرکز سے نکل کر شہود میں عمل پیرا ہوتی ہیں۔ اور ان کا درجہ حقیقت یکساں
ہے۔ تو میں کس کو اچھا کہوں اور کس کو بُرا کہوں۔ واللہ یرب یارب کی صفات
ہیں۔ میری نظر دور میں کے مشاہدات سے گناہ تو اب نظر آتا ہے اسی پر غالباً
اللہ صاحب قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ ان من شی الا یسبم یجسدہ
آپ ہی فرمائیں میں اب کس پر کار بند ہوں اور کس سے نفرت کروں۔ اگر میں
ایسا ارادہ کروں تو ہرگز نہیں کر سکتا کیونکہ آپ غور کریں کہ جس مقام اور مرکز
سے یہ متننا و چیزیں برآمد ہوتی ہیں۔ کیا میں اس سے علیحدہ اور منفرد ہوں واللہ
میں تو ایسا ادغام ہوا ہوں کہ ہر چہ درکان نمک رشت نمک شد کا مفہوم کامل

ہوں۔ اندریں حالات میری مٹی بہت تراب ہو رہی ہے۔ کیونکہ قیدِ عناصر نے
مجھے زنجیر پہ پا کر رکھا ہے۔ آپ سچ اور بالکل سچ خیال فرماویں کہ دنیا جہان
میں میرے جیسا تکالیف اور دشواریوں میں اس وقت ہرگز کوئی نہیں ہے،
بخدا اب تو بات کرنی بھی میرے لئے مشکل ترین اور دشوار ترین کام ہے۔
واللہ اب عبادت جس میں تمام عمر تباہ کی ایک فعلِ عبث ہی نہیں بلکہ گناہِ عظیم
معلوم ہوتا ہے۔ اب آپ انصاف فرمائیں کہ بحالاتِ مذکورہ مجھے علمِ شہود
میں رکھنا اور رہنا کیا ظلمِ عظیم نہیں ہے۔ اندریں حالات اُداس اور سخت اُداس
ہوں کیونکہ اپنی جگہ اور ملک اور ہے اور محبوس اور جگہ ہوں۔ جانا ہوں اور
کوئی مجھے کچھ وقت کے بعد پھر واپس کر دیتا ہے۔ بناؤ میں اب کیا کروں
کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کونسی تدبیر اختیار کروں جس سے اس جہنم سے مجھے نجات
ملے۔ کیا آپ کوئی تدبیر فرما سکتے ہیں۔ جو مجھے مفید ہو و السلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۲
۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد

سلام سنون! میں حیران ہوں کہ چند روز ہوئے تو آپ نے اپنے یہاں
کی نشریہ آوری کا وعدہ تحریر فرماتے ہوئے لکھا تھا کہ ماہ حال کے اخیر حصہ
میں ہم آنے والے ہیں۔ اب یہ ماہ قریب اختتام ہے مگر آپ کی طرف سے
نشریہ آوری کی آواز تک نہیں آتی۔ موجب بجز خیریت کثرت مشاغل و گرفتاری
تاہم آپ ارادہ مذکور سے مطلع فرمادیں والسلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۵
۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد

سلام سنون! والہاتمہ! عزیز ترث صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔
آپ نے اپنی نشریہ آوری کی تاریخ کے تعین سے استفسار فرمایا ہے اس
کی نسبت عرض ہے کہ میں فاسخ اور تیار ہوں جب اور جس وقت آپ ارشاد
فرمادیں چلنے کو آمادہ ہوں۔ لیکن آپ کی نشریہ آوری کی تعین تاریخ میں مقررہ

کہ نامناسب خیال نہیں کرنا اس کا آپ تعین فرما کر مطلع فرماویں اور اس
 کے مطابق تشریف لاکر مشکور فرماویں۔ پھر میں گوجرانوالہ چلنے کو صرف
 اس وجہ سے تیار ہوں کہ عزیزہ کے کارخیر کی تقریب ہے۔ ورنہ بحالت
 دیگر اب حجم اور اس کی صحت مجھے سفر کی اجازت نہیں دیتے کیونکہ اب
 اس میں تو اس سفر نہیں ہے چھوٹی سی تکلیف اب بہاڑ معاوضہ ہوتی ہے
 اور ہرگز قابل برداشت نہیں ہے۔ میں آپ سے ابھی عرض کر دیتا ہوں
 کہ تقریب بعد مذکور پر مجھے حاضر ہونے میں ہرگز کوئی عذر نہیں ہے۔ لیکن
 بعد ش میں دوسرے روز واپس آنے کا ارادہ کرتا ہوں۔ کیونکہ میری صحت
 خراب ہے اور مزید تکلیف مجھ سے اب برداشت نہیں کی جاتی اور جو آرام
 مجھے اپنے مکان پر حاصل ہے اس کا کہیں اور جگہ ملنا دشوار ہے۔ لہذا
 عرض ہے کہ جب اور جس وقت آپ فرماویں گے میں وہاں چلنے کو تیار
 ہوں۔ لیکن کارخیر سے دوسرے روز میں ضرور واپس چلا آؤں گا۔ آپ
 صاحبان ہرگز مجھے روکنے کا اقدام نہ فرماویں۔ مشکور ہوں گا۔ بسم اللہ آپ
 جس روز جاہل تشریف لے آویں۔ مگر تاریخ آمد سے مطلع ضرور لاویں۔
 میں اپنے زانو پے کے ورد کی تشخیص کرانی چاہتا ہوں کیونکہ اس سے تکلیف
 میں ہوں۔ باقی بوقت ملاقات والسلام۔

بیگم پورہ جٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد

سلام سنون! والانا مہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔

میں ۲۹^۵ کی صبح کو جالندھر سے گھر پہنچ گیا تھا۔ اور طبیعت تاملنوز اچھی

اور رو بہ صحت ہے۔ مگر مرض کی شدت کے اثرات ابھی تک اکثر باقی

ہیں۔ کہ بھوک لگ جاتی ہے اور کھانا بھی کھا لیتا ہوں مگر معلوم ہوتا ہے

کہ معدہ اور امعاء ہنوز بیماری کے اثرات سے ماؤف ہیں۔ امید ہے انشاء اللہ

تعالیٰ اس سے بھی آرام ہو جاوے گا۔ اب دوائی کوئی زیر استعمال نہیں

ہے۔ محض شور بہ اور چپاتی پر اکتفا ہے شکر ہے کہ آرام ہوا۔

آپ نے جو نظر اب طبع نامبروگان کے افعال بد کی نسبت تحریر

فرمایا ہے بہتر ہے کہ ان کے افعال اور بد کرداریوں کو دل سے فراموش

فرما دیں۔ اور اپنے کام روحانیت میں مصروف ہوں اللہ کی ذات پاک

منفق ہے۔ وہ اپنے بندگان خاص کا بدلہ ایسے بد کرداروں سے خود لے لیا

کرتے ہیں۔ میں کمزوری کی وجہ سے مزید تحریر کرنے سے لاجوار ہوں اور لکھا

نہیں جاتا لہذا اسی قدر تحریر پر اکتفا کرتے ہوئے ختم کرتا ہوں والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنوں! والانا مہ آن عزیزہ شرف صدور لایا بشکر یہ ہے آپ
 نے مجھ سے عزیزہ نصر اللہ صاحب کی شادی اور مالی مشکلات کی نسبت
 دریافت فرمایا ہے۔ مناسب تو یہ تھا کہ عزیزہ کے ملازم ہونے تک باجو
 عیال الہی صاحب انتظار فرماتے۔ لیکن لڑکی جوان جس کے گھر بھیٹی ہو۔
 اس کو کب آرام آتا ہے لہذا وہ لڑکی کو رخصت کرینے میں حق بجانب ہیں
 انہیں حالات جس قدر وقت مل سکے آپ اس سے متمتع ہوں پھر دیکھا
 جاوے گا۔ فی الواقعہ یہ باتیں بالمشافہ تبادولہ خیالات سے طے ہوا کرتے
 ہیں۔ تحریر سے نہیں۔ پھر میرے جیسے ناکارہ کی تحریر سے جیسا کہ آپ اس
 روز فرماتے تھے آپ ماہ حال میں تشریف لانے کا ارادہ فرماتے تھے
 لہذا بالمشافہ اس پر گفتگو ہوگی تو امید ہے کہ اللہ ہمارے رہنمائی کرے۔
 اور کسی کروٹ اونٹ بیچید جاوے جس کی اللہ سے توقع ہے۔

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۵
۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآہم
 سلام سنون۔ عزیز من! اللہ کے کام دیکھو کہ یہ میرا اخیر وقت کیا گزرا
 چاہئے تھا اور کیا گذر رہا ہے۔ اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا واللہ میں نے
 بہت غور و فکر کیا ہے کہ کوئی ایسی جگہ مل جاوے جہاں مجھے ان تفکرات
 اور بکھڑوں سے کلی نجات اور یہ اخیر اوقات مکمل یکسوئی میں گذریں لیکن کوئی جگہ
 خیال تک میں نہیں آتی۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ ان افکار نے مجھے سخت
 مضطرب اور پرانگندہ خاطر کر رکھا ہے۔ نہ رات آرام اور نہ دن کو چین ہے
 حتیٰ کہ کوئی ایسا موٹس بھی نہیں ملتا جس کی صحبت میں دل کے اضطراب بیان
 کر کے کچھ اطمینان حاصل کر سکوں۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ میں اپنی موجودہ زندگی
 ایک پر از مصائب اور ناکام زندگی سمجھتا ہوں اور اسی وجہ سے خاتمہ زندگی
 کی تمنا دل میں زبردست پہلو اختیار کئے ہوئے ہے۔ مدت سے میری حالت
 اضطراب ایک ناقابل برواشت امر ہے۔ مگر کوئی تدبیر نہیں سوچتی۔ کہ اس کا
 کیا علاج کروں۔ آپ بہت دور تشریف رکھتے ہیں ورنہ آپ سے اپنے دل کا
 غبار ہلکا کر لیا کروں۔ اور یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ آپ کی ذات کے بجز اور کوئی
 شخص ایسا میرا غمخوار اور موٹس نہیں ہے جس سے میں اپنا حال دل اظہار کر سکوں۔

غرض کہ اللہ نے مدت سے مجھے غم و اہم کا محزون بنا رکھا ہے۔ جس کا انجام بجز موت کے اور کچھ نہیں نظر آتا۔ کہاں تک اپنے حالاتِ دل اور صفا اب عرض کر سکوں۔ ہاتھ میں مزید طاقت نہیں ہے ورنہ بہت کچھ گزارش کرتا۔ آپ کے حصولِ نیاز کو اب میرا دل مضطربانہ چاہتا ہے لہذا اگر آپ جلد تشریف لانے کا ارادہ فرماویں تو مشکور ہوں گا۔ اب ماہِ محرم بھی قریب ہے۔ آپ اس میں ضرور جلد تشریف لائیں۔ یہاں پانچ روز برابر خوب متواتر بادش ہوتی رہی اخیر دن اس کا پرسوں تھا جو برابر ۲ گھنٹہ پڑتی رہی۔

امید ہے آپ معہ عزیزیاں خیریت سے ہوں گے والسلام۔

بیگم پور جیلڈ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۵/۳/۹۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! آپ پرسوں تشریف لے گئے لیکن ضرور ہے کہ آپ کو
پرہم کے قریب پہنچ کر بادش کے نزول سے تکلیف ہوئی ہوگی جس کا مجھے فکر
بہت رہا۔ مگر بقول ہرچہ آید بر سر فرزند آدم بگذرد۔ وقت کا وقت گذر گیا۔
تکلیف برداشت کی اور دولت خانہ میں تشریف فرما ہوئے۔ خدا کرے

آپ معززیناں خیریت سے ہوں۔

میں کیا عرض کروں آپ تشریف لے گئے مگر میری حالت ایک مراقبہ کے مشاہدہ سے سخت جوش میں آگئی۔ مراقبہ کیا تھا ہر دو عالم کا ایک مجموعی مرقع تھا جس میں ازل وابد اور اول و آخر معہ ما فیہا کے نمایاں اور ہویدا تھا۔ جب زیادہ جدوجہد اور پروا نہیے انتہا کی گئی تو معلوم اور ثابت ہوا کہ یہ سب کچھ محض نمائش اور ایک اعتبار سے حالات پیدا ہوئے تھے۔ ورنہ دریا ئے زخار سا کن اور مکمل سکوت میں ہے۔ اس میں کبھی کوئی حرکت اور جنبش پیدا ہی نہیں ہوئی اور نہ کبھی ہونے کی امید ہے۔ محض ایک خیال تھا جو خود بخود پیدا ہوا اور معدوم اور گم ہو گیا۔ اس مشاہدہ سے معلوم ہوا کہ ہر دو عالم محض کسی کی جدت طبع کے تجلیات ہیں ورنہ اصل میں کچھ بھی نہیں رہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت کچھ معلوم ہوا۔ کیونکہ کاتب جو ایک قطرہ سے کم حیثیت رکھتا تھا۔ اپنے ماخذ بجز نماز میں گر کر معدوم ہو گیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قطرہ کی حالت میں جو اس کے حالات اور مدوجزرو انقلابات تھے وہ اس کے اپنے تھے نہ کوئی بیرون سے تھے اور نہ بیرون سے آئے تھے صرف ایک ظلم کے اثرات تھے جو کچھ کہ غلطی سے یہ قطرہ سمجھتا رہا اور یہ ظلم کے اثرات تھے۔ جو انقلابات یہ قطرہ اندرونی اور بیرونی خیال کرتا رہا۔ بجز ظاہر میں شامل ہونے سے یہ ظلم اور اعلاط سب کی سب مفقود اور معدوم

ہو گئے۔ قطرہ۔ بحرِ خا در میں بے شمار مدت جو ہزاروں بلکہ لاکھوں برسوں سے
 متجاوز تھے معدوم رہا۔ اور اپنی ہستی معدوم کر کے بحرِ خا در بن گیا تھا۔ وہ پھر
 قطرہ کی شکل اختیار کر کے اور اپنے قطرہ کی حالت اپنے میں پیدا کر کے بحرِ خا
 در سے اپنے آپ کو وہیں علیحدہ پا کر پھر علیحدہ ہو گیا۔ اور اس حالت میں کچھ
 وقت گزار کر اب امانت سے موسوم ہو کر ایک اور بچھو خود قطرہ کو جو مولوی
 محمد حسین صاحب کے نام موسوم ہے خطا تحریر کر رہا ہے۔ مگر اس کو اپنی حالت
 اپنے بحرِ خا در کی تاہنوز ذرہ ذرہ تک پیش نظر اور یاد ہے۔ بہ لحاظ مذکور
 وہ یقین و اتق اور یقین حق الیقین سے اپنے آپ کو بحرِ خا در دیکھتا ہے مگر قطرگی
 کی وجہ سے اب امانت کھلانے کا بھی ارادہ کرتا ہے۔ میں اپنے سفرِ امشبہ
 کے حالات کس قدر عرض کروں اور کن الفاظ سے ان کی کیفیت گزارش کروں
 واللہ میری طاقت موجودہ سے کہیں بیرون ہے۔ آپ اپنی حالت سے اس
 سفر کی کیفیت کو سمجھ سکتے ہیں ورنہ اور کوئی طریق اس کی فہمید کا نہیں ہے۔ اور
 نہ کسی کو ملا ہے۔ اس وقت اپنی حالت و ہوشانہ ہے اور جو کچھ تحریر ہوا ہے
 یہ آپ کی محبت کے تقاضوں کا نتیجہ ہے ورنہ کون لکھے اور کس کو لکھے۔

والسلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۸/۹/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد محکم

سلام سنون! سر دادان کی شادی ابھی بے پتہ ہے۔ پر سوں میرے پاس سر داد شوراج سنگھ صاحب نے اپنا آدمی دستی خط دے کر ارسال کیا تھا کہ رامندر سنگھ کی کسرال اور نیزہ امندر سنگھ چاہتے ہیں کہ بعض موجبات ضروری کی وجہ سے تاریخ شادی اکتوبر کے اخیر ایام کی مقرر کی جاوے۔ لہذا مجھ سے دریافت کیا تھا کہ آپ کو یہ ایام کیا منظور ہیں۔ میں نے ان کی خواہش پر تحریر کر دیا کہ منظور ہیں۔ اب امید ہے کہ شادی مذکورہ اخیر ایام اکتوبر میں قرار پائے گی۔ اب میں خیال کرتا ہوں کہ میرا گوجرانوالہ میں حاضر ہونا انہی ایام میں ہوگا۔ کیونکہ اول تو اب میں بیمار ہوں جس سے سفر مجال ہے اور نیز پھر مجھے مکرر جانا پڑے گا۔ لہذا اب میرا گوجرانوالہ میں حاضر ہونا اکتوبر کے اخیر ایام میں ہی ہوگا۔ آئندہ جیسا ارشاد ہوا اس پر عمل کروں۔ اب بیمار بھی ہوں۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام۔

بیگم پور چند پالہ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سندن! والاناہم انحضرتین شرف صدور لایا شکر یہ ہے۔ میں اپنے مرض کے حالات کیا عرض کروں۔ واللہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ مسہل اور عرق سے کچھ فائدہ نہ ہوا بلکہ شکایت مرض مزید و مزید ہوتی گئی۔ آخر شبہ گذشتہ کو مردار صاحب بوقت تیسرے پہر جالندھر سے آگئے جب کہ میں نے کسی یونانی حکیم کی تجویز سے جسم پر علاوہ علاج مذکورہ دوائی ملی ہوئی تھی۔ اس علاج کے خلاف رائے ظاہر کرتے ہوئے یہ مزید اصرار مجھے اسی وقت اپنے ہمراہ جالندھر کو لے گئے۔ دوسرے روز صبح ڈاکٹر کو فارورہ دکھایا اور مرض تشخیص کرائی۔ اس نے فارورہ کا بطریقہ ڈاکٹری امتحان کیا اور تشخیص کی کہ مرض چھپاکی ہے اور کہا کہ ہفتہ سے زائد علاج سے اس کو آرام ہوگا۔ اس پر چند تجویز کا احباب نے مشورہ دیا کہ اس کا علاج ہو میو پیچیک کا ڈاکٹر جو جالندھر میں ہے بہت اچھا کرتا ہے اس کی طرف رجوع کرنا چاہئے چنانچہ اس سے دریافت کیا تو اس نے وثوق سے کہا کہ تین روز کے میرے علاج سے آرام ہونا یقینی ہے چنانچہ اس کی دوائی شروع کی گئی۔ جس کا تیسرا روز پرسوں تھا۔ چنانچہ اس سے کھلی اور دھپڑ بہت معدوم ہو گئے اور امید صحت ہو گئی۔ پھر میں اس کی

تجویز کے مطابق کل ہفتہ مزید کی دوائی لے کر یہاں گھر آ گیا ہوں۔ دوائی کھانی۔

تو سہل تر ہے لیکن پرہیز کسی قدر دشوار ہے۔ گوشت۔ لہسن۔ پیاز۔ وال

مانش، مسورہ وغیرہ اور کل خوشبو اور بدبو دار اشیاء دوائی کھانے کے بعد ایک گھنٹہ

تک حقہ سے سحت پرہیز ہے۔ تاہم سب کچھ برداشت کر رہا ہوں۔ مگر

بہ وقت۔ عموماً بیزی سے روٹی کھاتا ہوں اور آج کل ایک خاص صینی بنا ہوا

ہوں۔ شیرینی اور چائے سے بھی پرہیز ہے۔ مگر مزنا کیلینہ کرنا سب کچھ بہ طیب

خاطر مرض کی شدت اور تکالیف سے ڈرتا ہوا برداشت کر رہا ہوں لیکن

علاج مذکور سے مرض کو آرام بہت ہے اور تقریباً یہ مفقود ہو رہی ہے اور

اب خفیت بقایا باقی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ اللہ کے فضل سے

یہ بھی رفع ہو کر کلی آرام ہو جانے کی امید کامل ہے۔

مولوی صاحب! یہ مرض کہنے کو تو معمولی سی چھپا کی سہل تر ہے لیکن اللہ

یہ بڑی تکلیف دہ مرض ہے۔ زائد اڑ ماہ سے اس میں مبتلا ہوں۔ اور سحت

تکالیف اس سے برداشت کی ہیں۔ مگر الحمد للہ کہ اب امید آرام کامل پیدا

ہو گئی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ وہیات میں یونانی علاج سے صحت کی امید مفقود

ہے۔ مگر شکر ہے کہ اللہ نے صحت کی حالت پیدا کر دی ہے۔ اب آرام

ہے۔ مگر تاہنوز دوائی اور پرہیز رواں ہیں۔ عزیز نصر اللہ صاحب کے اجوائے

خون نے مجھے جدید گراں فکر پیدا کر دیا ہے۔ مگر امید ہے کہ اللہ صاحب آرام

اور شفا عطا فرما دیں گے۔ عزیز کی مزید حالت اور نتیجہ امتحان سے مطلع فرما کر مشکور فرما دیں۔ امید ہے آپ مدد عزیزان خیریت سے ہوں گے والسلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۳/۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ تراکم
سلام سنوں! والانا مہ آئے عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپ
عزیز نصر اللہ صاحب کے اخراج خون کا زیادہ فکر نہ فرمائیں۔ دریافت کرنے پر
معلوم ہوتا ہے کہ یہ اخراج خون خاص حکمت الہی پر مبنی ہے اگر یہ اخراج نہ
کیا جاتا تو احتمالی کسی مرض عظیم کا تھا۔ میں تو جواب مذکور سے دم بخود ہو کر
تسلیم خم کر گیا ہوں۔ آگے واللہ اعلم بالصواب۔

مرداران کی شادی کی تاریخ ۲۴، ۲۵ بدیں طریق قرار پائی ہے کہ
۲۴ اکتوبر کو برات لڑکی والوں کے گھر پہنچے گی اور ۲۵ اکتوبر کو بعد کھانے
دوپہر کے واپس روانہ ہوگی۔ یہ امر طے شدہ ہے۔ مگر میں اب بڑے
شش و پنج میں ہوں کہ میں کیا طریق اختیار کروں جس سے میں آپ اور
شادی والوں سے بوجہ احسن خارج ہو سکوں۔ اب سردی روزانہ ترقی پر

ہے اور تاریخ شادی تک یہ کہیں مزید ترقی کر جاوے گی تو میرا سفر میں ہونا
 کہیں میری تکلیف کا باعث نہ ہو۔ خیر خواہ کچھ ہوا یا م نہ کہہ میں ہمراہ برات
 ہونا اور گوجرانوالہ میں آپ صاحبان کے نیاز حاصل کرنے ضروری ہیں۔
 اور انشاء اللہ تعالیٰ حاصل کروں گا خواہ قلیل وقت کے لئے کیوں نہ ہو۔
 اس وقت میرے خیال کے ارادہ میں ہے کہ ۲۴ اکتوبر کو ہمراہ برات
 جاؤں اور واپسی پر ایک دو روز کے لئے آپ کے نیاز حاصل کر کے جلد
 واپس آ جاؤں کیونکہ سردی روز افزوں ہوگی آگے جو اللہ کو منظور انشاء
 اللہ تعالیٰ اسی پر کار بند ہوں گا۔ میری شکایت مرض اب بہت کم ہے
 انشاء اللہ تعالیٰ اُمید آرام کامل کی ہے۔ لیکن دوائی کھار رہا ہوں۔
 اُمید ہے آپ معہ عزیزیاں خیریت سے ہونگے والسلام
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۱/۱۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد
 سلام سنون! والانا مہ آن عزیز تشریف صدور لایا۔ شکر یہ ہے والانا مہ

سے جناب بی بی صاحبہ کی علالت بخار کا حال پڑھ کر عجیب فکر اور پریشانی اپنے پر مسلط ہے۔ دعا بدرگاہ شافی مطلق ہے کہ جناب بی بی صاحبہ کو اللہ اپنے فضل و کرم سے جلد شفا اور آرام عطا فرماوے۔ آمین۔ آمین ثم آمین۔ یہ ضروری عرض ہے کہ آپ بیدین نیاز نامہ ہذا جناب بی بی صاحبہ کے مفصل حالات سے مطلع فرما کر مشکور فرماویں تاکید ہے۔

میں نے آپ کے والا نامہ کے صدور پر سردار صاحبان سے جو کل سب یہاں آئے ہوئے تھے اپنے آپ کی خدمت میں گوجرانوالہ حاضر ہونے اور شمولیت برات کی نسبت دریافت کیا تھا جو بہت بحث اور غور کے بعد قرار پایا کہ میں برات کے ہمراہ امرتسر سے روانہ ہو کر براستہ گوجرانوالہ اور آپ کے ان کھانا کھا کر اور کچھ آرام کر کے آپ کو ہمراہ لے کو شامل ہوں۔ یہ پروگرام اس وجہ سے ایسا ہونا قرار پایا ہے کہ ان کے خیال میں بوقت سہرہ بندی امرتسر میں میرا موجود ہونا ضروری ہے اور اس پر اصرار کرتے ہیں۔

میرا پروگرام اس طرح پر ہونا قرار پایا ہے کہ میں یہاں گھر سے ۱۳/۳۴ کو شام کے وقت روانہ ہو کر جالندھر پہنچوں۔ اور وہاں شب بستان ہو کر صبح چھ بجے یہ ہمراہی سردار کیسر سنگھ صاحب جالندھر سے روانہ ہو کر آٹھ بجے کے قریب امرتسر پہنچوں اور یکم سہرہ بندی سے فارغ ہو کر میں اور سردار صاحب اور شاید اور بھی کوئی ہمارے ہمراہ ہوں جس کا اس وقت

مجھے پتہ نہیں ہے نوئیچے کے قریب امرتسر سے روانہ ہو کر قبل دوپہر آپ
 کی خدمت میں گوجرانوالہ پہنچ کر کھانے اور قدرے آرام کرنے سے فارغ
 ہو کر آپ کو ہمراہ لے کر سیالکوٹ روانہ ہو جاویں اور وہاں سے دوسرے
 روز دن کے کھانے سے فارغ ہو کر واپس آ جاویں۔ پھر میں آپ کی خدمت
 میں گوجرانوالہ ٹھہر جاؤں۔ اور یہ سب لوگ واپس امرتسر اور جالندھر کو چلے
 آویں۔ اس کے بعد امید ہے آپ مجھے ایک دو روز کے بعد اجازت ایسی
 عطا فرما دیں گے۔ کیونکہ موسم زیادہ سرد ہو رہا ہے اور اپنی طبیعت بہت
 کمزور ہے۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے والسلام
 گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۵/۳/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام مسنون! والانا مہ آن عزیز شرف صدور لایا شکر یہ ہے میں امید

تو کئے بیٹھا تھا کہ والانا مہ مذکور جناب بی بی صاحبہ کی صحت کا مزہ مزہ دل

کو باعثِ شگفتگی اور تسکین ہو گا۔ لیکن والا نامہ نے اثر معکوس پیدا کر کے میرے
 تحییتِ دل کو مزید صدمہ تفکرات سے پڑمردہ و مضطرب کر دیا۔ لیکن امید
 از درگاہِ شافی مطلق ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ذاتِ الہیٰ عزیزہ کو بعد
 تکلیفِ شفا کامل عطا فرما دیں گے۔ واللہ میرے تفکراتِ عزیزہ کی نسبت
 والا نامہ مذکور دیکھنے سے مزید ترقی پذیر ہو گئے ہیں لہذا تاکید اکید سے
 گزارش ہے کہ آپ براہ مہربانی روزانہ کارڈ متعرج حالات مزاجِ عزیزہ مجھے
 ارسال فرمانے کی زحمت گوارا فرماویں۔ اس سے میں آپ کا بہت بہت
 مشکور ہوں گا۔ اس میں ہرگز ہرگز توقف نہ فرماویں۔ زیادہ کیا گزارش
 کروں۔

آپ اپنے دولت خانہ پر ۱۴/۴/۲۴ کو سردار صاحب اور نیاز مند
 کے انتظار فرمانے کی نسبت تحریر فرماتے ہیں۔ بسم اللہ مبارک ہے واللہ
 کسی اور جگہ کا خیال میرے دل میں غیروں کی وجہ سے پیدا ہوا تھا ورنہ آپ
 کا دولت خانہ تو میرے لئے ہرگز فردوس بریں سے کم نہیں۔ اپنا تو مذہب
 دل ہی ہے کہ

پائے در زنجیر پیش دوستاں

یہ کہ با بیگانگاں در بوستاں

چہ جائیکہ کہ آپ کا دولت خانہ جہاں جملہ نعمات اور آرام پیش از ضرورت

موجود ہیں میرے لئے جنت الماوا سے ہرگز کم نہیں ہے اللہ اس کو نعمت
 اور فرحت و خوشی سے ہمیشہ اور ہر وقت آباد و اطم سے قائم رکھے۔ اور
 مالکہ دولت غانہ کو صحت اور شفا کامل سے مسرور فرما کر ہم مہمانوں کی میزبانی
 کے قابل جلد از جلد کرے۔ آمین ثم آمین۔ باقی رہا انتظام کھانا بہ سیالکوٹ
 جب آپ نے سردار صاحب سے یہ معاملہ طے کر لیا ہے تو مزید احتیاط کی
 کیا ضرورت ہے لیکن بستر اور لوازمات حقہ اور خدمت گار کی سحت ضرورت
 ہے جس کی نسبت آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ تیار ہے والسلام
 گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جتدیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۸/۳/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
 سلام سنون! والاناہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔
 الحمد للہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جناب بی بی صاحبہ کو بخار سے آرام و
 شفا عطا فرمائی۔ واللہ اب میری جان میں جان آئی ہے۔ اللہ کالاکھ لاکھ
 شکر ہے۔ واللہ جناب بی بی صاحبہ کی علالت کی حالت میں میرا قیام

گو جبرائیل اللہ سبحت بے مزہ اور بے لطف تھا۔ اور یہ بالکل سچ ہے کہ میں
 ابھی سے وہ بے لطفی محسوس کر رہا تھا جو اُن کی بیماری کی حالت میں مجھے
 گو جبرائیل اللہ جا کر حاصل ہونے کو تھی۔ مگر اللہ کا شکر ہے کہ کسی کا کسی رات کا
 جادو کام کر گیا اور بخدا اللہ نے رفع و دفع فرمایا۔ بریں مژدہ کہ جانِ فاسلم روایت
 واللہ بی بی صاحبہ میری بیٹی ہیں اور مجھ کو اُن سے خاص پدرانہ محبت
 ہے۔ اُن کی بیماری کے افکار اور بے لطفی سے اللہ نے مجھے بچا لیا اس پر میں
 اللہ کی عنایت و اکرام کا جس قدر شکر یہ ادا کروں وہ کم ہے۔ آپ اب
 اُن سے بہ تاکید فرمادیں کہ اکل و شرب میں پرہیز سے کام لیں۔
 اب میں شہماذ حالت خود گزارش کرنا ہوں۔ کہ میری خارش اور تھپڑ
 بڑے زور پر ہے۔ میں نے پہلے عرق مصفی خون پیا اور بعد میں ہومیوپیتھک
 کا علاج کیا جو اب تک جاری ہے لیکن ناپیدہ اور آرام مطلق نہیں ہوا۔
 اس سے فکر اور تکلیف میں ہوں۔ میں نے کل ایک یونانی حکیم کو بلا کر اس
 سے اپنی حالت بیان کی تھی۔ جس پر اُس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ دوائی تیار
 کر کے پرسوں مجھے دے گا۔ اور ساتھ ہی وثوق سے وعدہ کرنا تھا۔ کہ
 انشاء اللہ تعالیٰ اکل آرام ہو جاوے گا۔ گو تکلیف میں ہوں مگر شمولیت
 بات اور آپ کے نیاز حاصل کرنے کا پیرا ارادہ پختہ ہے۔ آگے جو اللہ کو
 منظور میں دیگر حالات آپ سے کیا گزارش کروں۔ واللہ اب دنیاوی

زندگی بہت شاق گذر رہی ہے۔ البتہ جسم عنقریب سے اخراج پر جو وقت
گذرتا ہے۔ وہ پُر لطف اور اسی کے سہارے دنیاوی زندگی کا وقت
منقضی ہو رہا ہے۔ میرے ساتھ کے لوگ منزل دنیاوی زندگی طے کر کے
اپنے مرکز دارالامان میں جا داخل ہوئے۔ مگر ایک میں ہوں کہ وہاں سے
پھر لبیک کی صدا دم دم پر مجھے آتی ہے۔ جس پر میں وہاں بھاگا جاتا ہوں
اور وہاں کے داخلہ کے بعد واپسی کا گمان بھی معدوم ہو جاتا ہے۔ اور میں
اپنے آپ کو وہیں کا ساکن دیکھتا ہوں کہ وقتاً جیس فریاد مبدار کہ بر بند
مچلہا بے مزہ کر دیتی ہے۔ اور اس جزوی بے مزگی کے حبلہ میں بیٹھا کر مجھے
واپس کر دیا جاتا ہے۔ مگر ساتھ ساتھ مناد منادی کرتا آتا ہے کہ یہ گھر تمہاری
اصل ملکیت اور تمہاری اصل جگہ رہائش ہے اور یہیں تم کو دوام کے لئے رہنا
ہے۔ مگر ابھی ہماری صفات کے گلزار منتعلب کی سیر باقی ہے۔ اُس کو مکمل
کر کے ہمارے ارادہ کی تکمیل کرو۔ پس یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ واپسی ارادہ مذکور
کے لحاظ سے ایک فرض ہے۔ جس کو میں ادا کرنے جا رہا ہوں لہذا ایک چھلانگ
سے لاکھوں کوس کی منازل بے شمار طے کر کے یہاں آ جاتا ہوں اور بارگاہی
یہاں آدیکھتا ہوں مگر ہزاروں بلکہ لاکھوں روٹے بیانی اپنے اوپر دکھائی
دیتے ہیں۔ اور اُن پر پھتوں ہو ہو کر رہ جاتا ہوں یہ عمل زور میں ہوتا ہے
کہ پھر لبیک کی ندا کا گھنٹہ اوپر سے بجنا سنا دیتا ہے اور یہ سب چھوڑ چھا

کہ پھر ایک چھلانگ لگاتا ہوں۔ اور اپنے مرکز میں جا کر مرکز میں جاتا ہوں
 واللہ اب شب و روز اور میل و نہار بلکہ ہر وقت یہی جولانیاں اور یہی جولانگاہ
 ہے اور اسی میں وقت گذر رہا ہے۔ پھر میں بعض اوقات ایک لباس جو
 اکثر اپنے پرستقر رہتا ہے۔ جس کی بدولت یہ تماشا نظر آتے ہیں۔ اتنا چھینکتا
 ہوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ سب مرکز ہی مرکز ہے صرف لباس مذکور کے خواہ
 تھے جس سے عروج اور نزول معلوم دیتے تھے۔ ورنہ سب ایک مہمند رہے
 جس کی امواج موجزن ہیں اور لباس نامہوار کی وجہ سے تفرقہ معلوم ہوتا
 تھا۔ اندر میں حالت خیالات جولانی بہ مرکز منقود ہو جاتے ہیں اور اپنے
 میں عین یہ نقشہ نظر آتا ہے۔ اور یہ صحیح ہے۔ آپ خود دشت زبیر گمانہ تمنا میگرد۔
 زیادہ کیا عرض کروں۔ کاغذ ختم ہو گیا اور دیوانہ کی بڑا مہنوز عرض کہنی بہت
 باقی ہے۔ لہذا اس کو نام چھوڑ کر عرض ہے کہ ہم ۲ کو آپ ہمارا انتظار
 صرف اپنے دولت کدہ پر کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم خود وہاں حاضر ہو
 جاویں گے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند بالہ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد

سلام سنون! میں کل آپ کے رخصت کیا ہوا۔ افکار و حوادث کا آماجگاہ

بن گیا وہ اس طرح پر کہ جب ہماری گاڑی امرتسر اسٹیشن پر پہنچی تو گاڑی کھڑی

ہوتے ہی رامندر سنگھ معراپنی بیوی نوشادی شدہ اور بی بی پر ماتا امدان

کی والدہ اور دو اور عورتوں کا گروہ میرے پاس قریب گاڑی آکھڑے ہوئے

شادی کے بحیریت تمام سرانجام پانے کے حالات خوشی خوشی بیان کرتے

رہے۔ پھر انہوں نے سردار کیسر سنگھ صاحب کے صدمہ کا حال بیان کیا کہ جس

روز سیالکوٹ سے واپس آکر میں ادا آپ کو جبرانوالہ میں اترے اور سردار صاحب

جالندھر کو روانہ ہوئے تو اچھی لاہور سے بارہ میل بجانب گوجرانوالہ تھے، کہ

یکے سے کار متصادم ہو کر ایک کھڈ یعنی نشیب کی جانب کار نکل گئی اور اس

صدمہ سے سردار صاحب جو سوئے ہوئے تھے۔ دفعتاً بیدار ہوئے اور

صدمہ اتروانی سے تاکی کار کی کھل گئی تھی۔ تاکی کے راستہ باہر زمین پر

جا پڑے بدن میں معمولی چوٹیں آئیں لیکن سر میں زیادہ چوٹ آئی۔ جس سے

وہ چکرا گئے لاہور۔ امرتسر اور جالندھر میں آکر ڈاکٹروں کو دکھایا گیا تو معلوم

ہوا کہ ہڈی کوئی نہیں ٹوٹی۔ البتہ ابھی درد بہت باقی ہے۔ علاج کرتے ہیں

البتہ اپنا کام کرتے ہیں اور بطور سابق چلتے پھرتے ہیں۔ مگر سر کے درد کی شکایت بہت کرتے ہیں مگر علاج کر رہے ہیں۔

میں آپ کے الطاف و مہربانیوں کا جو آپ نے مجھ پر میڈول فرماتے ہوئے عنایات سے کام لیا بہت بہت آپ کا اور جناب بی بی صاحبہ اور عزیز نصر اللہ صاحب کا دل اور جان سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہوں گے والسلام گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور حیدرآباد۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد شکم

سلام سنوں! والانا مہ آن عزیزہ ثمرت صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں اب بفضل الہی بالکل خیریت سے ہوں۔ البتہ کمزوری ابھی تک باقی ہے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ رفتہ رفتہ رفع ہو رہی ہے۔ لیکن میرے مرض معلوم ہونے ایک عجیب و غریب الطاف الہی کا پہلو مجھے دکھایا اور وہ یہ کہ چار روز ہوئے ہیں۔ تو میں محفل مقدس روحانی میں مدعو تھا جس میں بہت بڑی بڑی

روحانی بستیلیں تشریف فرما تھیں اگر محفل کے کوائف اور حالات آپ سے عرض کروں تو واقعی منشی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ جیسی ایک اور کتاب مرتب ہو جاوے لہذا میں اس کو چھوڑ کر عرض مطلب گزارنا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ اٹنا کاروانی محفل میں مجھ سے سوال کیا گیا کہ مرض وقوع پذیر قریب میں تم نے اس کو ایک مصیبت کیوں خیال کیا حالانکہ ہم نے اس کو بہ لحاظ علاج چھپا کی بصبغہ رحمت و اکرام ارسال کیا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ یہ لحاظ عبودیت۔ سبحان اللہ یہ جواب عرض ہونے پر اس قدر افضال الہی کے بارش ہوئے کہ محفل اور اہالیان محفل بجز خالد فضل الہی میں کچھ تیر رہے تھے اور کچھ معدوم تھے یہ کیفیت دیر تک مسلط رہی اور پھر انکشاف ہو کر سب اپنے اپنے قرائن پر جا شین ہوئے۔ اغراض اور کیفیت محفل مقدس موصوف کا حکم اختار نہایت سختی سے ہمیشہ چلا آتا ہے۔ کیونکہ دعویٰ قاعدہ ہے۔ کہ جو ان محافل میں شامل ہوتے ہیں ان کی زبان بند کر دی جاتی ہے اور یہی حال آپ کے نیاز مند کا ہے البتہ یہ حال بعد مرض پیدا ہوا کہ خارش بدن جو آج کل مجھے بہت دق کر رہی تھی۔ قطعاً بند اور نابود ہو گئے اور اب مجھے اس سے کلی آرام۔ سبحان اللہ میں اس کو خاص فضل الہی خیال کرتا ہوں۔ مجھے یہ بھی فرمایا گیا کہ اطباء کے علاج مرض مذکور پر کارگر نہیں ہو سکتے تھے۔ لہذا یہ علاج کیا گیا۔ جو کچھ میں نے

گزارش کیا ہے یہ تو معمولی حالات تھے۔ مگر اصل حالات جو اپنے پر
اکثر بلکہ ہر وقت حاوی رہتے ہیں کہ میں پرواز کرتے کرتے اس
آشیانہ میں جا کر پہنچا کرتا ہوں جہاں اپنا طاثر روح بشیہا حدیث
سے جیسا ہوا تھا۔ وہاں بچھڑے میں ہر ایک شے متحرک کو غور سے دیکھتا
ہوں۔ اور دیکھنے کا عادی ہو گیا ہوں۔ اور کمال غور سے ہر ایک رُطبت
یا بس کو دیکھتا ہوں۔ اور بہ نظر تحقیق یہ پاتا ہوں کہ نہ کسی چیز نے نزول
کیا ہے اور نہ عروج بلکہ ہر ایک شے اپنے اصل مقام پر مقیم اور سخت مقیم
ہے۔ اپنے جوش صفات میں تغیر صفات کرتی ہے اور صفات اس قدر
ہیں کہ لامتناہی۔ ہر وقت جدید جدید صفات خود بخود پیدا ہوتی رہتی
ہیں اور یہ اشیا جو عین ذات اور عین ذات میں ہیں متغیر الحال نظر
آتی ہیں۔ ہرگز غلط ہے۔ کہ ان کو تغیر اور جنبش دینے والا کوئی تغیر ہے
یا اور ہے یہ تغیرات اور جنبش ہائے اس کی اپنی ذاتی صفات ہیں جو
ہر وقت تقاضائے ظہور کرتی ہیں اور نزول اور عروج انہی صفات کے
تغیر کا نام ہے ورنہ جو چیز قدیم سے جہاں تھی وہیں مقیم ہے۔ ایک ذرے کے
بمابعد کسی شے نے اصل مقام سے جنبش نہیں کی۔ مگر جو جنبش اور تغیر معلوم
ہوتا ہے محض وہ صفات کا ظہور ہے جو اس کی اپنی ذاتی ہیں۔

عزیز من! جو میں نے آپ سے عرض کیا ہے واللہ بہ عین حق اور محض

حق ہے۔ اب آپ غور فرمائیں کہ کہاں اسلام اور کہاں کفر اور کہاں حقیقت اور کہاں دوزخ۔ گو یہ حق اور عین حق ہیں مگر بیرونی نہیں ہیں۔ یہ سب کی سب ہر ایک کی اندرونی صفات ہیں۔ انہی اندرونی صفات کے جوش اور تقاضا سے اس سے افعال سرزد ہوتے ہیں۔ اور چونکہ متقابلہ صفات کی ہر شے مالک ہے۔ ایک صنعت کے ختم ظہور پر جب دوسری متقابلہ صنعت ظہور عمل کرتی ہے تو پہلا فعل ناقص اور گناہ معلوم ہوتا ہے۔ اور اسی طرح دوسرا پہلے فعل کو ناقص معلوم کرتا ہے۔ ورنہ ان میں سے نہ کوئی ناقص ہے اور نہ کوئی مکمل اور نہ کوئی ثواب ہے اور نہ کوئی گناہ۔ البتہ صفات متقابلہ کے خواہش ہیں۔ کہ بالطبع ضد ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کے شاکر ہیں لیکن جو کوئی ماہیت اصلی کا لیل و نہاد سیر کرتا اور ان کی اصلیت سے بزود مشاہدہ و محویت واقف نہ ہو گیا ہو۔ آپ فرمائیں کہ وہ کون مذہب اختیار کرے اور کس سے پرہیز کرے کوئی بات یا صفات جو کہیں سرزد ہوتی ہے چونکہ اندرونی تقاضا سے ظہور پذیر ہے۔ وہ ناحق اور قابلِ سرزنش اور اعتراض کیوں ہے۔ اگر کسی کو ایسا معلوم ہو تو اپنی قابلیت کا نقص اور نارسیدگی ماہیت کا عجیب تاہنوز باقی ہے پیار سے مولوی صاحب! آپ کے نیاز مند دوست کی حالت یہ تہمتہ

ہے جو عرض ہوا ہے۔ مگر اس میں ایک بحرِ زخار موجزن ہر وقت رہتا ہے جو اس مجاہدہ اور پرواز کا نتیجہ ہے جس میں عمر کٹی ہے آپ فرمائیں کیا اسلام قبول کروں۔ کیا کسی مولوی کا سا اسلام اپنے یقین میں لاؤں۔ واللہ وہ تو محض کفر ہے۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذَا الْهٰزِلِيَّاتِ يَا كُفْرًا كُوْنِيْ اِيْمَانًا بِنَاوِلٍ۔ اس پر اپنی فطرت نہیں ہے۔ تو پھر اپنا ایمان اور اسلام سب جدا ہے جو دیکھتا ہوں۔ اور جس میں محو ہوں۔ وہی ایمان ہے۔ واللہ میں اب ایک حبت میں مرکز میں اپنے آپ کو پاتا ہوں۔ اور دوسری میں جو قلمونی صفات میں میرے لئے یہ ہر دو سیرگاہ ہیں۔ اور میرے زیرِ حکم ہیں۔ واللہ بعض اوقات مجھے اپنے مصائب یاد کر کے رونا آتا ہے کہ اس قدر مصائب کیوں برداشت کیں کیونکہ جہاں پہلے تھا وہ بھی مقامِ بطون میں تھا۔ اور اب بھی بطون میں۔ البتہ صفات متقابلہ کا تغیر ہوا ہے اور بس۔

میرے عزیز! میں آپ سے کیا عرض کروں میں نے کیا کچھ اپنے میں پایا۔ واللہ سب کچھ پایا اور اپنے میں پایا۔ از آنکہ میں بطون مرکز میں پہلے سے تھا اور اب بھی وہیں ہوں۔ صرف تغیر آتا ہوا ہے۔ کہ آنکھ پر سے جو حجاب کسی سحر سے آیا ہوا تھا دور اور مکمل رفع ہو گیا ہے اور حضور صلعم کی دعا ہے کہ اللّٰهُمَّ اَرِنَا دُشِيَّا كَمَا هِيَ كَمَا حَضَرَ

کی عنایت بے پایاں سے میں بھی مستحق بالذات اور اہل مشاہدہ و محویت
ہو گیا ہوں۔ فقد فانا فوذاً عظیماً۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۶/۱۱/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
سلام سنون! والانا مہ آن عزیز شرف صدور دلایا۔ شکریہ ہے۔
میں جلد جواب اس وجہ سے عرض نہیں کر سکا کہ آج پانچواں روز ہے کہ
میں شدید نزلہ اور زکام سے بیمار ہو گیا۔ جس کے ہمراہ بخار بھی تھا۔ ان
عوارضات سے جسم کا استیانس ہو گیا۔ اور سخت کمزور ہو گیا ہوں۔
اس کمزوری میں یہ تکلیف یہ نیا نامہ گزارش کر رہا ہوں۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ یارہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد

سلام سنون! والانا مہ آن عزیز تشریف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔

للہ الحمد ہر آن امر کہ بد وعدہ یار

آخر آمد ز پس پر وہ امر را بروں

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ عزیز نصرت اللہ ملازمت پر مرفراز ہو۔ دعا

ہے کہ اللہ عزیز کو اس میں ترقی بے پایاں نصیب فرماوے۔ آمین

اول اول تو عزیز کی ملازمت کا مجھے بھی بہت فکر اور اضطراب

تھا مگر چند ماہ ہوئے تو بار نے واثق وعدہ عزیز کی نسبت فرما کر آپ کے

نیاز مند کو مطمئن فرما دیا تھا اور میں تب سے مطمئن تھا مگر وقت کے انتظار

میں تھا۔ الحمد للہ کہ وہ وقت بھی آ گیا اور عزیز پر مہر کار نظر آیا۔ کیا آپ

دیکھتے نہیں تھے کہ میں قیام گو جرانوالہ میں عزیز سے اپنی ضیافتوں کا مطالبہ

کرنا تھا اور گونا گوں ضیافتیں اس سے اور اس کی بیوی سے لینے کا

تذکرہ کرتا تھا مگر ملازمت کا کبھی ایک لفظ بھی میری زبان پر نہیں آیا

تھا۔ کیونکہ بار نے وعدہ زبردست کر رکھا تھا جس سے میں مکمل مطمئن تھا۔

مولوی صاحب اہل بات یہ ہے کہ ہم لوگ شکم پرور واقعہ ہوئے ہیں یہ

سب کچھ جو کچھ کیا گیا۔ اپنی شکم پر وردی کی غرض سے کیا گیا۔ اللہ کرے اب عزیز ملازم تو ہو گیا ہے۔ بس اب اس کے ہاں مہمان بن کر جائیں گے اور پھر لذیذ ضیافتیں کھائیں گے اور میزبانوں کو دعائیں دیں گے۔ دیکھئے اب ہمارے میزبان ہم سے کتنے عرصہ کے بعد کبیدگی ظاہر کرتے ہیں۔ اچھا ہوا کہ اب لاہور میں بھی ہمارا مستقل قیام گاہ قائم ہو گیا۔ مجھے ڈر ہے کہ میں عزیز میاں مراد احمد صاحب کے نقش قدم پر نہ چلے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ گوجرانوالہ سے مریچ مصالحتہ تک لا کر روٹی کھا سکیں۔ کیونکہ اب بھی وہی لاہور اور وہی محکمہ ملازمت ہے۔ اللہ بچائے۔ میں عزیز کی نسبت آپ کی مبارک باوقبول کرتے ہوئے اپنی طرف سے آپ کو اور بی بی صاحبہ کو مبارک باد عرض کرتا ہوں۔ اگر قبول افتدز ہے عز و شرف۔ میری صحت اللہ کے فضل سے اس وقت ہر طرح سے اچھی ہے۔ مگر سردی بے ڈھب ستانے لگ گئی ہے۔ سردی ترشح اور بادل کی وجہ سے روز بروز زود پکڑتی جاتی ہے۔

میں اور حالات کیا عرض کروں واللہ اب کچھ نہیں سوچتا صرف ایک وجود واحد نظر آتا ہے۔ اور سب کچھ اس میں ادغام۔ واللہ اب نظر میں نہ کوئی گناہ ہے اور نہ ثواب۔ یہ سب کچھ یاد کی تخلیقات ہیں۔ کس کو بُرا کہیں اور کس کو اچھا۔ میری نظر اور ایمان کی رو سے جو کوئی ان میں تفرقہ کرے

وہ محض کافر ہے میں زیادہ اس پر کیا عرض کروں۔ سمندر بے پایاں کو کس طرح
 قلم بند کر سکوں۔ یہ بات میری طاقت سے بیرون تہ ہے اور اس کو قلم بند کرنا
 میری حالت کے عین متناقض ہے لہذا خاموشی پر جو پر لزت ہے اسے کار بند
 خاموش ہوتا ہوں والسلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۱۱/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآکم
 سلام مستون! والا نامہ آنحضرت صدر لایا۔ شکر یہ ہے۔ عزیز کو
 بلا تکلیف ڈاکٹری سرفیکٹ کا ملنا ہرگز تعجب انگیز نہیں ہے کیونکہ چونکہ
 بار کا وعدہ مکمل ملازمت کا درج تھا لہذا سرفیکٹ بھی اس میں ضمناً درج
 تھا۔ تاہم اس عنایت کا ہزار در ہزار شکر ہے۔ میں نیاز نامہ ہذا ہرگز آپ
 سے عرض نہ کرتا اور تاہنوز اس کی ضرورت بھی نہ تھی۔ لیکن میرا جوش اور
 میرے سمندر کے طلاطم چند روز سے ایسے موجزن اور پر جوش ہیں کہ ایک لحظہ
 بھی مجھے آرام نہیں ملتا۔ اور ہر وقت اور ہر آن ماہی بے آب کی طرح سے
 تڑپ رہا ہوں۔ ظرف یہ ہے کہ تشبیہ سے میں آپ کی معدومیت بیان کرتا

ہوں حالانکہ پانی اپنے نیچے اور اوپر لاکھوں اور کروڑوں کوسوں تک حاوی ہے۔ آپ نے کبھی یہ بھی اچھنجا دیکھا ہے جو مجھ سے یاد برتاؤ کر رہا ہے۔

دلت سے پانی میں ہوں اور شکایت نایافت پانی کی ہے۔ پھر یہ کیا ہے کہ وصل کی حالت میں شکایت ہجراں ہے۔ جب غور سے اور نہایت غور سے دیکھا تو یار کے حقیقی اپنے خواص ہیں جن کے جوش سے اظہار خواہں کرتے ہوئے یہ گونا گوں اور بوقلموں بنا کر رکھ دیا۔ اور آگے بھی ہمیشہ کے لئے یہی سلسلہ جاری رہے گا اور لامتناہی ہے۔ البتہ یہ بات عملاً دیکھنے میں آئی ہے۔ کہ جب قطرہ سمندر میں کلی اوغام ہو جاتا ہے تو قطرہ اپنے قطرہ بن کر معدوم کر کے سمندر میں مکمل صفات سمندر کی پیدا کر لیتا ہے۔ اور اس میں خواص سمندر پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور یہ منظر اب ظاہر ہیں کہ معلوم ہوتا ہے۔ وہ سمندر کے خواص کے اثرات ہیں۔ اور سمندر کے خواص بہ اقصائے اپنے ذاتیات کے جوش کے وہی کچھ کرنے کو ہے جو سمندر کرتا ہے۔ یہ سب کچھ سمندر میں اوغام اور فنا ہو کر رہے گا ضرور کرے گا۔ آپ کے خواص قطرہ موموم کے اندر تمام اور جمیع پیدا ہو کر سمندر اس کو بطریق اصلیت اپنے میں ملاحظہ ہے۔

مولوی صاحب! آپ اب فرمائیں اب میں آگے آپ سے کیا بات عرض کروں۔ میری یہ حالت اب ہر وقت مجھ پر حاوی ہے۔ اور ایک دم اس سے فراغت نہیں ہے۔ میں یہاں کی رہائش منافقانہ سے سخت تنگ

آگیا ہوں۔ اب تو میرے لئے سفر و حضر اور ہجر و وصال ایک ہیں۔ ہر موافقہ نہیں ہے۔ سفر و حضر اور وصال و ہجر خام اور خامیوں کے نشانات ہیں جو مدت ہوتی معدوم ہو کر یکساں اور یک جا ہو چکے ہیں۔ میں اگر شہدہ اند کیفیات مذکورہ آپ کے بیان کروں تو سب کچھ حل کہ میری طرح سے رکھ ہو جاوے۔ اور کسی کا نام و نشان باقی نہ رہے۔ لہذا اجتناب بہتر ہے۔ مگر آپ ہی غور فرماویں کہ میں اوقات ناموافق کیسے بسر کروں۔ اس پر میں ابھی قلم بند کر رہا تھا کہ شدید حکم پیدا ہوا کہ خاموش اور سنا گیا کہ چومنی شوی بدانی۔ یہ الفاظ سے سمجھ میں نہیں آیا کرتا بلکہ ہمیشہ حال سے آیا کرتا ہے۔ یاد رکھو منظور ہوا تو آپ بطریق مذکور دیکھ لیونگے۔ ورنہ محال در محال ہے۔

آپ میرے سوختہ معروضات جناب بی بی صاحبہ کے بھی ذہن نشین کر دیویں۔ اس سے آپ ہر دو کا رنگ ضرور بدنے گا اور نتیجہ ہر دو سے ضرور ضرور مطلع فرماویں۔

ہاں مجھے یاد آگیا کہ اُس روز میری روانگی پر ایک باؤٹلٹ کلکٹر گوجرانوالہ نے مجھے اپنے مرض کی نسبت کچھ کہا تھا۔ پھر جس نے مجھے خط لکھا مگر میں بہت بیمار تھا اُن کا خط گم ہونے پر میں جواب نہ تحریر کر سکا پھر خط گم ہو گیا ان کا نام یاد نہیں رہا ہے لہذا عرض ہے کہ آپ اُن سے فرمادیں

کہ اگر ان کو ضرورت ہو تو مجھے حال اور نام تحریر کریں۔ اگر میری ضرورت نہ ہو تو بہتر ہے اور کچھ نہ تحریر کریں۔ والسلام

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۵/۳/۱۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد

سلام سنون! مدت سے والا نامہ آن عزیز شرف صدور نہیں لایا لہذا متفکر ہوں کہ خدایا موجب تاخیر بجز کثرت متاعل دیگر مباد۔ میں نیاز نامہ ہذا آپ کی تشریف آوری کے وقت کے نسبت گزارش کر رہا ہوں اور وہ یہ کہ قبل انہیں آپ دیگر اجاب کے یہاں آمد کے سبب بعد تعطیلات دسمبر ارادہ تشریف آوری فرمائے ہوئے ہیں۔ لیکن یہاں ان ایام میں آمد اجاب کی صورت اس سال دگرگوں معلوم ہوتی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ نامبروگان کے سوائے اور کون شخص ہے جو آپ کی تشریف آوری بہ ایام تعطیلات دسمبر میں یہاں آپ کا خارج ہو سکتا ہے۔ اگر اور کوئی آیا بھی تو ہرگز آپ کا چنداں خارج نہیں ہوگا۔ میرے خیال میں تو اگر آپ ان تعطیلات دسمبر میں تشریف لے آویں تو مناسب تر ہے۔ لیکن آپ بوایسی ڈاک مطلع فرمائیں

کہ آپ ان ایام میں ارادہ تشریف آوری فرمائیں گے یا ارادہ سابقہ پر
 کاربند رہیں گے۔ تنہا کو ضرور ہمراہ لیتے آویں کیونکہ یہاں تنہا کو خاتمہ پر ہے۔
 اور حالات کیا عرض کروں مقرون بجزینت ہیں۔ البتہ جن حالات
 کے زیرِ ملاحظہ ہوں ان سے آپ واقف ہیں اور مزید بالمشافہ عرض ہونگے
 جسمانی حالات یہ ہیں کہ کئی ہفتے سے ہر وقت ابر محیط آسمان رہتا ہے اور
 کبھی تو شخ بھی ہو جاتا ہے جس سے موسم میرے لئے بہت خراب اور سردی
 سے اس وقت بھی نزلہ سے لاچار ہوں اور زیادہ کیا عرض کروں۔
 گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع موہنپور

مورخہ ۲۰/۱۲/۳۶

عزیز القدمین جناب مولوی صاحب زاد اللہ تراکم
 سلام سنون! والانا ما آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے اپنے
 اپنی تشریف آوری کا پروگرام حسب ذیل تحریر فرمایا ہے کہ آپ ۲۴ ماہ
 کو شام کو جاندھر تشریف لادیں گے اور دوسرے روز صبح ۱۰ بجے
 بھوکپور تشریف فرما ہوں گے۔ بسم اللہ آپ اسی طریق سے تشریف لادیں

احسن ہے۔ میں ۲۵ کو ۱۰ بجے صبح کی گاڑی پر تین آدمی تمباکو اٹھانے کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور ارسال کروں گا اور خود چشم برہاہ منتظر ہوں گا۔ عزیز نصر اللہ صاحب کی حالت علالت آپنے والا نامہ میں تحریر فرمائی ہے۔ اور اس کے علاوہ عزیز مذکور کا خط مجھے لاہور سے ارسال کر دیا آپ کے والا نامہ کے ہمراہ ملا ہے۔ جس میں وہ اپنی علالت اور تکالیف کی بہت شکایت کرتا ہے۔ واللہ میں تو ان تکالیف بے وقت سے حیران۔ دم بخود اور کم صحبت مضطرب ہو گیا ہوں کہ اب کیا کیا جاوے ملازمت نایاب تھی۔ اللہ نے وہ عطا فرمائی تو اب عزیز اس کو برداشت کرنے کے قابل نہیں۔ اس فکر اور تشویش نے میری مگر حمیدہ کر دی ہے و و دراز کے افکار عزیز کی نسبت اس وقت میرے دل میں پیدا ہو رہے ہیں۔ جن کا علاج نامہوز سمجھ میں نہیں آتا۔ کیونکہ میں نہ ڈاکٹر ہوں اور نہ طبیب کہ مرض کی کیفیت سمجھ کر مدد و ایجوویر کر سکوں۔ ابھی تو عزیز کو کام کا ہی صرف بار ہے مگر جیب چند ماہ تک عیال و اداری کا بوجھ سر پر پڑ گیا۔ تو پھر کیا ہوگا۔ اس وقت میری عقل اس کے علاج کی حمید سے بالکل قاصر ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کیا جاوے۔ اس وقت تو یہی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کسی ڈاکٹر یا طبیب کی جانب مکمل توجہ فرماویں! اور جیسے بھی ہو سکے علاج میں ہرگز کوئی دقیقہ فرو گذار نہ فرماویں۔ کیونکہ یہ

مرحلہ بڑا نازک نظر آتا ہے اور اس میں میری عقل تاہنوز گم ہے۔ بلکہ آپ
 اس میں سعی بلیغ فرما کر میرے افکار دور فرمانے کی کوشش فرمادیں۔ میں
 تاہنوز کسی اور مدد سے قاصر ہوں۔ وہ کسی وقت آنے پر دیکھا جاویگا
 حتیٰ الوسع اس سے ہرگز دریغ نہیں ہوگا۔ مگر تاہنوز کچھ پتہ نہیں ملتا۔
 اس پر مزید کیا عرض کروں آپ دانا ہیں۔ لیکن مجھے عزیز کا بہت فکر
 ہے۔ میں نے عزیز کو جو اب خط تحریر کیا تاہنوز مناسب خیال
 نہیں کیا۔ آپ ان کو میری طرف سے تشفی اور تسکین دیجیں والسلام
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۱۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرادکم
 سلام سنون! آپ سب صاحبان کے والا نام جات شرف صدور لائے
 لہذا سب کا شکر یہ ہے۔ میں جسمانی لحاظ سے اچھی صحت سے ہوں گو ترا کے
 اثرات سے معمولی شکایات سے خالی نہیں ہوں تاہم شکر ہے۔ مگر جو افتاد
 اور مصیبت کہ آج کل اپنے پر پڑی اور تحریر نیانہامجبات کے مانع رہی اور

ہے وہ اپنی کیفیات اندرونی و روحانی ہیں۔ وہ نہ تحریر میں آسکتی ہیں، اور نہ تقریر میں۔ فی الواقعہ اب تقاضا روحانی یہ ہو رہا ہے کہ قفسِ عنصری کو توڑ کر طائرِ روح اپنے اصل اور قدیمی آشیانہ میں جا قیام کرے مگر حکمتِ ازلٰی ناہنوز اس کے مانع ہے۔ بس ان ترددات نے اندر ہی اندر اپنا استیانتاں کر رکھا ہے۔ اور ان سے کسی وقت فرصت نہیں ملتی اور میں قاصر غ نہیں ہونا میں ایک مختصر سی عرض آپ سے کرتا ہوں جو غالباً آپ کے موجودہ حالات کی رہنمائی کرے اور وہ یہ ہے کہ جب فقیر کو دولتِ تجلیاتِ ربانی اپنے میں گھیر لیں! اور فقیر ان میں اپنی ہستی گم کر دے تو یہ حالت جبروت ہے۔ اگر اس سے آگے اور مرکز کی جانب نکلنے کی توفیق حاصل ہو تو وہ ہستی ربانی ہستی ہوتی ہے ورنہ اگر سابقہ ہو تو وہی معمولی ملعون ہستی ہوتی ہے جو المست یوحیہ سے جدا کیا ملعون کی گئی ہے۔

واللہ یہ بات تحریر اور تقریر کے قابل نہیں اگر کوئی فقیر ایسا کرنے کا ارادہ کرے تو عوامِ جہلا میں کافر ہے۔ اس پر تحریر کو بند کرتا ہوں۔ اور اگر ہو سکا تو نہ بانی کبھی شتمہ ساعرض کر سکوں گا۔ یہ باتیں حال سے سمجھ میں آیا کرتی ہیں۔ قال سے ہرگز نہیں۔ تاہم کبھی قال مستمولہ حال سے عرض کرنے کی سعی کروں گا۔ دل تو رموزِ تجلیاتِ الہی سے لبریز ہے اور چاہتا ہے کہ شتمہ اند آں آپ سے کچھ گزارش کروں۔ مگر ہاتھ بھی تھک گیا ہے۔ لہذا ختم کرتا ہوں۔ مگر عزیزِ نضر اللہ صاحب

کے حالات سننے اور معلوم کرنے کا مشتاق ہوں۔ میرا عزیز سے سلام کہہ کر ان کے حالات تحریر فرماویں۔ عزیز کے گھر کی ضیافتوں کو دل لہجہ سے دیکھئے۔ کب نصیب ہوتی ہیں۔

میری حالت اب یہ غلبہ کرتی جاتی ہے کہ نہ کبھی دوسری طرف خیال تک کر سکوں۔ اور نہ کسی سے خط و کتابت۔ واللہ وہی حالت اپنے پر از مرتا پنا حاوی ہے۔ کہ شب تا یک دویم موج گردا بے چینی حائل کجا داند حال ماسک ساران ساحلہ۔

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرانکم سلام سنون! میرا دل نہ قبل ازیں اور نہ اب چاہتا ہے کہ میں آپ کو بے جا تکلیف دوں تاکہ اتنی دراز تکلیف کے بعد مجھے آرام کی صورت پیدا ہو سکے۔ وہ یہ ہے کہ میرا سابقہ تمباکو جو ادھر ادھر سے دستیاب ہوا اور کڑوا تھا۔ ایک ماہ ہوتا ہے کہ ختم ہو گیا تھا۔ اس پر میں نے آپ کا عطا کردہ

تبا کو پینا شروع کیا۔ لیکن وہ اس قدر بھدکا ہے کہ خدایا توبہ تبا کو ڈالا ہوا اور بلا تبا کو حقہ یکساں ہے۔ میں نے اس عرصہ میں ادھر ادھر سے اور تبا کو لے کر اپنا گزارہ کرنا چاہا مگر اب تک ان میں سے کوئی مجھے اس نہ آیا۔ آپ جانتے ہیں کہ مجھے حقہ پینے کی عادت زیادہ ہے۔ اسی قدر میں تبا کو کے نکمے ہونے سے سخت تکلیف میں ہوں۔ لاچار اور سخت لاچار ہو کر آنے لیا کہ تکلیف دیتا ہوں۔ کہ براہ ہر بانی ایک من بچتہ کڑوا تبا کو بہت جلد ارسال فرماویں تو میں آرام اور عیش کا سانس لے سکوں۔ نیز عرض ہے کہ وہ تبا کو اس قدر کڑوا ہو جس کی ملاوٹ سے ساہتہ کل آپ کا عطا فرمودہ تبا کو پینے کے قابل کڑوا ہو جاوے۔

چند روز ہوئے ہیں تو مجھے عزیز نصر اللہ صاحب نے اپنی تشریف آوری عنقریب سے مطلع کیا تھا۔ اس سے امید پڑتی ہے کہ وہ جلد آنے والے ہونگے لہذا اگر عزیز مذکور یہ تکلیف برداشت کرتی گو ادا کرے تو آپ ان کے ہمراہ ارسال فرماویں۔ بہت بہت مشکور ہونگا۔ واللہ تا قابل برداشت تکلیف اچھا اور خوشگوار تبا کو نہ ملنے سے ہو رہی ہے۔ اس کی رفع کے لئے جس قدر جلدی فرماویں گے۔ میں بہت مشکور ہونگا۔ زیادہ کیا گزارش کروں۔

نیز عرض ہے کہ ہر مائی شدت کے سبب تنفس سے بچنے کی خاطر میں زیادہ ہیڈک کیور استعمال کرتا رہا ہوں اور کرتا ہوں۔ جس سے سابقہ سٹاک قریب الاختتام

ہے اگر ہو سکے تو چند درجن اس کی بھی عزیز کے ہاتھ ارسال فرماویں تو میں مشکور ہونگا۔ اس کی قیمت سے بھی مطلع فرماویں۔ تاکہ عزیز کے ہاتھ آپ کی خدمت میں ارسال کر سکوں۔

واللہ شدتِ مرمانے میرا ہر طرح سے ستیاناس کر رکھا ہے۔ آگ تاپ تپ کر وقت گزار رہا ہوں۔ ویسے اچھا ہوں۔ مگر لہجہ مشکل وقت کڈتا ہے۔
والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹیا لہجہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد علی
سلام سنون! والانا ماہ آن عزیز بشارت صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔
عزیز من! میرے دل میں آپ کی محبت کے تقاضے سے شدید امتگ
پیدا ہوئی کہ آپ کو کچھ تحریر کروں۔ مگر جب لکھنے بیٹھا تو اب سب کچھ گم
ہے۔ جو تہیہ تحریر کیا تھا۔ وہ میرے ساتھ نابود۔

خبر تحریر عشق سن نہ جنوں رہا نہ پوری رہی
نہ تو میں رہا نہ تو تو رہا جو رہی سوبے خبری رہی

پیار سے مولوی صاحب! اب مدت سے کچھ نتیجہ نہیں ملتا کہ کیا تھا
 اور کیا ہو گیا۔ سچ تو یہ ہے کہ سب کچھ دھل کر صرف ایک ہو گیا۔ واللہ صرف وجود
 واحد ہے اور اُس کی کروڑوں اوصاف۔ کم نظرو! لے کو ہر ایک صفت علیحدہ
 علیحدہ جسم معلوم ہوتا ہے کیونکہ ساحر الست برکیم نے ایسا سحر پڑھا ہے کہ عوام
 کی نظر سے اہل وجود جن کی صفات نظر آ رہی ہیں۔ گم کر دیا ہے اور صفات
 جن کا مستقل کوئی وجود نہیں ہے۔ وہ ہر لحظہ گم ہیں اور طرفہ یہ کہ دیکھنے والا اور
 تصدیق والا بھی ساتھ گم ہے۔ میری محقق نظر ہر آن دیکھ رہی اور تصدیق کر رہی
 ہے کہ ظاہر میں جب کسی صفت کو گم ہوتے دیکھتا ہے تو اُس کے گم ہونے پر
 وہ خود گم ہوتا ہے۔ اگر خود گم نہ ہو تو وہ صفت ہرگز کم نہیں ہٹا کرتی۔ اہل تحقیق
 سے کبھی کوئی چیز گم نہیں ہٹا کرتی۔ البتہ شان یعنی ظاہری لباس بدلتی ہے لیکن
 محقق خواہ وہ کسی شان اور لباس میں ہو پہچان لیتا ہے اور کبھی غلطی نہیں کھاتا۔
 کسی صفت اور شان کا بدلنا اُس کو بدلتا نظر آتا ہے۔ جو خود مرض تبادُل اور فناہ
 میں مبتلا ہو۔ لیکن جو خود تبادُل اور فناہ سے پاک ہو گیا سو اُس کو تبادُل اور فناہ
 کبھی نظر نہیں آتا کرتے۔ اور نہ وہ مورد الست برکیم ہیں۔ اس کے مورد وہ
 لوگ ہوتے ہیں جن پر پھر مذکور کارگر ہوا ہے اور وہ دولت مردی سے دور
 پھینکے گئے ہیں۔ ان لوگوں کو ساحر نے ان کی حالت کے تقاضا کے بموجب جنت
 اور جہنم کے وعدہ اور وعید پہنچائے۔ اور وہ ان میں مہبوت ہو گئے اور انہوں نے

بہت بہت دراز مدتیں اس میں کاٹیں اور نہایت مشکلات سے بعد از
خرابی بسیار سحر مذکور کو اتار سکے۔

عزیز من! یہ کچھ لیل و نہار ہو رہا ہے اور ایک مبصر محقق بعد اطمینان
دیکھ رہا اور ساحر کے سحر کی تعریف سے رطب اللسان ہونے کو تیار ہوتا ہے۔
کہ ساحر کا جید حکم آنازل ہوتا ہے کہ خاموش۔ کچھ بولو گے تو ہم ان مسحور کے
ذمرہ میں دھکیل دیں گے۔ ہماری منشا ان کو ایسا رکھنے کی ہے اور ہمارا دل
اُسی طرح سے خوش ہے ورنہ ہمارا پروگرام خراب ہوتا ہے۔ اس پر عرض کی
جاتی ہے کہ ہم کس پر وگرمہ کے ماتحت ہیں۔ اس پر معاً حکم آتا ہے کہ تم تباہ
اور فنا شدگان کا پروگرام اور ہے اور تم کو جنت و جہنم کی آفات سے ہم
نے محفوظ کر کے اپنے میں لے لیا ہے۔ اس پر پھر بعد خوشی خاموشی طاری
ہو جاتی ہے۔

عزیز من! آپ خیال فرمادیں گے کہ یہ کس کا حال اور کس کی باتیں ہیں۔
جو بڑے ساحر سے کر لیتا ہے اور پیدا کا نہ کرتا ہے تو میں آپ کو اشارہ کرونگا
کہ آپ اُسی بجان متی کو دیکھو جس نے روز اول کے سبق سے آپ میں اُسی
عظیم ساحر کی طرح سے طوفان برپا کر رکھا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی
انکشاف کروں گا کہ یہ پروڈیوٹس چھوٹے ساحر اہل میں ایک ہیں۔ اور
احول کو دو نظر آتے ہیں۔ اہل بات یہ ہے کہ چھوٹے ساحر میں بھی بڑا ساحر

ہی کام کر رہا ہے۔ ورنہ بڑے سناٹے کے بجز اور سناٹے ہی کہاں اور کون ہے۔
جیسا عوام کو سحر عوام سے مغالطہ خوش کن دیا گیا۔ اسی طرح سے خواص کا بھی
مغالطہ خاص سے دل خوش کیا گیا۔

اب میں قدرے اپنے دیگر حالت نزول کرنے کے بعد کی عرض کرتا ہوں۔
کہ واللہ باللہ اب تو آرام حرام اور عبادت گناہ عظیم ہو رہی ہے۔ اب کیا
کروں اور کس سمت کو جاؤں۔ جو کرتا اور جس سمت کو جاتا ہوں وہ سب کچھ
یاد ہے اور اس کی ذات و صفات کے سوائے معدوم محض نظر آتا ہے۔
معمول کی نماز اور عبادت ادا کرنی محال ہے۔ کیونکہ کوئی فعل اور حرکت
کروں وہ اہل نماز اور عبادت ہے۔ اب میں عوام کی نظر میں کافر مگر عوام
اپنی محقق نظر میں مومن ہیں۔ کیونکہ وہ شہنشاہ کے حکم پر ہر لحظہ کا رہنما ہیں۔ جو
کچھ وہ بعد میں دیکھتے اور برداشت کرنے والے ہیں۔ عین شہنشاہ کی منشا اور
خوشی کے مطابق۔ اب آپ ہی فرمائیں کہ میں کیا کروں اور کیا کہوں۔
اب ہاتھ تھریں کرتے کرتے بالکل تھک گیا۔ مگر بجز خار کا ایک قطرہ
بھی بیان نہیں ہو سکا۔ تو جوش عشق کو کیسے فرو کر سکوں۔ اس کے سوائے
اور چارہ نہیں کہ تھریں کو بند کر کے بھرنا پیدا کننا مذکور میں چھلانگ لگا کر
غرق ہو جاتا ہوں۔ پھیریں لو اسلام علیکم۔

بیگم پور جدید یا کہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۳/۳

عزیزہ القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآکم

سلام سنون! والانا منہ العزیزہ ثروت صدور لایا۔ شکر یہ ہے

عزیزہ نصر اللہ صاحب کو اللہ نے دودن کی رحمت عطا فرمادی تھی اور وہ

پرسوں میرے پاس پہنچ گئے تھے اور کل ۱۳ بجے بعد دوپہر واپس تشریف فرمالا

ہوئے۔ خدا کرے کہ عزیزہ بخت لاہور پہنچے۔ آمین

عزیزہ نے اپنی تنخواہ اولیں کا وہی حشر کیا جو اُس کا ارادہ تھا۔ واللہ میرے

لئے یہ ایک جدید بار ہے۔ دیکھئے اس کو اللہ کس احسن صورت میں میرے سر پر

سے اتارے اور اس سے عزیزہ کو مال مال کرے۔ ہم سب فکر میں ہیں۔ تمباکو کی

نسبت گزادش ہے کہ آپ کے ارشاد کے بموجب بوریوں کے تمباکو کو بہت

اٹا پٹا دیا لیکن اُس کا پھیکا پن ہرگز کم نہ ہو سکا۔ البتہ عزیزہ کے جدید تمباکو کو

نصفاً نصف ملانے سے پیسے کے قابل ہوا ہے لہذا آپ اس کے لئے بندوبست

فرمادیں مشکور ہونگا۔ گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چند بالہ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲/۱۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! والانا مہ آن عزیز بشارت صدور لایا شکر یہ ہے۔ گو میری جسمانی
صحت ہرگز بوجہ کہولت عمر اطمینان بخش اور مکمل آرام وہ نہیں ہے۔ مگر چندان
قابل شکایت بھی نہیں ہے۔ مگر میں اپنے میں مدت سے ایسا اضطراب پاتا ہوں
جس سے نہ تو دن کو دلی چین ہے اور نہ راتوں کو آرام اور نیند ہے۔ بہت راتیں
مکمل جاگتے گذر جاتی ہیں مگر یہ جاگنا عام جاگنا نہیں ہے۔ جو اس جسمانی بدنی حتیٰ کہ
ملکوٹی بھی محطل ہو جاتے ہیں مگر میں بیدار رہتا ہوں۔ میں قبل ازیں اپنے بعض
نیاز نامحیات میں حماس کی مذمت تحریر کرتا رہا ہوں کہ ہر ایک میں دولت سرمدی
موجود ہے۔ مگر جو اس نے خواہ جسمانی ہوں یا ملکوتی پیدا ہو کر ہر ایک کو مرکز
سے دور اور کروڑوں میلوں پر پھینک رکھا ہے۔ تا وقتیکہ یہ کم اور نابود نہ
ہوں مرکز اس کے لئے مفقود اور نابود ہے۔ میرے عزیز! تجربہ اور مشاہدہ
سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ بہت کم لوگ گذرے ہیں۔ جن کو یہ دولت حیات
میں نصیب ہوئی ہو ورنہ اکثر تجلیات اور مقامات کی لپیٹ اور سیر کو مقامات
انتہائی خیالی کرتے ہوئے یہاں سے کوچ کر گئے۔ اور کوچ کے بعد منزل کے
مکمل طے نہ ہونے سے جنت و دوزخ میں قیام کرنا پڑا جو مصلوں کے نزدیک

وہ ہر دو دوزخ سے ہرگز کم نہیں ہیں۔

میرے عزیز بائین تھے ناسوتی اور ملکوتی مقامات کی مدت تک میری اور اس کو اپنا قیام گاہ بنائے رکھا۔ مگر ان میں اپنا اصلی اور قدیمی مرکز حاصل نہ ہو سکا۔ بعد ازاں حالت جبروتی سمحت جانکا ہی اور جانفشانی سے حاصل کی جس میں گو حالات اور کیفیات ناسوتی اور ملکوتی معدوم تھیں مگر مرکز تاہم نوز منقود تھا۔ لہذا مجھے اس میں بھی آرام اور حالت اہل جو کبھی اپنے برقیام مرکز تھی حاصل نہ ہو سکے۔ بلکہ اپنی ہستی موہوم کے ہوش جو ناسوت اور ملکوت میں حاصل تھے۔ مقام جبروت میں وہ بھی زائل ہو گئے اور جدید جو اصلی تھے۔ پیدا نہ ہوئے۔ اس سے جو مصائب اور کاوشیں میں نے برداشت کیں۔ وہ ہرگز تحریر میں نہیں آسکتیں۔ نیز عرض ہے کہ مقام جبروت محض تاریکی اور نابودگی کا مقام ہے۔ لیکن فی الواقع یہی مقام حد فاضل مابین الوہیت اور مخلوقیت کے ہے۔ اگر ناسوت و ملکوت سے کوئی الوہیت کو سفر کرنا ہے۔ تو راستہ میں جبروت کے مقام پرستی موہوم کا پیرا ہمن اتار کر ضرور بے خود ہو جاتا ہے۔ اور جب مرکز الوہیت سے ملکوت و ناسوت کی طرف آتا ہے تو بھی اس کو بادی النظر میں الوہیت اور اس کے علوم اور اس کے اختیارات کا جامہ اتارنا پڑتا ہے۔ آپ دیکھیں گے۔ کہ یہ مقام جبروت بالتحقیق الوہیت اور مخلوقیت میں حد فاضل ہے اور ایسا

مقام ہے کہ اوپر سے آنے والے کو اور نیچے سے اوپر جانے والے کو اپنے
 پیراہن سابقہ ہستیوں کے اتارنے پڑتے ہیں۔ پھر جدید میں داخل ہونا
 پڑتا ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ مقام جبروت میں مسافروں پر ایسا جبر کیا جاتا ہے
 کہ سابقہ ہستی کی یاد بھی محضب کو لی جاتی ہے۔ غالباً اس جبر سے اس کا نام
 جبروت ہے۔

میرے عزیز! اب آپ کی سمجھ میں مقام مذکور کی کیفیت اور حیثیت
 آگئی ہوگی۔ نہ کوئی بجز طاقت الہی اس سے نزول کر سکا ہے اور نہ صعود۔
 نزول کے وقت تو سرکاری طاقت کام کوئی ہے مگر صعود کے وقت گو
 اصل سرکاری طاقت ہی برسرکار ہوتی ہے مگر اس پر غلاف عبودیت پہنا
 اس کو سخت کمزور کیا ہوا ہوتا ہے۔ جس سے عشق کی بجلی کی طاقت سے
 مسافر کو کام لینا پڑتا ہے۔ اور جبروت کو عبور کرتے ہوئے الہیہیت میں
 داخل ہوتا ہے۔ بڑی شکل سے میں نے اصل کیفیت سفر مذکور کی آپ سے
 عرض کر دی ہے لیکن عبارت کیفیت کو بیان نہیں کر سکی۔ البتہ یہ مسافر
 سعید کو سفر طے کرنے سے سمجھ میں آیا کرتی ہے۔ آپ بھی سعی فرماویں گے۔
 تو بالعمیل سمجھ سکیں گے۔ عزیز من! یہی مقام جبروت ہے جس کو نزول پر
 طے کرنے پر اکتب برکلم کہا گیا۔ جس کے معنی ہیں کہ علیحدگی کی سند اس کو
 عطا کی گئی۔

اب میں اس پر مزید عرض کرنا اس وقت مناسب خیال نہیں کرتا لیکن
یہ وہ حالات اور مقامات ہیں جہاں شاذ و نادر فقرا پہنچے ہیں اور جو پہنچے
ہیں۔ انہوں نے نہ اس کو بیان کیا اور نہ اس پر کسی نے قلم اٹھائی۔ مگر آپ
کی محبت مجھ سے جبراً یہ قلم بند کر دیا ہی ہے۔ آپ ان تحریرات کو ضائع
نہ فرماویں۔ یہ نایاب ہیں۔ میرے پیارے! میں بھی یہ کچھ تحریر نہ کرتا۔
مگر آج رات یہ جولانی ہے کہ ہزاروں مرتبہ مقام مذکور سے عروج کیا اور
اسی قدر نزول۔ اب تک تو یہ حال ہے کہ ایک چھلانگ اُدھر ہے اور
دوسری اُدھر۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ نہ طولانی اب باقی ہے اور نہ اس کی
تعجب انگیز وقعت۔ اب مزید اس پر عرض کرنا کسی قدر آپ کی فہمید کو
سنکلاخ میں دوڑانا ہے لہذا سکوت بہتر ہے والسلام
گھر میں نیا نامہ ہذا سمجھا دیں اور ان کو اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور خٹہ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآئیم

سلام سنون! والانا نامہ آنحضرت صمدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ واللہ

آپ کے والانا نامہ پڑھنے سے عزیز نصرا اللہ کی نسبت تفکرات عجیب طرح

سے مجھ پر مسلط ہوئے ہیں۔ اللہ ان کو بوجہ احسن بجز و خوبی طے فرماوے۔ آمین
تم آمین۔

آنحضرت کے پناہ و تشریف لے جانے پر ضروری ہے کہ سسرال والے اپنی
دختر تنیک اختر کے ڈولے کی رخصتانہ کے حلد و فوج پذیر ہونے کی تجویز
آپ کے پیش کریں گے اس پر غور کرتے ہوئے اگر ہم عزیز کی مصروفیت اور
مزدوری دماغ پر نظر غور جھانکتے ہیں تو دل تقاضا کرتا ہے کہ بابو صاحب کے رخصتانہ
ڈولے کے لئے التوا پیش کریں۔ مگر حبیب بابو صاحب کے تفکرات کو دیکھتے
ہیں جو جوان لڑکی کے والدین کو ہوا کرتے ہیں تو طبیعت دم بخور ہو جاتی ہے۔
اندریں حالات آپ بابو صاحب سے عزیز کی مصروفیت وغیرہ مناسب
الفاظ میں بیان فرماویں اگر وہ التوا مان لیں تو بہتر اور فہم المراد ہے ورنہ
مجبوری ہے۔ پھر آپ ڈولے کا رخصتانہ منظور فرمائیوں۔ لیکن بات یہ
ہے کہ کہیں خدا نخواستہ گفتگو میں بد مزگی نہ ہونے پائے یہ سب امور
سے مذموم تر ہے۔ بہو کے عزیز کے گھر میں آنے پر پھر دیکھا جائے گا کہ اللہ
کو کیا منظور ہے۔ آپ بابو صاحب سے بہ نرمی و مصلحت پیش آویں کیونکہ
لڑکی کے والدین حالات زمانہ سے مجبور ہوتے ہیں۔

اب رہا عزیز کی نسبت تفکرات۔ واللہ میں ان سے تاہنوز بہت
متفکر ہوں۔ کیونکہ دفتر کا کام پھر امتحان کی تیاری، اس پر طرہ یہ ہے۔

لوازمات خانہ وادی۔ عزیز کی موجودہ جسمانی حالت ان سب بار کے بہ یک وقت برداشت کرنے کے ہرگز قابل نہیں ہے۔ جب عزیز میرے پاس آیا جس کو چند روز گزرے ہیں تو واللہ میں اُس کے پڑ مردہ اور لاغر اور بے روتی چہرے کو دیکھ کر دریا تھے تفکرات میں غرق ہو گیا کیونکہ میں نے اس کو قبل ازیں کبھی ایسا افسردہ نہیں دیکھا تھا۔ عزیز کے ارادہ امتحان جدید کے اصرار پر میں نے مجبوراً ہاں کر دی ورنہ اُس کی افسردگی پر میرا دل ہرگز نہیں چاہتا کہ ہاں کر دوں اور اجازت دوں۔ عزیز کی یہ حالت۔ جدید حالت ہونے کی سخت متناقض ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کیا جاوے۔ مگر سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہیں اور صدائے لائق و کان میں آرہی ہے۔ مگر چارہ کار تا ہنوز نظر سے دور ہے۔ اچھا جو اللہ کو منظور۔ کار ساز مابہ و شکر کارما۔

امید ہے آپ بھی ضرور غور فرماتے ہوئے فکر سے خالی نہیں ہوں گے فکر ہے کہ نوجوان بے اعتدال ہٹا کرتے ہیں۔ پھر کیا کیا جاوے گا۔ اب میں اپنی حالت کیا عرض کروں۔ یہ عجیب و غریب ہے۔ اذل اور اید کے عالم میں اکثر مقام ہے تعجب انگیز بات ہے کہ ناسوت و ملکوت میں بھی اذل اور اید سے ہرگز خالی اور معرا نہیں ہوں۔ بہتر ہے کہ اس پر ارادہ اور مقام اس وقت بند کروں۔ ورنہ جو طاعن اطم اپنے میں موجزن ہیں وہ تحریر میں نہیں آسکیں گے اور طبیعت زیادہ جوش میں آجاوے گی۔ لہذا سکوت بہتر

ہے۔ گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بنگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۳/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد
سلام سنون! گو والا نامہ آن عزیز بدین مضمون شرف صدور لایا کہ بخار
سے اللہ نے آرام عطا فرمادیا ہے مگر تاہنوز کھانسی زور پور ہے۔ اس سے
میری مکمل تسکین آپ کی جانب سے نہیں ہوئی۔ اور نیز اس وجہ سے کہ آپ نے
بعدش حالات مزاج مبارک سے مجھے مطلع نہیں فرمایا جس سے میرے افکار آپ
کی نسبت باقی ہیں۔ براہ مہربانی بدین تیار نامہ ہذا بواپسی ڈاک حالات خیریت
مزاج سے مطلع فرمادیں۔ مشکور ہوں گا۔

یہاں قبل انہیں اور نیز ان ایام میں بارش کثرت سے ہوئی ہے فصلیں بہت
اچھی ہیں مگر سردی بہت بڑھ گئی ہے اور گونہ تکلیف وہ ہے۔ گویا ان دنوں میں
میری صحت گونہ اچھی ہے۔ لیکن خدا جانے کیا بات ہے کہ حالات اندرونی
اس قدر پُطلاطم ہیں کہ بعض وقت یقین آجاتا ہے کہ الحمد للہ سعادت سعید
خانمہ سفر کے قریب آگئی اور یاد سے دائمی ہم کنار ہونے والا ہوں مگر پھر کچھ

رکاوٹ پڑ جاتی ہے۔ اور خاتمہ سفر کا بقایا نظر آتا ہے۔ اور ما یوسانہ بیٹھ جاتا ہوں
 عزیز من! اب میں ہر وقت اس قدر اواس رہتا ہوں کہ دل چاہتا ہے کہ اس
 قصہ عنقریب کے کسی نہج سے سیلیاں توڑ کر کہیں پرواز کر جاؤں۔ مگر حکم آتا ہے کہ
 یہ قصہ ہمارا بنایا ہوا ہے اس کے توڑنے کا حق ہمیں کو حاصل ہے لہذا وقت تیز
 پر اس کو ہم ہی توڑیں گے! اس پر نما موٹی سے صبر کرتا ہوں۔ مگر اس میں شبہ نہیں
 کہ سخت اداسی اور بد مزگی سے وقت گزار رہا ہوں زیادہ از اس سال ہوئے
 ہیں جب میں نے اہل وطن چھوڑا اور ابتدائی ایام میں تو یار کے منشا کے
 مطابق وطن قطعاً فراموش ہو گیا۔ مگر پھر یار کی محبت آمیز نظروں سے فراموش
 شدہ حالت کی یاد اور اس کی نگلشت اپنے نظروں میں پھرنے لگے جس سے
 واللہ تن بدن میں آگ لگ گئی۔ پھر یار کی تلاش میں نہ دن سوچھا اور نہ رات
 رو کر پیٹ کر اپنی تباہی اور بے آرامی میں ایک مدت عمر کی صرف کی جس
 میں یار نے بالمشافہ ملنے سے تو ضرور پرہیز کی۔ مگر اپنے آثار اور تجلیاتِ نزول
 فرما کر تسکین دلائی باقی رہی کہ ہم بہت قریب اور عنقریب آنے والے ہیں۔
 اس انتظار میں میں نے اپنے آپ کو بارہا فناء کے قریب پہنچایا تو مدت مدید
 کے بعد یار کو میری حالت زار پر رحم آیا۔ اور اپنی آمد کی مجھ سے ٹھکانی تو حکم
 ارسال فرمایا کہ ہماری تشریف آوری کے لئے جگہ اور مکاں ایسا تیار کرو جو
 نہایت صاف و شفاف اور کوڑا کرکٹ سے نکالی ہو۔ اور اس میں کسی قسم کا گرد و غبار

نہ ہو۔ اس پر سمجھنا ضروری ہے کہ یہ گرد و غبار اور کوڑا کرکٹ کونسا ہے۔ جس کو صاف
 کروں۔ دریافت کرنے پر حکم آیا کہ تمہاری ہستی ہی یہ سب کچھ ہمارے نہ آنے
 کے موجبات ہیں۔ اس کو صاف اور معدوم کرو۔ میں اس پر حیران رہا کہ اس
 کو ہوا کو معدوم کیسے کروں۔ یہ میری طاقت اور سمجھ سے بیرون ہے۔ اس کے
 لئے میں بار بار بہت ترپا اور بہت روپا اور بے شمار جنس فرس کی۔ اس پر آخر
 یار کو میرے زار پر رحم آیا اور مجھے طریقہ مذکور خود اپنے پہنانی مکالمات سے
 اور حیدرآبادوں سے سکھایا جب میں نے ان پر عمل شروع کیا تو ہستی معدوم
 اور یار ہلکا رہا۔ عمل مذکور پر مدد و نصرت کرنی یار نے نہایت پیار سے خود سکھائی
 میں پھر تو یار ہی مستقل مقیم ہو گیا۔ اب وہی ہے جو آپ کو یہ چند سطور تحریر کر رہا
 ہے۔ آپ شاید حیران ہونگے کہ میں آپ کو اختیار کے بھیس میں تحریر کر رہا ہوں
 نہیں ہرگز نہیں یار کو یہ بھیس بھی بدلنا آتا ہے اور اس وقت اس کو بدل کر آپ
 کو کسی کا ماجرا تحریر کر رہا ہے۔ عجیب کیفیت یار کی ہے۔ دم دم اور قدم قدم
 پر کبھی الٹ بریکم کا تاج مری پر رکھ کر حکمرانی کرنے لگ جاتا ہے۔ اور دوسرے
 دم اور قدم پر تاج مری سے پھینک ہم آغوش ہو جاتا ہے۔ اس سے آنے میں
 آپ کو کیا تحریر کروں۔ یہ وتیرہ و عمل ہر وقت کا ہے اس سے حالت قابو بلی
 میں میں مضطرب ہوتا ہوں۔ مگر اصل میں یہ اضطراب اور حالت یار کی ہے کیونکہ
 اس کے جوش صفات شہنشاہی اسی ایک حالت میں رہنے کی سحت مانع ہے۔

اس سے یہ سب شور و غوغا برپا ہیں۔ اب میں مزید کیا عرض کروں۔ نزول سے عروج کی جانب میلان جو تیز ہو رہا ہے۔ لہذا سلام ہاں یاد آگیا آپ کب پشاور تشریف لے جاویں گے اور یہاں کا کب عزم فرماویں گے۔

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جدید پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳/۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد علی

سلام سمن! والانا مہ ان عزیز انتظار میں تشریف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپ کی کھانسی سے واللہ مجھے بہت فکر اور اضطراب پیدا ہوا۔ یہ بہت وق کرنے والی مرض ہے۔ اللہ اس سے آپ کو کلی آرام دلویے آمین آپ تکلیف کی حالت میں جلد تر یہ تکلیف تشریف لانے کا ارادہ تحریر فرماتے ہیں تاکہ تعطیلات محرم سے پہلے آپ تشریف لا کر واپس تشریف لے جاویں۔ اس میں بلاشبہ آپ کو ضرور تکلیف ہوگی۔ آپ ایسا کرنے کا ارادہ ہرگز نہ فرماویں بلکہ آرام سے تعطیلات محرم میں یا اس

کے بھی بعد تشریف لاویں۔ ابھی مجھے کسی نے ان ایام میں یہاں آنے کے لئے نہیں بلکھا اور نہ کسی کے آنے کی امید ہے بٹ صاحبان وغیرہ ابھی یہاں سے گئے ہیں جن کے ابھی آنے کی ہرگز امید نہیں ہے۔ اگر کوئی اور جس کی نسبت تاہم نوز معلوم نہیں ہے ایک آدھ دن کے لئے آیا تو کیا ہرج ہے آپ صحت اور خوشی سے بلا تکلف تشریف آوری کا ارادہ فرماویں صحت ناکید ہے۔

میں دو تین یوم سے بیمار نہ قبض و تنفس معمولی علیل ہوں۔ تاہم امید آرام ہے۔ شکر ہے کہ عزیز نصر اللہ اپنی آسامی پر منتقل ہو گیا ہے۔ مجھے آپ کا فکر بہت ہے اللہ آپ کو جلد اور کلی شفا اور آرام عطا فرماوے حالات سے جلد جلد مطلع فرماویں۔ والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جینڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۰/۳/۲۰۲۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآج

سلام سنوں! میں پرسوں ایک نیا زمانہ آپ کی خدمت میں ارسال

کر چکا ہوں۔ چونکہ کل ایک والا نامہ بابو عطا الہی صاحب کی جانب سے
 ازپشاور مجھے موصول ہوا ہے جس کی نسبت آپ نے بھی اپنے والا نامہ میں
 تحریر فرمایا تھا۔ لہذا میں کچھ اُس کی نسبت گزارش کرتا ہوں کہ آپ کے
 اُن تعلقات کو جو مجھ سے آپ کو اور عزیز نصر اللہ صاحب سے ہیں۔ بابو عطا
 نے مجھے تاکید فرمائی ہے کہ بہ تقریب برات عزیز موصوف میں بھی ضرور
 آپ کے ہمراہ اُن کے ہاں پشاور پہنچیں اور نیز سکیم جدید ماہ اپریل سے
 راج ہونے سے اپنی مجبوری تحریر فرمائی ہے کہ ہم اس وقت پشاور چھوڑ نہیں
 سکتے ہیں۔ کیونکہ احتمال نقصان ہے۔ نیز انہوں نے اپنی توسیع مبیعا و ملازمت
 خود اگست ۱۹۳۷ء بھی تحریر فرمائی ہے۔

گو میں ان کو تا ہنوز جواب دینے کے اس وقت قابل نہیں سمجھتا، کیونکہ
 آپ سے میں نے مشورہ نہیں کیا ہے اور امید ہے کہ آپ سے مشورہ کے بعد
 اُن کے اصرار کے بموجب ان کو ضرور جواب ارسال کروں گا۔ مگر میں اس
 سے قبل آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ کیا بابو صاحب اس معاملہ کو اگست
 آئندہ تک ملتوی نہیں کر سکتے۔ اُس وقت تو بابو صاحب کو جو ازالہ تشویش
 لانا ہر طرح سے ممکن ہو گا۔ خواہ فراغت سے ورنہ رخصت سے۔ مجھے
 حالات مفصل معلوم نہیں ہیں۔ ورنہ اپنی رائے ناقص عرض کر سکتا۔
 اگر پشاور بنانا پڑا تو میں بشرطِ صحت نہایت خوشی اور شوق سے

ہمراہ برات مبارک ہونگیا۔ کیونکہ یہ برات اپنے عزیز نصرت اللہ صاحب کی
ہے جس کی شمولیت میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ لیکن یہ خیال کرتے ہوئے کہ
برات کے پٹا اور جانے سے آپ اخراجات کثیر کے متحمل ہونگے میرا دل
اس کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ آپ خواہ مخواہ اس قدر اخراجات کے
متحمل ہوں۔ اگر جانا پڑا تو اس تقریب کے پٹا اور بھی دیکھ لیا جاوے گا۔ مگر
اخراجات کثیر کے آپ کو زہر بار دیکھ کر دل میں افکار کثیر پیدا ہوتے ہیں جن کا
اذالہ محال ہے۔ میں تب زیادہ گزارش کروں مگر آپ سے بالمشافہ گفتگو
سے بات طے ہوگی۔ آپ اپنی حالت کھانسی اور ارادہ تشریف آوری سے
مطلع فرماویں کہ کس تاریخ کو ہوگی۔ میں تین چار روز سے قیض اور خفیف
تنفس کے عوارض میں مبتلا ہوں۔ جلد آرام کی امید ہے والسلام۔
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پوہ چندیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳/۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! والانا مہ ان عزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے والانا

سے آپ کی کھانسی کا حال تاہنوز بدستور پڑھ کر بے شمار فکر پیدا ہوا۔ فکر
 مذکور نے مجھے مجبور کیا کہ میں کسی حکیم حاذق سے اس کے حتمی علاج کا استفادہ
 کروں۔ لہذا میں ان سے ملا اور حالات بیان کرنے پر انہوں نے مجھے
 محرب نسخہ بتلایا جو منقولہ ورق پر تحریر ہے۔ آپ اس کو بنوا کر ضرور استعمال
 فرمادیں! انشاء اللہ تعالیٰ کلی آرام اور شفا ہونے کی امید کامل ہے۔
 اس میں ہرگز تامل نہ فرمادیں۔ تاکید ہے فقط والسلام
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور خدیباہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۹/۳/۳۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد علی

سلام سنون! والاناہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے جو الانامہ
 مذکور سے آن عزیز کی تشریف آوری مع دیگر عزیزگان کا حال پڑھ کر نہایت
 خوشی و انبساط رونما ہوئی۔ خصوصاً اس وجہ سے کہ آپ کی طبع مبارک کھانسی
 سے اب صحت یاب ہے۔ الحمد للہ علی ذلک۔ بسم اللہ آپ تشریف
 لائیں۔ میں ۲۲ کو بعد دوپہر چشم براه بوتلگا۔ آپ تمباکو لائیں گے لیکن عزیزگان

کے ہمراہ ہونے سے آپ بر سواری ٹانگہ تشریف فرما ہونگے۔ لہذا امید ہے کہ آپ
 تمباکو بھی ٹانگہ میں لادیں گے اور معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بدیں وجہ مزدور کی نسبت
 تحریر نہیں فرمایا کہ یہاں سے ارسال کیا جاوے۔ میں اپنی حالت صحت کیا گزار
 کروں۔ فی الواقعہ یہ اچھی نہیں ہے۔ فیض اور تنفس کی خرابی اکثر چند مہینے سے ہر
 وقت رہتی ہے جس سے طبیعت سخت بے مزہ اور تکلیف میں مبتلا رہتی ہے
 اسی وجہ سے میں اسی وقت مسہل کی دوائی کھانے والا ہوں۔ اور اللہ کے
 فضل سے امید کرتا ہوں۔ کہ آپ کی تشریف آوری تک مجھے ان تکالیف
 سے آرام ہوگا۔

میں کیا گزارش کر رہا ہوں کہ گزشتہ کے ایام میں جب میں مرض پیش سے
 بیمار ہوا تھا۔ تو مجھے شدید پیدا ہوا تھا کہ یہ مرض مجھے ہیڈک کیور کثرت سے کھانے
 سے پیدا ہوئی ہے۔ اس لئے میں نے ارادہ کیا تھا کہ اس کو آئندہ نہیں
 کھاؤں گا۔ مگر تکلیف تنفس برتی تکلیف ہے۔ لہذا اس میں تکلیف مذکورہ دونا
 ہونے پر پھر مجھے ہیڈک کیور کھانی پڑی اور بہت کھانی نیز کھارہا ہوں۔
 بحالات مندرجہ بالا آپ کے فرستادہ ہیڈک کیور قریب خاتمہ کے تھے
 لہذا براہ مہربانی آپ اور ہیڈک کیور ڈاکٹر سے تیار کرنا ضروری ہے۔
 مشکور ہوں گا پہلے اور اب جولائی کے۔ ان کی قیمت تشریف آوری
 پر پیش کی جاوے گی۔

باقی بوقت حصول نیاز معروضات عرض ہونگے والسلام

نگھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پوجیٹا یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآئکم

سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ میں

مے گویاں مقوی اعصاب معلومہ حسب ارشاد آن عزیز تین روز گذرے ہیں۔

تو اس طرح سے کھانی شروع کیں کہ نصف گولی ہمراہ چاہ جس میں زیادہ دودھ

تھا بوقت صبح کھانی شروع کی۔ اسی طرح دو دن کھائیں۔ اس سے معدہ اور معاً

میں پہلے روز تو کم مگر دوسرے خوب حرارت معلوم ہوئی۔ بلکہ دوسرے روز دو

مرتبہ کسی قدر سوزش سے اجابت ہوئی اور جسم میں بھی کچھ غیر معمولی حرارت معلوم

اور محسوس ہوتی رہی جس سے میں نے کل اور آج گولی نہیں کھائی۔ نیز عرض ہے

کہ اس کے ہمراہ بادام روغن ایک ایک چھ پینا رہا ہوں۔ سوائے حرارت کے

اور کوئی فائدہ مجھے معلوم نہیں ہوا۔ ارادہ ہے کہ حرارت سے آرام آ۔ فیہ پر

پھر کسی روز ہتعال کر دیں گا۔ تاہنوز اس سے اعصاب کی کمزوری کو آرام نہیں ہوا

آگے جیسا آپ تحسیر فرماویں۔ اُس پر عمل کروں۔ اعصاب بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ مطلع فرماویں۔

افسوس ہے کہ آپ کے گلے کی شکایت تاہنوز باقی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ اس سے آپ کو آرام عطا فرماوے۔ آمین۔ تم آمین امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے والسلام گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

سیکیم پور جینڈیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۴/۴

عزیز القندمن جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآئیم

سلام سنوان! والا نامہ شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ میں اپنی جسمانی حالت آپ سے کیا عرض کروں کہ کیسی بد سے بدتر ہو رہی ہے۔ حالات اپنے یہ ہیں کہ سابقہ تیار نامہ میں نے دو دن مقوی اعصاب نصف نصف روزانہ گولی کھانے کی شکایت آپ سے عرض کی تھی۔ مگر بعد شش شکایت مرقومہ سابقہ پر اضافہ ہو گیا کہ زبان کے وچلا میں بجا نب راست دانتوں کے قریب آبلہ نمودار ہو گیا۔ جو ابھی تک شدت سے تکلیف دہ ہے۔ اس کے دو ہرے تیسرے روز

علاقت مذکور کے علاوہ حلق میں ایسی بھینسیاں پیدا ہوئیں۔ کہ لعاب دہن اب بصد مشکل فرو ہوتا ہے۔ اور ان کی درد کان تک دورہ کرتی ہے۔ معمولی یونانی دوائی علاج کر رہا ہوں مگر تاہنوز فائدہ مرتب نہیں ہوا۔ مگر امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آرام کی صورت پیدا ہو جاوے گی۔ لیکن اس وقت ان عوارضات کی تکلیف معتد بہ ہے۔ آپ ہرگز فکر نہ فرمادیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہونے والا ہے۔ گو حالات مذکور بوجہ درد مذکور تکلیف دہ ہیں۔ مگر اپنی حالت پر آزار اور کم شدگی ہرگز کم نہیں ہے بلکہ پہلے سے افزوں تر ہے۔

پیارے مولوی صاحب! آپ نے دیکھا اور آزمایا ہو گا کہ عوام الناس نفس کی شکایات سے لبریز ہیں۔ اور ہمیشہ بزرگ لوگ اس کی بڑی ذمیت کرتے چلے آئے ہیں جو واقعی ایک مبتدی کی تخریب کا ایک حربہ عظیم اور دشمن شدید ہے۔ لیکن آگے چل کر اس کی ماہیت کو بہ نظر غور دیکھا گیا۔ تو یہ حکمت الہی کا پورا اور سجت مفید عطیہ ہے۔ فی الواقعہ نفس وہ نعمت ہے جس کے بجز قیام زندگی محال ہے۔ اسی کی جانب اللہ صاحب فرقان حمید میں فرماتے ہیں کہ وما خلقت ذاباطلاً یعنی ہم نے نفس بے سود پیدا نہیں فرمایا میں نے اوپر جا کر اس کی تخریب اور اس کے اثرات کو بچشم غور دیکھا جہاں جس انداز سے۔ سے ہر ایک متنفس اور تنفس کو سپرد کیا گیا ہے تو میں اس کی مصلحتوں اور خوبیوں سے ششدر رہ گیا۔ بجز احسن کے میری زبان سے اور کچھ نہ نکل سکا۔ کیونکہ نفس فی الواقعہ ہر ایک

جسم کا رب یعنی پرورش کنندہ ہے اور اسی سے ہر ایک جسم کا قیام اور نمو بلکہ ظہور
 ہے۔ میں نے مشین الہی ہذا کی ابتدا دیکھی اور اُس میں سامان پرورش کی ساخت دیکھی
 اور خوب دیکھی واللہ وہ تو خاص منشاۓ الہی کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ اسی سے ذات
 پاک کی صفات کا اظہار ہو سکتا ہے اور ہو رہا ہے۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ بعض
 اجسام میں روحانیت غالب رکھی تھی۔ اور بعض میں جسمانیت۔ لیکن یہ
 سب ظہور صفات کی مختلف تدابیر ہیں جن پر کسی چون و چسرا کی
 گنجائش نہیں ہے۔ میں نے یہ دیکھ کر اپنے میں اعتراض مرتسم پایا کہ سب کے سب
 روحانیت سے برتر کیوں نہیں کئے جاتے۔ معاً کارکن عظیم کی طرف سے مجھے
 حکم آیا کہ اپنی چشم بصیرت یادہ واکر وکہ روحانیت کے سوائے دوسری ہماری
 صفات کیوں معطل رہیں۔ یہ پاگل کی بڑ نہیں ہے۔ بلکہ ایک رانا شہباز کا مشاہدہ
 ہے جو ہرگز غلط نہیں ہے۔ البتہ اس مقام کو کم لوگوں نے دیکھا ہے۔ کیفیات مندرجہ
 نیا نامہ پر اعتراض دل میں پیدا نہ کریں کیجی مفصل عرض کر کے اطمینان آن عزیز
 کہ دوں گا۔ اس قدر تحریر کرنے پر درونے مجھے بہت تیا لہذا سلام
 سب کو دعا و سلام۔

بیگم پور جڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور۔

مورخہ ۱۰/۴/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تیکم
سلام سنون! میری جسمانی شکایت مرض نا حال اسی طرح سے ہے جیسا
میں نے سابقہ تیا ز نامہ میں آپ سے گزارش کی تھی۔ مگر یہ ضرور ہے کہ پہلے سے
قدرے آدم معلوم ہوتا ہے۔ تاہم تکلیف سے خالی نہیں ہوں۔ اُمید و اتق ہے
کہ اللہ آدم عطا فرما دیوں گے۔ فکر پر گزرنہ فرماویں۔ والسلام

بیگم پور جڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور۔

مورخہ ۱۱/۴/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تیکم
سلام سنون! کل شام وقت والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ جس میں
آپ نے عزیز کی شادی کے افکار و منظر اب اس قدر تحریر فرمائے ہیں کہ میں
ان کو سکون قلب سے پڑھ نہیں سکا۔ اور آپ کی منظر ابی قلبی نے مجھے بھی سخت
مضطرب کر دیا۔

عزیز من! دیکھا یہ شجاعت دینا ناپاک کے ایسے ہیں کہ باوجود عزیز کی

شادی کی تقریب آنے کے جو نہایت خوشی کا موقع ہے ایسا اُس کو دشوار اور غم انگیز بنا دیا ہے کہ الامان۔ اگر کوئی چیز ہم چوقسم دستیاب نہ ہو تو اُس کے نہ ہونے کا غم جان کھاتا ہے مگر حیب وہ مہیا ہو جاوے تو اُس کے تہیہ اسباب جان مارتے نظر آتے ہیں۔ اس سے بعض حضرات دنیا کو طلاق کہہ کر اس سے الگ ہو گئے اور آرام میں گئے۔ مگر ہمارا نقشہ ہی اور ہے اور اسی وجہ سے شب و روز دنیا کے لکڑ کوپ کی آماجگاہ ہیں۔ اللہ رحم کرے۔ میری رائے ناقص یہ ہے کہ آپ گھبراہٹ پر گز نہیں اللہ کا راز ہے۔ بالفعل آپ فریقِ ثانی صاحب کے جواب کا انتظار فرمادیں۔ ممکن ہے اُن کی موجودہ رائے اور ارادہ سے ہمارے حسبِ طلب بات برآمد ہو جاوے اور اُن کے جواب تک تو آپ سکون سے کام لیں۔ اگر آپ مناسب خیال فرمادیں تو ایک خط بہت جلد شیخ صاحب کو تحریر کر دیں جس میں سببِ نصر اللہ کے امتحان کی ضرورت اور اہمیت درج ہو اور شادی کی صورت میں احتمالِ نقصانِ امتحان درج ہو۔ شیخ صاحب بھی نصر اللہ کے خاص بہتری طلب اور خیر خواہ ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ بالفعل ارادہ شادی کو ملتوی فرمادیں اگر یہ تجویز کارگر نہ ہو تو پھر آپ پشاور وغیرہ میں جہاں آپ اپنا فائدہ خیال فرمادیں مقام شادی پسند فرمادیں اور اُس کا سامان اور تہیہ فرمادیں۔ لیکن اگر یہ تجویز آپ پسند نہ فرمادیں تو جیسا آپ مناسب خیال فرمادیں اُس کے سامان اور تیاری کی جدوجہد فرمادیں۔

مرض سے مجھے اب معتدبہ آرام ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بقایا مرض جلد
رفع ہونے کو ہے۔ والسلام۔

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۸

عزیز القدر میں جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! والانا مہ آن عزیز بشارتِ صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ جو تاریخ
شادی مقرر ہوئی ہے۔ اس میں اب گنجائش چون چہا ہرگز نہیں ہے۔ از آنکہ
وہ جس طرح پر راضی ہوں ہم کو اس میں اعتراض ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جو ان
لڑکی والدین کے گھر میں والدین کے لئے وبال جان ہوا کرتی ہے۔ لیکن اس
میرے دل میں عزیز نصر اللہ کی حالت کی طرف غور سے دیکھنے پر ایک ہر اس عظیم
برپا ہونا ہے۔ کیونکہ عزیز کا دماغ جیسا کہ آپ جانتے ہیں مرض سے کثرتِ خون
کا اخراج ہو کر کمزور ہو چکا ہے۔ اور کمزوری مذکور کی حالت میں کام منصبی اور تباری
امتحان کی محنت کو تو اللہ کے فضل خاص سے عزیز بوجہ احسن نبھائے جاتا ہے مگر
اہلیہ کی خدمات کا جب عزیز پر زور پڑا تو کیا بنے گا۔ واللہ میں اس سے میں

ایک ہر اس عظیم اپنے دل تحفیت میں پاتا ہوں۔ مگر کیا کیا جاوے وقت آنے پر
 دیکھا جاوے گا۔ میں اس قدر تحریر کر چکا تھا کہ عالم بالاسے ایک زبردست
 تحریک نے نزول فرمایا کہ وقت آنے دو سب امور اور اس کے ماوا۔
 ہماری یہ قدرت ہیں ہیں۔ اس سے گونہ تسکین پیدا ہوئی۔ لہذا میں مضمون
 مذکور کو ختم کرتا ہوں۔ امر مذکور کو جو میرے دل میں ایک طلاطم افکار پیدا کر دیا
 تھا۔ ذات الہی کے حکم پیغام مذکور کے بھروسہ پر چھوڑتا ہوں۔ وقت آنے پر
 دیکھا جاوے گا۔

آپ نے اپنے والانا مہ میں ہمارے سب افراد کفیدہ کو تقریب سعید
 شادی پر مدعو فرمایا ہے۔ لیکن گزارش ہے کہ ایسا ہونا مناسب نہیں ہے۔
 البتہ بشرط صحت جیسے بھی بن پڑے گا نیا مند اور عزیز ہند ضرور معاہدت شمولیت
 تقریب حاصل کرنے کی سعی بلیغ کرتے ہوئے وقت پر حاضر ہو جاویں گے۔
 اس وقت میری صحت خراب ہے اور خون کی خرابی کی شکایت ہے۔
 انگریزی دوائی سار سپر بلا پی رہا ہوں۔ دیکھئے نتیجہ کیا برآمد ہو۔ مگر تکلیف میں
 ضرور ہوں۔ آپ کے فکر عیالیت نے مجھے علاوہ اس کے مضمل کر رکھا ہے۔ حیران
 ہوں کہ کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونے والا ہے۔ اللہ کی ذات پاک پر بھروسہ اور
 توکل ہے اس لئے چنناں فکر نہیں ہے۔ آپ اپنی حالت سے بواپسی ڈاک
 مطلع فرماویں کہ اب کیا حال ہے۔ مجھے آپ کا صحت فکر دامن گیر ہے۔

آپ فکر نہ فرماویں وقت پر انشاء اللہ تعالیٰ سب کام سہرا انجام ہونے والے
ہیں ان میں ہرگز اٹکاو نہیں ہوگا۔ اللہ سے یہی امید ہے والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا وسلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۲/۳/۲۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد حکیم
سلام سنون! والانا مہ ان عزیز بھرت صدور شکر یہ ہے۔ واللہ حبیب
میں نے جناب بے بے صاحبہ کی بیماری بوا میر کا حال آپ کے سابقہ فالنامہ سے
پڑھا ہے۔ اپنے دل میں پرازا نسوس ایسا نکل پیدا ہوا ہے جو تھری سے بیرون
ہے۔ خدا کرے کہ اس موذی مرض سے جلد آرام ہو۔ آمین۔ میرے خیال میں اگر
ابھی اس کا کما حقہ علاج کیا جاوے تو انشاء اللہ تعالیٰ کلی آرام کی امید واثق
ہے۔ دعا ہے کہ شافی مطلق ان کو جلد آرام اور شفا عطا فرماوے آمین۔
تاہم آپ میری طرف سے ان کی عیادت فرماتے ہوئے حالات سے
جلد مطلع فرما کر مشکر فرماویں۔

انشاء اللہ تعالیٰ میں اور محمد علی حاضر ہونگے۔ مگر شادی سے فراغت

پر میری واپسی بہت جلد ہوگی کیونکہ یہاں ضرورت ہے۔ نیز موسم بہت گرم ہوگا۔ مجھے حیرت ہے کہ باوجود اس قدر مسہل کرنے کے آپ کو غوطہ سے تاہنوز نجات نہیں ملی۔ اطبا اس کی کیا تشخیص کرتے ہیں دعا ہے کہ اللہ آپ کو اس سے آرام عطا فرمادے۔ آمین۔ میں اپنی حالت آپ سے کیا عرض کروں۔ آپ کی مقوی اعصاب گو لی کھانے پر جو تحریک خون پیدا ہوئی۔ اس سے ابھی تک مجھے نجات نہیں ملی۔ میں اس کے علاج کی خاطر انگریزی سارپریلاپی رہا ہوں۔ اس کو پیتے آج آٹھ ماں روز ہے۔ قد سے آرام معلوم ہوتا ہے۔ دیکھئے نتیجہ کیا ہے۔ اُمید بہتری ہے۔

میری عینک بہت کمزور ہو گئی ہے جس سے تکلیف ہے۔ ارادہ کرتا ہوں کہ ماہ جمال کے خاتمہ کے قریب لاہور جا کر امتحان نظر کر اکر عینک خریدوں۔ سردار شورا ج سنگھ صاحب میرے ہمراہ ہوں گے۔ اس سے فارغ ہو کر پھر واپسی کا ارادہ ہے۔ آپ عزیزان ناصر اور کستور سے فرمادیں کہ آپ کی کامیابی امتحان پر میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں۔ اگر آپ ضیافت کھلانے کا ارادہ کریں گے تو میں کھانے کے لئے تیار ہوں۔

اُمید ہے اور خدا کرے کہ آپ اور بے بے صاحبہ بخیریت اور

بہ صحت ہوں۔ والسلام۔

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۹/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! والانا مہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ میں
جواب والانا مہ جلد اس وجہ سے آپ سے عرض نہ کر سکا کہ میں انوار گذشتہ کو
بیمار ہو گیا۔ جس سے اب تک مکمل نجات نہیں ملی۔ مرض یہ ہے کہ بروز مذکور میں
درد شکم سے جس سے عمر بھر کبھی سابقہ نہیں پڑا تھا۔ درد کے علاوہ قے بھی ہمراہ
تھی۔ چند قے ہو کر یہ تو بند ہو گئیں مگر درد شکم باقی رہی۔ پھر دوانی کھانے سے
اسہال ہوتے رہے جن کا لقا یا کل بھی موجود تھا۔ شکر ہے اب آرام معلوم ہوتا ہے
مگر تاہنوز طبیعت بالکل صاف نہیں ہے۔ کیونکہ قدرے نفخ موجود ہے تاہم
اللہ سے امید ہے کہ بتدریج آرام ہو جاوے گا۔ میں کیا عرض کروں اب یہ
زندگی تو میرے لئے وبال جان بنی ہوئی ہے۔ کبھی بھی تو وقت آرام سے نہیں گذرتا
کبھی کوئی شکایت جسمانی آدبانی ہے اور کبھی کوئی۔ نہ یہ خواب ختم ہوتے ہیں۔
اور نہ سینے بند ہونے میں آتے ہیں۔ میں دیر سے گھر میں بند ہوں۔ اور اب
بہت وقت پہلے سے اداس ہوں۔ لہذا دیر سے ارادہ کئے ہوئے تھا، کہ
چند روز کے لئے سجا لندھرا لاہور ہو آؤں۔ تاکہ طبیعت کچھ بہل جائے۔ مگر اب
مذوری جسم میں اس قدر ہے کہ بغیر عنایت بیٹیا بھی محال ہو رہا ہے۔ تاہم میرا

ارادہ ہے کہ بصورت کلی آرام ہونے کے جس کی اُمید و اُتق ہے پرسوں بروز
 شنبہ بتاریخ یکم ماہ مئی صبح کی گاڑی سے جالندھر چلا جاؤں اور پھر وہاں سے
 یہ ہمراہی شورا ج سنگھ صاحب وغیرہ لاہور پہنچوں۔ اور اگر ہو سکے تو عینک خرید
 کروں اور پھر واپس آجاؤں۔ ابھی تک میں آپ کے اس ارشاد کی تعمیل نہیں
 کر سکتا کہ کس روز ہم لاہور پہنچیں گے۔ البتہ جالندھر پہنچ کر میں ضرور عرض کرنے کی
 سعی کرونگا۔ جس کے مطابق آپ لاہور شریف لا کر مشکور فرماویں۔ اور بشرط امکان
 خرید عینک میں آپ امداد فرماویں۔

مجھے بے بے صاحبہ کی علالت کا تاہنوز بہت فکر ہے اللہ ان کو آرام عطا
 فرماوے۔ خدا کرے کہ آپ کی غوطہ زنی بند ہوگئی ہو۔ حیران ہوں کہ یہ کیا مرض ہے
 چونکہ عنقریب ملاقات ہونے والی ہے لہذا باقی امور بالمشاورت عرض کئے جاویں گے
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنبہ یارہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخ ۱۵/۴

عزیز القادر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
 سلام سنوں! میں سفر معلومہ اور جالندھر سے کل واپس آیا ہوں۔ عینکوں
 کی نسبت تو یہ سفرِ سعادت ناکام رہا۔ کیونکہ جدید عینکیں سابقہ مستعملہ عینکوں سے

سے بدتر اور خراب تر ہیں۔ ہرگز کام آنے کے قابل نہیں ہیں اور میں نے انہیں پھینک دیا ہے۔ افسوس ہے کہ آپ صاحبان کو میں نے نکال لیا ہے اور میں مگر

بے سود۔

شملہ سے بٹ صاحبان کا خط مجھے کل پہنچا ہے جس میں وہ تحریر کرتے ہیں۔

کہ ہم ایام تاجپوشی میں یہاں یعنی نیا زمند کے پاس آنے والے ہیں۔ میں نے ان کو تحریر کیا ہے کہ لاہور مولوی صاحب یعنی آنحضرت مجھے ملے تھے اور انہوں نے

یعنی آنحضرت سے فرمایا کہ ۲۲ ماہ حال کو عزیز نصر اللہ کی شادی مقرر ہو چکی ہے

اور میں اپنے احباب کے زمرہ میں شامل سے بٹ صاحبان یعنی آپ کو تقریب

مذکور پر مدعو کرنے والا ہوں۔ لہذا میں نے آپ کو تحریر کیا ہے کہ وہ آپ کو

ضرور مدعو کرینگے۔ آپ اب غور کر لیویں کہ فریب وقت میں کیا آپ دو مرتبہ

رحمت لے سکتے ہیں۔ اگر مل سکے تو بہتر ورنہ آپ تحریر فرمادیں کہ بصورت ایک

مرتبہ رحمت ملنے کے آپ یہاں آنا پسند کرینگے یا گوجرانوالہ جانا۔ گوجرانوالہ

میں انشاء اللہ تاملے میں بھی موجود ہوں گا۔ میں نے تاکید کی ہے کہ وہ جلد جواب

ارسال کریں۔ اندر میں حالات آپ ان کو جلد دعوت کے کارڈ ارسال فرمادیں۔

آپ اپنی اور بے بے صاحبہ کی حالت سے مطلع فرمادیں امید ہے بہتر ہوگی۔

والسلام

مگر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چند یا نہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۰/۳/۵۰ عزیز القدمین جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
سلام مستون! خدا کرے کہ آپ اور بی بی صاحبہ خیریت سے ہوں۔ کل بروز اتوار لڑاکہ شنگہ

معہ اہلیہ و بچہ پیش میاں قشرب لائے اور آپ کے مدعو فرمانے بشمولیت بہ تقریب سعید

شادی عزیزم نصر اللہ صاحب بہت خوش تھے اور اپنا حتمی ارادہ ظاہر کرتے

تھے کہ ہم سب جن کو مدعو کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۲ ماہ حال کو دس بجے

دن کے گوجرانوالہ بالضرور ہو جاویں گے اور دوسرے روز یعنی ۲۳ کو ۲ بجے بعد

دوپروہاں سے واپس ہونگے۔ مجھ سے انہوں نے بہ اصرار کہا کہ آپ مولوی صاحب

یعنی آنحضرت کی خدمت میں یہ تاکید بذریعہ نیاز نامہ عرض کروں۔ کہ ان کے فروکش

ہونے کے لئے خاص علیحدہ مکان تجویز فرماویں جس میں سب افراد بہ آسانی رہ سکیں

اور اس میں کوئی دیگر مہمان نہ ہوں کیونکہ ان کے ہمراہ مستورات ہوں گی۔ وہ

اس بات پر بخوشی اصرار کرتے تھے کہ کیا اچھا ہو اگر مولوی صاحب ان کی دختر

بی بی تاج کور کو جو جھنگ میں اپنے شوہر ڈاکٹر جوتی پرثا صاحب روتنا ہیلتھ

آفیسر جھنگ کے پاس ہے تقریب مذکورہ پر مدعو فرماویں۔ لہذا مناسب ہے

کہ آپ بدین نیاز نامہ نہ ایک والا نامہ ڈاکٹر صاحب کے نام جھنگ

ارسال فرماویں تاکہ وہ بھی تقریب سعید کی شمولیت حاصل کر سکیں۔

میں اور کیا گزارش کروں اپنے افکار آپ پر دو صاحبان کی صحت کے

متعلق بہت ہیں۔ نیز آپ کے اخراجات کا بھی بہت فکر ہے لیکن قبل ازیں کسی بارگاہ سے اس کا اطمینان دلایا جا چکا ہے۔ لہذا موجودہ حالت کا چنداں فکر نہیں معلوم ہوتا۔ بعد ازاں دیدہ یاد کہ اللہ صاحب کس نہج سے انتظام فرماتے ہیں۔

نیز عرض ہے کہ حسب ارشاد آنحضرتؐ میں اور عزیز محمد علی یعنی مہند انشاء اللہ تعالیٰ نے ۲۱ ماہ حال کو بذریعہ فرنیٹر میل صبح کو جالندھر سے سوار ہو کر دس بجے دن سے پہلے گوجرانوالہ آپ کی خدمت میں پہنچ جاویں گے۔ اور ہمارے ہمراہ سپر خور و سردار کیپر سنگھ صاحب یعنی شواج سنگھ معہ اپنے بیال کے ہونگے۔ ہم گوجرانوالہ گاڑی سے اترینگے لیکن وہ سیالکوٹ کو اپنے رشتہ داروں کے ہاں چلے جاویں گے مگر دوسرے روز دس بجے دن کے قریب یہ سب لوگ گوجرانوالہ آپ کے در و دولت پر حاضر ہو جائیں گے۔ آپ براہ مہربانی ان لوگوں سے علیحدہ مکان میرے لئے تجویز فرماویں میرے لئے کسی اچھے اور پر تکلف مکان کی ہرگز ضرورت نہیں ہے مہموی جھونپڑی کافی ہوگی لیکن ضروری ہے کہ سب علیحدہ اور تنہائی میں ہو۔ اس وقت بہ تقاضائے اپنی حالت کے دل میں جوش پیدا ہو رہا ہے کہ آپ سے بعض رموز روحانی جو اپنی حالت ہیں اور جن میں مقیم ہوں عرض کر دوں۔ لیکن قرب ملاقات کے پیش نظر میں اس کو اس وقت پر چھوڑنا ہوں۔ آپ

بدین نیاز مانہ اپنی اور بے بے صاحبہ کی خیریت مزاج سے ضرور بالضرور
مطلع فرمادیں۔ مشکور ہونگا۔ والسلام
بے بے صاحبہ اور عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۶/۵/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد

سلام سنون! والا نامہ آنحضرت صدر لایا۔ شکر یہ ہے۔ میں
انشاء اللہ نکلے حاضر خدمت اقدس ہونے کے لئے تیار ہوں اور ۲۱
ماہ حال کو فرنیئر میں سے معہ عزیز محمد علی ضرور حاضر ہو جاؤں گا۔ شہزاد سنگھ
جیسا کہ میں نے سابقہ نیاز نامہ میں گزارش کیا تھا اور ہمراہ ہوں گے۔
اندیزیں حالات آپ کا لاہور اُس روز میری خاطر تشریف لانا محض تکلف
ہے۔ وراں حالانکہ آپ کو فرصت بھی نہیں ہے۔ میں اپنی حالت کیا
گزارش کروں۔ صحت جسمانی کے لحاظ سے میری حالت ناگفتہ بہ ہے۔
گر می موسم پیدا ہو کہ پیاس بعد دوپہر زیادہ لگتی ہے اور متواتر پانی پیا جاتا
ہے مگر اس سے نہ بھوک لگتی ہے اور نہ کھایا جاتا ہے اور رات آخری

حصہ کچھ نفع ہو کہ فم معدہ میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔ کئی روز سے یہی وطیرہ
 چلا آتا ہے اور جسمانی کمزوری روز افزوں ہے۔ واللہ اگر آنحضرت کے صاحبزادہ
 صاحب کی تقریب شادی کی بجائے اور کسی صاحب کے ہاں ایسی تقریب
 ہوتی اور ہر چند وہ مدعو کرتے ہیں عیاذاً باللہ کبھی جانے کا ارادہ نہ کرتا
 کیونکہ بالکل جسم میں ہمت نہیں پاتا ہوں۔ امید ہے کہ کہ بحالات مذکور
 آپ مجھے بعد فراغت از رسومات شادی جلد واپسی کی اجازت مرحمت
 فرماویں گے۔ کیونکہ اندیشہ ہے طبیعت زیادہ بیمار نہ ہو جاوے آپ نے
 جو میری ناکارہ مدد کا والا نامہ میں ذکر تحریر فرمایا ہے۔ مجھے اس سے بدیں
 وجہ ذکر کرتے نہ امت ہوتی ہے کہ جو کچھ میں چاہتا تھا اس قدر موجودہ کم
 انتظامت سے آنحضرت کی مدد نہیں کر سکا۔ میں آپ کی اور بے بے صاحبہ
 کی علالتوں سے سحت مضطرب اور متفکر ہوں۔ اللہ آپ کو آرام عطا
 فرماوے۔ آمین۔ مجھے بٹ صاحبان کا چند روز ہوئے تو خط آیا تھا۔
 جس سے معلوم ہوا کہ وہ ۱۱-۱۲ ماہ حال کو یہاں آنے والے تھے۔ مگر
 عزیز نصر اللہ کی تقریب شادی کی تمولیت کی خاطر نہ آسکے مگر گویا نوالہ
 ضرور ہوں گے۔ مجھ سے میری گویا نوالہ کو روانگی کی تاریخ دریافت
 کرتے تھے۔ تاکہ ہمراہ چلیں۔ مگر میں نے اس کا مصلحتاً جواب تحریر نہیں
 کیا تاکہ میں اکیلا ایک روز پہلے جا سکوں۔ خدا کرے آپ خیریت سے

ہوں۔ والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پورہ

مورخہ ۲۵/۳۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد
سلام سنون! میں آپ سے رخصت ہو کر جالندھر سٹیٹن پر پہنچا۔
تو میرے استقبال کے مفصلہ ذیل اشخاص موجود تھے
کل جالندھر سے آتے وقت راستہ میں مجھے درد شکم ہوتی رہی۔
مگر شکر ہے کہ گھر آکر آرام ہو گیا۔ اب اچھا ہوں۔ آپ نے جو عنایات
گو جرانوالہ مجھ پر مبذول فرمائیں۔ ان کا بہت بہت شکریہ ہے والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چندریالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳/۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد علی

سلام مسنون؛ والاناہم العزیز کل شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے اللہ

والاناہم مذکور کے مضامین نے مجھے دریائے افکار میں غرق کر دیا کیونکہ ادائیگی

قرض طالب موجودہ حالت میں ایک فکر افزا معاملہ ہے۔ اس کے علاوہ

عزیزہ نسیم کی شادی کی تجویز اور بار ہے۔

لہذا گزارش ہے کہ ادائیگی قرض کا معاملہ اہم تر ہے پس میں اس کے

لئے عرض کرنا ہوں مگر یاد رہے کہ میری عرض کو ہرگز آپ سرسری خیال نہ

فرمادیں اور آپ اس پر مدت العمر کا بند نہیں۔ اور حتی الامکان نافعہ سے

پرہیز کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے اثرات سے جو فضل الہی پر مبنی ہیں

آپ ہرگز ہرگز انشاء اللہ تعالیٰ مالی حالت میں کبھی کمزور نہ رہیں گے۔ ضرور

اور لا بد ہے کہ ذات الہی آپ کو ہمیشہ فراخ دست اور فارغ البال رکھینگے

اور جو بار اس وقت ہیں۔ اللہ ان سے بطریق احسن فارغ فرمادیں گے

تاکید اکید ہے۔ وہ وظیفہ مجرب ہے جو کبھی آپ کو مدت ہوئی ایک

ضرورت پر مبتلا یا گیا تھا۔ جس پر آپ کے کار بند ہونے پر اللہ نے فضل فرما

دیا تھا۔ آپ روزانہ اس کو یہ یقین وقت جس کو آپ مقرر کریں گے۔

ایک ہزار مرتبہ یہ توجہ کامل پڑھا کریں۔ اگر جناب بے بے صاحبہ بھی اس کو ویسی تہا لٹا سے پڑھا کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلد موثر ہوگا۔ آپ اس کو آئندہ جمعرات اور جمعہ کے مابین رات سے شروع فرمادیں۔

باقی دو ماہ عزیزہ نسیم کا معاملہ۔ دیکھو اللہ اس کو بھی خوش اسلوبی سے مہر انجام فرمادیں گے۔ چنداں مقام فکر نہیں ہے۔

اب مزید تحریر کی باتھیں ہمہت نہیں ہے ورنہ دل خزان الہی سے بھرا ہوا ہے۔ دل چاہتا ہے کہ ان کو تحریر کے ذریعہ آپ کے پیش کردوں۔ مگر ہمہت نہیں۔ لہذا سلام۔

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۳/۳۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد

سلام سنوں! والانا مہ آ عزیز کل شرف صدور لایا۔ جس میں

مژدہ تشریف آوری بنا ریخ۔ ارمہ حال بوقت صبح درج تھی۔

خوشا وقتے و خورم روزگاری کہ یارے بر خور و اذ و صل یارے

میں اُس روز بوقت مذکور آپ کے انتظار میں حشمِ براءہ منتظر ہوں گا۔
 ذاتِ الہی آپ کو وقتِ معینہ پر تشریف اذانی فرمانے کی توفیق اور
 استطاعت عطا فرماوے۔ آمین۔ آمین۔ ثم آمین۔ ہیڈک کبیر ضرور لیتے
 آویں سابقہ خانہ پر ہیں۔ عزیزہ نصر اللہ صاحب کا والانا مہ چندر روز ہوئے
 ہیں تو مجھے لاہور سے آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عزیزہ نے اپنی اہلیہ
 صاحبہ کی طبیعت کا جائزہ لے کر ادائیگی صیافوں کے لئے اپنے ارادے
 بیک تحریر فرمائے ہیں۔ گو مجھے بہت اطمینان تو گیا ہے مگر تجرباتِ زمانہ
 سے پورہ پورہ مطمئن نہیں ہوں۔ کیونکہ دنیا داروں کا وعدہ ایسا سے کسی
 قدر بعید ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی وقت کے لحاظ سے عزیزہ کو خوش کرنے
 کے لئے عزیزہ کے رفیق نے ہاں سے ہاں ملا دی ہو۔ اور وقت آنے پر
 کفایتِ شعاری پر نظر ہو۔ اچھا ہو کہ وقت آنے پر آزمایا جاوے۔
 تاکہ شہادتِ رقیع ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوگا۔ والانا مہ سے
 میں یہ پڑھ کر کہ آپ کی کمی جو خرافاتِ دنیاوی سے نلہور پذیر ہو گئی تھی۔
 اب روبہ کمی ہے اور صورتِ اصلی بحال ہے۔ میں خوش ہوا ہوں۔ اور
 دعا ہے کہ اللہم زدنی قدری۔

میں اپنی حالت کیا گزارش کووں۔ واللہ انذرون اور بیرن صرف
 ذاتِ واحد کے بجز اور کچھ نہیں سوچتا اور نہ نظر آتا ہے۔ میں آپ سے

سچ اور بالکل سچ عرض کرتا ہوں کہ اب اللہ کا لفظ یا اللہ کا خیال گناہ اور شرک معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب سب کچھ ذات واحد ہے تو اس میں کسی قسم کا تعین کرنا اذ تکاب گناہ کبیرہ اور خلاف صلیبت نہیں تو اور کیا ہے۔ کس قدر جرم ہے کہ صلیبت کچھ نظر آتی ہو اور اس کو کہا کچھ جاوے۔ آپ قیاس فرما سکتے ہیں کہ اب رسمی اور جاہلانہ عبادت مجھ سے سرزد ہونی بہت مشکل ہے۔ تو بہ توبہ اب کروں تو کیا کروں کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔

باتیں تو قابلِ عرض بہت ہیں مگر چونکہ آپ تشریف لائے ہیں۔ لہذا بالمشافہ عرض کی جاویں گی۔ والسلام
مگر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جڈیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۹/۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد شکم

سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ جب سے

آپ تشریف لے گئے ہیں میں سینہ کے پھوٹے سے تنگ رہا ہوں وہ ابھی

تک موجود ہے مگر دو چار روز تک اس کے مندل ہونے کی امید کی جاتی ہے

راضی برضا اور خوش ہوں۔ اس کے علاوہ تنفس کی شکایت بوجہ مرطوب ہونے
 ہوا کے چند روز سے نمودار ہے جو واقعی تکلیف دہ ہے۔ مگر میگزرد و خوش
 گذرد۔ عزیزہ بے بے صاحبہ کی علالت اور عزیزہ نصر اللہ کی شکایت برآمد خون
 سے مجھے بہت فکر پیدا ہوا ہے۔ آپ بے بے صاحبہ کی میری جانب سے عیادت
 فرمادیں۔ اور حالات سے مفصل مطلع فرمادیں۔ عزیزہ کی برآمدگی خون کچھ کچھ مدت
 بعد میرے خیال میں علالت صحت ہے۔ از آنکہ خراب کا اخراج ضروری ہے۔
 عدم اخراج کی صورت میں اور بیماری اور نقص کا احتمال ہے۔ یہ اخراج چنداں
 مقام فکر نہیں معلوم ہوتا۔

جناب بے بے صاحبہ اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۰/۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنون! میں کئی روز سے آن عزیزہ کو نیا نامہ ارسال نہیں کر سکا جس
 کی وجہ میری غفلت نہیں بلکہ بیماری ہے۔ تنفس سے تو قدرے آرام ہے لیکن سینہ
 پر پھپھسیوں کی برآمد اور ان کے زخموں نے مجھے تنگ کر رکھا ہے۔ پہلے منڈل ہو

جلتے ہیں تو دوسرے اور نکل آتے ہیں۔ پہلے تو میں صرف مرہم لگانے پر اکتفا کرتا تھا۔ مگر اب سمجھ میں آیا کہ ان کی برآمدگی سرسری نہیں ہے۔ بلکہ یہ خون کی خرابی سے برآمد ہوتے ہیں۔ لہذا میں نے کل سے انگریزی دوائی سار سپرلا پینا شروع کیا ہے۔ زیادہ تکلیف یہ ہے کہ سینہ پر کپڑا نہیں رکھا جاتا۔ اور اگر رکھوں تو باندھا نہیں جاتا۔ واللہ گوناگوں عذاب زندگی ہے۔ عرصہ ایک ماہ سے بعد اب مذکورہ فائدہ ہوں۔ امید ہے ثانی مطلق عنقریب آرام عطا فرما دیں گے۔ گو بارشیں خوب ہو رہی ہیں مگر بعض وقت کا جس ہرگز ایک کافر کی نزع سے کم نہیں ہے۔ انشاء اللہ ایں ہم خواہد گذشت۔ بیماری اور کمزوری کی وجہ سے مجھ پر اس کا خاص اثر ہے اور یہی وجہ میری مزید شکایت کی ہے۔

مجھے کچھ معلوم نہیں کہ آج کل آپ کی اور بے بے صاحبہ کی حالت جسمانی لحاظ سے کیسی ہے۔ اگر براہ مہربانی اس سے مطلع فرماویں۔ تو میری مشکوری کا باعث ہوگا۔

پوسوں مجھے عزیز نصر اللہ صاحب کا خط لاہور سے بغرض دریافت میرے حالات کے مجھے پہنچا تھا۔ اور میں پوچھ تکلیف مذکور ان کو علیحدہ خط نہیں تحریر کر سکا مگر امید ہے کہ عزیز کل کو حسب عادت آپ کی خدمت میں ضرور حاضر ہوگا تو آپ میرا سلام ان کو فرما دیں۔ اور نیز حالات سے ان کو مطلع کر دیں۔ خدا کہے کہ آپ معہ عزیزاں خیریت ہوں۔ والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند یا کہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآت حکم

سلام سنون! والا نامہ آنحضرت صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ سب سے زیادہ فکر مجھے آپ کے مرض پیش کا ہے۔ از آنکہ یہ بڑا موذی اور تکلیف رساں مرض ہے۔ خدا کرے کہ آپ کو اس سے آرام ہو گیا ہو۔ براہ مہربانی بدین نیاز نامہ ہذا طبیعت کے مفصل حالات سے مطلع فرماویں۔ بہت مشکور ہوں گا۔ میں تاہنوز پھوڑوں کی تکالیف میں مبتلا ہوں۔ از آنکہ بوڑھے کا زخم جلد مندمل نہیں ہوتا اور جو تاہنوز پختہ نہیں ہوتے وہ پختہ نہیں ہوتے۔ سارے پیریلایسے سے گو اور جدید نکلنے تو بند ہو گئے ہیں۔ مگر سابقہ پھوڑوں سے ابھی مکمل آرام نہیں آیا۔ گو رو بہ صحت ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہو جاوے گا۔ مگر امید ہے، کافی وقت کے بعد۔ یہ بھی یار کے کرشمات عنایات ہیں۔ کیونکہ زندگی مستعار کے یہ پھیکا کرنے والے اور اس سے سیر کرنے والے ہیں۔ گو یہ حالت پہلے سے مکمل حاصل ہے مگر یار دانا کامل ہے۔ اس نے حالت مذکور کو مستقیم کرنے کے لئے یہ اور ایسی تکالیف کا سلسلہ جاری فرما رکھا ہے اور اسی وجہ سے یہ عنایات پیاری معلوم ہوتی ہیں۔

میں کیا گزارش کروں کہ اب کیا حالات ہیں۔ واللہ حضرت رضی اللہ عنہم

کماندروہ کہ لو کشف العظام زودت یقیناً مدت سے اپنا حقیقی شمار
 اور لباس ہے۔ میں خواہ کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ کتاب کسی صاحب کی پڑھوں
 وہ میرے علم بیرونی اور اندرونی میں ہرگز اضافہ نہیں کرتی۔ بلکہ پایا جاتا ہے۔
 کہ وہ صاحب میرے رسیدہ اور طے شدہ مقامات تک پہنچنے کی سعی کر رہا ہے۔
 مگر افسوس ہے کہ تاہم نوز مقامات اخیر سے بے خبر ہے۔ اب جملہ کتب بہ لحاظ
 مذکورہ باز یچہ اطفال معلوم ہوتی ہیں۔ اور اپنی حالت پر استقامت کرتے ہوئے
 ان کو دیکھنے کو دل نہیں چاہتا۔ اب اکثر کتب مذکورہ کی دلچسپی کی بھی فاتحہ خوانی
 ہو گئی ہے۔ البتہ اپنی کتاب ایک ایسی ضخیم اور ناپید اکنار سمندر ہے جس کی
 تھاہ ملی سحنت و شوار ہے اور اب اسی میں انہماک کامل ہے اور اسی میں لطف
 اندوزی ہے۔ یہ ایسی دلربا اور پاک حالت ہے کہ تمام خس و خاشاک بغیر کو اڑا کر
 نابود کر دیتی ہے جس سے راحت مستقیم اور کامل مسلط ہو کر یار و دربر بلکہ یار ہی یار
 نظر آتا ہے اور زیر و زبر اور بیرون اندرون اس کے بجز اور سب معدوم ہوتا
 ہے۔ میں اور کیا گزارش کروں۔ واللہ یہ حال ہے جو قال سے بہت بعید تر
 ہے۔ چوں من شوی بدانی۔

مذاکرے کہ آپ خیریت سے ہوں اور مجھے افکار سے نجات ملے۔ جلد
 مطلع فرما کر مشکور فرماویں و السلام۔
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲/۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! والانا مہ ان عزیز شرفِ صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ الحمد للہ

کہ اللہ نے آپ کو بیماری سے صحت عطا فرمائی۔ ہزاروں ہزار شکر ہے۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کو ہمیشہ ہمیشہ صحت مکمل نصیب فرما دے۔ آمین۔

عزیز نصیر اللہ کی نسبت جیسا کہ آپ نے اُس کے حالات تحریر فرمائے

ہیں مجھے بہت فکر پیدا ہو گیا ہے۔ کیونکہ اخراجِ خون بے انداز سے قبل ازیں

اُس کا دماغ خالی ہو چکا ہے۔ اب کام کی محنت اور پڑھائی کی دماغ سوزی

اُس پر اور تم کو رہے ہیں۔ انڈریں حالات اگر مناسب وقت پر رخصت لے

لی جائے تو کیا مضائقہ ہے۔ آئندہ آپ مالک ہیں۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ

آپ عزیز کی صحت کی جانب توجہ خاص مبذول رکھیں۔ اب میں اپنی حالت

گزارش کرتا ہوں کہ بچھڑوں سے میں عرصہ ڈیڑھ ماہ سے تنگ رہا ہوں۔

اس اتنا میں خون کی صفائی کی غرض سے میں نے ایک شیشی سار سپر بلا کی پی

جس سے علاوہ تکلیف، مذکور مجھے اس قدر نہیں پیدا ہوا کہ الامان۔ اب اس

پر با دم روغن بھی بیکار ہے۔ اس سے گونا گون تکلیف ہے۔ بھوک اور نیند

بند ہے۔ طرح طرح سے تدابیر رفع میں کر رہا ہوں۔ امید ہے اللہ آرام

عطا فرما دیں گے۔

میں اور بہت کچھ عرض کرنا مگر کمزوری سبب سے مانع ہے۔

اب اور کچھ بڑے تو اچھے ہو گئے ہیں۔ مگر ایک باقی اور زیر علاج

ہے اور قریب اندمال ہے۔ امید ہے دو ہرے تیسرے روز تک آرام

آجائے گا۔ والسلام۔

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

۴

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرہم

سلام سنون ! والانا مہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔

میرے کچھ بڑوں کے زخم اندمال پذیر ہو چکے ہیں اور میں نے کل سے ان

پر مرہم لگانی بند کر دی ہے۔ اس پر اللہ کا ہزار ہا شکر ہے۔ لیکن

تاہنوز کمزوری اور بھوک کا نہ لگنا اور قبض جو سار پیر بلا کے استعمال سے پیدا

ہوئے تھے باقی ہیں جن سے تکلیف ہے تاہم امید آرام ہے۔

عزیز نصر اللہ کی صحت اگر خراب ہے تو اس کو ضرور رخصت دلو

دیویں اگر عزیز پتیاور جانے کا عزم کرے تو مناسب تر ہے اس سے
 ایک تو ساس صاحبہ اور اُس کے وارثان کی دلجوئی اور دوسرے تفریح
 اُمید ہے عزیز کے مزاج بحال ہو جاویں گے والسلام
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جٹیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرہم
 سلام سنون! والانا ما ان عزیز شرف صدر لایا۔ شکر یہ ہے۔
 آپ آغاز ستمبر میں یہاں تشریف آوری کا ارادہ تحریر فرماتے ہیں۔
 بسم اللہ آپ ضرور تشریف لادیں۔ چشم براہ منظر ہوں گا۔ لیکن اس
 قدر عرض کرنا بغرض اطلاع ضروری ہے کہ شکر سے دوست تحریر فرماتے
 ہیں کہ ہم ارادہ کرتے ہیں کہ ستمبر کو یہاں پہنچیں گے۔ لہذا عرض ہے کہ اگر
 آپ اُن کی عاجزی میں یہاں تشریف لانے کا ارادہ اور پسند فرمادیں
 تو ایام مذکور میں تشریف لے آویں۔ ورنہ مہفتہ بعد تشریف لے آویں
 تو بہتر ہے۔ جیسا آپ پسند فرمادیں وہی بہتر ہے۔

عزیزہ نصر اللہ صاحب پٹا اور بیمار پرسی کی غرض سے گئے ہوئے ہیں۔
 اللہ بیمار کو آرام عطا فرماوے اور عزیزہ خیریت سے واپس آوے آمین
 میں اپنے حالات آپ سے کیا گزارش کروں۔ ناسازی طبع سے ناگفتہ
 بہ ہیں۔ کمزوری میں اور قبضے لیے حد ہے۔ وال گوشت اور ہم جو قسم اشیاء
 مضر ثابت ہو رہی ہیں۔ سبزی ملتی نہیں ہے۔ جس سے ازالہ تکلیف
 نہیں ہوتا۔

واللہ اب زندگی جسمانی نہایت شاق ہے۔ البتہ انہی تکلیف
 کی زد سے بچنے کے لئے میں روحانیت اور معدومیت میں اوقات
 گزارتا ہوں۔ ان اوقات میں نہیں ہوتا اور میں معدوم ہوتی ہے۔
 تو اس سے کیا۔ امید ہے آپ معاملہ ۱۶ ستمبر کے بعد کی زبردستی کو بوجہ حسن
 اور خوش اسلوبی سے سرانجام فرمادیں گے۔ اللہ آپ کی مدد فرمائے۔
 امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔ والسلام
 گھر میں اور عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶/۳/۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد علی صاحب
 سلام سنون! میں نے قبل ازیں تیار نامہ آنعزیز کی خدمت میں
 ارسال کیا۔ لیکن آنعزیز کے ہتھیار ہینڈک کیبور کی نسبت عرض کرنا بھول
 گیا۔ لہذا گزارش ہے کہ میرے پاس اب ہینڈک کیبور بالکل خاتمہ پر ہیں۔
 تشریف لاتے وقت آپ ہینڈک کیبور بنوا کر ضرور لیتے آویں تاکہ یہ
 دیگر حالات جن میں شب و روز بسر ہوتے ہیں کیا عرض کروں۔ واللہ
 میں عجیب مخلوق ہوں کبھی طلسمات ناسوت اور اُس کے احکام اپنے پر
 مسلط ہوتے ہیں۔ پھر کھوڑے وقت کے بعد ایک زبردست طوفان
 ملکوت۔ جبروت اور لاہوت آکر تمام نظام ناسوت کو بلیا میٹ کر کے اپنا
 تسلط یکے بعد دیگرے جما لیتے ہیں۔ مدت سے شب و روز انہیں مدوجزر
 سے اکثر اوقات سابقہ ہے۔ کسی جہد و جہد کی ضرورت نہیں ہے۔ خود بخود
 یہ حالات پیدا ہوتے ہیں اور خود بخود گزر جاتے ہیں۔ میں ان کا عجیب و
 غریب تماشہ دیکھ رہا ہوں۔ اکثر میں دیکھ رہا ہوں کہ ناسوت کو دیگر مرتب
 اب مدت سے پامال کر رہے ہیں۔ جن سے پتہ مل رہا ہے کہ اب ناسوت
 کے کلیتاً ترک کرنے کا وقت قریب تر ہے۔ دیگر مشاہدات بھی ایسے ہی

ہیں جن سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ اگر آپ بیچ پوچھو تو میرا دل بھی
 ناموس سے بہت اکتایا ہوا ہے۔ کیونکہ اہل وطن چھوڑے مدت ہوئی۔
 جب وہاں مستقل قیام تھا اور جلد خدشات سے منزہ گذر ہوتی تھی اب
 حب وطن وی غالب ہوئی ایک پل سون نہ دیندی ہو۔ مدت سے پتہ
 نہیں رہتا کہ میں یہاں ہوں یا وہاں۔ عجیب حالت ہے اور عجیب وقت
 گذر رہا ہے۔ کیا تحریر کروں۔ تحریر کرنے والی بات نہیں ہے۔
 چوں من شوی بدانی۔

امید ہے آپ معہ عزیز الہی خیریت سے ہونگے والسلام
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۹/۸/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراہمکم
 سلام سنون! آپ نے جو تجویز تحریر فرمائی ہے کہ آپ ۱۶ ستمبر کے
 بعد معاملہ معلومہ طے فرما کر یہاں تشریف آوری کا ارادہ فرماویں بہت مناسب
 ہے۔ آپ ضرور بعد کرنے طے معاملہ معلومہ کے تشریف لایں۔ یہ مناسب تر

ہے۔ عزیز نضر اللہ صاحب کا محبت نامہ مجھے کل ملا تھا۔ وہ اپنا ارادہ پشاور تشریف
 لے جا کر تیاری امتحان کرنے کی نسبت تحریر فرماتے ہیں۔ اللہ ان کا یہ ارادہ مبارک
 کرے۔ امید ہے آپ مدد عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹/۱

عزیز القدر میں جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
 سلام سنون! میں اپنے افکار آپ کے گوش گزار کر کے آپ کو مزید
 تفکرات میں مبتلا کرتا تو ہرگز نہیں چاہتا۔ لیکن آپ میرے عزیز مہربان ہیں۔
 آپ سے کسی راز یا فکر کا چھپانا بھی حرام سمجھتا ہوں۔ لہذا عرض ہے
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند بابہ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام مسنون! والانا امہ العزیزہ نثر ف صدور لایا شکر یہ ہے۔ عزیزہ
نصر اللہ صاحب کے انتخاب میں نہ آنے سے مجھے سخت قلق ہوا۔ بعد میں میرے
استفسار پر کہ کیوں انتخاب میں عزیزہ کو نہ لایا گیا۔ جواب صادر ہوا کہ عزیزہ کے حق
میں مفید یہی تھا ورنہ انتخاب اور بعد میں کامیابی کی صورت میں ایک آفت آنے
والی تھی جو اٹل تھی اور اگر ہم اس کا اہکشاف اب بھی کر دیوں تو آپ لوگ مارے
ڈر کے ایسے دم بخود ہو جاؤ کہ توبہ توبہ اور اضطراب کے الفاظ بھی آپ کی زبان
پر آنے کی سکت نہ رہے۔ نیز فرمایا گیا کہ ہمارے رحم اور عاطفت کے بے شمار
دروازے ہیں لہذا اور دروازہ کھٹکھاؤ ہم اس کو عزیزہ کے لئے کھول دیں گے
یہ پیغام آج رات کا ہے جو عرض کیا گیا ہے آپ اس کو عزیزہ تک کل ضرور پہنچا
دیوں۔ تاکید ہے۔ عزیزہ سے تاکید کریں کہ فکر نہ کرے دنیا کامیابیوں اور ناکامیابیوں
کا بیگ ہے اس میں سے سب کو بھی ملنا رہا ہے اور ملتا رہے گا۔

میں آپ کے والانا امہ کے ارشاد کے مطابق ضروری معلومہ کام سے فرغت
کے بعد ۲۱ ر کو بروز اتوار چشمہ براہ آپ کی تشریف آوری کے انتظار میں ہوں گا۔
بسم اللہ آپ ضرور تشریف لاویں۔ آپ کے دیکھنے کو اب تو دل ترس گیا

ہے۔ بیٹ صاحبان آٹے نکتے اور تین روزہ کر واپس چلے گئے۔
 باتیں تو بہت ہیں جو آپ سے عرض کرنے کو دل چاہتا ہے مگر وقت
 ملاقات قریب ہے اس پر چھوڑتا ہوں نیز تحریر کرنی محال ہیں۔
 جناب بے بے صاحبہ کے نزلہ سے پھر میرے دل میں افکار پیدا ہو گئے
 ہیں اللہ ان کو آرام عطا فرماوے۔ آپ ضرور میری جانب سے ان کی عیادت
 فرماویں۔ انشاء اللہ آرام ہو جاوے گا۔

چونکہ وقت ملاقات قریب ہے لہذا سب معروضات اس وقت پر عرض
 کرنے کا ارادہ کر کے نیاز نامہ ختم کرتا ہوں۔ ایک ہفتہ سے یہاں گلگتار بارشیں
 ہو رہی ہیں مگر سابقہ طویل امساک بارش سے خریف بارانی تباہ ہو چکی ہے البتہ
 اب بارش کی وجہ سے کاشت ربيع کی اُمید پیدا ہو گئی ہے۔ والسلام
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند یا کہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۰/۹/۳۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرانیکم

سلام مسنون! والانا مہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں آپ کے
ارشاد کے مطابق ارادہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ۸۔ اکتوبر کی صبح کی
گاڑی سے معہ عزیز محمد حسین خاں جالندھر پہنچ جاویں گے اور دوسرے روز یعنی
۹ کو بوقت صبح فرنیٹیور میل پر لاہور پہنچ جاویں گے۔ سردار شوران سنگھ صاحب
مجھے خرید عینک جدید اندوکان کر پارام اینڈ سنٹر کے لئے اصرار کرتے ہیں۔ لہذا
وہ بھی ہمراہ ہونگے۔ نیز وہ خوشی سے چاہتے ہیں کہ دوسرے روز وہ گزیرہ کے
کار خیر نکاح کی محفل کی شمولیت کریں۔ لہذا وہ لاہور سے فارغ ہو کر ہمارے ہمراہ
اسی روز گوجرانوالہ جاویں گے۔ میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ آپ اس روز
لاہور ہرگز تشریف نہ لایں ہم ضرور اس روز شام تک آپ کی خدمت میں گوجرانوالہ
پہنچ جاویں گے۔ اگر آپ ضرور لاہور آنا چاہیں تو پھر آپ گوجرانوالہ سے بوقت
صبح لمبئی ایکسپریس سے لاہور تشریف لے آویں۔ اور ہم لوگ جالندھر سے بذریعہ
سواری فرنیٹیور میل لاہور پہنچیں گے۔ ہر دو گاڑی کی رسید یہ لاہور میں چند منٹ
کا وقفہ ہے۔ لہذا اسٹیشن پر آپ ہمارا انتظار فرماویں۔ انشاء اللہ اسٹیشن پر
ہم سب اکٹھے ہو جاویں گے۔ آئندہ جیسا ارشاد ہو تمہیل کی جاوے گی۔

عزیز نصر اللہ صاحب کے زکام سے فکر پیدا ہوا۔ لیکن امید ہے انشاء اللہ
تعالیٰ آرام ہو جاوے گا۔

جملہ معروضات مذکورہ کے جواب سے مطلع فرما کر مشکور فرما دیں۔ امید

ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور خٹہ بالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۰/۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاو اللہ مراد علیکم

سلام سنون! ادا لانا مہ العزیز تشریف صدور لایا۔ شکر یہ ہے میں تعمیل

ارشاد آنحضرت کے لئے تیار اور پارہ کا بھوں۔ لیکن زکام سے طبیعت نامسا

ہے۔ تاہم جس طرح سے ہو سکے گا انشاء اللہ تعالیٰ حاضر ضرور ہوں گا۔ عوام

کا زکام تو محض زکام ہوتا ہے۔ یہاں تنفس کی شکایت بھی ہمراہ ہے۔ آپ کا

لاہور میرے لئے تشریف لانا محض تکلف ہے۔ بہتر ہوگا اگر آپ گھر پر تشریف

رکھیں میں معہ ہمراہیاں اس روز کسی وقت در دولت پر حاضر ہو جاؤں گا۔

عزیز من! گو میری یہ حالت مدت سے ہے مگر آج کل بہت زور پر

ہے کہ جب سوتا یا مراقبہ میں جاتا ہوں تو بے شمار دستگاہیں پیش معاً آنکھ بند کرنے پر میرے ارد گرد بیٹھتے اور مجھے مصروف بہ بیان حالات منازل و مقامات سابق کر کے میرا وقت ضائع کرتے ہیں گو میں نے کبھی ان کی چنداں پرواہ نہیں کی اور اپنا راستہ لے کر آگے نکل جاتا ہوں۔ اس پر یہ لوگ میری بے اعتنائی کا بہت واویلا کرتے اور شور مچاتے ہیں۔ میں نے ان سے بار بار دریافت کیا ہے۔ کہ تم لوگ مجھ سے کیا مانگتے ہو تو وہ جواب دیتے ہیں کہ بس یہی کہ ہمیں اپنے ہمراہ آگے لے چلو۔ ان کے مدت کے اصرار پر میں نے کسی نہج سے ان کو ہمراہ بھی لیا ہے۔ لیکن آگے سے ایسا طوفان جس کو میں آندھی سے تعبیر کروں تو مناسب آتا ہے کہ یہ سب بس ہو کر اڑتے ہوئے اپنے مقام اول پر آجاتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ذاتِ الہی کو ہرگز منظور نہیں ہے کہ یہ لوگ بلا استحقاق مقامات بالا پر جا سکیں۔ میں پھر حیرت و افسوس اسی مقام پر آتا ہوں تو ان کی گریہ و زاری اور شور و شغب اس قدر پاتا ہوں کہ خدا یا تو یہ ان سے میں سخت تنگ آ گیا ہوں۔ کروں تو کیا کروں۔ آج رات چونکہ انہوں نے مجھے بہت تنگ کیا۔ لہذا میں نے یہ ماجرا آپ سے عرض کیا ہے۔ نیاز نامہ ہذا تحریر کرنے وقت بھی بعض میرے ارد گرد بیٹھے ہوئے معلوم دیتے ہیں دل میں آتا ہے کہ ان کی شکایت کروں۔ اس پر ان کی سخت سزا یاب ہونے کا مجھے ڈر ہے۔ لہذا ناہنوز خاموشی ہے۔ واللہ انہوں نے مجھے سخت تنگ کر چھوڑا ہے۔

امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہوں گے۔ والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۵

عزیر القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنوں! میں پرسوں آپ کے رخصت ہو کر امرتسر پہنچا اور وہاں
رات بسر کر کے جالندھر سے بعد دوپہر شام کے قریب جب یہاں گھر پہنچا،
تو اپنے مکان کے قفل کھولنے کے لئے اپنی جیب میں چابوئوں کی تلاش
کی تو چابیاں نہ ملیں۔ اس پر فرسودہ حافظہ سے کام لیا گیا تو معلوم ہوا ہے
کہ چابیاں مذکورہ میں نے اپنے سرد سلو کہ میں رکھیں تھیں۔ پھر نیگ میں
از ذمہ پارچا ت مستعملہ ان کی تلاش کی گئی تو کوٹ سلو کہ کے ہرننگ بیگ
سے مل گیا مگر سلو کہ نثارو۔ آپ قیاس فرما سکتے ہیں کہ اس سے کس قدر
مجھے تشویش اور تکلیف ہوئی اور ہو رہی ہے۔ باہر سے دروازہ مکان تو کسی
اور نہج سے کھلوا لیا گیا۔ لیکن اور قفل اسی طرح سے بند پڑے ہیں اور اشیاء
ضروری ان میں مقفل ہیں جس سے مجھے بے شمار تکلیف ہے۔ مجھے یقین پڑتا

ہے کہ آپ کے در دولت میں سے روانہ ہوتے وقت سلوک مذکور بیگ میں رکھا نہیں گیا اور وہ میرے آرام کرنے والے کمرہ میں رہ گیا ہے۔ لہذا گزارش ہے کہ آپ کمرہ مذکور میں سلوک مذکور کی تلاش فرما کر اس میں سے چابیاں مذکور بذریعہ پوسٹل پارسل رجسٹری شدہ بدین نیا نامہ ہذا فوراً اور بہت جلد میرے نام ارسال فرماویں سحت تاکید ہے۔ چابیوں کی عدم موجودگی سے بیشتر تکلیف ہے۔ ترسیل سلوک کی اس وقت کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جب کبھی آپ یہاں تشریف لائیں گے تو اپنے ہمراہ اسے لاسکتے ہیں۔

میں آپ کی ان نوازشات کا جو آپ نے وہاں ہم پر میزول فرمائیں بہت بہت شکر یہ ادا کرتا ہوں۔ یہاں سب خیریت ہے اور امید ہے۔

آپ مدہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۶/۳/۱۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآئیم
سلام سنون! میں آپ کا اور عزیز نصرت اللہ صاحب کا بہت بہت مشکور

ہوں۔ کہ آپ عزیزان نے چابیاں بذریعہ ڈاک مجھے ارسال فرما کر مسیری تکالیف کا خاتمہ فرمادیا۔ اتنا شے تکلیف مذکور میں مجھے آپ عزیزان کے اکرام سے ہی امید تھی جیسا کہ ظہور میں آیا۔ میں آپ ہر دو عسزیزان کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کو دنیا اور دین میں سرخرو فرماوے۔ میں اپنی حالت آپ سے کیا عرض کروں۔ کہ ایام سفر میں سفر کی تکالیف اور صحبت عوام سے جو فترا کے لئے زہر کا اثر رکھتی ہیں۔ معتد بہ مقام تخت میں حسب ارشاد والا سکونت پذیر تھا اور سخت بے مزہ تھا۔ مگر الحمد للہ کہ خاتمہ سفر پر ایک ایسا سیلاب الطاف و اکرام الہی نازل ہوا جو امانت کو وہی جانے کہ کہاں بہا لے گیا۔ کل رات سے امانت کی تلاش وقتاً فوقتاً ہو رہی ہے مگر اُس کا کہیں نشان تک نہیں ملتا اب آپ کو کون مزید حالات تحریر کرے لہذا سلام۔ کبھی پھر دنیاوی زندگی میں امانت آوے گا تو آپ سے ادھر ادھر کے معروضات ضرور گزارش

کرے گا و السلام

گھر میں اور عسزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چندیا کہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! والا نامہ آنحضرت صمدور لایا شکریہ ہے۔

میں اپنے حالات کیا گزارش کروں۔ ہر وقت طبیعت سخت اداس

ہے اگر آرام اور تسکین ملتی ہے تو حالت دوم میں ملتی ہے۔ مگر نہیں

معلوم وہ کب حاصل ہوگی۔ ابھی تک تو وعدے ہی وعدے ہیں۔ ایسا

کا وقت خدا جانے کون سا ہے۔ میں حیران ہوں کہ اب مجھے یہاں

کیوں رکھ چھوڑا ہے۔ میں نے بار بار دیکھا ہے کہ میرے یہاں آنے

کی علت غائی مدت سے مکمل ہو چکی ہے اور اب کوئی ترقی باقی نہیں

ہے جس کو حاصل کرنے کی جدوجہد کروں۔ پھر مجھے یہاں رکھنے کا کیا

فائدہ ہے۔ اس پر میں کبیدہ خاطر ہو کر بار بار بحث کر چکا ہوں لیکن

اب تک ٹال مٹول ہی ہوتی رہی ہے جن سے میں تنگ ہو رہا ہوں۔

جو وقت وہاں گذرنا ہے وہی خوش کن اور طرب افزا ہے باقی واپسی

پر یہاں جہنم ہے جس میں بسر کرنا ہوں۔ میں کیا لکھوں اور کیا کروں۔ گو

اب یار نے میری اداسی اور شکایات کو بد نظر رکھتے ہوئے اب یہ

قتیرہ اختیار فرما رکھا ہے۔ کہ کسی وقت مجھ سے علیحدہ نہیں رہنا مگر پھر

بھی وہ تشکین اور لطف نہیں آتا جو وہاں ہے۔ کیا کروں ادا اسی میرا
 ستیاناس کر رہی ہے۔ یہاں ۲۶-۲۷ کو قدر سے بارش ہونے سے مٹری
 بڑھ گئی ہے۔ امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہوں گے والسلام
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیمگ پور جنڈیالہ۔ ضلع مویشیاری پور

مورخہ ۱۱/۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد

سلام سنوں! والانا ماہ العزیز تشریف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔

موسم بہت سرد ہو گیا ہے اور اس پر طرفہ یہ ہے کہ مجھے گذشتہ

سہ ماہوں سے اس سال کا سرما زیادہ تکلیف دہاں معلوم ہوتا ہے اور

ابھی سے طبیعت میں بگاڑ پیدا ہو گیا ہے جس سے گونہ تکلیف میں ہوں۔

آئندہ خدا جانے کیا ہو۔ کمزوری روز افزوں ہے اور طبیعت گرتی

جاتی ہے۔ یہ تمام حالات مجھے مجبور کرتے ہیں کہ میں گوجرانوالہ جانے کا

نام تک نہ لوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسی پر ضرور کار بند رہوں گا۔

واللہ باللہ یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ اب دنیا کا جہان نہ میرے

رہنے کے قابل ہے اور نہ میں اس میں رہنے کے لائق۔ اس کے چین
 اور اس کے حالات اور چین اور اپنے مشاہدات اور حالات اور میں
 یہ سچ ہے کہ تشریب الہیہ و کرتے ہیں نصرا نیوں میں ہم واللہ دل پر ہر
 وقت ادا ہی تسلط ہے کسی مقام دنیاوی اور اس کی کسی چیز سے دستگی
 نہیں رہی اور کسی چیز کو خوشنما نہیں دیکھتا۔ کیونکہ جس چیز کو دیکھتا ہوں
 معاً دیکھتے کے ساتھ ہی دوسری نظر چیز کے مرکز پر جا پڑتی ہے۔ اس کو
 قائم اور اس کو متغیر الحال اور فناہ دیکھتا ہوں۔ اس پر طرہ یہ ہے۔ کہ
 قلیل وقت کے بعد مرکز کی شکل کو بھی تغیر اور مدغم بہ اصل بالائزہ دیکھتا
 ہوں۔ اب فی الواقعہ عبادت شکر معلوم ہوتی ہے جس سے اس پر
 کم کار بند ہوتا ہوں۔ البتہ ان مشاہدات میں ہر وقت اپنے آپ کو
 مصروف اور پھر فناہ پاتا ہوں۔ واللہ اب تو یہ زندگی میری عملی نظر
 بیزا بالکل موہوم بنتی ہے۔ آپ ہی فرمائیں کہ ان حالات میں
 میرے لئے یہاں سے معارف، ایک کامیابی نہیں ہے والسلام
 گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۱/۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد

سلام سنون! والا نامہ آنحضرت صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔

تلیل مقدار میں تبا کو تاہنہ زوخیرہ میں موجود ہے جس سے امید

ہے۔ کہ ماہ رمضان تک یہ کفایت کرے گا۔ اور بعدش آپ تشریف

لاویں گے۔ تو ہمراہ لیتے آویں۔

میں ارادہ کرتا ہوں کہ کل کو کسی گاڑی پر جا لندھر جاؤں دوسرے

یا تیسرے روز واپسی کا ارادہ ہے مگر واپسی حالات پر منحصر ہے۔

میرا کہیں جانے کو دل تو ہرگز نہیں چاہتا مگر مجبوری ہے۔

شیخ مذیر احمد صاحب کی اہلیہ کا بہت فکر ہے اللہ ان کو آرام اور شفا

عطا فرماوے۔ لیکن آپ نے یہ تحریر نہ فرمایا کہ یہ عارضہ ان کو رحم کی علت

سے لاحق ہوا ہے یا خاص دماغ سے ہے۔ دریافت فرما کر اگر مطلع فرماویں

تو مناسب تر ہوگا۔ اور شیخ صاحب سے میری سہروردی کا اظہار سدا

دیویں تو مشکور ہوں گا۔ افسوس ہے کہ مریضہ صاحبہ مجھ سے دور قاصدہ

پر ہیں بحالت قریب مزید کوشش کی جاتی۔ تاہم دعا ہے کہ اللہ مریضہ

کو آرام عطا فرماوے آمین

اپنی حالت اب عجیب و غریب ہوتی جاتی ہے اور کچھ تھاہ نہیں
 ملتا کہ برکس مقام پر بٹیرے گی۔ کیونکہ جس سمندر میں شناوری ہے وہ اس
 قدر بے پایاں ہے کہ آج تک کسی نبی اور ولی کو اس کی تھاہ نہیں ملی۔
 تو مجھ خاکسار کو کیسے مل سکے۔ اس میں مزید عرض کرنا نہیں چاہتا کیونکہ
 اب ہاتھ میں مزید تو اں تحریر نہیں ہے لہذا سلام
 گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور
 مورخہ ۱۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد

سلام سنون!

عزیزہ بے بے صاحبہ کی علالت سے میں بہت متفکر ہوں اللہ
 اُن کو آرام بختے۔ آپ اُن کے حالات سے مفصل مطلع فرمادیں۔
 امید ہے آپ کے نزلہ کو بھی اب آرام آگیا ہوگا والسلام
 گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور خدیباہ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
 سلام مستنون! والانا مہ آن عزیز شرف، صدور لایا۔ شکر یہ ہے
 آج مجھے خوشی بھی ہے اور اداسی اور مغموم بھی بدرجہ اتم ہوں
 جناب بے بے صاحبہ کی ناسازی طبع کا مجھے بہت فکر ہے اصل میں
 وہ کمزور اس قدر ہو گئے ہیں کہ آٹے دن کسی نہایت شکایت جسمانی کا مقابلہ
 نہیں کر سکتے۔ مناسب تر ہے کہ آپ ان کو آرام آنے پر جس کی امید قوی
 ہے کسی مقوی دوائی کا استعمال کر او میں تاکہ کمزوری رفع ہو اور امراض
 کے حملوں سے محفوظ رہ سکیں۔ اس میں آپ تامل نہ فرما دیں سحت تاکید
 ہے۔

شکریہ ہے آپ اب رو بہ صحت ہیں۔ اللہ آپ کو باصحت رکھے
 آمین۔ آپ نے زلزلوں کا ماجرا تو عجیب و غریب، تحریر فرمایا کہ وہاں
 روزانہ آتے ہیں۔ یہاں بھی ایک دو مرتبہ محسوس ہوئے ہیں مگر وہ
 کثرت نہیں جو آپ تحریر فرماتے ہیں۔ اصل میں آپ کو ہندو کش کے
 ہم سے زیادہ قریب ہیں جو آج کل منبع زلزلات کا بنا ہوا ہے اللہ
 محفوظ اور مامون فرماوے آمین۔ تمام آمین۔

آپ کی حالت روحانی رو بہ ترقی ہے۔ اللہم زدنا
 عزیز من! عجیب ماجرا ہے جو تحریر و تقریر کے ہرگز قابل نہیں ہے
 میں واللہ چشم بصیرت سے ہر دم دیکھ رہا ہوں۔ کہ یہ تمام عالم فی الواقعہ
 کوئی وجود نہیں رکھتا۔ محض ایک سحر کی تاثیر ہے جس سے یہ جو ہر بچھا ہوا
 اور اس پر زوہیں دوڑ رہی ہیں۔ جس نزدیک سے سحر ختم ہو جاتا ہے۔ وہ
 ظاہر میں نابود اور باطن میں وہیں اور اسی حالت میں چلی جاتی ہے جس
 میں پہلے تھی۔ واللہ میری نظر میں سے تو یہ ظہور سحر اذات سے غائب
 ہو کر اصل باہمیت اور کیفیت غنطرا رہی ہے۔ اور یہ شور و شغب محض عارضی
 اور ناپید ہیں۔ کیونکہ اپنی نظر ان کو عبور کر چکی ہے اور اصل ذات کو دیکھ رہی
 ہے۔ جس سے یہ ظہورات کسی جوش اندرونی اور تقاضائے صفات سے
 برآمد ہو رہے ہیں دیکھ چکا ہوں کہ اصل ذات سے بوجہ کسی تقاضا اندرونی
 کے یہ برآمد ہوتی نظر آتی ہیں اور پھر ذات میں جا پہنچا ہوتی ہیں۔ یہ
 تقاضا ہی سحر ہے جس سے برآمدگی معلوم ہوتی ہے ورنہ واللہ محض ایک
 ذات ہے اور وہ بالکل ساکن۔ عزیز من! میں اس کو کس طرح قلم بند
 کر سکوں۔ مجھ میں ہرگز طاقت نہیں ہے۔ البتہ کہ جو من شوی بدانی
 خدا کرے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں والسلام
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۳۴۴ھ

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنون! والا نامہ آنحضرت صمدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ میں
کیا عرض کروں ۲۹ ماہ گذشتہ صبح سات بجے اپنے اوقات سے فارغ ہوا
تو آمد موٹر کار سے مطلع ہوا۔ عیسے خان ڈرامور سردار صاحب آیا اور اس
نے بتلایا کہ ابھی چار بجے صبح سردار کیہ سنگھ صاحب پر فالج گرا اور سخت ہوش
اور بد حال پڑے ہیں آپ کو بلا یا ہے۔ چنانچہ میں جالندھر پہنچا اور سردار صاحب
کو بہت بد حال اور قریب المرگ پایا اس پر ہر طرح سے علاج شروع ہوا
کنل چاند جو جالندھر سول سرجن ہے اس کا علاج کرایا گیا۔ حملہ مرض بہت
شدید تھا۔ بارے رفتہ رفتہ طبیعت بحال ہونے لگی اور میں کل اس حالت
میں جب سردار نے اپنی زبان سے کہا کہ اب اچھا ہوں رخصت لے کر واپس
آیا ہوں۔ لیکن ابھی بقایا مرض اور کمزوری بہت تھی اور امید کامل ہے کہ وقت
لے کر آرام ہو جاوے گا۔ رفتار صحت تیز تر ہے۔ جو کچھ ہوا کبھی سردار آپ کے
ضرور زبانی بیان کرے گا۔

واللہ میں زمانہ کی نیرنگی اور انقلاب کے جدید مثال مذکور سے مزید شکر

رہ گیا ہوں۔ سردار ایک روز پہلے بارہ بجے دن کے قریب میرے پاس سے

گیا تھا اور بالکل تندرست تھا۔ ایک دم میں ساحل زندگی کے کنارے جا پہنچا۔ گواہ بہت اچھا ہے مگر ابھی فراموش ہے اور کئی روز تک رہے گا۔ ان کا فالج جانب راست پر گرا ہے اور یہ پہلو ابھی ماؤت ہے۔ مگر ترقی صحت جلد رونما ہو رہی ہے۔ آگے جو اللہ کو منظور۔

اب رمضان شریف خاتمہ پر ہے غالباً آج کا دن ہی ہو اور کل عید۔
لہذا عید مبارک باد۔

خاتمہ رمضان پر آپ ضرور تشریف لادیں۔ میرا دل بھی آپ کی زیارت کے لئے بھی تڑپ رہا ہے۔ مگر آٹے ہوئے تباہ اور مہڈیک کیوں ضرور لینتے آویں۔ اطلاع تاریخ اور وقت دینے پر آدمی جس قدر آپ تحریر فرما دینگے اسٹیشن بھوگپور پر بارہواری کے لئے انشاء اللہ قافلے موجود ہونگے۔

سروئی روز افزوں ہو رہی ہے اور میری صحت بھی متزلزل ہو رہی ہے۔ دیکھئے سہ ما کیا کیا دکھاتا ہے۔ بہر حال درخت بولب دریا ہوں اور ہر وقت دریا وحدت میں جہاں ہر روز خوشی سے چھلانگیں مارتا ہوں۔ گر کر معدوم ہونے والا ہوں۔

خدا کرے آپ اور بے بے صاحبہ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں اور

زلزلوں سے محفوظ آئین۔ آمین۔ ثم آمین والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پورہ جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۳۳۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! والانا مہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ بہت شکر یہ ہے انانکہ

آپ ایک نابود اور معدوم کو یاد فرمانے سے دریغ نہیں فرماتے۔

عزیز من! میں اپنی آج کل کی حالت آپ سے کیا گزارش کروں کہ کیا

ہے۔ واللہ ناگفتہ بہ ہے۔ میں بالکل نابود اور معدوم ہوں مگر سوزش اور

بے قراری ہر وقت اور ہر لحظہ درپے آزار ہے۔ واللہ سمجھتا ہے کہ یہ

سوزش کس کو ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیا اور کس کو ہے۔ اس حالت

کا غلبہ ۲۱ سے ہے اور روز افزوں ہے۔ میں نے بہت کوشش

کی ہے کہ کہیں ایسی جگہ چلا جاؤں جہاں اس سوزش کی حالت میں مجھے کوئی

رکاوٹ نہ ہو ورنہ ایسا مقام مل جائے جہاں یہ سوزش پچھا چھوڑ دے۔

مگر اب تک ایسے امر اور مقام کا مجھے پتہ نہیں ملا۔ فرمائیے میں اندر میں حالات

کیا کروں اور کہاں جاؤں۔ میں نہایت دل سوزی سے یہ اپنا رونا آپ سے

رونا ضرور ہوں لیکن امید نہیں کہ آپ کسی تجویز مفید سے میری سہمدی فرماویں

یہ کہہ کر آپ خاموش ہو جاویں گے۔ کہ فقرا کے حالات ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔

آپ ہی انصاف کریں کہ یہ کوئی سہمدی ہے۔ ہرگز نہیں۔

البتہ آپ سے نہایت آرزو سے ملتی تھی کہ آپ دعا کریں کہ میں جلد مر جاؤں۔ اور اس آگ سے جس میں جل رہا ہوں نجات حاصل ہو۔ میں ان لوگوں کو جن کو اس آگ سے سابقہ نہیں پڑا اپنے سے بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ ذاتِ الہی نے کسی سے نفاق کا برتاؤ نہیں کیا اور نہ کبھی ایسا کریں گے۔ سب کو اہل مرکز پر پہنچانا ہے اور بلاشبہ سب پہنچیں گے گو یہ بات ہو کہ ایک باخبر منزل طے کرے اور دوسرا بے خبر۔

اس قدر میں نیاز نامہ تحریر کر چکا تھا اور باقی باتیں اسی ضمن میں تحریر کرنے کو تھا کہ ایک برق مجھے اٹھا کر کہیں دور دراز مقام بالا پر لے گئی طرفہ یہ ہے کہ جسم عنصری اور نشست اور قلم کو جنبش نہیں آئی۔ اب میں یہاں پر جو کچھ دیکھتا ہوں۔ رقم طراز ہوں۔ یہ ایک سمندرِ ناپیدا کنارہ ہے اور اس میں رطب یا میں موجود مگر بے معلوم ہیں۔ جوشِ عشق سے اس میں توجہ ہو رہا ہے اور امواج مذکورہ سمندر سے کچھ لظاہر علیحدہ دیکھائی دیتے ہیں۔ حالانکہ فی الواقعہ فی البطن ہیں۔ یہ ساحر کے سحر کے اثرات ہیں یہ امواج مختلف صورت اور رنگ اختیار کر رہے ہیں۔ دیکھنے والے کو یہ سمجھایا اور ذہن نشین کیا جاتا ہے کہ یہ اختلاف ان کی ذاتی اور اصلی ہیں۔ پھر وہ علیحدہ علیحدہ ہیئت کذاتی اختیار کر رہے ہیں اور اپنی قابلیت اندرونی کے مطابق اور عین حسب افعال صادر کر رہے ہیں۔ پھر یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ اندرونی قابلیت کے خاتمہ پر وہ اپنا

تمام ایکٹ اور قابلیت ختم کر کے واپس مرکز میں آ رہے ہیں مگر ان کی بجائے مرکز سے بہ طرز مذکور اور جا رہے ہیں غور سے دیکھ رہا ہوں کہ یہ مسلسل اور لائق ہی ہے نہ کبھی ختم ہونے کو ہے اور نہ ختم ہوگا۔

میں اس قدر تحریر کر چکا تھا کہ حاکم اذل و ابد کا حکم پہنچا کہ اپنے فروتر مقام پر چلو۔ پھر کیا تھا بس حکم کے صدور پر میں اپنے آپ کو مقام اولیں پر جہاں بیٹھ کر نیا نامہ تحریر کرنا شروع کیا تھا آگیا ہوں اور اب وہی سابقہ حالات اور تفکرات زبورون کی طرح گردش میں ہیں۔ اب آپ انصاف کریں کہ میرا یہاں واپس آنا اور یہاں مقیم ہونا پسند فرماویں گے۔ اور آپ میرے لئے دل سے دعا نہ فرماویں گے کہ اس ماہی بدانشہ از سمندر کو اس کے وطن سمندر میں جلد از جلد پہنچا۔ آپ کی دعا مذکورہ پر میں بالضرور آمین کہوں گا۔ اس پر امید قبولیت ہے لِّلّٰہِ اَپ بَدَعَا ضَرُوْرٍ مِّنْکُمْ اِیْنَ اَمِیْن کَہُوْن اُوْرِیْہِ دَرَجَہٗ اِحَابِیْتِ حَاصِل کَرِیْ۔

اب میں بہت نیچے اور فروتر مقام پر پہنچا دیا گیا ہوں لہذا اب میں آپ کو یہاں کے اپنے تفکرات جن سے میں گریز کرنا چاہتا ہوں مگر یہ وقت آمیز میرے گرو ہو گئے ہیں گوش گزار کرنا ہوں۔ اور وہ یہ کہ تین چار پانچ ماہ سے عزیز صاحب کے بازو چپ میں ہفتہ دو ہفتہ کے بعد ورم اور درد ہونا شروع ہو گیا۔ معمولی ادویہ لگاتے رہے اور سبک دیتے رہے آرام ہو جاتا رہا۔ دو ہفتہ سے زیادہ

درد اور دم پیدا ہوا۔ عزیز کو جالندھر ارسال کیا گیا۔ اور ڈاکٹر سے ایکنس رے کرایا
 گیا۔ تشخیص ہوئی کہ عزیز کے بازو کی ہڈی پر ایک مادہ چسپاں ہے۔ اس کا آپریشن
 ضروری ہے۔ اللہ اس پر میرے تو حواس باختہ ہو گئے اور جان پر ایک آفت
 مسلط ہو گئی۔ کیونکہ عزیز بہت کمزور تھا اور کلود و فارم برداشت کرنے کے
 ناقابل تھا۔ پھر عزیز کو ہوشیار پور ایک جراح کے پاس ارسال کیا گیا کہ وہ بلا آپریشن
 علاج سے مداوا کرے۔ مگر افسوس اس کی بھی وہی تشخیص اور وہی علاج تھا۔ اس
 پر مزید درمزید افکار سے سابقہ پڑا۔ پھر میں نے عزیز کو لاہور ارسال کرنے کا تہیہ کیا
 اور ڈاکٹر یار محمد خاں اور محمد یوسف صاحبان کو خط لکھے۔ وہاں پر ایکنس رے لیا گیا
 اور ڈاکٹر ایکسپرٹ کو دکھایا گیا اس نے تشخیص کی کہ مرض تو وہی ہے جو پہلا ڈاکٹر
 جالندھری بتلاتا ہے مگر علاج کے لئے ابھی آپریشن کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ
 ابھی اس میں میپ نہیں بڑھی۔ پلاسٹر کا علاج کافی ہے اور اس سے ہڈی عرصہ
 چھ ماہ کے اندر درست ہو جاوے گی۔ چنانچہ وہیں پلاسٹر لگایا گیا۔ اور عزیز ڈاکٹر
 کی اجازت پر گھر آ گیا۔ لیکن یہاں آ کر پلاسٹر کے نیچے بازو پر اب کھلی ہوئی شروع
 ہو گئی ہے جس سے عزیز کو آج جالندھر ارسال کرنے والا ہوں۔ اگر ہو سکے
 تو جالندھر کے ڈاکٹر سے درستی کما دے ورنہ لاہور ارسال کیا جاوے۔ یہ ہیں
 حالات جس سے تفکرات کی گھاٹی میں سر پر منڈ لا رہی ہیں۔ زیادہ کیا عرض کروں
 اب تو ہاتھ تھک کر تھریو کرنے سے جواب دے رہا ہے لہذا نیا ذما ختم کرتا ہوں

یہاں ۳۱ کو بے شمار بارش ہوئی اور سردی بے انتہا ہے و التسلام
گھر میں اور عزیزوں کو بہت بہت دعا و سلام۔

بیگم پوجندیا لہ۔ ضلع مویشیاں پورہ

مؤرخہ ۱۳/۳/۱۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تہکم

سلام سنوں! والا نام جات آن عزیز نثر صفحہ دور لائے شکر یہ ہے میں

کیا عرض کروں تخریر جواب والا نامہ میں کچھ تفکرات عزیز صاحب اور کچھ نزلہ
اور تنفس کی وجہ سے توقف ہو گیا معاف فرماویں۔

عزیز صاحب کے بازو پر پہلے لاہور میں ۲۲ ماہ گذشتہ کو پلاسٹر کیا گیا۔

بعد ازاں گھر آنے پر ایک ہفتہ کے بعد بازو پر پلاسٹر کے نیچے خارش شروع ہو گئی۔

اس کی رفع تکایت کے لئے عزیز جانندھرو مرتبہ ارسال کیا گیا۔ ہاں سہل مرجن

اور سسٹم مرجن نے دیکھا اور غور کیا کہ خارش معمولی ہے اور ہوا کرتی ہے۔

مگر پلاسٹر ہرگز نہ کھولنا چاہئے۔ عزیز واپس از جانندھر آتا رہا۔ مگر اب علاوہ مزید

خارش کے ہاتھ اور کلائی پورہ اور دم ہو گیا جس سے نہایت فکر مند ہو کر عزیز کو

پھر لاہور ارسال کیا گیا معالج اول لاہور والے کو دکھایا اس نے کہا کہ پلاسٹر

ٹھیک ہے۔ ہاتھ اور بازو کو رات کو میدھا بوقت خواب دو تکیہ کے سہارے سے رکھو اور ہاتھ پر معمولی مالش کرو چنانچہ عزیز نصر اللہ اور عبدالعزیز خاں کے خط آئے ہیں کہ ایسا کرنے سے ورم اور درد نیز خارش سے آرام ہے مگر معالج نے ایک دو روز مزید وہاں رہنے کے لئے کہا ہے۔ دیکھئے پھر ان کی رائے کیا ہوتی ہے۔ مگر عبدالعزیز خاں نے تحریر کیا ہے کہ ڈاکٹر کی اجازت سے اگر اسی طرح آدم رہا تو ہم آج یا کل آجاویں گے۔ اب دیکھئے امروز فردا آتے ہیں یا تبدیل بلا سٹر سے اور دن وہاں رہتے ہیں۔ واللہ میں بوڑھا تو پہلے ہی تھا مگر عزیز کے فکر نے مجھے سخت ناتواں کر دیا ہے۔ آپ بھی دعا کریں کہ اللہ عزیز کو کلی آدم عطا فرمائے۔ آمین!

نزلہ اور تنفس سے اب آرام ہے۔ آپ فکر نہ فرماویں یہ ہمیشہ کا وتیرہ ہے چنانچہ فکر افزا نہیں ہے۔ یہاں آج کل سردی بہت زوروں پر ہے اذ آنکہ یہاں بارشیں بہت اور ہر وقت بادل محیط رہتا ہے اچھا۔ چنانچہ نماز چینی نیز ہم خواہد ماند۔ بسم اللہ اگر آپ ادا دہ فرماتے ہیں تو ضرور تشریف لے آویں۔ میرا دل بھی آپ کی زیارت کا سخت متمنی ہے۔

باقی حالات کیا عرض کروں۔ یہ دنیا و مافیہا سخت ناگوار اور بے مزہ نظر آتی ہے۔ دنیا اور مافیہا اپنے اصل حالات پر اکثر اوقات سخت حملہ آور رہتی ہے۔ آپ اس سے ناواقف نہیں ہیں۔ زیادہ کیا گزارش کروں اپنی تشریف آوری

پر آپ میرا حال دیکھ لیں گے۔ وہاں تو کسی کو شہنشاہ سے پکارتے ہیں۔ مگر
یہاں کنگال اور نیچ سے نیچ۔ واللہ میں اس خوشی سے اپنے میں پھولا نہیں سماتا
والسلام۔ گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
سلام سنوں! چند روز ہوئے والا نامہ آن عزیز بہ نثر صدور لایا تھا شکریہ
ہے۔ میں نے اب تک آن عزیز کو تیار نامہ اس وجہ سے تحریر نہیں کیا تھا کہ دل
کو ہجوم فکر سے فرصت نہ تھی۔ میں ہرگز نہیں چاہتا تھا کہ اپنے دکھ بھرے حالات
آپ سے عرض کر کے آپ کو شریک غم بناؤں کیونکہ میں تو افکار اور غم سے نیم مردہ ہو
رہا ہوں۔ آپ کو اس میں شریک کس لئے کروں۔ مگر کیا کروں اس کے بجز چارہ
بھی نہیں ہے۔ اذ آنکہ اللہ نے میری خوشی اور غم آپ کے ساتھ مشترک کر دیا ہے
لہذا عرض تھی کہ یہ غم اور فکر عزیز صاحب کی بیماری کا ہے جس کا مختصر قصہ یوں ہے
کہ جالندھر کے سب ڈاکٹروں کی عزیز کی نسبت پیرائے تھی کہ آپریشن کیا جاوے۔
لیکن عزیز کی کمزوری اور اس کے درد و تکالیف سے میں اس سے گریز کرتا تھا۔

جس سے میں نے عزیز کو لاہور ارسال کیا اور ایک پیرٹ ڈاکٹر نے اس پر پیرس پلاسٹر
 کر دیا۔ لیکن یہاں پلاسٹر کے عوارضات کھلی اور درد شروع ہو گئے جس پر لاہور و
 مرتبہ ارسال کیا گیا جس پر ڈاکٹر نے نہ اتارنے کا مشورہ دیا۔ اب پانچ چھ روز عزیز
 کو لاہور سے واپس آئے ہوئے ہیں لیکن پلاسٹر کے نیچے تمام بازو پر شدت سے
 ایسی درد شروع ہوئی جو ہرگز قابل برداشت نہ تھی جس سے کل پلاسٹر اتار دیا گیا۔
 اور دیکھا کہ پلاسٹر کی وجہ سے تمام بازو آبلوں سے پر ہے یہی وجہ درد کی تھی۔ ات
 سے ارادہ کر لیا تھا کہ ناچار جالندھر ڈاکٹر سے آپریشن کرا دیا جائے۔ چنانچہ صبح کی
 گاڑی سے عزیز عید العزیز کو معرفت سردار شوریج سنگھ صاحب ڈاکٹروں سے مشورہ
 کرنے کے جالندھر ارسال کر دیا۔ مگر اس کی روانگی کے کچھ دیر بعد ایک شخص حراج
 کی نسبت جو مشہور بہ دیہات ہے مجھے یاد آیا اور اس کو بلا کر عزیز کو دکھایا گیا۔
 اس نے بغیر ہمارے بیان کرنے کے اپنی تشخیص کے ذریعہ وہی مرض بتلایا۔ جو
 ڈاکٹروں کے ایکسے سے تشخیص کر وہ ہے۔ اور نیز اس نے بتلایا کہ میں بے شمار
 اشخاص اس مرض والوں کا علاج کر چکا ہوں اور وہ شفا یاب ہیں۔ اس سے سب
 حاضرین کے بزور مشورہ دیا کہ آپ اس سے ضرور علاج عزیز کا کراویں چنانچہ اس
 نے لیب اور ٹکوری وغیرہ سے کل بعد دوپہر شروع کر دیا۔ لیکن اول رات عزیز درد سے
 سخت تکلیف میں تھا مگر بعد میں نیند آگئی تھی۔ ابھی باقی رات کا حال معلوم نہیں
 ہوا کہ درد سے کیا حال رہا۔ کیونکہ ابھی بہت صبح ہے۔ عزیز درد سے بہت حال

اور کمزور ہو گیا ہے۔ چند روز محم دیکھیں گے کہ علاج مذکور کا کیا نتیجہ ہوتا ہے خدا کے
 اس سے عزیز کو آرام آجائے تو عزیز آپریشن کے مصائب کے نجات حاصل کیے۔
 عزیز کے فکر اور درد سے مجھ پر بہت ایسے دن گذر رہے ہیں کہ میرا دل نہ کھانے کو
 چاہتا ہے اور نہ میں کچھ چاہتا ہوں۔ واللہ ایسی مصیبت عمر بھر قبل ازیں پیش نہیں
 آئی۔ میری حالت بد سے بدتر ہے۔ زیادہ کیا عرض کروں آپ دانا ہیں۔
 عزیز لاہور میں عزیز نصر اللہ صاحب کے ملنا رہا۔ شاید عزیز نصر اللہ صاحب نے
 عزیز سے ذکر کر دیا کہ ہمارے گھر میں والد صاحب یعنی آن عزیز کے پاس گراموفون
 ہے۔ بیماری کی حالت میں عزیز سخت اصرار کر رہا ہے کہ مولوی صاحب یعنی آن عزیز
 سے مجھے گراموفون ضرور بالضرور منگوا دو تاکہ میں اس سے درد اور اس کا غم غلط
 کر لیا کروں۔ تندرستی میں اگر عزیز مجھ سے یہ آرزو کرتا تو میں ہرگز نہ مانتا اب اس
 کی تحیث اور پروردو حالت دیکھ کر میں اس سے انکار نہ کر سکا۔ لہذا عرض ہے کہ
 اگر آپ تشریف لاتے ہوئے اپنا گراموفون معہ بتوں کے جو تعداد میں خاصہ
 ہوں لے آویں تو میں شکرد ہونگا اور عزیز کا دل بہل جاوے گا۔ پھر وہ چند روز کے
 بعد آن عزیز کو واپس کر دیا جائے گا۔ سوئیاں بھی بہ تعداد کافی ہمراہ لاویں یہ آپ
 کو تکلیف ضرور ہے مگر بیماری کی دل جوئی اور دل لگی کی خاطر میں تکلیف دے رہا ہوں
 آپ تحریر فرمادیں کہ آپ کا تشریف آوری یہاں کا ارادہ کیا ہے۔ امید ہے
 آپ ہفتہ عشرہ کے اندر اندر ضرور یہاں تشریف فرما ہونگے۔ تاہم آپ تشریف آوری

کی تاریخ اور وقت سے مطلع فرماویں تاکہ گراموفون لانے کی صورت میں اس کے اٹھانے کے لئے بھوگپور اسٹیشن پر آدمی ارسال کر سکوں۔
 میں اور کیا گزارش کر دیں میری طبیعت کی بے مزگی اور مزید افکار مزید تحریر کے سخت مانع ہیں۔ خدا کرے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے و السلام۔
 مگر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم لود چندیا لہ۔ ضلع ہوشیار پورہ
 مورخہ ۲۱/۳/۸۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنوں! میرے پرسوں کے نیاز نامہ سے عزیز صاحب کی تکالیف
 مرض اور میرے افکار پڑھ کر ضرور آپ کو بہت فکر و اضطراب پیدا ہوا ہوگا۔
 اسی وجہ سے میں نیاز نامہ گزارش کر رہا ہوں کہ عزیز کے مزید تفتیشی بخش حالات
 معلوم ہو کہ آپ کو ہمارے ترددات سے تسکین ہو۔

یہ تو میں سابقہ نیاز نامہ میں آپ سے گزارش کر چکا ہوں کہ ایک قریب کے
 ویسی جراح اور حکیم کا علاج شروع کیا گیا ہے۔ درد بالکل رفع ہو گیا ہے اور جو
 تمام بازو پر عزیز کے پلاسٹر سے ورم اور آبلہ ہائے بے شمار پڑ گئے تھے وہ تقریباً

سب رفع ہو رہے ہیں اور عزیز اب بالکل آرام سے ہے۔ بازو پر جو اہل مرض کا شدید اور سخت درم تھا وہ اب بہت نرم اور کم ہو گیا ہے۔ جس سے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ مرض اور اس کے عوارضات سب رفع ہو جائیں گے آگے جو اللہ کو منظور۔

یہ معالج اپنے گاؤں سے میل فاصلہ پر کارہنہ والا اور میرا قدیم سے وقت ہے۔ اس کا اس مرض کے علاج میں ماہر ہونے کا پتہ نہ لگا اور ہم عزیز کو لٹے ہوئے بارپور۔ جالندھر اور لاہور پھرتے رہے۔ اس میں سخت مصائب اٹھائے اور کثیر اخراجات۔ لیکن فائدہ کی بجائے شدید نقصان اور مصائب برداشت کرنے پڑے۔ جو اس دوران میں عزیز کو ڈاکٹروں کے ہاتھوں اور ان کی تجویز سے تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔ وہ میری تحریر سے بیرون اور ان کے تحریر سے میرے دل کو صدمہ عظیم پہنچتا ہے۔ لہذا میں ان کو تحریر کرنے سے پرہیز کرتا ہوں۔ الہی توبہ۔ الہی توبہ۔

موجودہ معالج مذکور کے جو حالات عوام اور شفا یاب لوگوں سے معلوم ہوئے ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ وہ اس مرض کے علاج میں ماہر بیان کیا جاتا ہے اور بہت سے لوگ ہمارے نواح کے دیہات میں اس کے علاج سے شفا یاب ہو چکے ہیں اور وہ اب خوب توانا و تندرست ہیں۔ وہ بوٹیوں کے لیپ اور ان کے بھاپکے علاج کرتا ہے اور مصفی خون بوٹی کی گولی کھلاتا ہے۔ اسی سے

سب مریض شفا یاب ہوئے ہیں اور اس کا عزیز پر بھی یہی عمل ہے۔ خدا کے
امید شفا کامل کی ہے۔ آگے جو اللہ کو منطوق۔

ہیڈک کی بورڈ کا ذخیرہ خاتمہ پر ہے۔ مزید سوا کر لیتے آویں تو مشکور ہونگا
میری طبیعت عزیز کی تکالیف سے بہت کمزور ہو گئی ہے اور اب عزیز کی
بہتر ہوتی حالت کو دیکھ کر کچھ سننے والی معلوم ہوتی ہے۔ آگے جو اللہ کو منطوق۔
امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیزاں کو دعا و سلام۔

بیگم پور خدیبا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱/۳۸ ۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد
سلام سنون! والانا مہ آن عزیز شرف صدور لایا شکر یہ ہے والانا
آن عزیز سے عزیز نصر اللہ صاحب کے اجرائے خون کا حال پڑھ کر والد ایک
شدید صدمہ میرے دل نچیت پر آیا۔ دیر تک میں نے عزیز کی حالت کو بغور
دیکھا تو بجز اس کے کہ یہ اجرائے خون محض تبدیلی موسم سے ہوا ہے جو چیداں
مضر نہیں ہے اور کچھ نظر نہیں آیا۔ تاہم جانتے فکر ہے۔ لہذا دعا ہے کہ اللہ

کریم و رحیم عزیز کو جلد شفا عطا فرماوے۔ آمین۔

اس وجہ سے مزید فکر افزا ہے کہ آج کل عزیز کو سامانِ خانہ داری
درپیش ہے۔ اچھا دیکھو اللہ فضل فرما دیونگے۔ عزیز صاحب کی حالت
بفضلِ الہی بہت درست اور دو بہ صحت روز بروز ہو رہی ہے۔ لیکن تاہنوز
روانی بھاپ اور لیبِ رودفعہ لگایا جاتا ہے۔ اہل مرض روزانہ گرم ہو رہی
ہے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہفتہ عشرہ تک مکمل آرام اور صحت کی
صورت پیدا ہو جاوے گی۔ اب عزیز ہتھاش ہتھاش ہے۔

اب رہا باجہ کا معاملہ۔ فی الواقعہ اس کو وہاں سے یہاں لانا خواہ مخواہ
کی تکلیف اور فضول ہے۔ مگر جب کوئی چھو کر اس سے یہ کہہ دینا ہے۔
کہ مولوی صاحب باجہ نہیں لادیں گے تو وہ بے تحاشہ رونے لگ جاتا،
اور دیر تک گریہ میں رہتا ہے۔ یہ اس کی کمزوری کا باعث ہے۔ پھر سکین
دینے اور یقین دلانے پر کہ باجہ ضرور آجاوے گا آرام کرتا ہے۔ لہذا ضروری
اور مناسب ہے کہ باجہ لیتے آویں۔ اس کی کمزوری اور مرض کے سبب سے اس کی
دل جوئی مفقود ہے ورنہ اس سے اور کچھ مطلب نہیں۔ مراد صاحب دہلی
سے آگئے ہیں۔ گوان کا وہاں معالجہ ہوا مگر کمزوری اعصاب کے قوتِ ارادی
پیدا نہیں ہوئی اور وہم اسی طرح سے باقی ہے۔ فی الواقعہ یہ عمادِ ضمانت
امتدادِ وقت سے رفع ہوا کرتے ہیں اور ہوویں گے۔ لیکن پہلا عزم اور زبرد

روپیہ کی کمائی کے قابل شاید کافی وقت کے بعد ہو جاویں تو ہو جاویں۔ ورنہ مشکل ہے۔ اب اس حملہ مرض سے توجان برہو گئے ہیں اور خدا نخواستہ کبھی دوسرا حملہ زندگی کو درہم برہم کرے تو اور بات ہے مگر اپنے ویسے کام کے کرنے کے قابل ہونا محال نظر آتا ہے۔

میں ضروری عرض کرنا بھول گیا اور وہ یہ ہے کہ جیسا آپ نے عزم فرمایا ہے اور تحریر فرماتے ہیں کہ آپ ۵ فروری کو تشریف لاویں گے لہذا آپ جلد اسی وقت ہمراہ لاویں اس کو پہلے لانے کا ہرگز ارادہ نہ فرماویں۔ تاکید ہے۔ امید ہے آپ کی تشریف آوری تک یہاں انشاء اللہ تعالیٰ امیدیں صاف ہو گا۔ اس سے پہلے ضرور مکر رہے۔ اور باتیں اور بعض امور اپنے دل میں بہت جوش زن ہیں مگر ان کو ملاقات کے وقت پر چھوڑنا ہوں۔ کل یہاں خوب بادش ہوئی اور سردی شدید ہو گئی ہے تاہنوز اب محیط ہے۔ امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۸

عزیز القلم من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد علیکم

سلام مسنون! والانا مہ انگریز تشریف صدور لایا شکر یہ ہے۔ بسم اللہ

آپ تشریف لادیں میں انشاء اللہ تعالیٰ ۵ ماہ حال کو بے قراری سے چشم برآ

ہونگا۔ وقت سے مطلع فرمادیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ حسب ارشاد وقت معینہ پر

آدمی انگریز کے انتظار میں بھوگپور اسٹیشن پر موجود ہوگا۔

مولوی صاحب! میرا دل سوختہ آتش محبت انگریز میں تڑپ رہا ہے۔

اور میں یقیناً انگریز کی زیارت کو ایک نعمت الہی جس کا اور کوئی مقابلہ نہیں کر

سکتا! ورنہ اس کی مثال تو خیر مثال بھی دنیا جہاں میں مجھے نہیں ملتی۔ ایمان اور

یقین سے سمجھتا ہوں بسم اللہ آپ تاریخ معینہ پر ضرور تشریف لاکر مشکور و مسرور

فرمادیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مطلع صاف ہے بسم اللہ پھر تو حضرت کا شعر اپنے

حسب حال ہے۔

یہ جابانہ در آاز در کا نشانہ ما کہ کئے نیست بجز درد تو در خانہ ما

عزیز نصر اللہ صاحب کے مرض کی کیفیت آپ نے وحشت ناک تحریر فرمائی

ہے مگر دیکھو سب امور اور مشکلات اللہ کو آسان ہیں۔ آپ آنے کے وقت

تک کا عزیز کا پتہ پتہ لیتے آویں کہ اب ان کا کیا حال ہے مشکور ہونگا۔

یہاں بارشیں بے شمار ہو رہی ہیں اور سڑی بہت شدت اختیار کر گئی ہے۔ ہر وقت بادل محیط رہتا ہے۔ اوروں کی صحت تو بالعموم اور میری صحت خصوصیت سے خراب تر ہو گئی ہے۔ اس کی کون کون شکایت گزارش کروں۔ یہ بے شمار ہیں اور میری تحریر سے افزوں تر۔

عزیز صاحب بہت رو بہ صحت ہے مگر ابھی اس کے بازو پر بھاپ کی جاتی ہے اور لیب روزانہ لگائی جاتی ہے۔ انشاء اللہ امید صحت کامل ہے۔ معالج ایسا ہی امید اور یقین دلاتا ہے۔

مردار صاحب کی کمزوری کی وہی حالت ہے۔ آگے جو اللہ کو منظور۔ علاج بہت ہوئے مگر رفع کمزوری کے لیے تاہنہ کمزور ثابت ہوئے سو السلام گھر میں اور جملہ عزیزوں کو دعا و سلام کرتا رہتا ہوں۔

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۶/۲/۳۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
سلام سنون! امید ہے۔ خدا کرے آپ اس روز بخیریت گھر پہنچ گئے
ادباً معہ عزیزیاں بخیریت ہوں۔

عزیز صاحب کی حالت مرض روز افزوں اور ترقی پر رہی اور تا حال وہی صورت ہے۔ عنایت میرا سی جو بارہ میں بہ تلاش ایک سید دم سے علاج کرنے والے کے ارسال کیا گیا تھا۔ پرسوں واپس آگیا اور سید سے یہاں آنے کی ساز باز کر آیا۔ اسی اثنا میں ایک اور آدمی واپس آگیا۔ جس کو میں نے ایک گاؤں میں ایک اسی مرض کے بیمار کے صحت یاب ہونے کی خبر پا کر معالج کے پتہ لینے کے لئے ارسال کیا تھا۔ وہ پتہ لایا کہ واقعی ایک شخص کپور تھلہ کے قریب کے ایک گاؤں میں ہے جو مرض معلومہ کے علاج میں کامل مہارت رکھتا ہے اور بہت سے شدید بیمار اس کے معالج سے شفا یاب ہو چکے ہیں۔ چنانچہ غور کے بعد سید مذکور پر اس کو ترجیح دی گئی اور اس کو بلایا گیا اور وہ کل نمبرے پر کپور تھلہ سے یہاں پہنچ گیا اور ادویات کے بجا پ اور ٹکڑوں سے اس نے علاج کر دیا ہے اور بڑے وثوق سے شفا کامل کا یقین دلاتا ہے۔ آگے جو اللہ کو منظور۔

لہذا اطلاعاً گزارش ہے والسلام۔
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور خیدیا لہ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۰/۳/۳۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! والانا عجبات آن عزیز صنادر ہوتے رہے جن کا شکر یہ ہے
مگر میں عزیز کی تکالیف کے مشاہدات سے جو مدت میرے دو بروظہور پذیر ہوتے
رہے ایسا مضمحل اور اندوہ ناک ہو گیا ہوں کہ خوشی اور فرحت تو میرے دل سے قطعاً
گریز کر گئی ہے۔ کبھی ان کا تخیل بھی دل میں نہیں آتا۔ عزیز کے آپریشن سے صورت
تسکین پیدا ہونی ضرور تھی۔ لیکن غم و اندوہ سے دل ایسا کچلا گیا ہے کہ تسکین خاطر
عنفا ہے۔ گو اب بعض اوقات بار اندوہ ہلکا نظر آتا ہے مگر تاہنہ دل پر اس کا
دباؤ کافی ہے۔ امید ہے عزیز کے شفا یاب ہو کر گھر واپس آنے پر یہ مکمل رقع ہوگا
جو خدا کرے جلد ظہور پذیر ہو اور مجھے خذاب الیم سے نجات ملے۔ میں زیادہ کیا
گزارش کروں۔ عزیز کی تکالیف کا ذکر بھی مجھے زیادہ تکلیف دہ ہے پرواز
میں آرام ہے اور یہاں کی واپسی اور سکون میں حالت اندوہناک سے تکالیف
ہیں۔ امید ہے آپ معہ عزیز ان خبریت سے ہونگے و السلام۔
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند پالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۳/۸۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد

سلام سنوں! دو تین دن ہونے میں تو میں ایک نیا زمانہ آپ کی خدمت میں مشعر اپنے صہطراب اور پریشانی کے ارسال کر چکا ہوں مگر الحمد للہ کہ لاہور سے نتیجہ آگیا ہے جو بالکل حسبِ دلخواہ ہے جس سے ثابت ہو گیا ہے کہ مرض سار کو تا تو در کنا مرض ٹوور کلو سس کا بھی عزیز کی فرستادہ ہڈی میں تاثیر نہیں پایا گیا۔ صرف عزیز کو ہڈی کی مرض اور قابلِ علاج ہے۔

مزید خوشی کی بات یہ ہے کہ عزیز کا بائیں طرف کا زخم جو چھوٹا تھا اندمال پذیر ہو گیا ہے اور بڑا زخم زیر علاج اور اندمال ہو رہا ہے۔ امید ہے تین مہینے تک یا کم و بیش ایام میں یہ بھی انشاء اللہ مندل ہو جاوے گا۔ گو عزیز کو شفا یاب ہو کر گھر آنے میں ابھی تک کافی وقفہ ہے تاہم امید واثق شفا یابی کی پیدا ہو گئی ہے اور بیوقوف فاروقی کے شبہات برآمد کردہ رفع ہو گئے ہیں اس پر اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ اب میری طبیعت میں سکون پیدا ہو رہا ہے جو امید ہے چند روز میں انشاء اللہ تعالیٰ مکمل ہو جاوے گا۔

مولوی صاحب میں کیا عرض کروں گذشتہ مہینے کس مصیبت میں کٹے واللہ میں نے ایسے دردناک مصائب عمیر بھر نہیں دیکھے تھے۔ اب بھی شکر

ہے۔ اگر مرض عزیزہ انجام بخیر ہو جس کی اب اُمید و اتق پیدا ہو گئی ہے۔
 سردار صاحب ابھی لمبی میں ہی سنے جاتے ہیں ویسے اچھے ہیں۔ مگر
 تاہنوز کو افاقہ نہیں ہے۔

امید ہے آپ معہ عزیزہ ان خیریت سے ہوں گے والسلام
 گھر میں اور عزیزہ ان کو دعا و سلام

بیگم پور خدیوالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۰/۳
۳۸

عزیزہ القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآئکم

سلام سنوں! والانا مہ آن عزیزہ شرفِ صدور لایا۔ شکر ہے میں اچھا
 ہوں لیکن واللہ تاہنوز حالت عین وہی ہے۔ جیسے ایک بیمار نے بیماری سے
 تو آرام حاصل کر لیا ہو۔ مگر اس کے عوارضات اور کمزوری تنفایاب کے شامل
 حال ہوں۔ عزیزہ ابھی جالندھر اسپتال میں زیر علاج ہے اور زخم اندمال ہو
 رہا ہے اللہ تعالیٰ امید ہے کہ ایک دو ہفتہ تک بخیریت گھرا جاویگا
 عزیزہ کے تفکرات میں اب اللہ نے کمی پیدا کر دی تو اب بیماری اور
 بلا مراقبہ حالت میں بھی وہی بے خودی جو غیبت کے لوازمات سے ہے۔

اپنے پر مسلط ہو رہی ہے۔ میں کیا عرض کروں کہ میں کون ہوں۔ واللہ عین
 وہی ہوں جو یہاں آنے سے پہلے تھا۔ نہ صرف میں ہی ایسا ہوں بلکہ سب کچھ
 مجھے اصلی اور پہلی حالت میں نظر آ رہا ہے اور سوچتا ہے۔ اس سے مزید کیا
 عرض کروں۔ امید پڑتی ہے کہ اگر یہی رفتار اپنی حالت کی رہی تو میں سب سے
 علیحدگی اور تنہائی اختیار کر لوں۔ لہذا آنکھ یہ حالت اسی امر کا تقاضا کر رہی ہے۔
 اب مزید معروضات کو بھی دل نہیں چاہتا کہ عرض کروں۔ لہذا نیا نامہ ختم اور سلام
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم لید جڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۵/۳/۳۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
 سلام سنون! والانا مہ العزیز تشریف صدور لایا تشکر یہ ہے۔ عزیز صاحب
 ابھی تک جانندہ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ خدا کرے کہ زخم اندمال پذیر ہو
 اور وہ خیریت سے گھر آئے اور بیماری جان جہنم تفکرات سے نجات حاصل کرے۔
 گو وہ روزمرہ رو بہ صحت کہا جاتا ہے۔ لیکن مکمل صحت کا دن ابھی چند روز تک
 کہا جاتا ہے۔ آپ دعا کریں کہ یہ دن جلد تر آ جاوے۔

اپنے مجھ سے بہ تقریب شادی دختر شراج سنگھ جالندھر جانے کی نسبت
 دریافت فرمایا ہے۔ اس کی نسبت میں کیا عرض کروں۔ آج سردار پری سنگھ بمبئی
 کی واپسی سے میرے پاس آیا تھا۔ اور اُس نے سردار صاحب کا حال بتلایا کہ وہاں
 ڈاکٹروں نے یہی بتلایا ہے کہ اُن کو اب مرض نہیں ہے صرف وہم ہے جو وقت
 گزرنے سے خود بخود رفع ہو جائے گا۔ لیکن اُن کا وہم اُس کی بھی تردید کرتا ہے
 نیز بتلایا کہ وہ ۳۱ ماہ حال کو ضرور جالندھر آجاویں گے۔ اور مجھ سے کہا کہ اُن کے
 آنے پر آپ ضرور جالندھر آجاویں تاکہ کسی طرح سے اُن کا وہم رفع ہو۔ مگر آپ
 جانتے ہیں کہ میں اُس میں کیا کر سکتا ہوں۔ مگر میرے لئے بڑی مشکل ہے نہ جاؤں
 تو اخلاق اور آداب محبت سے بعید اور جاؤں گا تو اُن کے وہم کو کیسے رفع کروں گا۔
 پھر پری سنگھ نے یہ بھی کہا کہ اب یوم شادی قریب ہے آپ تب تک وہیں
 رہیں تو اچھا ہے۔ انہیں حالات شاید مجھے کب جالندھر جانا پڑے اور کب
 تک وہاں رہنا پڑے۔ مگر میں مناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ آپ اگر ۱۲ اپریل کو
 جالندھر تشریف لے آویں تو مناسب تر ہے۔ اگر حسب عرض مذکور مجھے جالندھر
 نہ بھی رہنا پڑا تو میں بتاؤں گا کہ ضرور وہاں پہنچ جاؤں گا۔

اب رہا یہ امر کہ آیا آپ ہمراہ کس کس کو لاویں۔ میرے خیال میں تو بے بے حیا
 کو ضرور ہمراہ لے آویں ورنہ گلہ اور اعتراض کریں گے اگر اور کسی کو ہمراہ لانا ہو تو
 عزیزہ نسیم۔ اس پر مزید فضول ہے۔ آئندہ آپ دانا اور مالک ہیں۔

آپ جیسا مناسب خیال فرمادیں اُس پر عمل پیرا ہوں۔ مجھے پانچ چھ روز سے
 نزلہ نے بہت تنگ کر رکھا ہے اور کبھی کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے جس سے ارادہ
 ہے کہ میں کل کو مسہل کر لوں۔ اس کے بجز نجات نظر نہیں آتی۔

امید ہے آپ مدد عزیزاں خیریت سے ہوں گے والسلام
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور خدیبا لہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۶/۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآۃکم
 سلام سنون! والانا ما العزیز شرف صدور لایا۔ میں ۲ ماہ حال کو جانند
 کیا تھا تاکہ سردار صاحب جو بمبئی سے آئے ہیں اور عزیز صاحب کو جو لاہور سے
 واپس آیا ہے دیکھ آؤں۔ چنانچہ میں نے جا کر دیکھا کہ سردار صاحب بظاہر
 دیکھنے والے کو اچھے معلوم ہوتے ہیں مگر اپنے تخیلات سے ابھی ایک قدم پیچھے
 نہیں بیٹے اُن کی ہر وقت وہی باتیں ہیں اور وہی شکایات۔ عزیز کو لاہور سے
 ڈاکٹر کنیش واس نے امید افزا حالت میں بعد معائنہ واپس کر دیا ہے کہ ۱۵-۱۶
 روز مزید پیٹی کر کے واپس لاہور آؤ۔ ممکن ہے کہ مزید آپریشن کی ضرورت نہ پڑے۔

لہذا اب عزیز فیکٹری والی کو بھی میں معہ عبدالعزیز خان مقیم ہے۔ کیا ونڈر سہیل
کا دو وقتہ بھی کو بھی میں کر جاتا ہے۔ نتیجہ اللہ کو معلوم۔

مجھے سردار صاحبان شادی تک جالندھر رہنے کے لئے کہتے تھے مگر اس قدر
ایام ہرگز مناسب نہ تھا کہ وہاں رہوں لہذا میں کل واپس آ گیا مگر ان سے وعدہ
کر آیا ہوں کہ میں انشاء اللہ تعلقے ۱۱ ماہ حال کو جالندھر پہنچ جاؤں گا۔ وعدہ
مذکور اسی روز صبح کو وہاں پہنچے گا ہے بشرطِ صحت انشاء اللہ تعلقے اسی
پر کار بند ہونے کا ارادہ ہے کیا اچھا ہو کہ آپ بھی اسی روز صبح کی گاڑی سے جالندھر
تشریف لے آویں مشوراج رنگو نے پیسوں جالندھر مجھ سے بتلایا تھا کہ آنحضرت نے ان کو
تخریر کیا ہے کہ اہلبیہ کھانسی سے سہمت بیمار ہیں شاید وہ شادی پر نہ آسکیں۔ آئندہ آپ
مالک ہیں۔ جو اب تخریر فرماویں۔ کہ آپ کس روز کس حالت میں یعنی معہ یا اکیلے
تشریف فرما جالندھر ہونگے۔ اگر آج آویں تو مجھے بہت خوشی ہوگی مناسب
بھی یہی ہے کیونکہ ۱۲ کو بات آدے گی۔ اور ۱۳ کو رخصت۔ نیز عرض ہے کہ میرا
جالندھر جانا اپنے علاج کی خاطر بھی تھا۔ کیونکہ بہت دنوں سے مجھے نزلہ نے دبا دکھا
ہے اور کبھی کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے سہمت تنگ ہو رہا ہوں۔ دوائی حکیم حسین سے
مشورہ اور نسخہ لے کر آ گیا ہوں۔ اور یہاں استعمال شروع ہے۔ جو اب کے بواپسی ڈاک
مطلع فرماویں مشکور ہونگا۔ امید ہے آپ معہ عزیزیاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیزیاں کو دعا و سلام۔

بیگم لورچند یا کہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۵
۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنون! والانا مہ آن عزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے کل جانندہ
 سے نچتہ خبر پہنچی ہے کہ عزیز صاحب و عبد العزیز خاں وغیرہ ہوشیار پور کے علاج کے لیے
 آج صبح کی گاڑی سے لاہور پہنچ جاویں گے لیکن چونکہ ڈاکٹر گنیش داس صاحب ۲۸
 ماہ حال کو ولایت جا رہے ہیں۔ لہذا حسب تجویز ڈاکٹر یار محمد خاں صاحب اُن کی
 بجائے ڈاکٹر روشن لال صاحب جو کلج میں پروفیسر اور اُن کے جوئیر میں معالج تجویز
 ہوئے ہیں چنانچہ چند روز ہوئے اُن سے عزیز کی نسبت مشورہ کیا گیا اور اُن کو ناؤ
 ایگریے زخم عزیز کا دکھایا گیا تھا جس پر تجویز ہوا تھا کہ عزیز کو لاہور لایا جاوے اور
 اُن کے سرج کے ہسپتال میں داخل کیا جاوے اور وہ یعنی ڈاکٹر روشن لال مزید آپریشن کے
 بغیر یا مرض خوردہ ہڈی نکال دینگے اور پھر امید آرم کامل کی ہے۔ ان کا ہسپتال سرج
 مذکورہ نٹا ٹاکیز کے قریب ہے۔ عزیز پہلے ہی لاہور جا کر بہت اداس ہوتا رہا ہے اب
 مزید وراس کو لاہور رہنا پڑے گا اور آپریشن بھی ہوگا لہذا مزید اداس ہونے کا احتمال
 ہے۔ لہذا میں نے عزیز نصر اللہ صاحب کو آج خط ارسال کیا ہے تاکہ وہ عزیز مرخص
 کی دفع اداسی اور دل لگی میں کوشش فرما کر مشکور فرماویں بشرط مناسب اگر آپ بھی
 تاکید عزیز کو تحریر فرماویں۔ تو بعد از عنایت نہ ہوگا۔ اس میں مزید کیا عرض کروں

پس نیاز نامہ ختم کرنا ہوں والسلام۔
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳/۵/۳۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! والانا نامہ آنحضرت صمدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ والانا نامہ
سے علالت درو آنحضرت کا حال پڑھ کر جو فلق اور افکار پیدا ہوئے ان کے علاوہ
ایک خاص فکر مجھے پیدا ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ آئے دن آپ کی طبیعت کسی نہ
کسی شکایت جسمانی میں مبتلا ہونی شروع ہو گئی ہے جو فی الواقعہ فکر افزا امر ہے۔
ازموجب افکار جو والانا نامہ اور آپ کی علالت کے میرے دل میں پیدا ہو کر متلاطم ہیں
میں یہ عرض کرنے پر مجبور ہوں کہ گہرا ایک مرض اللہ کی طرف سے ہے تاہم اسی کی جانب
سے اس کا سبب جو مرض پیدا کرے ضرور ہوتا ہے آپ کو میں ایک مدت سے دیکھ
رہا ہوں کہ آپ کسی نہ کسی شکایت جسمانی میں ضرور مبتلا ہوتے ہیں جس سے پتہ لگتا
ہے کہ اشیاء خوردنی میں احتیاط نہیں فرماتے اور ایام حال کو ایام گذشتہ ابتدائی
جوانی کے برابر خیال فرماتے ہیں جو بالکل غلط ہے۔ ضروری اور بہت ضروری ہے

کہ انسان عمر کی جس منزل پر پہنچے اُس کے مطابق پرہیز اور احتیاط غذا سے کام کرے
 ورنہ وہ آٹے دن مصائب و علالتوں کا ضرور آماجگاہ رہے گا۔ ضروری ہے کہ آپ
 اب سرد اور غلیظ اور قلیض شہار سے پرہیز فرمادیں اگر آپ اس پر احتیاط سے
 کاربند ہوں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہر قسم شکایات سے ضرور محفوظ رہیں گے۔
 براہِ ہر بانی یہ ضرور تحریر فرمادیں کہ کیا کھایا جس سے یہ درد امعا پیدا ہوئی۔
 اور اس قدر تکالیف کا موجب ہوئی۔ نیز یو ایسی ڈاکر مطلع فرمادیں کہ اب کیا حال ہے
 اور طبع مبارک کیسی ہے۔ مجھے بہت فکر پیدا ہو گیا ہے۔ لہذا جواب سے جلد شکور
 فرمادیں۔ عزیز صاحب کے حالات سے آپ واقف تو ہیں مگر عزیز کے بنجار کی نسبت
 کسی نے آپ کو غلط اطلاع دی ہے۔ عزیز کو روزانہ بنجار ہو جاتا ہے پہلے زیادہ
 درجہ کا۔ اب کم درجہ کا مگر بنجار سے تاہنوز کسی دن فاسخ نہیں ہے اور امورات
 اُس کی تکالیف کی بجائے خود رہے۔ اس وقت اُس کی اداسی تکلیف دہ اور مضر ^{صحت}
 ہے۔ جالندھر آنا چاہتا ہے۔ مگر وہاں وہ عللج نہیں ہے جو لاہور میں ہے ڈاکٹر
 کا پیغام مجھے پہنچا ہے کہ تا اندمال مکمل لاہور والے معالج ڈاکٹر کے پاس عزیز کا رہنا
 ضروری ہے۔ جبران ہوں کہ کیا کیا جاوے۔ کوشش تو یہی ہے کہ عزیز عرصہ مذکور
 لاہور رہے۔ آئندہ جو اللہ کو منظور، آپ اپنی خیریت اور مفصل حالات سے جلد
 مطلع فرما کر مشکور فرمادیں۔ خدا کرے کہ آپ آدم اور خیریت سے ہوں۔ اسلام
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ یا لہ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد
 سلام سنون! والانا مہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔
 آپ جانتے ہیں کہ عزیز چل دیا اور مجھے تھوڑا فراق میں مبتلا کر گیا۔ یہ
 حالت میرے لئے ایک دشوار مقام فی الحال معلوم ہوتا ہے۔ اندر میں حالت میں نے
 اپنی اصل حالت کی جانب گریز شدت و زور کرنا شروع کر دیا جس سے اپنی
 تکلیف وہ حالت میں معتد بہ خفت اور عزیز سے روزانہ ملاقات اور اس کے
 درجات آرام و عیش روزانہ رو بہ ترقی پذیر ہیں۔ اس سے گونہ اداسی اور پریشانی
 عالم تھوڑا معتد بہ کمی پذیر ہے اور امید ہے یہ رفتہ رفتہ مفقود ہو جاوے گی خصوصاً
 اُس وقت جب کہ میں عزیز کے پاس جا مقیم ہوں گا۔ اسی وجہ سے میں نے عزیز کو بعد
 کمال کوشش اور بخت کے اپنے مقام میں مقیم کر لیا ہے۔ اب وہ انشاء اللہ تعالیٰ
 ہمیشہ وہاں میرے ہمراہ رہے گا اسی وجہ سے میں مطمئن ہو گیا ہوں۔ میں نے
 حاکم قضا و قدر سے یہ پختہ وعدہ لے لیا ہے کہ بجالت میرے یہاں سے ترقی اور
 تبدیل مقام ترقی کے عزیز ہمیشہ میرے ہمراہ مقیم رہے گا۔ اور برابر تمنع کامل حاصل
 کرے گا۔

اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اکثر بلکہ سب پیش دستگان کو یہ رحمت اور عنایت

کم حاصل ہوئی ہے۔ ذالت فضل اللہ یُعْطِیْہِ مِنْ قَبْلِہِ بِغَیْرِ حِسَابٍ
 اب میں نے اطمینان مذکور اور عنایت الہی مسطورہ حاصل ہونے پر اپنے کام پر واز
 روحانیت میں بجد و جہد کامل کام شروع کر دیا ہے اور عنوانات سے پتہ لگ
 گیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ کچھ وقت تک بے شمار ترقی حاصل ہو جانے والی ہے
 اور عزیز ہمراہ ہو گا۔ چونکہ آپ اپنے کام میں اب بے سعی مشغول ہو گئے ہیں امید
 ہے آپ جہد و جہد سے ناواقف نہیں ہونگے۔

اب میں مطمئن ہوں مگر کہیں جانے کے قابل نامہ نوز نہیں ہوں۔ واللہ
 بحالات مذکور میں نے کامل کوشش اور شدید سعی سے اپنا کام شروع کر دیا
 ہے۔ کیونکہ عنایات الہی مذکور سے عشق بے پایاں کو جزا ہے۔ خیریت سے
 ہوں۔ امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند بابہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۶/۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد علی

سلام مسنون! یہ وقت اور زمانہ جس میں سے میں ان دنوں میں چل رہا

ہوں۔ بہ لحاظ فقر ایک عجیب کیفیت ہے۔ یہاں اپنے پر حزن و ملال حالت میں ہوتا ہوں کہ کسی نہج میں پیغام عزیز مرحوم جو اپنے خوشحالی بلکہ عیش و نشاط کے تقاضہ سے ارسال کرتا ہے، آصا در ہوتا ہے کہ محبت جوش میں ہے لہذا خواہ قلیل وقت کے لئے ہو سکے آپ ہم میں اور ہماری صحبت میں شامل ہو جاؤ۔ یہ ہم عزیز فرمان سمجھ کر میں جا پہنچتا ہوں۔ اب وہاں کی کیفیت کیا بیان کروں وہ میری تحریر سے بیرون ہے! البتہ یہ القاطہ ہمارے حالات کی کیفیت کے بیان کے لئے کافی ہونگے کہ وہ یہاں کے تعلقات سے مبرا ہونے اور خاص عنایات و تفضلات میں مقیم ہونے سے اعلیٰ علین میں ہے اور میں قید و تبادی کی وجہ سے تاہنوز جہنم میں۔ کوئی تقاضہ کر ہے کہ آپ جلد گھر آ جاؤ۔ مگر وقت معین سے پہلے یہ کیسے ہو سکے۔ آخر عنقریب ایسا ہونے والا ہے کہ ایسا ہو کر رہ گیا کیونکہ عزیز کی حالت دیکھ کر میرا دل بھی لپچاتا ہے۔ مزید برآں عزیز کی محبت کا تقاضا بھی یہی ہے۔

میں صرف آپ کی ذات مبارک کو جو کچھ بھی ہو سکی تعلیم فقر دے سکا ہوں لہذا فقیر کی ایسی حالت میں آپ کو لازمی ہے کہ آپ مجھ سے جدا نہ ہوں مگر کیا آپ اس کو پسند نہ فرماویں گے والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور خدیوالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۶/۳/۳۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! والا نامہ آنحضرت صمدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ والا نامہ
سے آپ کے افکار و تکلیف کے حالت از علالت درو امعا و قرضہ بنک و
عدم فروخت مکان کے حالات پڑھ کر اپنے مجروح دل کے زخم اور مزید کٹا
ہونے جن سے نالاں ہوں مگر صابر۔ دیکھئے کہ اللہ صاحب ان کا کیا سامان و
انتظام فرماتے ہیں۔ دست بردعا ہونے سے پہلے اپنا قلق و اضطراب کافی
ہو سکتا ہے جو شدت سے دامنگیر حال ہے۔ میں ان پر مزید کیا عرض کروں۔
کیونکہ افکار مذکور سے دل نیم مردہ ہو رہا ہے۔ مزید حالت سے مطلع و سزا کر
مشکور فرماویں۔ میری حالت، بیرونی تاہنوز شکل تسلی بخش پیدا نہیں ہوئی وقت
اور عمر کی منزل بادل ناخواستہ طے کر رہا ہوں۔ دل میں تو بہت کچھ ہے کہ
آپ سے گزارش کروں مگر تحریر کی سمیت کہاں سے لاؤں۔

ہفتہ عشرہ تک طبیعت کو محض بہلانے کے لئے جانندھر جانے کا ارادہ
ہے اور وہاں سے اس کا تقاضا بھی اکثر روزانہ ہو رہا ہے۔ وہاں سے آپ
کو ضرور اطلاع عرض کروں گا بشرط فرصت آپ تشریف لاویں۔ میری صحت
شکایت سے خالی نہیں ہے والسلام۔ گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۶/۳/۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! والا نامہ آن عزیز نثر صفحہ صدر لایا۔ شکریہ ہے۔ میں آپ کی شکایت علالت اور تفکرات سے پریشان تو ضرور ہوں۔ مگر آج کل کی اپنی حالت اور نظر جو زیر عمل ہے اطمینان دلا رہی ہے کہ یہ مقامات حزن ملال بالکل ناپائدار اور گذرنے والے ہیں اور کچھ وقت کے بعد وہ مقام آنے والا ہے جو ان تکالیف کی یاد پریشانی اور نصیحت پیدا کرے گا کہ یہ سب فضول تھی میں اسی حالت میں جا کر اور کیفیت مذکورہ مشاہدہ اور ملاحظہ کرتے ہوئے دنیاوی تفکرات سے جان بڑھور رہا ہوں۔ کہ یہ حالات فکر افزا اس وقت بہت شاق اور ناقابل برداشت معلوم ہوتے ہیں۔ مگر بالکل ناپائدار اور متغیر الحال ہیں۔ البتہ وہ عالم جس کے لئے آپ کو نشان ہیں اور اکثر اس میں آپ سیر کرتے ہیں۔ ہرگز متغیر الحال اور خواہشات نفسانی سے پاک ہے۔ بلکہ اس نفس سے کلی میرا ہے جس نے دنیاوی زندگی کو جہنم بنا رکھا ہے۔ مجھے عزیز مرحوم کی محبت اور اس کا تقاضا اب چند روز سے اس عالم میں زیادہ وقت قیام کا موجب ہو رہا ہے اور اکثر اوقات عزیز کے پاس رہتا ہوں۔ مگر میں اس راحت اور آرام کا کیا بیان عرض کروں بے حدود شمار ہیں۔ اور غم و شکر اس عالم میں کلی نابود ہیں گو اس سے پہلے بھی اس عالم کی

راحت کا حال معلوم تھا مگر عزیز کی وجہ سے مزید قیام کرنے سے اب جو مدارج
 راحت معلوم اور محسوس ہو رہے ہیں۔ ان پر ہر وقت عشق عشق کر رہا ہوں۔
 لہذا میں آپ کو یقین اور مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ کہ آپ بالضرور وہیں جانے
 والے ہیں۔ اور آپ یہاں سے چلتے وقت یہ چادر زبور دار بدن کی اپنے اوپر سے
 اتار کر جب پھینک جاویں گے تو واللہ آپ کا قیام دائمی اسی مقام میں ہو گا۔
 اندر میں حالت چند روزہ عارضی تکلیف سے چنداں واویلا کرنا فضل اور بے ہودہ
 ہے۔ آپ اپنی روحانی ترقی میں سعی فرماویں۔ دنیاوی افکار ذات الہی خود درست
 کر دیونگے۔ مگر حالات سے مطلع فرماتے رہا کریں۔ تاکید ہے پرسوں بروز جمعہ ذات
 الہی نے اپنے فضل و کرم سے عزیز محمد حسین کے گھر میں بیٹا عطا فرمایا ہے۔ اللہ
 کا شکر ہے میں مخترب چند روز تک جا لندھر جانے والا ہوں۔ میں آپ کو
 اپنی یہاں سے روانگی اور وہاں کے قیام سے مطلع کرونگا۔ آپ کی اور بے بے
 صاحبہ کی علالت کا مجھے بہت فکر ہے اللہ آرام بخشنے والسلام۔
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۷/۱/۳۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد علیکم
سلام سنون! اُمید ہے اُس روز آپ بجزیرتِ طر پہنچ گئے ہونگے۔ اور
معہ عزیزاں آپ بجزیرتِ بے ہونگے۔ میں بھی بجزیرتِ ہوں۔ پہلے کی نسبت
سکون ہے۔ غالباً یہ غلبہ روحانیت کی سبب سے ہے جو آج کل مدت کے بعد زور
میں آ گیا ہے۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ طبیعت میں آوارگی ضرور ہے۔ دل چاہتا ہے
کہ کہیں تنہا بیٹھ کر اپنے بار کی آغوش میں ایسا پوشیدہ ہو جاؤں کہ نہ مجھے اپنی خبر
پہے اور نہ کسی کو میری۔ واللہ یہ تمنا مدت سے ہے۔ مگر کبھی پوری نہ ہو سکے۔
واللہ ہر وقت اپنی یہ حالت ہے کہ میں فی الواقعہ اپنے آپ کو آغوشِ بار میں
دیکھ رہا ہوں۔ اور اس سے کبھی خروج نہیں پاتا۔

عزیز من! اگر یہ حالت فقیر کی مستقیم ہو جاوے تو لحد اور بزمِ بہشت اور
دو دن سب معدوم ہیں مگر قطرہ سمندر میں او غام ہونا ہے۔ واللہ اس وقت بھی
یہی حالت قائم ہے۔ آپ بھی سعی فرماویں کہ اس سمندر میں او غام ہو جاویں زیادہ
کیا گزاشت کروں۔ کانترا کہ خبر شد خبرش باز نیامد والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور۔

مورخہ ۱۳۸۱ھ

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! والانا ماہ العزیز ثمرت صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔

نیز عرض ہے کہ میری طبیعت اب دنیا سے کلی اوداس اور اوچاٹ

غور سے دیکھتا ہوں کہ دنیا کے کسی مقام پر یہ اب تکین حاصل کرنے کے قابل

نہیں رہی البتہ اب یہ دوسرے عالم کے گریز کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہے

اور اوسے میں اپنی خوشحالی دیکھتی ہے مگر نہیں معلوم وہ کب آوے گا۔ اگر دیکھے

میرا کچھ نکال کر آیا تو کیا آیا۔ جلد آ جاوے تو میں بہت خوش ہوں۔ آپ نے مجھے

گو جرنوالہ حاضر ہونے کے لئے زبانی بھی فرمایا تھا۔ اور اب تحریر بھی فرمایا ہے

مگر میں غور سے دیکھتا ہوں کہ یہ بھی درست نہیں ہے۔ ازانکہ اول تو موسم بہت

خراب ہے اور ان دنوں میں وہاں اپنی صحت کے بگڑنے کا بڑا احتمال

ہے۔ دوسرا جو سب سے زیادہ امر مانع ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی مالی حالت بہت

کمزور ہے۔ آپ پہلے ہی تکلیف میں ہیں۔ تو میرے حاضر ہونے سے یہ آپ

کی تکلیف اور مزید ترقی پر ہوگی۔ تو ایسی حالت میں میرا دل ہرگز نہیں مانتا

کہ میں آپ کی مزید تکالیف کا باعث بنوں۔ لہذا ارادہ ہے کہ پھر کبھی زمانہ

موافق آنے پر میں حاضر ہو سکوں گا۔ ورنہ مزید تکلیف دینی گناہ کبیرہ ہے۔

آپ اس پر تسلیم ثابت فرماویں تو مناسب تر ہے۔
 میری حالت بالضرور خراب ہے خراب تر ہے۔ کبھی خوشی کا تو اب مدت
 سے جبال بھی نہیں آتا کہ اس کا وجود بھی دنیا میں ہے طبیعت ایسی کھلی گئی ہے
 کہ اس میں خوش ہونے کی قابلیت ہی نہیں رہی۔ میں زیادہ کیا گذارش کروں۔
 جہم چھوڑنے پر راحت معلوم ہوتی ہے ورنہ بیداری عذاب الیم ہے والسلام
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۸/۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد تھم
 سلام سنوں! میں کل کے نیا نامہ میں عرض کر چکا ہوں کہ موجودہ
 حالات میں میں گوجرانوالہ حاضر ہونے سے آپ کو نا جائز تکلیف دینی
 ہرگز پسند نہیں کرتا۔ گو واللہ میرا دل آپ کے فیض صحبت کے لئے تڑپ
 رہا ہے۔ مگر آپ کے موجودہ حالات اس کے مانع نظر آتے ہیں۔ میں اسی
 پر کار بند ہونے کو درست خیال کرتا ہوں۔ کیا آپ فرصت ملنے پر تشریف
 لا کر سرور نہ فرماویں گے۔

ہیڈک کیونکہ خاتمہ پر ہے اگر ارسال فرمادیں تو مہربانی ہوگی۔ والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد

سلام سنوں! والانا مہ ان عزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔
سرواد ہری سنگھ صاحب نے اپنی شادی پر مجھے بھی مدعو کیا ہے جو ۱۶ ماہ حال
کو ہوتی قرار پائی ہے۔ مگر حکم ہے کہ میں ایک روز پہلے یعنی ۱۵ کی صبح کو
ان کے پاس جالندھر پہنچ جاؤں۔ لہذا ان کی تحریر اور تاکید کے بموجب ارادہ
ہے کہ بشرط خیریت میں وہاں ۱۵ کی صبح کو جالندھر پہنچ جاؤں۔ آئندہ جو
اللہ کو منظور۔ امید ہے آپ بھی اسی روز یعنی ۱۵ کی صبح کی گاڑی سے جالندھر
تشریف فرما ہونگے۔ میں وہاں منتظر ہونگا۔ میں عجیب و غریب عالم سے گذر
رہا ہوں۔ نہیں معلوم یہ مصائب کا راستہ سب فقرا کو گذرنا پڑا ہے یا مجھ پر
یہ لطافت خاص ہیں۔ چھوٹا نوزائیدہ بچہ کئی روز سے مرضِ اہمال و بنجارہ بیمار
چلا آتا ہے اور کمزور ہو گیا ہے خدا جانے انجام کیا ہو۔ ویسے اپنی روحانی

حالت نہایت تیز ہے مگر پچھو قسم کے افکار اس کو درہم برہم کر رہے ہیں جس سے مجھے سخت تکلیف اور ناگفتہ بہ حالت ہے۔ واللہ ایسی پروردگار تکالیف میں نے ایسی طویل عمر بھر میں ہرگز نہیں دیکھی اور نہ برداشت کی۔ اللہ کو منظور یہ کیا راز ہے۔ دریافت بھی کیا گیا ہے۔ مگر اب تک اس کا جواب خاموشی ہے۔ کیا فقرا سے یہ برتاؤ مناسب اور ضروری ہے۔ یہ لحاظ مذکور طبیعت بد مزہ اور متفکر ہے۔ یہ خراب اور متفکر حالت ہر ماگذشتہ کے آغاز سے شروع ہے۔ ختم ہونے میں نہیں آتی۔ شاید یہ میرے خاتمہ سے تعلق رکھتی ہو اور اس کی تمہید ہو۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرادکم
سلام سنون! والا نامہ آنحضرت اور بمیہ پارسل ہیڈنگ کیور فرستادہ
آنحضرت شرف صدور لائے۔ بہت بہت شکر یہ ہے۔ والا نامہ سے آپ کے

ورد و اڑھ کا حال پڑھ کر مجھے سخت رنج و اندوہ پیدا ہوا اور اب تک ہے۔
 دعا ہے کہ اللہ نے اس سے جلد آرام عطا فرمادیا ہو۔ آمین۔
 چونکہ آپ غالباً سردار ہری سنگھ صاحب کی شادی پر ۱۵ ماہ حال
 کو جالندھر تشریف لانے والے ہیں لہذا دیگر معروضات اُس وقت پر عرض
 کرنے چھوڑتا ہوں۔

بچہ اب گونہ اچھا ہے۔ گل کو خدا جانے۔
 ہرگز طبیعت بگشت نہیں ہے۔ لہذا سلام۔
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۵/۸/۳۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تیکم
 سلام سنون! والانا مہ آن عزیز تشریف صدور لایا۔ شکر یہ ہے میں
 اور گھر میں سب بخیریت ہے۔ لیکن میں کیا عرض کروں۔ چند روز سے ایک
 عجیب تکلیف میں گرفتار ہوں اور وہ یہ ہے کہ چار پانچ روز ہوتے ہیں۔
 کہ منہ میں سے سامنے کے مصنوعی دانت تین کا بدل میں نے گھرانے سے

بھی بنوایا تھا اور وہ فٹ نہ ہونے سے بیکار پڑا ہے کہنہ اور فرسودہ ہونے
 سے ٹوٹ کر نکل گئے۔ ان سے علاوہ رفع بد صورتی کے کھانے میں بھی کافی
 مدد ملتی تھی۔ مگر اب ان کے اخراج سے اور تکالیف کے علاوہ کھانے وقت
 دانتوں کے نامہوار ہونے سے لبوں پر روزانہ زخم پیدا ہو رہے ہیں جن سے
 گونا گوں تکلیف ہے اچھے دانت نو دہلی میں لگتے ہیں جیسا کہ بٹ صاحب
 بیان کرتے تھے اور انہوں نے دہلی لگو اسٹے تھے اور کارآمد معلوم ہوتے ہیں
 لیکن بابو صاحب موصوف شملہ میں ہیں اور اکتوبر کے نصف کے قریب دہلی
 جاسکیں گے۔ حیران ہوں کہ کیا کروں کیونکہ تکلیف بہت ہے۔ کھانا کھایا
 نہیں جاتا۔ اور اگر کھاتا ہوں تو کھانا چبائے نہ جانے سے مضمر نہیں ہوتا۔
 واللہ اس پر سنسی بھی آتی ہے اور رونا بھی آتا ہے۔ رہ رہ کر یہ خیال اکثر
 پیدا ہوتا رہتا ہے کہ ایسی تکلیف وہ زندگی سے کیا فائدہ ہے اور مجھے یہاں
 کیوں رکھا گیا ہے۔ بس وہی بات ہے کہ حکم حاکم مرگ مفاجات۔ ارادہ ہے
 کہ جیسے بن پڑے دہلی جا کر دانت لگوالوں۔ مگر ابھی کوئی ایسی صورت پیدا
 نہیں ہوئی مگر کوشش میں ہوں۔ دیکھئے نتیجہ کیا ہوتا ہے۔

میں نے ڈاکٹر روتشا صاحب کے صلح معاملہ کے لئے واقعہ سابقہ
 عرض کردہ کے بعد پیر کوٹ میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں روزانہ
 حاضر ہونا مقرر کیا چنانچہ چند روز کے بعد ڈاکٹر کے گناہ پر مزید پیری فرمانے

سے اب دست کشتی فرمائی مگر فرمایا کہ جس قدر معاملہ نکل چکا ہے۔ اس کا ازالہ کسی اور سعی اندرونی اور بیرونی سے کر لو۔ اب ہم مزید دست اندازی ہرگز نہیں فرمائیں گے۔ حالات مذکور سے مرداران کو مطلع کرتے ہوئے.....

..... میں نے ان کو تحریر کیا کہ اگر ہو سکے تو باقی معاملہ

بیکانیر میں ان کے مربعوں کے قریب ایک گاؤں میں سائیں رہتے، اود طریق قادریہ کے ہیں اور پہلے ان سے ملتے اور ان سے ان کا دوستانہ بھی ہے۔ اور ان سے وہ پہلے بارہا کہہ چکے ہیں کہ ہمیشہ میری دعا اللہ مستجاب فرماتے ہیں۔ اور دیکھی نہیں کرتے اور بارہا پہلے ان کے پاس جا لندھرتے بھی ہیں۔ لہذا میں نے ان سے بتا کید کہا ہے کہ باقی معاملہ آپ ان سے درست کر لیں۔ چنانچہ انہوں نے ان کو طلب بھی کیا ہے اور وہ امر و فرما ان کے پاس آنے والے ہیں۔ سنتا ہوں کہ وہ بڑے نیک اور عابد ہیں۔ خدا کرے یہ کام ان کے ہاتھ سے سرانجام ہو جاوے۔

امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام۔

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۱

عزیز القدر من! جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! والانا مہ آت عزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ آپ نے

میرے ہمراہ دانت لگوانے اور دہلی تشریف لے جانے کا ارادہ تحریر فرمایا ہے

جس کی نسبت عرض ہے کہ اگر آپ کے دانت قبل ازیں نکل چکے ہیں اور آپ

خارج شدہ دانتوں کی بجائے دانت لگوانا چاہتے ہیں۔ تو بسم اللہ آپ تشریف

لاویں مگر بصورت دیگر اگر وہلی میں سابقہ دانت نکلوا کر جدید لگوانے کا ارادہ

ہو تو ہرگز ارادہ وہلی جانے کا نہ فرمادیں۔ کیونکہ میں تجربہ سے عرض کرتا ہوں

کہ دانت نکلوانے سے بہت تکلیف سے سابقہ پڑتا ہے اور بعد ازاں مدت

کے بعد جدید دانت لگوانے مناسب ہوتے ہیں۔ خدا نخواستہ اگر نکلوانے

سے وہلی میں تکلیف پیدا ہوئی تو کیا حشر ہوگا۔ میں نے ایسے کہیں بہت دیکھے

ہیں۔ جو دانت نکلوانے پر مدت تک عذاب الیم میں رہے۔

میں نے وہلی جانے کے لئے بٹ صاحبان سے شملہ میں اپنے وہلی جانے کی

نسبت خط و کتابت کی تھی۔ اپنے کھانے کی تکلیف میں اب تک وہلی چلا گیا ہوتا

لیکن چند روز سے مجھے زحیر یعنی مروڑوں کی تکایت ہو رہی ہے جس سے میں

ارادہ سفر نامناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ مبادا راستہ میں یاد وہلی جا کر یہ تکایت مزید

پیدا ہوتی تو پھر کیا حشر ہوگا۔ لہذا بالفعل جانے سے رکھا ہوا ہوں۔ البتہ آرام اور اطمینان آنے پر بہت جلد ارادہ روانگی کروں گا۔ کیونکہ یہ تکلیف زحیر کھانا نہ چبانے سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ جو کھاتے وقت تکلیف ہوتی ہے وہ میں جانتا ہوں یا ذاتِ الہی جس کی یہ عطا کر وہ ہے۔

بحالاتِ مذکورہ عرض ہے کہ اگر خارج شدہ دانت کی جگہ دانت لگوانا تو آپ ارادہ تشریف آوری کریں ورنہ ہرگز نہ کریں۔ اگر ضروری آنا ہو تو آپ بالضرور بروز بدھ آئندہ یہاں تشریف لے آویں۔ پھر جس روز مناسب ہوگا چل دیویں گے۔ میری روانگی میرے آرام آنے پر ہے۔ مجھے تاہنوز زحیر کی معمولی شکایت ہے مگر تجربہ سابقہ سے ڈرتا ہوں کہ کہیں زیادہ نہ ہو جاوے۔

آپ بدینِ نیانہ نامہ ہذا اپنے ارادہ روانگی یا عدم روانگی سے براہ مہربانی

فورا مطلع فرمادیں۔ مشکور ہوں گا۔ مزید تاکید ہے والسلام۔

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جیٹ پارک۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹/۳/۴۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنون! میں دانت لگوانے کے لئے ۲۶ ماہ گذشتہ کو جالندھر
رات رہ کر دوسرے روز دہلی روانہ ہوا۔ اور چینی دندان ساز سے دانت
لگوائے اور یکم ماہ حال کو دہلی سے واپسی ہوئی۔ جالندھر رات رہ کر ۲ کو میں
بجیریت گھر پہنچ گیا۔ تاہنوز دانت خوب کام دے رہے ہیں اور اچھے ہیں۔
جالندھر آنے پر جھنگ سے ڈاکٹر روتنا کاتار بنام شیوراج سنگھ پہنچا کہ فوراً
بلا توقف آپ جھنگ پہنچ جاؤ۔ جو قرائن اور حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ رگڑ
نے ڈاکٹر کو معطل کر کے تحقیقات مقدمہ شروع کر دی ہے جو بہت فکر افزا سے
مگر خدائی کاموں میں یارائے دم زدن نہیں ہے۔ اسی رات دس بجے شیوراج سنگھ
بہ سواری کار روانہ جھنگ ہو گئے۔ اور میں صبح کو یہاں گھرا گیا۔ بعد کے حالات
ابھی تک لاعلمی ہے۔ خدا خیر کرے۔

جہاں اے برادر نماند بہ کس

باتیں تو بہت ہیں جو آپ سے قابل ذکر ہیں۔ مگر چونکہ آپ اپنے سابقہ وعدہ
کے مطابق جلد تشریف یہاں لانے والے ہیں۔ لہذا بالمشافہ عرض کروں گا۔
البتہ یہ آپ کے ضروری دریافت کو تاہوں کہ آپ کب اور کس روز یہاں تشریف

فرما ہونگے۔ آپ ضرور جلد تشریف لادیں۔ واللہ آپ کے دیکھنے کو اب دل تڑپ رہا ہے۔ توقف نہ کریں۔ مشکور ہونگا۔

آج کل۔ اماں کا بارش سے یہاں فصلیں خراب ہو رہی ہیں۔

خدا کرے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں۔

اپنی تشریف آوری کی تاریخ اور وقت سے جلد مطلع فرما کر شکور فرماویں

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پورہ خٹیا یاد۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۸/۹/۳۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآئکم

سلام سنون! والانا مہ آن عزیز شرف صدور لایا شکر یہ ہے معروضات

تو آپ کے گزارش کرنے کے قابل بہت ہیں مگر چونکہ میں چند روز تک آپ کے

نیاز حاصل کرنے کا امداد کرتا ہوں لہذا اس وقت اسی قدر عرض کرنے پر اکتفا

کرتا ہوں۔ کہ ارادہ ہے پرسوں ۳۰ ماہ حال کو جانندھر پہنچ کر دوسرے روز

شادی معلومہ کی تقریب میں شامل ہو جاؤں۔ اسی میں اس سے اگلے روز یعنی

۲ اکتوبر صوفت کروں! اور بعد ۳ اکتوبر کی صبح کو فرنیٹر میل سے روانہ لاہور

ہو جاؤں۔ چونکہ حسبِ قرارِ داد سابقہ دو پہر لاہور پھیرنا تجویز ہو چکا ہے۔ لہذا
 لاہور دو پہر آرام کر کے بعد شام آپ کے ہمراہ روانہ گوجرانوالہ ہونگا۔ آگے آپ
 جیسا حکم کریں گے اس پر کاربند رہوں گا۔ باقی بوقت ملاقات
 اُمید ہے آپ مدد عزیزانِ خیریت سے ہونگے والسلام
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۰/۱۰/۳۸

عزیزۃ القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! میں کل آپ سے رخصت ہو کر جب امرتسر پہنچا تو مجھے

بنجار معلوم ہوا۔ اسی وجہ سے میں جانندھر دو پہر سیر کر کے بسواری موٹر جانندھر

سے روانہ ہو کر چھ بجے تمام کے قریب گھر پہنچ گیا۔ رات بھر خفیت بنجار سے طبیعت

سخت بے آرام رہی۔ اس وقت صبح ہے اور گونہ طبیعت اچھی ہے مگر گوجرانوالہ

سے یہاں سردی زیادہ ہے جس سے آثار نزلہ زیادہ محسوس ہوتے ہیں۔ رات

دروازے بند کر دیئے گئے اور اندر سویا۔ پھر بھی ہلکا لمحات اور طھننے کے باوجود

سردی محسوس ہوتی رہی۔ انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہو جاوے گا۔ اصل بات یہ ہے

کہ اب طبیعت طویل سفر کے ہرگز قابل نہیں رہی اور ارادہ ہے کہ اب میں سفر سے ہرگز ہرگز پرہیز کرونگا۔ باوجود اس قدر خاطر و مدارات اور عنایات بے غایت کے جو آپ نے اور جناب بے بے صاحبہ نے اس ناچیز عاجز پر وہاں مبذول فرمایا جن کا شکر یہ میری طاقت تخریب سے کہیں افزوں تر ہے میں بیمار ہو گیا ہوں اور اب تک ہوں تو اس کا نتیجہ ہے کہ اب میں ہمیشہ کے لئے طویل سفر سے پرہیز کروں۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اسی پر عمل پیرا ہونگا۔ سب خیریت ہے۔ والسلام

جناب بے بے صاحبہ اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور خٹیا لہ۔ ضلع مویشیاری پور

مؤرخہ ۸ ستمبر ۱۲۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد علی

سلام سنون! والانا ماہ العزیز تشریف صدور لایا شکر یہ ہے۔ میں

تا ہنوز نزلہ سے بیمار ہوں! اور بعض وقت بیمار بھی ہو جاتا ہے۔ امید ہے اللہ

آدم فرمادیں گے مگر بتدریج۔

امید ہے عزیزہ کشتور کا قد ضرور کچھ کم ہو گیا ہوگا اور ناصر کا زیادہ۔ اگر ابھی

شکایت قدموجود ہوا اور زیادہ کم کرنا منظور ہو تو ضروری ہے کہ مزید ضیافتوں
 کا سامان کیا جاوے۔ پھر حسب مرضی قدموجود ہو جاوے گا۔ جیسی ضیافت پر تکلف
 ہوگی ویسی قدموں میں کمی ہوگی۔ عزیزہ کے خیالات تحریر فرما کر مشکور فرمادیں۔
 نیز آپ ہر دو صاحبان کے روحانی حالات سننے کے لئے مشتاق ہوں۔

ضرور تحریر فرمادیں والسلام

جناب بے بے صاحبہ و عزیزہ ان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۹/۳/۱۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرادیم

سلام سنوں! والانا مہ آن عزیزہ شرف صدر ور لایا۔ شکر یہ ہے۔ والانا مہ

مذکور سے جناب بے بے صاحبہ کی علالت عمومی پیش کا حال پڑھ کر سخت فکر

اور رنج پیدا ہوا۔ خدا کرے اب ان کو آرام ہو گیا ہو۔ ان میں تو پہلے سے

خون بہت کم ہے جیال آتا ہے کہ اخراج خون سے ان کا کیا حال ہوا ہوگا

واللہ میں ان کے لئے سخت اندیشہ اور فکر میں غرق ہوں۔ دست بردو ہوں

کہ اللہ رحیم و کریم ان کو بہت جلد شفا اور آرام عطا فرمادیں۔ آمین۔ آمین۔

لیکن آپ بدیدن نیاز نامہ ہذا ان کے حالات سے مطلع فرما کر مشکور فرمادیں
سخت تاکید ہے۔ میرا ان سے بہت بہت سلام اور دعا فرمادیں اور میری
طرف سے ان کی عبادت فرمادیں۔

تینا کو کاشکیہ ہے۔ ضروری تھا کہ میں کل کی ڈاک سے آپ کی خدمت
میں نیاز نامہ عرض کرتا لیکن تاہنو ز مسلسل بیمار ہوں۔ اور بیماری نے ابھی
میرا پیچھا نہیں چھوڑا۔ آخر اس سے تنگ آکر کل میں نے مسہل کیا جو اچھا ہو
گیا ہے۔ امید ہے اللہ اس سے آرام عطا فرمادیں۔ لیکن شب گذشتہ
بہت اور سخت تکلیف سے بسر ہوئی اور عوارضات کے علاوہ کھانسی اس
قدر بھتی کہ ایک دم رات آرام نہیں ملا۔ مگر مبصرین یقین دلاتے ہیں کہ مختصر
آرام ہو جاوے گا۔ میں نے مسہل بھی ان کی تجویز پر کیا ہے ویدہ باید کہ چرمنو۔
امید ہے اب عزیزہ کسور کا قد بہت کم ہو چکا ہوگا اور عزیزہ ناصر کا دراز۔

تاہم دریافت فرما کر ان کے قدوں کی کمی و بیشی تحریر فرمادیں کہ کس قدر ظہور میں
چمکی ہے۔ ان کا اصل علاج تو لذیذ ضیافتوں کا مجھے کھلانا ہے۔ اس کی فکر کہیں
میں آپ کی روحانی حالتوں کا حال معلوم کر کے بہت خوش ہوا ہوں اور دعا ہے
کہ اللہم زد و فرزد۔ افسوس ہے کہ بے صاحبہ اپنی بیماری کے سبب مفصل تحریر
نہیں کر سکیں۔ خدا کرے ان کو آرام آگیا ہو تو اپنی حالت خود تحریر کریں۔
اذا نکر مجھے امید ہے کہ ان کے حالات انشاء اللہ تھالے ضرور چند قدم آگے

ہوگی۔ اور سب خیریت ہے۔ جو آپ کے جلد مطلع فرماویں۔

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

جالدھر شہر

مورخہ ۲۵/۳۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآئیم

سلام سنون! آپ خیال فرماتے ہونگے کہ میں اپنے گھر میں آرام سے بیٹھا ہوں گا۔ لیکن نہیں اور ہرگز نہیں۔ مجھے نہ لہا و نہ شدید کھانسی اور نہ بخار نے وہاں گھر میں حب تنگ کر دیا تو میں پانچ روز ہوسٹے ہیں کہ نہایت تکلیف سے علاج کے لئے یہاں جالدھر چلا آیا۔ اور یہاں آکر حکیم شمسین صاحب کا علاج شروع کیا۔ پہلے ایام میں تو عوارضات مذکورہ سے بہت تکلیف رہی مگر کل سے قدر سے افاقہ معلوم ہوتا ہے۔ امید ہے کہ امروز فردا کلی آرام ہو جائیگا آرام آنے پر بھی میں ایک دو روز یہاں قیام کرونگا۔

واللہ اپنی حالت خراب کے باوجود جناب بے بے صاحبہ کی علالت کا ہر وقت فکر ہے۔ اس سے زیادہ ہے کہ چند روز سے ان کی نسبت کچھ خبر نہیں ملی۔ آپ بدیدن نیاز نامہ ہذا ان کے مزاج کے حالات سے مطلع فرماویں مگر گاؤں

کے پتہ پر۔ کیونکہ امید ہے میں ایک دو روز کے بعد جیسا کہ امید پڑتی ہے آرام
آنے پر گھر واپس چلا جاؤں گا۔

اس وقت زیادہ کیا عرض کروں کمزوری مانع تحریر ہے۔ والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

جانمذہر شہر

مؤرخہ ۱۰/۳۸

عزیز من جناب مولانا صاحب زاد اللہ مرا تہکم

سلام سنوں! والانا مہ شرف صدور لایا شکر یہ ہے۔

اللہ کا ہزار ہا شکر ہے کہ اللہ نے جناب بی بی صاحبہ کو کلی آرام اور شفا

دی۔ میری طرف سے ان کو سلام اور مبارک باد قبول ہو۔ مجھے ابھی تک بخار سے

نجات نہیں ملی اور نہ معلوم کہ کب ملے یا اس سے جواب ملے۔ میں دوسرے

تیسرے روز تیار رہتا ہوں کہ آرام مل جاوے گا۔ لیکن نہ بخار چھوڑتا ہے اور نہ

گھر کو جانے کی نوبت آتی ہے۔ حکیم نے پانچ روز ہوئے بخار دکنے کے لئے

روزانہ دو گولی کوہن دینی شروع کی جو پوسوں تین روز تک کھانا رہا جس سے

سخت قبض ہو گئی اور اسی روز سے اجابت بند۔ رات خفیف ماسہل کیا۔

جس سے تین بافراغت اجابت ہوئیں۔ مگر ابھی تک بخار فرو نہیں ہوا امید ہے

فرو ہو جاوے۔ آگے جو اللہ کو منظور۔ والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۱۱

عزیز القدر من جناب مولانا صاحب زاد اللہ مراد صاحب
سلام سنون! امید ہے کل آپ بفضل الہی بخیریت تمام اپنے دولت خانہ
پر تشریف فرما ہو گئے ہونگے۔
میں کل ۲ بجے دن کے بذریعہ موٹر کار سردار صاحب روانہ ہو کر
چار بجے بر تمام خیریت گھر پہنچ گیا تھا۔ بنجار سے تو آرام معلوم ہوتا ہے۔
مگر نزلہ جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما گئے ہیں۔ تاہنوز دامن گیر چلا جاتا ہے امید
ہے اللہ آرام فرما دیونگے۔

فرمائیے آپ ہر دو عزیزیاں اپنی اپنی حالت جہانگیر اور عالم نما میں
انشاء اللہ تعالیٰ سرشار ہونگے۔ آپ دیکھیں اور غور سے دیکھیں، کہ
فی الواقعہ جو کچھ اندرونی اور بیرونی کسی سحر کے اثر سے نظر آ رہا ہے وہ سب
آپ ہی ہیں۔ آپ کے بجز اور کچھ بھی نہیں ہے۔ وہاں ایک ہی فرحت افزا

حالت ہے اور بس اس سے مزید محض صفاتِ الہی کی سحر آفرینیوں میں گرفتار۔
 حیات میں تو کیا بعد الممات بھی ان کو ان سے رہائی نہیں ہے۔ اسی کو استناد
 کامل صلعم نے فردوس و جہنم سے تعبیر فرمایا ہے۔ آگے چل کر یہ بات ہر ایک کو
 بخوبی معلوم ہو جاوے گی کہ یہ لوگ جس فردوس کے لئے روزے رکھتے، اور
 نمازیں و وظائف پڑھتے تھے وہ اصل حالت حاصل نہ ہونے سے ہرگز جہنم
 سے کم نہیں ہے۔

میں اس پر مزید کیا گزارش کروں۔ آپ دانا ہیں اور سب حالت
 آپ کے زیر نظر ہے۔ تاہنوز میں آپ عزیزان کے لئے اکثر اوقات دست
 بدعا رہنا ہوں کہ اللہم زدو فرد۔ امید ہے آپ معہ عزیزیاں اور نیز جناب بے بے
 صاحبہ آدم اور صحت ہو گئے۔ تاہم آپ اپنی اور عزیزیاں کی خیریت کے مطلع فرما کر
 مشکور فرماتے رہیں۔ والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۳/۱۱/۱۳

عزیز من جناب مولانا صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنون! والانا ماہ آن عزیز نثر صف دور لایا شکر یہ ہے۔ آن عزیز

نے میری صحت کی نسبت اپنے افکار تحریر فرماتے ہوئے دریافت فرمایا ہے

کہ اب طبیعت کیسی اور کس نہج پر ہے۔ اول دریافت مذکور کا بہت بہت

شکر ہے اور بعد شکر گزارش ہے کہ اللہ کے فضل اور آپ کی دعا سے اب میں

پوری اور مکمل صحت سے ہوں۔ اب بجز بقایا کمزوری کے اور کوئی شکایت

نہیں ہے وہ بھی بندرت کچھ کم ہو رہی ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ گواہی سہ ماہی آمد

ہے۔ مگر میری نجافت پر مزید اثر کرتا ہے۔ انشاء اللہ تھالے گونا گوں تدابیر سے

اس کو بچھاؤں گا۔ اور آخر میدان اپنے ہاتھ میں ہوگا۔ اب بھوک اچھی لگتی

ہے۔ اور انہنہم بھی اچھا ہے۔ ابھی تک میں طبیعت پر غالب ہے مگر بکوفت

روزانہ بادام روغن استعمال کرتا ہوں اس سے بہت آرام ہے۔ آپ

مطمن رہیں۔ سردار شورا ج سنگھ صاحب کے خط آمدہ از جھنگ سے معلوم

ہوا ہے کہ یہ ایام تفتیش معاملہ ڈاکٹر وٹنا صاحب آپ بھی جھنگ تشریف

لے جائیں گے۔ لہذا عرض ہے کہ واپسی پر اگر حالات معاملہ مذکور سے مفصل

مطلع فرمادیں تو میں شکر ہوں گا۔

اب ہبڈک کیور تو تقریباً خاتمہ پر ہے۔ البتہ زائد از دو سہفتہ کا سامان ہے
یہی حالت چائے کی ہے مگر دو تین ماہ کا سامان تا ہنوز باقی ہے۔ امید ہے آپ
کے مراتب روحانیت انشاء اللہ تعالیٰ روز افزوں ہونگے۔ دعا ہے کہ
اللہم زد و فزود۔ اگر کبھی کچھ حالات بضمن مذکورہ تحریر فرما دیا کریں تو میری خوشی اور
فرحت کے ازویاد کا باعث ہوگا۔

کچھ معلوم نہیں کہ عزیز نصر اللہ صاحب ۱۰ ماہ حال کے امتحان میں کیسے
رہے۔ مطلع فرمادیں تو باعث مشکوری ہوگا۔ اگر اس میں کسی کوشش کا امکان
ہو تو جس طرح سے بھی ہو سکے اس میں ہرگز ہرگز فروگذاشت نہیں کرنی چاہئے
زیادہ آپ دانا ہیں۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے اور اب بی بی صاحبہ
یہہمہ وجوہ خیریت سے ہونگی اور کمزوری رفع ہو چکی ہوگی۔ تاہم مطلع فرمادیں۔
نیز مطلع فرمادیں کہ عزیزہ کشور کا قد کس قدر کم ہوا ہے اور عزیزہ ناصر کا
کس قدر بڑھا ہے۔ ضیافتوں کی ادائیگی کی کمی سے کچھ شبہ پڑتا ہے ورنہ

معاملہ توصیف تھا والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پورہ جڈیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۱

عزیز من۔ جناب مولانا صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! محبت نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ آپ

کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ خیالی فرماتے ہیں کہ میں عزیز نصر اللہ صاحب
کے معاملہ سے بے فکر ہوں۔ واللہ ہرگز نہیں اور نہ ایسا ہونا ممکن ہے۔ لیکن یہ

معلوم ہو رہا ہے کہ معاملہ کسی بیرونی کوشش کا محتاج ضرور ہے۔ میں نے سابقہ

نیاز نامہ میں اسی امر کی جانب سعی فرماتے کی جانب آن عزیز سے اشارہ عرض کیا

تھا۔ اور اب بھی یہی عرض ہے۔ اب وقت ہے آپ بہت سعی اور بیع کوشش

سے معاملہ مذکور کی جانب ضرور توجہ فرمادیں۔ میں اپنی تگ و دو میں سحت کوتاہ

ہوں۔ تاکید اکید ہے۔

عزیزہ کسٹور کی علالت سے بہت فکر پیدا ہوا۔ مگر صورت آرام نظر آتی

ہے۔ جو خدا کرے درست ہو۔ آپ عزیزہ کے حالات سے مطلع فرما کر مشکور

فرمادیں۔ اور عزیزہ کی میری طرف سے عیادت فرماتے ہوئے اس کو میرا پیار دیوں

دیگر اصل حالت اپنی آپسے کیا عرض کروں کہ کیا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جب

کوئی معدوم ہی ہو گیا ہو تو اس کے حالات کیسے ہیں حالات یہی ہیں کہ حالات

کلی معدوم۔ بلاشبہ کوئی کبھی پورے عزم سے کسی کی تلاش میں نکلا۔ سننے ہیں کہ

جس کی تلاش بھٹی وہ تو ضرور ملی گیا۔ مگر متلاشی معاً معدوم ہو گیا اور اس کا نام
و نشان تک نہ رہا۔ میرا دل تو بجز خدا کی طرح اس وقت موجزن ہے مگر میں
اس کے توجہ کا اخفا مناسب اسی وجہ سے خیال کرتا ہوں۔ کہ آپ کے بھی عنقریب

وہی ہونے والا ہے جو میرے ساتھ ہوا ہے جو من شوی بدانی۔

امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے۔ والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جیٹ پالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۳۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تہکم

سلام سنون! والانا مہ آن عزیز ثروت صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ آپ بالفرد

چراغ کے معاملہ میں مدت سے متفکر اور مضطرب ہیں اور میری نظر میں معاملہ کی

بیرونی اور اندرونی حالات میں جس قدر تغیر و نما ہوئے اور ہو رہے ہیں اسی

کے اثرات ہیں۔ تغیرات اور تبدلات کو اگر نظر غور سے دیکھا جاوے تو عجیب

ہے۔ کہ انشاء اللہ معاملہ بہ اصلاح کامل طے ہونے کو ہے۔ شاید اگر کبھی اور کسی وقت

حالات ایسے معلوم ہوں۔ کہ خدا نخواستہ کوئی مرحلہ مایوس کن پیدا ہو تو آپ

بشرط مناسب شیخ صاحب کے ضرور عرض مطلب نے صرف اپنی طرف سے بلکہ میری طرف سے بھی بعد سلام
 کر دیوں۔ امید بہتری ہے۔ غالباً شیخ صاحب قلیل وقت اور مصلحت کے
 لئے چند روز کے لئے وہاں متعین فرمائے گئے ہیں۔ ورنہ ان کا اصل مقام
 تعین اور عہدہ اور ہے۔

حالات سے مطلع فرما کر مشکور فرمادیں۔ والسلام

بیگم پور چند یا کہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲/۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام مستون! والانا ما اعزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے الحمد للہ
 کے اللہ نے بیچارے چراغ دین کو کوہ مصائب سے رمانی عطا فرمائی۔ واللہ مجھے
 بھی اس سے بہت فرحت حاصل ہوئی ہے۔ میں اس کامیابی پر آپ کو اور
 چراغ دین کو مبارک باد عرض کرتا ہوں۔ آپ نے یہ نہ تحریر فرمایا کہ آیا آپ کو جیسا کہ
 آپ تجویز فرماتے تھے۔ شیخ صاحب سے کچھ کہنا پڑا یا کام بے منت سرائیام پذیر
 ہوا۔ میں نے تو آپ کو اشارتاً بے منت سرائیام پذیر ہونے والا تحریر کیا تھا مگر
 آپ نے فکر و اضطراب میں شاید شیخ صاحب سے کچھ ذکر کیا ہو اس کی کیفیت سے مفصل

مطلع فرما کر مشکور فرماویں۔

چار روز ہوئے ہیں تو سردار کبیر سنگھ صاحب معہ اہلیہ و ہری سنگھ صاحب
تقریب شادی کی مصری لے کر یہاں میرے پاس آئے تھے۔ اور مجھ سے شمولیت
شادی کے لئے کئی روز قبل آنے کی تاکید بہ اصرار کرتے رہے۔ اس پر میں نے
اُن سے وعدہ کیا تھا۔ کہ میں اپنے وہاں آنے کی نسبت پھر تحریر کروں گا۔
اور آپ اس کے بموجب میٹر کار ارسال کریں گے میں آجاؤں گا۔ چنانچہ ارادہ
ہے کہ میں۔ اِماہ حال کو جالندھر پہنچ جاؤں۔ ۱۱ کو برات پہنچے گی اور ۱۲ کو بعد
کھانے دوپہر کے واپس ہوگی۔ مجھے سردار صاحب نے تاکید کی تھی کہ میں آپ کو
تاکید سے تحریر کروں کہ آپ ضرور تقریب مذکور پر تشریف لاویں۔ لہذا تاکید
سے عرض ہے کہ آپ جالندھر تقریب مذکور پر ضرور بالضرور تشریف لاویں۔
مزید اور تاکید اکیدا اس وجہ سے بھی ہے کہ مجھے اپنا لالچ آپ کے نیاز حاصل
کرنے کا ہے۔ اول تو اگر بہ آرام و سہولت ہو سکے تو۔ ۱۱ کی رات کو ہی سہی
ورنہ ۱۱ کو آپ بمبئی ایکسپریس سے بہ آرام جالندھر تشریف فرما ہو سکتے ہیں۔
پھر بشرط ضرورت دوسرے روز علی الصبح فریڈیریل سے قبل دس بجے صبح
واپس گوجرانوالہ آپ تشریف لے جا سکتے ہیں۔ اس سے آپ کے کسی کام کا
بھی ہرج ہرگز نہیں ہے۔ یہ آنا آپ کے لئے مناسب تو ضرور ہے آئندہ آپ
مالک ہیں۔ مگر یہ آپ کا اس وقت نہ آنا ہری سنگھ کو ضرور یاد رہے گا۔ ارادہ

اور تاریخ و وقت تشریف آوری سے ضرور مطلع فرما کر مشکور فرماویں۔ منت
 میرا کہ سبب میرا دل تقریب مذکور پر جانے سے بہت ڈرتا ہے۔ لیکن
 اُن کا اکٹھے ہو کر آنا اور اصرار اور تاکید کرنا مجھے مجبور کرتا ہے کہ جیسے بن
 پڑے میں ضرور شامل ہو جاؤں۔ بشرط خیریت و صحت انشاء اللہ تعالیٰ اسی
 پر عمل ہو گا۔ چونکہ مجھے آپ کے نیاز جلد حاصل ہونے والے ہیں لہذا مزید تحریر
 کی ضرورت نہیں ہے۔ پادریل ہیڈک کیورڈاک سے مجھے مل گیا تھا۔ اس کا
 بہت بہت شکریہ ہے۔ آپ کے تحریر فرمانے سے بے بے صاحبہ کی صحت کا مجھے
 فکر پیدا ہو گیا ہے اللہ اُن کو صحت اور آرام سے رکھے آمین! باقی بوقت
 ملاقات۔ میری صحت بفضل الہی اچھی ہے۔ والسلام
 نگہ میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پودہ خدیوالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۹/۳/۸۸

عزیز من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنون! میں آپ کے تحریر فرمانے کے بموجب امید و اتق

کے بیٹھا تھا۔ کہ میں ۱۰ ماہ حال کو جالندھر آپ کی زیارت سے سرور ہو گا۔

مگر خدائی کام ایسے ہیں جو انسان کی سمجھ سے کہیں دور ہیں۔ کل ۱۲ بجے دن کے قریب جالندھر سے فرید خاں آیا اور سردار کبیر سنگھ صاحب کا خط لایا جس میں مجھے تحریر تھا کہ اقبالہ سے دو لہا بننے والے ٹکے کے باپ کا خط آیا ہے کہ دو لہا بننے والا لڑکا مرض منونہ سے بیمار ہے لہذا تاریخ شادی ملتوی ہو گئی ہے۔ نیز تحریر ہے۔ کہ ہری سنگھ بیماری کی عیادت اور مدد کے لئے اقبالہ جانے کو تیار ہے۔ امید ہے التوا مذکور کی انہوں نے بھی آپ کو اطلاع تحریر کر دی ہوگی۔ اندر میں حالات اب ہمارا جالندھر جانا اور ملاقات بند ہو گئی ہے۔ اب آپ تحریر فرماویں۔ کہ یہاں تشریف لانے کا کب عزم فرماویں گے واللہ آپ کی زیارت کو دل تڑپ رہا ہے۔

میں اور حال کیا گزارش کروں۔ کہ آج کل یہ سمندر بے پایاں اور نابینا ^{کنارہ} فخر میں کہاں ہوں۔ اس کو قلم تحریر کرنے سے عاجز اور لغات اس کے اظہار کرنے کے لئے الفاظ بہم پہنچانے سے قاصر ہے۔ واللہ دل میں بے شمار طلاطم موجزن ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ دل جس کو ذات الہی نے بہت اور کمال وسعت عطا فرمائی ہوئی ہے۔ ہجوم تلاطم عشق سے سحت تنگی دکھا رہا ہے۔ باوجود ان گونا گوں تجلیات اور کیفیات کے جو موجزن ہیں سمجھ میں نہیں آتا کہ کس کو تحریر کروں۔ اور کس کو چھوڑوں۔ سچ تو یہ ہے کہ نواہد کیفیات اور تجلیات سے میں اس وقت کچھ بھی تحریر کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ تحریر کون کرے۔

اور کس کو تحریر کرے واللہ مجھے تو اس وقت کاتب اور مکتوب الیہ نفس
 واحد اور محض ایک نظر آ رہے ہیں۔ واللہ تفرقہ معدوم اور قطعاً معدوم
 ہے۔ اندر میں حالت کون اور کیا لکھے اور کس کو لکھے۔ العبادت بعد الوصول
 متشکک۔ واللہ تمام کائنات اور صاحب کائنات اپنے گوشہ دل میں محصور ہیں
 ناچار اور سخت ناچار ہو کر تحریر بندہ کو جو اپنی موجودہ شان کے خلاف ہے
 ختم کر کے اپنے پیار سے اور سخت اور کمال پیار سے کو برسوم اہل طواہر سلام
 کرنا ہوں۔ والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعائے سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۳/۱۳۸۸

عزیز من جناب مولانا صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون؛ والانا مہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے اللہ تعالیٰ

شادی سے اگر ملاقات بے مزہ پیچھے پڑ گئی تو میں تو اسے احسن خیال کرتا ہوں

کیونکہ اس کے بعد خدا جانے بامزہ تنہائی کی ملاقات کب نصیب ہوتی۔ میں تو

مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ بالضرور اگر جلد نہیں ہو سکتا تو ۲۴ ماہ حال کو بہاں

تشریف لے آویں۔ اُمید ہے آپ اس پر عمل فرما کر مشکور فرماویں گے۔ باقی رہی
 شیخ محمد شریف صاحب کی شادی پر میری شمولیت۔ انہوں نے میری بیماری کے
 ایام میں حب میں بباہ گذشتہ جالندھر تھا تو محض ارادہ شادی بہ ایام تعطیلات
 دسمبر کا ذکر کیا تھا۔ لیکن مجھے اب تک انہوں نے بر تقریب مذکورہ دعویٰ نہیں کیا
 خدا کرے وہ مجھے مدعو ہی نہ کریں۔ تو اچھا ہے اذ آنکہ اب سردی بہت ہو گئی
 ہے اپنی تکلیف کا اندیشہ ہے۔ آپ کی تشریف آوری کی حالت میں اگر مجھے
 جانا پڑا تو میں ۲۴ کو بعد دوپہر جالندھر جا کر دوسرے روز بعد دوپہر انشاء اللہ
 تعالیٰ گھر واپس آپ کی خدمت میں آ جاؤں گا۔ آپ ضرور تشریف لے آویں۔
 عزیز محمود صاحب کی کامیابی امتحان پر میں آپ کو اور عزیز کو مبارکباد
 عرض کرتا ہوں۔ ذاتِ الہی بیرون عزیز نصر اللہ صاحب پر لاوسے تو دلی آرزو
 پوری ہو۔ آمین۔ شیخ صاحب حصولِ ششترن جمی کے لئے بہت آرزو مند ہیں۔
 انشاء اللہ تعالیٰ حاصل ہو کر رہے گا۔ مگر منسٹرب کیوں ہیں۔ اللہ کے کام بتدریج
 ہوا کرتے ہیں۔ آپ اُن سے میرا سلام کہہ کر کہہ دیویں کہ بے صبری نہ کریں
 دیر آید درست آید۔ شیخ نذیر احمد صاحب کی علالت کا حال والا نامہ سے پڑھ کر
 مجھے بہت فکر پیدا ہوا اور اب تک ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ شیخ صاحب
 انشاء اللہ عنقریب شفا یاب ہیں ہرگز مقام فکر نہیں ہے۔ آپ میرا سلام لے کر
 میری طرف سے ضرور ان کی عیادت فرماویں۔ اللہ فضل کرنے والے ہیں اُمید ہے

آپ معززیناں خیریت سے ہونگے۔ چھوٹا بچہ اب اللہ کے فضل سے راضی خوشی اور تندرست ہے۔

بہت کسی ڈاکٹر ماہر یا طبیب حافظ سے معالجہ اور نیز اہل موجب دریافت فرمادیں۔ کہ کچھ مدت سے ہر وقت میرے ہر دو کانوں میں سپٹی کی آواز بزور آتی رہتی ہے اور کسی کسی وقت اس میں ٹھک ٹھک کی آواز آتی رہتی ہے۔ اس کا باعث کیا ہے۔ کیا علاج کروں۔ والسلام۔

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲/۱۰/۳۰

عزیز من جناب مولوی صاحب زاد اللہ صحتہ

سلام سنون! میں کل قبل دوپہر چاندھر سے واپس گھر آیا۔ مگروں میں سخت آرزو اور امید ہے تھی کہ آج ڈاک سے والا نامہ آنے پر مشعر حالات خیریت مزاج ضرور صادر ہوگا لیکن ڈاک سے مایوسی حاصل ہوئی اور کوئی والا نامہ آنے پر مٹا والا اللہ اس سے جو صدر مہول پر آیا اور جو پریشانی اور اضطراب اپنی نجیہ طبیعت پر حاوی ہوئے۔ اور عمل پیرا میں میری تحریر سے کہیں افزوں ہیں اور بیچ

تو یہ ہے کہ اضطراب و پریشانی تحریر کی مانع ہو رہی ہیں۔ البتہ دل مضطرب و غامب میں
 مصروف ہے کہ ثنائی مطلق آنغزیزہ کو بہت جلد آرام اور شفا کامل عطا فرماوے
 آمین۔ ثم آمین۔ برائے خدا بدیدین نیاز نامہ ہذا حالات طبع مبارک سے مفصل
 مطلع فرماویں۔ تاکید اور سحت تاکید ہے۔ میں جانندھر براتوں کی بے وقت شہادت
 اور مردی اور بے وقت کھانا کھانے سے زلہ سے جو حلق میں گرتا اور دم روک
 رہا ہے۔ بھیا ہو کر گھر واپس آیا ہوں۔ ابھی افاقہ قطعاً نہیں مگر امید افاقہ ہے والسلام
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند پالہ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۳/۲۹

میری پیاری بیٹی زہرہ صاحبہ - اللہ آپ کو دنیا

سلام سنوں - آپ کا والا نامہ کیفیات قلبی سے بھرا ہوا مترف صدور
 لایا - اور اس کو مطالعہ کرنے نہایت خوشی حاصل ہوئی - میں یہ معلوم کر کے کہ اللہ
 تعالیٰ آپ کو بخار سے شفا عطا فرمائی نہایت خوش ہوا ہوں - لیکن میری یہ خوشی
 دنیاوی اور ریکی ہے - ایک فقیر منس زندگی کو اس سے کیا فائدہ حاصل ہو سکتا
 ہے - اگر ہے تو صرف یہ ہے - کہ اگر روح اپنے اصل آشیانہ کو پرواز کرنا چاہتی
 ہے - مگر زندان جسم اس کو اپنے طوق و زنجیر سے رہائی نہیں دیتا - حتیٰ کہ یہ
 زنداں روح کو اپنی کیفیات سے بھی مانع ہے - مجھ کو آپ کے جسم عنصری سے
 نہ سروکار ہے اور نہ میں اس کو چنداں وقعت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں - البتہ
 میں آپ کے جسم ملکوتی سے مکمل محبت اور پیار کرتا ہوں - اور ظن غالب ہے
 کہ بعد الموت میں آپ کو اپنے سے علیحدہ نہیں رہنے دوں گا - اور نہ آپ مجھ
 سے علیحدہ رہ سکیں گی - افسوس ہے کہ آپ کے جسم کی مکروری نے آپ کی
 رفتار روحانی میں ایسی رکاوٹ پیدا کی کہ میرے منشا کے مطابق آپ سرمانڈا
 میں ترقی نہیں کر سکے - لیکن جب میں کی اور آپ اپنی اصل حقیقت کو خور
 سے دیکھتا ہوں - تو اس وجہ سے کہ آپ کی محبت قرزندانہ اور میری محبت

پدرانہ ایسی مضبوط معلوم ہوتی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ وقت آنے پر فقیر آپ
 کے بقایا مدارج ایک لمحہ میں طے کر اگر آپ کو اپنے ہمراہ بارگاہِ معلّے میں لے
 جاسکتا ہے۔ البتہ ایک ضروری بات آپ کے عرض کرنا ہوں۔ اور وہ یہ ہے
 کہ آپ عشق کو زیادہ اور مضبوط کریں۔ بس فی الواقعہ داخلہ بارگاہِ الہی کا یہی
 جبل المتین ہے۔ آپ یقین سے سمجھ لیں کہ ذاتِ الہی ذاتِ مرشد میں ہوتی
 ہے۔ اس سے باہر تلاش کرنے میں نہ ذاتِ الہی کبھی کسی کو حاصل ہوتی ہے
 اور نہ ہوگی۔ میری پیاری بیٹی آپ اپنے آپ کو ایک عورت ذات دیکھتی اور
 خیال کرتی ہو لیکن واللہ میں تو آپ کو مرد بلکہ جواں مرد عالم ملکوت میں پاتا
 ہوں۔ جب کبھی آپ اپنے نفسِ جسمانی کی پیروی کرینگے تو آپ یہاں عورت
 ذات کہلائیں گی۔ مگر اس کی فراموشی پر آپ غور سے دیکھیں کہ کیا آپ
 عورت نہیں۔ میں تو دہاں آپ کو مرد بلکہ جو امرود دیکھتا ہوں۔ مگر تاکید ہے
 کہ آتشِ عشق زیادہ تیز اور روشن کرو۔ سب رازِ قربِ الہی اسی میں پوشیدہ
 ہیں۔ پیاری بیٹی۔ نعوذ باللہ۔ آپ اس کو کہیں فخر اور رعونت کی بات نہ
 خیال فرمادیں۔ اس کو میں ضرورتاً آپ کی تعلیم کے لئے عرض کرتا ہوں۔ فخر اور
 رعونت ہمیشہ سے شیطان کا کام ہے۔ فقرنا بود۔ تا چیز خاکسار خاک
 سے فرومایہ ہے۔ وہ بات یہ ہے کہ ذاتِ الہی کبھی اور کسی حالت میں فقیر
 سے جدا نہیں ہوتی۔ فقیر ہر وقت اللہ کی گود میں طفلِ شیرخوار کی مانند ہوتا ہے

بچہ کی مانند ناز کرنا ہے اور ذاتِ الہیٰ ماں کی مانند ناز برداری کرتی ہے۔
 ان کی ظاہری اور دنیاوی خاکساری کی جانب آپ نہ دیکھیں۔ جو برگزیدہ
 اور انتخابِ الہیٰ میں آجاتے ہیں۔ ان کو لباسِ خاکساری اور دنیاوی بارگاہِ الہیٰ
 سے عطا ہوتا ہے۔ اور وہ لوگ اپنی ماں یعنی ذاتِ الہیٰ کی شیرخوردگی پر ایسے فدا
 اور فانی ہوتے ہیں۔ کہ دنیاوی بادشاہی تک ان کو ذلت اور ذالت معلوم
 اور دکھائی دیتی ہے۔ میری پیادہ بیٹی۔ آپ نے دنیا دیکھی۔ اور دنیا کی خوشی
 کو دیکھا جو کہنے کو تو خوشی ہے۔ لیکن فی الواقع دردِ عالم کے انباہ ہیں۔ جن سے مرنے
 دم تک رہائی نہیں ہوتی اور مرنے کے بعد تو بجز اور دردِ عالم کسی دنیا دار کو ماتہ
 نہیں آیا۔ یہ لوگ کتنے بڑے امیر ہوں۔ اپنی زندگی میں دنیاوی نعموں کے دوزخ
 میں ہوتے ہیں۔ مگر بعد الموت ان کے اعمال بد نے عجیب و غریب ان کے لئے
 دوزخ تیار کر رکھے ہیں۔ جن میں ان کو ابد الابد تک جلائے ہے۔ آپ دل سے
 ان کو نکال دیں۔ یہ آپ کے راستہ الہیٰ کے مانع ہیں۔ اور آپ اپنے اللہ کی
 بارگاہ میں گریز نہ کر جاویں۔

آپ جہاں پہلے تھے۔ وہیں آپ نے واپس جا کر ہمیشہ رہنا ہے۔ آپ
 اپنی روحانی قابلیت دنیا ناپاک کے ماتھ ہرگز فروخت نہ کریں۔ یہ بڑے خسار
 کا سودا ہے۔ میں زیادہ کیا عرض کروں۔ آپ دانا اور دانا تر ہیں۔
 آپ اپنے ہمیشہ انور بیگم سے کہہ دیں۔ کہ جو شخص ایک مرتبہ ذاتِ الہیٰ

کی محبت کی گرفت میں آجایا کرتا ہے۔ اس کو ذاتِ الہی کے بغیر کہیں آرام نہیں ملا کرتا۔ اگر وہ دوسری جانب گریز کرے۔ تو اس پر عملوں اور تکالیف کے ہمیشہ بادل رہا کرتے ہیں۔ ذاتِ الہی کے ساتھ محبت پیدا کرو اور اس وقت کو غنیمت خیال کرو۔ ورنہ یہ وقت گزرنے والا ہے۔ اور افسوس آپ کے ہاتھ میں کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اگر چاہو تو دنیا کو بھی دیکھ لو مگر اس سے بجز تکلیف کے اور کچھ آپ کو حاصل نہیں ہوگا۔ امید ہے آپ حیرت سے ہونگی۔

والسلام و دعا۔ عزیزوں اور عزیز نصرائف کو دعا و سلام

دعا گو نیاز مند امانت

بیگم پور چند بالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۰/۲۹

میری عزیز بیٹی زہرہ بیگم اللہ آپ کو اپنے انوار میں مستور اور

اپنے ذات میں اوقام فرمائے۔

سلام سنوں! عزیزہ آپ کا محبت نامہ مجھے پہنچا۔ اس میں آپ نے اپنے آپ

کو غلام زہرہ کے اسم سے تعبیر فرمایا ہے جو تعبیر مجھے درست معلوم نہیں ہوگی جس میں چشم بصیرت سے دیکھ کر معاملہ کو دورانِ صلیبت دیکھتا ہوں۔ آپ کو میں

غلام محمد رسول اللہ صلعم اور غلام غوث پاک قدس اللہ سرہ العزیز دیکھ رہا ہوں۔
 کیونکہ آپ میں ہر دو حضرات کی جنسیت موجود اور عجیاں ہے۔ ہر دو حضرت اور
 ان کے جنس ذات الہی بلاشبہ ہے۔ پھر آپ اپنے کو اپنے جنس کے غلام
 سے تعبیر فرمادیں تو درست ہے۔ ورنہ زہرہ ایک ستارہ محض ہے جو افلاک
 میں ہے اور افلاک حضرت کے ذرات ہیں۔ اور یہ ذرہ جو جم ہے۔ جس میں وہ
 قابلیت اللہ نے ودیعت نہیں فرمائی جو آپ میں ودیعت فرما رکھی ہے۔
 لہذا میں نے آپ کو قابلِ غلامی زہرہ نہ پایا۔ اور نیا نامہ ہذا میں زہرہ بیگم
 تحریر کیا ہے گستاخی معاف فرمادیں۔ عزیزہ! آپ کا والا نامہ تو میرے لئے
 ایک دلربا اور دل خوش کن شے تھی۔ اور ہے لیکن آپ کی حالت کے ساتھ
 آپ کے دردِ سر کا حال بڑھ کر فرحت مذکورہ ہم اور اس سے بڑھ گئی۔ مگر یہ دیکھ
 کر کہ یہ عارضہ عارضی ہے۔ گو نہ تسکین ہوگی۔ پیاری بیٹی۔ آپ نے تھوڑی
 بہت جو دنیا دیکھی۔ آپ فرمائیں کہ وہ کیا ہے اور اس کے قدامت و لذات
 کیا ہیں۔ یہ سب کچھ ناپائیدار اور اخیر میں بدرہہ اور بے لذت شے ثابت
 ہے۔ لیکن آپ تو وہاں کے باسی ہیں۔ جہاں کے قدامت اور لذات دائمی
 اور دلکش ہیں۔ اور اس کو کچھ ذوال نہیں ہے۔

میری عزیزہ یہ انوار اور بہ اصوات جن سے آپ کی تواضع ہو رہی
 ہے۔ یہ کسی غیر کی اور عارضی نہیں ہیں۔ یہ سب کچھ آپ کی چیزیں آپ کو دکھائی

جاتی ہیں۔ اور کچھ مدت کو دیکھیں گے کہ ظاہر اور باطن میں جو کچھ ہے، سب آپ کا ہی ہے اور آپ اس کے مالک ہیں۔ بلکہ یہ سب آپ کی ذات پات کے ذرات ہیں۔ میری پیاری بیٹی اللہ نے ایک جادو اور سحر آپ کی ذات پاک پر پڑھا اور چشمِ عنصری آپ کو یقین اور معلوم کرا دیا۔ کہ آپ ایک علیحدہ ہستی ہیں۔ اور آپ کو یہ بھی سمجھا دیا۔ کہ ہم اور ہیں اور حاکم ہیں اور مالک ہیں اور خالق ہیں۔ عزیزہ اس پر آپ کو حکم دیا کہ اوفو بھلائی۔ یعنی آپ یعنی تم و نادادی کرو۔ عزیزہ یہ و نادادی سحر مذکور کے رفع کا نام ہے۔ اور اس سحر کو رفع کرنے والے استاد انبیا اور اولیا ہیاں ارسال فرمائے۔ تاکہ مسخروں کو سحر اوتارنے کا طریق تعلیم فرماویں۔ اور سحر سے جو اپنے آپ کو ذات الہی سے دور اور علیحدہ معلوم کرتے ہیں۔ وہ واصل باللہ اپنے آپ کو دیکھیں اور اپنی علیحدہ ہستی جو سحر مذکور کا نتیجہ ہے نابود اور گم کر دیں۔ عزیزہ واللہ باللہ اسی کا نام اسلام ہے۔ اور حضرت رسول مقبول صلعم ہی اسلام لے کر دنیا میں تشریف فرما ہوئے ورنہ آپ سحر فرمائیں کہ اللہ کو کسی کی ایسی عبادت کی کیا ضرورت اور حاجت ہے جو نامناسب اور ناموزوں الفاظ سے اللہ کی عبادت کرے اور مادی عبادت کا مورد اللہ کو بنا دے۔ بلکہ اہل دل کے نزدیک توفی الواقع یہ عبادت تو ہیں، الہی ہیں۔ پھر اگر مجھ سے کوئی دریافت کرے کہ کیا عبادت مذکور سے عبادت کرنا منع ہے۔ تو میں جواب میں صرف یہ عرض

کروں گا۔ اگر ایسی عبادت سے عشق الہی کا ایسا شعلہ پیدا ہوتا ہو۔ جو ہستی موہوم کو جلا کر رکھ کر دیوے اور عشق حقیقی سے فعل گیر کر دیوے تو جائزہ چھوڑ ضروری اور فرض ہے۔ لیکن اگر یہ صفت اس میں نہیں ہے تو باللہ یہ شخص ایک تاوان سے مزید نہیں ہے۔ مگر بھرتے رہے! اور آخر کار مرض میں مبتلا مرتے ہیں۔ اگر زیادہ سے زیادہ کامیاب ہوئے۔ تو بہشت مل گیا۔ جو ذات الہی کے عدم حصول کے لحاظ سے بہشتی کو ہرگز دوزخ سے کم نہیں ہوگا۔ اور وہ عدم حصول ذات الہی کی وجہ سے حسرت اور حرمان کے دوزخ میں سوزاں رہے گا۔

میری پیاری بیٹی۔ آتش عشق الہی سے جو لوگ سوزاں ہوئے۔ ان کے لئے یہ بہشت ہرگز نہیں ہے۔ ان کے لئے ذات الہی کا بہشت ہوگا اور ان کا مسکن ذات الہی ہوگا۔ مسکن اور بہشت ذات الہی میں نے بلحاظ ترتیب عبارت مذکور عرض کئے ہیں۔ ورنہ حب سحر فرح ہوا اور فقیر فنا ہوا۔ تو محض ذات الہی باقی رہ گئی۔ جن میں بجز فرحت و بہت و انبساط اور دائمی خوشی کے اور کچھ نہیں ہوتا۔

میری پیاری بیٹی۔ آپ اپنے آپ کو ہمیشہ دردناک اور درد سے چشم تر رکھنے کی سعی فرماوین۔ کیونکہ فقر کو رسید ذات الہی کے لئے محض درد ہی مفید اور کام آمد ہوتا ہے۔ اور بس۔ مگر درد عشق سے پیدا ہوتا ہے اور بجز درد عشق کوئی شخص آج تک ذات الہی میں فنا نہیں ہوا۔ میں نے اپنے ایام قیام کو جبرائیل

میں اور نیز یہاں سے آپ کے درد اور چشم گریاں اور آپ کے شعلہ عشق کو دیکھا
 اور دیکھتا ہوں اور خوش ہوتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہم زد و فزونی نار عشقا۔
 اب میرا تھکے تحریر سے تھک گیا ہے۔ گو دل آپ کی محبت اور رموزِ الہی
 سے پھرا پڑا ہے۔ اور یہ ہر دو بے پایاں ہیں۔ ان کا تحریر ہونا بھی مشکل ہے۔
 آپ براہِ مہربانی اپنے دردِ سراور حالاتِ قلبی کی شعلہ باری سے مفصل مطلع
 فرمائیں۔ مشکور ہوں گا۔

عزیز نصر اللہ کو دعا اور سلام

مولوی صاحب سے دعا و سلام

نیاز مند

امانت

بیگم پور چند یا کہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶/۲۹

میری عزیزہ زہرا بیگم۔ اللہ آپ کو آپ کے ارادوں میں
فائز المرام فرمائے۔ سلام و دعا کے بعد واضح ہو۔ کہ ان ایام میں جو عالم کہ آپ
کے پیش نظر ہے۔ اس کو عالم مثال یا عالم ملکوت کہتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ
دیگر عالموں میں اپنے مناسب اوقات میں داخل ہو کر ان عالموں کا بھی
میر فرما دیں گے۔

کیا آپ نے غور سے یہ امر بھی دیکھا اور ملاحظہ فرمایا ہے۔ کہ ان ہر دو
موجودہ زیر نظر عالموں یعنی عالم مادیات اور عالم ملکوت کی ہر ایک چیز متحرک
کیوں ہے اور ساکن کیوں نہیں ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ فی الواقع ہر ایک
چیز اپنے اصل کی جانب دواں و دواں اور پوزاں کہ رہی ہے۔ آپ ہر ایک
چیز پر نظر غور لگا کر دیکھیں۔ کہ آیا کوئی چیز کبھی ساکن بھی نظر آتی ہے یا سب کے
سب دواں و دواں ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ تاہنوز ہر ایک چیز کی حرکت کو
آپ معلوم کرتے ہونگے۔ مگر حرکت کا محرک اور جس کام کے لئے یہ حرکت ہے۔
آپ کی نظر سے ابھی اوچھل ہونگے۔

پیاری بیٹی۔ میں نے اپنے گوجرانوالہ کے دوران قیام میں آپ سے یہ بات
عرض کی تھی۔ کہ آپ اپنی اور بیرونی اشیاء کی حرکات کا یہ مراقبہ پختہ کریں، کہ

ان جملہ حرکات کا فاعل اور محرک ذات الہی ہے۔ مراقبہ مذکور کو ایسا پختہ کریں کہ قوت محرکہ کا اصل فاعل ذات الہی نظر آوے۔ اور تمام حرکات ذات الہی سے ایسے منسوب نظر آویں کہ یہ طاقت حرکت اور جملہ اشیا سے قطعاً ساقط نظر آویں۔ کیا آپ نے اس پر کچھ عمل کیا ہے یا نہیں۔ اگر فرمایا تو آپ تحریر فرماویں۔ کہ نوعیت مراقبہ کہاں تک پہنچی ہے اور اس کے مراتب و مدارج اس وقت کیا ہیں۔

لاہور کی ملاقات میں امر مذکور آپ سے دریافت کرنا بوجہ قلت وقت اور عدم تمہائی، کہ میں نے مناسب خیال نہ کیا۔ اور تحریر بنیاد نامہ پر حصر کیا۔ لہذا عرض ہے کہ ایک تو آپ مراقبہ مذکور ہر وقت دل سے فراموش نہ فرماویں۔ اور ہر وقت اس پر عمل پیرا رہیں اور دوسرا اس کے اور اپنی حالتوں سے مجھے مطلع فرماتے رہیں۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ اب ہاتھ تھک گیا اور مزید تحریر کرنے کی ہمت نہیں رہی۔ لہذا دعا اور سلام۔

عزیزہ نصر اللہ کو دعا و سلام

دعا گو

امانت

بیگم پور چندہ یالہ - ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۸/۲۹

میری پیاری بیٹی جناب زہرہ بیگم صاحبہ زاد اللہ مراد بیگم
سلام سنون! اور شوق ملاقات کے بعد واضح ہو کہ والا نامہ آنحضرت
بشمولیت عنایت نامہ مولوی صاحب ثروت صدر لایا۔ اور میں نے فوراً سے
مکرر سہ کر پڑھا۔ آپ کی حالت سابقہ اور موجودہ کو دیکھتے ہوئے مئے دل
نے آپ سے مخاطب ہو کر شہر باد باد پڑھا۔

۵ میں نہ کہتا تھا کہ منہ سے نہ لگا سا غر عشق

مے اندوہ سے اب ہم ہوئے مرثاد کہ تو

میری پیاری بیٹی آپ اپنا درد عشق اور قلق و اضطراب پیراں تحریر
فرما کر دواویلا کرتی ہیں۔ بلاشبہ میں اس کو بجا اور درست سمجھتا ہوں۔ مگر
مجھے افسوس ہے آپ کو اپنے طبیب کی خبر نہیں ہے۔ وہ خود آپ کی مرض
محبت سے نڈھال اور ناتواں ہو رہا ہے۔ اگر پہلے آپ کی محبت میرے
دل کو پائمال نہ کرتی۔ تو میرے دل سے یہ شعلہ جس میں اب آپ سوزاں
ہیں کبھی مشتعل نہ ہوتا۔ اور نہ آپ کی یہ حالت زار رونما ہوتی میری پیاری
بیٹی۔ اب اپنے روحانی باپ کے عشق کی آگ میں جل رہے ہیں۔ اور
میں آپ کی محبت کی آتش میں قبل ازیں داکھ ہو چکا۔ البتہ بلحاظ حالات

روحانی میں معشوق ہوں اور آپ عاشق۔ حالت عاشق داویلا کرنا۔ اور
 اور طاققت معشوق دم بخود خاموش ہونا ہوتا ہے۔ یہی حالت میری اور آپ
 کی ہے۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ ۵

عشق اول در دل معشوق پیدا می شود

بیابان فقر اسی طرح ہمیشہ سے پر خار اور سبیل عشق الہی بدین نہج قدیم سے
 پر آتش چلا آتا ہے۔ تا قیکہ ان سے ہستی تباہ نہ ہو جائے۔ معشوق جو عالم
 نیستی میں چھپا بیٹھا ہے۔ کب مل سکتا ہے۔ عزیز من! اس رستے کے لوگوں
 سے ہمیشہ یہی ماجرا گذرا ہے۔ اور آپ سے گذر رہا ہے اور گذرے گا۔
 مشہور ہے کہ گل بے خار کہ چید۔ انبیاء اولیاء اسی پر خار رستے سے
 گذرے ہیں۔ اور گذریں گے۔

اس قدر میں نے تحریر کیا تھا۔ کہ حضرت عشق الہی شاید غیرت کی وجہ
 سے مجھ پر ایسی سختی سے حملہ آور ہوئے۔ کہ اب نہ طاققت تحریر ہے اور نہ
 تاب خیال۔ دل میں آتش و وزخ عشق سختی سے موجزن ہے۔ اور ہاتھ
 کانپنے لگتے ہیں۔ اور جملہ جسم میں تلاطم عظیم۔ لہذا نبیاز نامہ ختم اور
 ارسال ہے۔ والسلام۔

مولوی صاحب اور عزیزوں کو دعا و سلام

نیاز مند امانت

بیگم پود خند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۹/۱۲/۲۹

میری عزیزہ انہ جان بیٹی زہرہ بیگم صاحبہ اللہ آپ کو ہمیشہ
خوش اور فائز المرام کرے۔ سلام مسنون کے بعد عرض ہے کہ والا نامہ
آپ کا پہنچا الحمد للہ کہ اللہ رحیم و کریم نے آپ کو مرض سے شفا عطا فرمائی
و دعا ہے کہ خداوند کریم آپ کو جسمانی اور روحانی یعنی ہر دو طریق سے خوش و
خرم اور باصحت کامل رکھے۔ آمین۔ آمین۔ تم آمین۔

عزیزہ بیٹی! آپ کے والا نامہ سے آپ کے قلق اور اضطراب عشق
الہی کو پڑھ کر میں متفکر ہو گیا۔ بلکہ خوش ہوا ہوں کیونکہ آپ کے روحانی
باپ یعنی نیاز مند دعا گو کو حضرت اقدس سے یہی کچھ نصیب ہوا تھا اور
وہی میں نے آن عزیزہ کے سپرد کر دیا ہے۔ لیکن پیاری بیٹی! یہ سوز و
گداز اور قلق و اضطراب اللہ نے اپنے ان بندگان کو عطا فرمایا ہے۔
جن پر اس نے خاص مہربانی اور نزول فیض فرمایا ہے۔ ورنہ عوام عبادت
کرتے کرتے طویل عمریں بسر کر گئے۔ مگر نہ درد پیدا ہوا اور نہ دیدار سے
فیض یاب ہوئے۔ اندر ہی حالت وہ ناکام ہی دنیا سے چل ویٹے لیکن
حسرت سے روتے چلے گئے۔ واللہ آپ عجیب خوش نصیب ہیں۔ کہ
روز اول ہی سے آپ کو اللہ نے اپنا درد اور عشق عطا فرما دیا ہے جو اللہ

کے گھر کی نعمتِ عظیم ہے۔ لہذا آپ کا روحانی باپ یعنی نیاز مند حصولِ درود و عشقِ الہی پر مبارکباد عرض کرتا ہے اور نیز دعا کرتا ہے کہ اللہم زد و فرزد۔ پیاری بیٹی؛ جو عاشقانِ الہی آتشِ عشق میں جل گئے ہیں واللہ و زورخ ان سے پناہ مانگتا اور ان سے سحمت ڈرتا ہے کہ الہی اپنے عاشق کو مجھ سے ہمیشہ کے لئے دور رکھ کیونکہ اس کے مجھ میں آنے سے میری آگ سرد ہو کہ گلزار بن جاوے گی۔ اور میں فنا ہو جاؤں گا۔ عزیزہ عبارتِ مذکورہ میں نے گپ نہیں ہانکی بلکہ یہ حدیثِ پاک رسول اللہ صلعم کا ترجمہ میں نے آپ کو تحریر کیا ہے۔

پیاری بیٹی! آپ اس درود اور عشق سے ہرگز گھبرائیں نہیں۔ واللہ ذاتِ پاکِ الہی کی نعمتِ عظمیٰ یہی ہے۔ یہی اللہ اور رسول صلعم و حضرتِ غوثِ پاک اور حضراتِ اقدس اللہ امرارہم کی جانب سے آپ کے روحانی باپ کو عطا ہوئی تھی جو نہایت محبت اور پیار سے باپ مذکور نے آپ کے حوالہ اور سپرد کر دی ہے۔ اس کو مضبوطی اور نہایت پیار سے اپنے میں محفوظ رکھو۔ یہی وہ نعمتِ عظمیٰ ہے جو آپ کی سستی کو فنا کرتے ہوئے اس کے مقام پر ذاتِ الہی قائم کرنے والی ہے۔ اور کر دے گی۔ جتنے وصلانِ حق آج تک ہوئے ہیں۔ واللہ ان کو یہی نعمت دی گئی تھی جس سے وہ وصلِ حق ہوئے ہیں۔ میں قسم الہی اٹھا کر آپ کو یقین دلانا ہوں کہ عابد

لوگ خواہ کتنے عمریں عبادت میں بسر کیوں نہ کریں۔ وہ وصلِ حق ہرگز نہیں ہٹا کرتے بلکہ وہ بہشت کی لپیٹ میں آجایا کرتے ہیں۔ جو ذاتِ الہی سے کہیں دور ہے لہذا وہ وصلِ الہی سے قطعی محروم ہیں۔ بہشتی لوگ عدمِ یافتِ ذاتِ الہی سے ہمیشہ حسرت و یاس سے آنسو بہاتے ہیں اور بہاتے رہینگے مگر اللہ کے فضل سے آپ مقربِ ذاتِ الہی میں او غام ہونے کو ہیں۔

اذا آنکھ آپ عاشق ہیں اور ذاتِ الہی آپ کا معشوق۔

چو دل باد لرے آرام گیرد

ز وصل دیگرے کے کام گیرد

واللہ میں آپ کی محبت سے ہرگز ہرگز خالی نہیں ہوں۔ گو میرا اور آپ کا تعلق اجسامِ عنصری سے ہرگز نہیں ہے بلکہ اجسامِ ملکوتی سے ہے تاہم میں اپنی محبت کو جو مجھے آپ سے ہے تخریب کرتے ڈرتا ہوں کہ نابینا لوگ شاید اس سے اپنی نقسانیت کی اقتضا سے کیا قیاس باطل کریں۔ مگر میں اتنا عرض کرنے سے ہرگز باز نہیں رہ سکتا کہ پروانہ شمع پر تپ جلتا ہے جب شمع سر سے پاؤں تک جل جاوے۔ آپ موجود مقامِ ناسوتی میں ایک عورت ذات ہیں اور میں مرد۔ لیکن جہاں ادا آپ کے جس جسم سے مجھے محبت ہے وہاں نہ آپ عورت ہیں اور نہ میں مرد ہوں۔ ہم دونوں نہ دو جسم بلکہ ایک اور صرف ایک جسم ہیں۔ اگر یہ حالت اب تک آپ پر وارد نہ ہوئی ہو تو

انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب وارد ہونے کو ہے۔

پیاری بیٹی! واللہ آپ کے عشق اور سوز کا آتش کدہ میرے پاس سے
 اور میں نے بار بار اُس میں غوطہ لگایا ہے آپ اس کی سوزش سے چلاتی ہیں
 مگر میں اس میں پڑ کر نہایت خوش ہوتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب
 آپ کی حالت بھی میرے جیسی ہو جاوے گی۔ تو پھر آپ دیکھیں گی کہ نعمت الہی
 تو یہی تھی اور سب کچھ بیچ در بیچ ہے۔ اس وقت میرا دل کیفیاتِ عشق و محبت
 سے لبریز ہے۔ چاہتا ہوں کہ زیادہ نہیں تو شمع ہی اُس میں سے آپ کو تحریر
 کروں مگر عالمِ ناموت کے قواعد مانع ہیں۔ لہذا اب قلم کو روکتا ہوں اور
 دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کے سوز و گداز میں ایسا اضافہ فرمائے کہ آپ کو
 زہرہ بیگم کی جگہ ذات الہی ظاہر و باطن بہ نظر یقین معلوم ہو اور ثابت ہو اور
 ناسوتی و ملکوتی بکھیرے ختم ہو جاویں۔ آمین۔ آمین۔ نم آمین دعا اور سلام
 عزیز نصر اللہ و دیگر عزیزوں کو دعا و سلام

نیاز مند

امانت

بیگم پور خدیباہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۲/۵

میری عزیزہ اور سب سے پیاری بیٹی زہرہ بیگم اللہ آپ کو

اپنی ذات میں ادغام فرماوے۔

سلام سنون! کل آپ کا محبت نامہ پہنچا۔ واللہ وہ ایک شعلہ تھا۔

جو آپ کے دل بریاں سے نکلا اور میرے خرمین صبر کو جلا کر رکھ کر گیا۔ میری

عزیز بیٹی! آپ ہرگز ہرگز یہ خیال نہ کرو کہ میں آپ کی محبت اور عشق سے

خالی ہوں۔ بلکہ سچ اور عین درست بات یہ ہے کہ آپ کی مستی کے خرمین کو

جس آتش عشق نے جلایا ہے وہ آپ کے باپ یعنی مجھ سوختہ جان کی آگ کا

ایک شعلہ ہے جو میرے دل سے نکلا اور آپ کے دل میں جاگزیں ہوا۔ میری

عزیز بیٹی! میں نے اب تک اپنی قلم اور اپنی زبان کو اس محبت کے

اظہار سے جو میرے دل میں جوش نین ہے کئی ایک وجوہ سے ہمیشہ روکا ہے

واللہ میں کل سے سخت بے صبر اور سبک ہو گیا ہوں۔ اور مجبور ہوں کہ تمہ از

اضطراب خود آپ سے عرض کروں تاکہ باشد آپ کے اور میرے دل کو اس

سے گو نہ صورت آرام پیدا ہو۔

بیٹی مجھ کو آپ کے جسم عنصری سے ہرگز ہرگز کا نہیں ہے اور عورت

ذات ہونے سے فقرا کی نہ نظر اس پر ہوتی ہے اور نہ فقرا کو اس سے سروکار

ہونا ہے۔ میرا مطمح نظر ہمیشہ سے آپ کا جسم اندرونی جس کو جسم ملکوتی بھی کہتے ہیں۔ اور جو بعد الموت قائم رہے گا ہے۔ آپ کے جسم عنصری کو شریعت کی قیود کے ماتحت آپ کے رشتہ داروں سے تعلق ہے اور وہ تعلق تا دم حیات دنیوی ہے اور بعد از موت ان سب کا خاتمہ کر دے گی جیسا کہ اللہ صاحب فرقان حمید میں اسی حالت کی نسبت فرماتے ہیں، کہ لا نسباً ولا ہرا یعنی وہاں نہ کوئی حسب و نسب ہوگا اور نہ کوئی رشتہ و ناظر رہے گا۔ عزیز بیٹی اس پر پھر کیا ہوگا۔ پھر یہ ہوگا کہ آپ ہونگی اور آپ کا نیاز مندا آپ سے محبت روحانی کرنے والا ہوگا۔ اور خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے اور آپ کا کوئی سروکار کسی سے بجز ہمارے نہیں ہوگا اور نہ کسی کی طرف ہمارے سوائے آپ آنکھ اٹھا کر دیکھ سکیں گی۔ پھر کیا ہے۔ پھر آپ خالص ہماری ہیں اور ہم آپ کے ہیں۔

عزیز بیٹی! اپنے بعض اوقات جوش محبت میں اپنے دل میں یہ امنگ پیدا ہوتی ہے۔ کہ میں آپ کو اپنے سے ایک لمحہ جدا نہ کروں مگر آپ کا جسم عنصری اس کا مانع ہے۔ ہم کو فی الواقعہ اس پر نظر ڈالنی بھی حرام ہے۔ اگر اس کا موقع پڑتا ہے تو ہم ہمیشہ اپنی چشم دل کو اس وقت ایسا تیز کرتے ہیں کہ وہ جسم عنصری سے عبور کر کے آپ کے جسم ملکوتی کو دیکھے جس کا دیکھنا ہمارے لئے عین ثواب اور راحت ہے۔ اب میں

آپ کے جسم ملکوتی کو مد نظر رکھ کر اپنی حالت اور اپنے تعلقات کو جو آپ سے ہیں کچھ عرض کرنا ہوں۔ میری پیاری بیٹی! آپ خیال اور غور کریں کہ یہ توگ اور یہ کیفیات جو آپ اپنے میں پاتی اور دیکھتی ہیں۔ یہ کہاں سے آئی ہیں۔ ورنہ آپ وہی ہیں۔ جو اس سے پہلے آپ تھیں۔ بیٹی! یہ آتشِ معہ اپنی کیفیات کے میرے دل سے نکلی اور آپ کے دل میں جا جا گزریں ہوئی۔ اور یہ رشتہ اور رابطہ ختم ہونے والا نہیں ہے۔ بلکہ بعد الموت زیادہ مضبوط ہونے والا ہے پھر وہ موافقات جو اس وقت آپ میں اور مجھ میں حائل ہیں کلیتہً رفع ہو جاویں گے۔ نہ آپ کو پر وہ کرنے کی ضرورت ہوگی اور نہ ہم آپ سے ہر لحاظ قبو و ثر لعیث پر حسرت کریں گے۔ کیونکہ ثر لعیث محض جسمِ عنصری اور نفس حیوانی سے تعلق رکھتی ہے اور ان سے ہم بفضلِ خدا معرّا ہو چکے ہونگے۔ بقول حضرت بلھے شاہ صاحبؒ کہ سے نہ اونٹھے کوئی ثر لعیث نہ کوئی حاکم گردی چو نے کولوں مر ن چنگیر ا حلققت اینویں ڈردی وہاں آزادی اور مکمل آزادی ہوگی خصوصاً آپ کے لئے۔ میں نے بار بار بلکہ بے شمار مرتبہ وہ مکانات و مقامات دیکھے ہیں۔ جہاں ہمارا اور آپ کا آئندہ مسکن تیار کیا گیا ہے۔ روئے زمین پر تو اس کے ثانی کوئی مکان اور دیوان نہیں ہے۔ آپ چند روز یہاں تکلیف اور فراق سے بسر کریں پھر

ابدالاً باوانشاء اللہ تعالیٰ ہماری مفارقت نہیں ہے۔ میرے دل کا خطر آپ
مجھے مجبور کرتا ہے کہ میں فوراً آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں لیکن ابھی
تک بچوں کی علالت بخارا اور میری علالت زکام شدید جس میں کل سے مبتلا
ہوں بالفعل حاضر ہونے سے مانع ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہونے
پر ضرور جلد حاضر ہوں گا۔

عزیز تہی واسے کی ناگہانی چوٹ اور زخموں کے معلوم ہونے سے مجھے
صدمہ عظیم ہوا۔ دعا ہے کہ خداوند کریم عزیز کو شفا کامل عطا فرماوے آمین
آمین۔ تم آمین۔ اس کی حالت سے مطلع فرماویں۔ آپ اپنی علالت کی
توجیہ سے مطلع فرماویں تاکہ اکیڈ ہے۔ زکام سے اس وقت میری طبیعت
خراب تر ہے۔ ورنہ اور کچھ عرض کرتا۔ خدا کرے کہ آپ سب خیریت سے
ہوں۔ والسلام

مولوی صاحب اور عزیز نصر اللہ کو بہت بہت دعا و سلام
نیاز مند دعا گو

امانت

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹/۱۲

میری عزیز بیٹی زہرہ بیگم صاحبہ اللہ آپ کو خوش و خرم رکھے
 سلام مسنون! آپ کا والا نامہ آیا جس کا میں بہت مشکور ہوں واللہ
 آپ کے والا نامہ سے آپ کا اضطراب و بے تابی بڑھ کر مجھے ہرگز قلع و قمع
 نہیں ہوا۔ بلکہ اس سے گو نہ راحت حاصل ہوئی ہے۔ بیٹی! جس قدر اضطراب
 مزید رونما ہوگا۔ آپ اسی قدر مزید قرب الہی حاصل کریں گی۔ میں تو دعا
 کرتا ہوں۔ کہ الہی میری آتش عشق میں سے معتد بہ حصہ آپ کو عطا فرماوے
 آمین۔ تم آمین۔ مولوی صاحب کے والا نامہ سے آپ کے بنیاد کا حال
 معلوم ہو کر مجھے بیش از بیش رنج پیدا ہوا۔ اللہ آپ کو اس سے جلد شفا
 عطا فرماوے۔ آمین۔ میرا ارادہ اور خیال مدت سے بچتہ تھا کہ آپ ہر دو
 صاحبان شغل سلطان الافکار پر کایا ب ہو کر ملکوت سے عبور کرتے ہوئے
 جبروت میں جا داخل ہونگے اور اس کے لئے خاص موسم مہرما مفید ہوتا ہے۔
 لیکن اللہ کی شان آپ شغل مذکور کے آغاز سے پہلے بیا رہو جانتے ہیں۔ اور
 بیماری میں اس کا کہنا ممنوع اور تکلیف رساں ہوا کرتا ہے۔ میں حیران ہوں
 کہ آپ سے یہ کیسے کراسکوں۔ یہ شغل ایسا دشوار اور نازک ہے کہ اس میں
 نحیف نقص بھی بڑا نقصان دہ اور بے تکلیف ہوتا ہے۔ آپ کے بنیاد کی بات

سے میرا وہاں حاضر ہونے کا ارادہ ملتا ہی ہو گیا کہ اندر میں حالات میں وہاں جا کر
کیا کرونگا۔ اور میرا جانا فضول ہے۔ جس طرح سے ہو سکے آپ کو شش سے بہار
اور اپنی جسمانی اور دماغی کمزوری کا علاج کریں۔ صحت بدنی کے بجز یہ مرحلہ طے
ہونا دشوار تر ہے۔

بیٹی! جس آتش محبت و عشق میں آپ مجھ روحانی باپ کی نسبت زان
ہیں۔ اس سے آپ کی محبت و عشق سے آپ کا باپ ہرگز خالی نہیں ہے۔
دل من داندومن دائم و داندول من شمع از سرتاپا جلتی ہے۔ اس پر پروا نہ
تبا آتا ہے۔ اگر آپ عورت ذات نہ ہوئیں تو میری محبت نے جو آپ سے
ہے۔ مجھے مجبور کر دیا ہوتا کہ میں آپ کے ایک منٹ جدا نہ رہ سکوں۔ مگر سبب
مذکور ایسا سنگ راہ ہے کہ میرا ارادہ اور شوق مذکور بلیا میٹ ہوتا جاتا ہے
آپ امر مذکور پر غور سے توجہ فرمادیں۔ واللہ میں آپ کی محبت میں چور اور
فنا ہوں۔ اسی کا آپ پر اثر ہے۔ والسلام
عزیزوں کو دعا و سلام

نیاز مند

امانت

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۸

پیارے بیٹی زہرہ بیگم صاحبہ! اللہ آپ کو اپنی ذات میں ادا نام کہے
 سلام سنوں! آپ کا ایک محبت نامہ ایام تعطیلات میں آیا۔ اور دوسرا
 پوسٹوں شرف و درود لایا۔ میں اس سے پہلے مہمانوں کی کثرت آمد کی وجہ سے
 جواب میں آپ کو نیاز نامہ نہیں تحریر کر سکا تھا۔ لیکن اب عرض ہے۔ آپ کے
 پہلے والا نامہ کے افکار کی نسبت عرض ہے کہ گونش پاتے وقت اون کی میناد
 ایک سال مقرر ہوئی تھی۔ مگر نیکارک و نعالے اتے اپنے کسی عاجز بندہ کی التجا
 پر میناد مذکور کو بہت اور کافی وسیع و طویل فرما دیا تھا جس کا ظہور آپ باوی لفظ
 میں دیکھتے ہیں۔ اور انشاء اللہ نعالے آئندہ دیکھیں گے۔ یہ امر ہرگز قابل فخر
 نہیں ہے آپ مطمئن رہیں۔

آپ اپنے دوسرے والا نامہ میں نیاز مند کی مفارقت اور اپنی آتش
 محبت کی سوزش کی شکایت تحریر کرتے ہیں۔ میں ان کے نسبت تو یہی دعا کرتا
 ہوں۔ اور کرونگا۔ کہ اللہ ان کو زیادہ کرے۔ تاکہ آپ اپنی منزل مقصود پر
 پہنچ جاویں۔ لہذا ان کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہم زدہ خرد
 میں آپ کے مدارج اور مشاہدات جو آپ نے قدرے قلیل تحریر کئے
 ہیں۔ پڑھ کر بہت خوش ہوا ہوں۔ آپ کوشش سے کام کرتے جاویں اللہ

آپ کو منزل مقصود تک پہنچا دے گا۔

امید ہے عزیز نصر اللہ اور ناصر خیریت سے ہونگے۔ والسلام

عزیزوں کو دعا و سلام

بیزعوض ہے کہ میری حالت صحت شکایت سے ہرگز خالی نہیں ہے۔

گو آفتاں خیراں ایام زندگانی بسر کر رہا ہوں۔ سرودی مجھ پر اپنا اثر کئے بغیر

نہیں رہتی۔ اور اکثر رات کو تکلیف ہو جاتی ہے۔ آپ دعا کریں کہ اللہ

مجھے آرام سے رکھے۔

بیگم پور جڑیا کہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۳۱

پیاری بیٹی زہرہ بیگم صاحبہ زاد اللہ مرا تہا

سلام سنوں! آپ کا محبت نامہ تشریف صدور لایا۔ مشکور ہوں۔ آپ

نے مجھ نیاز مند کی نیاز مندانہ خدمات کا ملاحظہ فرمایا۔ کہ باوجود ترک شغل کے

آپ اپنی روحانی رفتار میں روبرو ترقی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کو ان سے

مزید درمزید روحانی ترقی اور آخیر میں بقا باللہ نصیب کرے۔ آمین تم آمین

پیاری بیٹی! آپ اپنی سوزش عشق کی شکایت کرتے ہیں۔ مگر یہ نہیں

خیال فرماتے کہ جس شمع کی حرارت کے آپ ثنا کی ہیں۔ وہ شمع از سزا پاہل کر
راکھ ہو چکی ہیں۔ اور باوجود راکھ ہونے کے وہ اپنے میں آپ کی محبت کی
گرمی اور کافی حرارت مہیا کئے ہوئے ہے۔

تمام لڑکیوں کو گھر میں آپ کا سلام دیا گیا۔ اور وہ بھی آپ کو سلام
پُر از محبت عرض کرتے ہیں۔ والسلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۲

پیادہ بیٹی زہرہ بیگم صاحبہ اللہ آپ کو صحت و آدم عطا فرماو۔
سلام سنون و دعوات کے بعد عرض ہے کہ آپ کا محبت نامہ مجھے
کل پہنچا۔ اور میں نے عورتوں سے اس کو پڑھا۔ سچ تو یہ ہے کہ میں مولوی صاحب
اور نیز آپ کے خطوط سے آپ کی بیماری سے بہت متاثر ہوں۔ اللہ فضل
کے۔ اور آپ کو جلد از جلد شفا عطا فرماوے۔ آمین۔ آمین۔ تم آمین۔
اپنے اپنے حالات اور مشاہدات میں سے چند ایک تحریر فرماتے ہیں
جن کے ملاحظہ سے میں بہت خوش ہوا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ زود فرد
پیادہ بیٹی؛ انشاء اللہ تعالیٰ آپ ایک منظور شدہ اور کامیاب سستی ہیں۔

اور میں سچ اور یقین اور مشاہدہ سے عرض کرتا ہوں کہ آپ کی موجودہ زندگی سے آپ کی آئندہ دائمی زندگی بہت کامیاب پر لذت و پُر از الطاف الہی ہے۔ آپ نے گونا گونا گوں اُسے نہ دیکھا ہو مگر میں اُسے بہ چشمِ بینا اچھی طرح سے دیکھ چکا ہوں اور دیکھ رہا ہوں۔ آپ یہاں چند روزہ زندگی جیسے بنے صرف فرمایوں۔ پھر واللہ ہرگز ہرگز کوئی تکلیف نہیں ہے۔ بلکہ راحتیں اور انبساط اور مسرت و لذات روحانی اس قدر انشاء اللہ تعالیٰ ہونگے۔ جن کا اندازہ اور حد و حصر مشکل اور محال ہے۔

افسوس ہے آپ نے اپنے بوجہ بیماری کے حالات مفصل تحریر نہیں فرمائے کہ بخار کیسا اور کس قدر رہتا ہے اور کس وقت چڑھتا ہے اور کب فرو ہوتا ہے۔ براہ مہربانی آپ مفصل حالات علالت تحریر فرما کر ارسال فرماویں مشکور ہونگا۔ اور آپ ہرگز فکر نہ فرماویں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اللہ آپ کو صحت عطا فرما دیوں گے۔

گھر میں آپ کی علالت کا حال بتلانے سے سب لڑکیاں آپ کو سلام کہتی اور آپ کی صحت کے لئے دست بردغا ہیں۔ کہ آپ کو اللہ جلد شفا کامل عطا فرماوے! اور آپ کو پھر اپنے گھر اور مسکن کو دیکھیں۔ آمین آمین

نعم آمین۔ والسلام

جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چندریاکہ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۳/۸

پیاری بیٹی جناب زہرہ بیگم صاحبہ اللہ آپ کی ہستی موہوم

کی بجائے اپنی ہستی قائم فرماوے۔

سلام سنون! آپ کا والا نامہ شرف صدور لایا جس نے مجھے کمال

خوش کیا۔ عزیزہ من! میں آپ کے مشاہدات اور مکاشفات کا حال آپ

کے والا نامہ سے مطالعہ کر کے بیش از بیش خوش ہوا ہوں۔ لیکن ابھی آپ

کو اصلی منزل مقصود پر پہنچانا باقی ہے۔ وہ یہ ہے کہ زہرہ بیگم بالکل معدوم

ہو جائے۔ اور اس کی بجائے ذات الہی قائم ہو جائے اور پھر آپ کی

موہوم ہستی کی جانب واپسی نہ ہو۔ عزیزہ من! تاہموز میں نے یہ سبق

آپ سے عرض نہیں کیا ہے مگر عرض کروں گا۔ اور ضرور کروں گا۔ جیت تک

سبق مذکور سالک کو تعلیم ہو کر وہ اس کا ماہر کامل نہ ہو جاوے۔ تب تک

فالتوا شیا جنت و دوزخ اور ثواب و عذاب و حساب و کتاب کے

بکھیرے شامل حال رہا کرتے ہیں۔ جنت و دوزخ یہ ہر دو محروم لوگوں

کو پیش آتے ہیں۔ اور فقرا لوگ جنت ملاؤں سے ویسی ہی نفرت کرتے ہیں

جیسے مایان دوزخ سے۔ اذ آنکہ وہ ذات الہی سے حراماں کا نشان ہے۔

پیاری بیٹی! امانت آپ ہر دو عزیزان کی محبت میں آپ سے ہرگز کم

مہر شاد نہیں ہے۔ اگر آپ پروانہ وار اس شمع پر جل رہے ہیں۔ تو آپ کا
ہوا خواہ آپ کی محبت اور عشق میں شمع وار انداز سزا پا محض شعلہ بنا ہو کہ ہے
پروانہ کو ہمیشہ شمع کا شعلہ اپنی طرف، جاذب ہے مگر جب تک شمع جل کر
آگ نہ بنے پروانہ اس طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا بس میرے اور
آپ ہر دو عزیزان کی یہی نسبت اور یہی حالت ہے۔ کاش آپ بھی
اپنے ہمراہی کے مانند عورت ذات نہ ہوتے بلکہ مرد ہوتے تو لازمی اور
ضروری تھا۔ کہ لازمی طور پر ہمیشہ اور ہر وقت میں آپ کے پاس ہوتا۔ یا
آپ میرے پاس مقیم ہوتے۔ صرف امر مذکور مانع ہے۔ اور رہیگا۔ تا وقتیکہ
ذات الہی کوئی صورت ہمارے اجتماع کی پیدا نہ فرما دیوں۔ عوام الناس
ہماری حالتوں کا کیا اندازہ کر سکتے ہیں۔ وہ تو وہی کچھ کہیں گے جو ان کے
حسب حال ہے کیونکہ المر یقینی علی النفس یہ کہ ہمارے حال سے قیامت کے لئے
واقف نہیں ہو سکتے۔ البتہ اس وقت ضرور واقف ہو جاویں گے۔ مگر
کیا فائدہ۔ کیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

عزیزہ من! یہ دنیا اور یہاں کے رشتہ دار اور یہاں کی محبتیں اور
یہاں کے لذائذ نفسانی صرف چند روز کے مہمان ہیں۔ مرنے کے بعد وہاں جا کر
ان کا نام و نشان تک نظر آنا تو بیک طرف خیال میں بھی ان کا آنا ناممکن
اور محال ہوگا۔ وہاں تو اور عالم ہے اور وہاں کے دیگر خواص اور کاروبار

ہوں گے۔ اور اس دنیا ناپائندار کی ہر ایک چیز وہاں ایسی فراموش ہوگی کہ
یہ کبھی بھولے سے بھی یاد نہیں آوے گی۔ پھر مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر
حسب حال ہوگا۔ شعر۔

قبیلہ کو دم من ہمہ عمر از حول

آن خیالانتے کہ گم شد در اجل

عزیزہ من! کامیابی راستہ فقر تو صرف یہ ہے۔ کہ انسان کی
حیات میں وہ موت اختیاری حاصل ہو جس کی نسبت ہدایت الہی ہے۔
کہ موت قبل انت موتہ واللہ یہ موت کبھی اور ہرگز کسی کو نہ حاصل ہوئی ہے۔
اور نہ ہوگی۔ جب تک سبق مذکور جن سے ابھی آپ ناواقف ہیں آپ
حاصل کر کے اُس پر عامل نہ ہوں۔ اور جب تک آپ کو بدیہی طور پر
نظر نہ آجائے کہ مجھے اب موت آگئی ہے۔ اور سہی موموم رفع ہو کہ
محقق ذات الہی باقی رہ گئی ہے اور بس۔ اور معلوم ہوگا اور نظر بالتحقیق
آجائے گا۔ کہ اب زہرہ بیگم اور محمد حسین کا نام نشان تک باقی نہیں ہے
فی الواقع یہ ذات الہی تھے۔ جس کو ایک وہم فاسد اور کاذب نے بنام
و بذات مذکور احساس کر دکھا تھا۔ عزیزہ من! یہی فقر ہے اور یہی کوثر
ہے۔ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں پیغمبر خدا صلعم سے فرماتے ہیں۔
کہ اِنَّا اعطیناک الکوثر واللہ اسی کا نام کوثر ہے اور یہ ان لوگوں کو عطا

ہوتا ہے جو حسب ہدایت ابھی مرنے سے پہلے مر گئے ہیں۔ ہرگز ہرگز یہ کوثر ملاؤ
 کا فہمیدہ غلط حوض نہیں ہے۔ کوثر خوردہ فقیر کو بجز ذات الہی کے اور کچھ ہرگز
 نہیں سوچا کرنا۔ بس یہی ہے

پیاری بیٹی! میں دل سے چاہتا ہوں کہ آپ ہر دو کوثر مذکورہ کی کہستی
 موموں سے بالکل بے خبر ہو جائیں اور محبت و درخ اور حساب و کتاب اور
 محشرستان سے پہلو چاٹتے ہوئے آغوش الہی میں جا مقیم ہوں۔ اور انشاء اللہ
 قحطائے ضرور ہو کر رہو گے۔ میں سچ اور بالکل سچ عرض کرتا ہوں کہ جس فقیر کو
 یہ کوثر یہاں نصیب نہیں ہوا اس کی عمر اور سعی لاحاصل رائیگاں اور فضول گئی۔
 میں کیا کچھ تحریر کروں اس وقت دل میں تو سمند ذات الہی طلاطم میں ہے
 اور یہاں سے برآمد ہو کر اور کاغذ پر ضروفشاں ہو کر آپ کے لئے ضیافت
 تیار کرنی چاہتا ہے۔ لیکن نجیفات ہاتھ تیرے طہنہ کی تحریر سے جواب دے
 رہا ہے۔ اور تحریر سے اپنی ناتوانی پکار رہا ہے۔ لہذا ان چند السننات
 نیاز نامہ پر اکتفا کرتے ہوئے نیاز نامہ ختم کرتے ہوئے سلام عرض کرتا
 ہوں۔

حمد عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۳/۱۲/۳۵

میری پیاری بیٹی زہرہ بیگم صاحبہ: اللہ آپ کو اپنے میں

مدغم فرمائے۔

سلام سنوں! والانا مہ آن عزیز تشریف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ میں نے آپ کی روحانی حالت آپ کے والانا مہ سے پڑھی اور کمال خوش ہوا ہوں۔ عزیزہ من! جو کچھ آپ نے تاہنوز دیکھا یا دیکھتے ہیں یہ خواب اول کا خواب ہے۔ البتہ یہ خواب ختم ہو کر اُس وقت بیداری ہوگی جب موجود ہستی کم ہو کر ہستی تو پیدا ہوگی۔ میں نے بات سمجھانے کے لئے اس کو ہستی تو سے نامزد کیا ہے ورنہ اصل ہستی آپ کی یہی تھی جو قدیم سے تھی اور موجود ہستی خواب کی ہستی ہے جو کسی جادوگر کے منتر سے پیدا ہو کر آپ کو اپنی علیحدہ ہستی معلوم ہونے لگی۔ عزیزہ من! یہ خواب کی ہستی اتار کر اصل بیداری پیدا کرنی بڑی مشکل ہے اور محال ہے۔ بجز خال خال اہل اللہ کے اس کو کوئی اتار نہیں سکا۔ اور اپنے اعمال صالح کے ذریعہ جنت میں جادو خاں ہوتے۔ مگر وہ بھی تاہنوز یہی خواب ہے اور بیداری اس سے لاکھوں کوس دور۔ بہ الفاظ دیگر ذات الہی یعنی اپنے اصل میں داخل ہونے سے محروم حقیقی فقرائے اس کے حصول اور ادخال سے ویسا ہی اجتناب اور گریز کیا ہے

جیسے جنتی دوزخ سے گریز کرتے رہے ہیں۔ جنت فی الواقعہ مقام محرومیت ہے۔
- عزیزہ من! جنت کی یافت سے وہ سحر جس سے انسان

اپنی علیحدہ ہستی معلوم کر رہا ہے ہرگز اس پر سے زائل اور رفع نہیں ہوتا۔

لہذا یہ جنت جزو خواب مذکور ہے۔ فقیر کو اس سے گزر کر اپنے اصل مرکز

میں پہنچنا ہے۔ پھر فقدانا فخذاً عظیماً ہے۔

عزیزہ من! آپ نے اپنے مراقبات کے مشاہدات میں یہ حیرت کے مقامات

ہزاروں مرتبہ دیکھے۔ اور آپ ان میں مقیم بھی ہوئے۔ لیکن کیا آپ کے رہنا

نے کبھی پسند کیا ہے کہ آپ اس کو اپنی قیام گاہ بنا دیں۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ تو

آپ کو اس مقام کی رہنمائی کرتا رہا ہے اور کہتا رہے گا۔ جب تک آپ پھر سے

سحر مذکور کا اثر اتر کر آپ وہ نہ ہو جاویں۔ جو آپ سحر سے پہلے تھے۔ پھر میں

اداما لفقرفھواللہ۔ اب آگے کیا لکھوں کیا کہوں یہ بات کہنے کی تو ہرگز

نہیں ہے البتہ بونے کی ہے۔ اس قدر تخریب کرنے پر کاتب گم ہو گیا۔ اب کتابت

کون کرے وحی بھی تنزل کی حالت ہے وہ تو اس سے بھی کہیں اوپر جا کر گم ہو

گیا۔ کیا کہیں کہ وہ کون تھا اور کہاں گیا۔ جہاں کا تھا وہاں چلا گیا۔ تم فلم شکست

وہم کا غنماند والسلام

راستم ہاں ذاتے کہ اونامے ندارو

بہرنامے کہ خوانی سہ بر آرد

بیگم پور چند پالہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۹/۳

عزیز القدر من بر خور دار نصر اللہ صاحب طول المد عمرہ

سلام سنون! آپ کا والا نامہ برائے شمولیت بہ تقریب ثنادی

عزیزہ میرے نام صادر ہوا۔ نیاز مند بڑی خوشی سے اس پر حاضر ہوتا۔ لیکن

مجبور ہوں۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ عزیز صاحب شدید بخار سے اٹھارہ روز

ہوئے بیمار ہے بخار کسی وقت فرو نہیں ہوتا۔ تمام کنبہ فکر میں پریشان ہے

عزیزہ تقیم لڑکا ہے اور اس کا تیمار دار میں ہی ہوں۔ شفا اور آرام تو اللہ

کے ہاتھ میں ہے۔ مگر ایسی حالت میں میری بہاں سے غیر حاضری نقصان

اور تفکرات سے ہرگز خالی نہیں ہے۔ لہذا بحالت مجبوری آپ مجھے جو

بہ تقریب مذکور حاضر ہونے سے مجبور ہوں معاف فرما دیں۔ مشکور ہوں گا۔

والسلام۔

گھر میں سب کی خدمت میں سلام۔

مِجَانَةُ الْعَشِقِ

بر درمی خانہ عشق سے ملک بیچ کو
کاندراں جا طینتِ آدم مخمومی کنند

مؤلفہ

محمد حسین ایل کیل کو جبرائیل

DATA ENTERED